مہملہ شدد بن کلاب بکسر کاف بن مرہ بضم میم و تشدید رای مہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین مہملہ بن [illegible] بضم رای و تشدید یای
تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فا و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف و دو نون بن خزیمہ بضم خای
منقوطہ و کسر زای منقوطہ و ار و سکون یای تحتانی و بفتح میم و یائی نزدہ بن مدرکہ بضم میم و سکون دال مہملہ و کسر رای بے نقطہ بن الیاس بکسر الف
ہمزہ قول بعضے و بفتح نزد گروہی اور یہ لفظ مشتق کیا گیا ہی یاس سے کہ ضد رجا معنی امید ہی اور صاحب مواہب کے نزدیک یہ قول صحیح ہے بن مضر بضم
میم و فتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر نون و زای منقوطہ و ار بن معد بضم میم و فتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ و سکون دال یہانتک
نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میان اہل تاریخ اور صاحبان علم متفق علیہ ہی اور فوق اسکے معلوم و صحیح نہیں مگر اتفاق ہی اس امر پر کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام
میں سے ہیں **فائدہ** عادت الٰہی تعالی و تقدس اسطرح پر جاری تہی کہ حضرت ام الانسان حوا صلوٰۃ اللہ علیہا سے ہر ولادت میں دو فرزند ایک پسر اور ایک
دختر توام جنتی تہیں الا حضرت شیث علیہ السلام کہ جد حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں تنہا وجود میں آئے تا نور نبوی انمیں اوروں کے غیر
مشترک نہووے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے نسب شریف کا ذکر کرتے تہے معد بن عدنان سے تجاوز
نفرماتے تہے یہیں توقف کرتے تہے اور فرماتے کذب النسابون یعنی دروغ کیا ہی نسب نویسوں نے اور اسیطرح مروی ہے مسند الفردوس میں لیکن سہیلی
کہتا ہی کہ صحیح یوں ہی کہ یہہ قول ابن مسعود کا ہے اور تہے رسول خدا جب کہ تلاوت فرماتے اس آیت کو آیت الم یاتکم نبؤا الذین من قبلکم قوم نوح و
عاد و ثمود والذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ یعنی آیا نہیں پہونچی تمکو خبر ان لوگونکی کہ پہلے تمسے ہوئے ہیں گروہ نوح اور عاد اور ثمود اور
وہ کہ بعد انکے ہوئے نہیں جانتا انکو مگر خدا تعالی اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہی کہ کہتے تہے کہ نسبت کرتا ہوں میں تئیں
عدنان تک و بالاتر اس سے نہیں جانتا اور عروہ بن زبیر کہتا ہے کہ نہیں پایا ہمنے کسیکو کہ شناسا ہووے بعد معد بن عدنان کی غرضکہ عدنان سے
تا اسمعیل اور انسے تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہی بعضے میان عدنان اور اسمعیل تیس تن ذکر کرتے ہیں کہ معروف و مشہور نہیں ہیں انکے نام
اور احوال انکے اور بعضے کم زیادہ لیکن باین ہمہ اختلاف جمہور مورخین متفق ہیں اسبات پر کہ چہہ تن انبیاء مرسل ہیں سے یعنی حضرت اسمعیل
اور حضرت ابراہیم اور حضرت ہود اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام سلسلہ آباء حضرت خاتم میں تا بحضرت ابو البشر منتظم ہیں اور
اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی نے اپنی تصنیف روضۃ الاحباب میں عدنان سے تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلہ نسب اسطرح پہونچایا ہی عدنان بن ادد بن ہمیسع بن
سلامان بن نابت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناحور بن شاروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح
بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا جو امام مالک رحمتہ سے

حال اوس شخص سے کہ پہونچتا ہے نسب اپنا تا آدم پس تا خوش معلوم ہوا اونکو اور کہا کسنے خبر دی اوسکے پدرون سے اور اسیطرح روایت کیا گیا
اور نسب پہونچانی نسب انبیا علیہم السلام مین پس چاہیے کہ توقف کرین ہم ما فوق عدنان سے بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ باوجود کثرت ہونی فائدہ
کی بیچ اسکے اور اسیواسطے وحی نکی گئی آنحضرت پر اب احوال بعض اون اشخاص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہین ذکر کیا جاتا ہے تفصیل
مناقب اور مآثر ان اسامی کی یہہ ہے کہ والد بزرگوار حضرت آثار فرخندہ اطوار محمد رسول اللہ عبد اللہ ہین اور یہہ بہ نبالت اور جلالت نسب اور لطف
گفتار اور حسن کردار اور مکارم اخلاق و محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات موزون رجہانان قریش مین ممتاز اور خوبی اور ملاحت مین یوسف وقت
اپنے تھے نور کوکب نبوت محمدی طلعت زیبای اونکی سے ظاہر اور شعاع آفتاب رسالت احمدی چہرہ دل افروز انکے سے باہر اور راوس اوان
مین احبار اور اسقہ کاہنان حجاز سے اسیطرح مسموع ہوتا تہا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا ہوگا کیونکہ ہماری کتب دینیہ مین لکہا ہے
کہ جبہ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی علیہ السلام کہ آغشتہ بخون اونکی پاس ہے جب اوسمین سے قطرات دم تازہ متقاطر ہون نبی آخر الزمان قریب ظہور
ہوگئین سو اس دن جامہ خشک مین سے خون ٹپکتا ہے یہہ وہی جوان ہے کہ جسکے صلب سے ولادت اوس با سعادت کی ہوگی کہتے ہین کہ جب
عبد اللہ حد بلوغ کو پہونچے خواتین قریش اور سیاہ چشمان عرب ایسے شیفتہ جمال اور طالب وصال انکی ہوئین کہ دامن اختلاط اپنی ازواج کی صحبت سے اوٹہایا
اور نفس نفیس اپنا با کرائم اموال اور غرائب عنایت جمال عرض کرنا شروع کیا ولیکن بہ توفیق ربانی امتزاج اون پریچہرون نا امید سیکڑون سے متحرز اور مجتنب
رہتے تھے اور ذیل عصمت اپنا بلوث بی عفافی آلودہ نکرتے تھے جب نزدیک ہوا کہ رشحات فیض سحاب مکرمت اوس دُرّ یتیم کا صدف عزت مین پرورش
پاوے بہتر نفر یہود شام اور دلیران خون آشام نے عہد باندہا کہ مکہ مین جاوین اور جب تک روز راحت عمر عبد اللہ کو بشام کربت مبدل نکرین نہ پہرین اس
عزیمت سے روانہ ہوئی اور بخوف اشتہار سوی شب تار مین قطع منازل کرتے تھے اور دن کو راہ سے منحرف ہوکر آسودہ ہوتے تہے تا آنکہ اسیطرح سے حوالی مکہ پہونچے
اور فرصت کا انتظار کرنے لگے ناگاہ عبد اللہ کو ایک روز صیدگاہ مین پاکر بہیات اجتماعی انکی طرف چلے بحسب اتفاق وہب بن عبد مناف زہری بہی اوسدن
بامر شکار اوس صحرا مین مشغول تہا جب دیکہا کہ ایک جماعت شمشیر ہای ابدار کہینچے ہوی بجانب عبد اللہ متوجہ ہین حمیت عرب انکو مانع ہوئی کہ اوس مہلکہ
مین ساتہہ چند ملازمون کی کہ ہمراہ تہے قدم بڑہا کر انکی دفع پر قیام نکرے اور بعضی کہتی ہین کہ اسکا یہہ ارادہ تہا کہ انسے درخواست اصلاح کرے لیکن تقدیر
اسوقت اسکو ایک گروہ نظر آیا کہ مشابہت بمردم دنیا نرکہتے تہے ابلق گہوڑون پہ سوار اوج سما سے ہوا سے متوجہ مرکز خاک ہوئے اور جب زمین پر پہونچے
یہود پر حملہ کیا اور اون شور بختون نے شکست فاش پائی وہب اس واقعہ سے متحیر و متفکر گہر مین آیا اور جو کچھ مشاہدہ کیا تہا اپنی منکوحہ سے بیان
کیا اور اوسکو بخدمت عبد المطلب بہیجا تا عرض کرے کہ وہب کی ایک کریمہ ہی حجلہ عزت مین چاہتا ہے کہ اوس محجوبہ نقاب عفت کو ساتہہ سلک ازدواج عبد اللہ
فرزند تمہاری کی منسلک کرے چنانچہ مادر آمنہ نے صورت واقعہ کو بعرض عبد المطلب پہونچایا اور وہ چونکہ خوبی صورت اور پاکیزگی طینت آمنہ جانتے تہے

طلمس وہب کو بحسن قبول استقبال کیا اور جانبین سے یہ تمہید ما تجاح سور اور ترتیب اسباب سرور مشغول ہو کر ایک ساعت مسعود مین کہ زہرہ مشتری
سے اکتساب سعادت کرتی تھی زہرہ کو ساتھ مشتری ماہ سیما کو قرین کیا کہ یہ جشن عروسی ملکہ شام کے لئے باعث ماتم ہوا کیونکہ قریب دو سو خواتین شیرین
لب شکر گفتار ذ سوز عشق اور محنت مفارقت عبد اللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ جسکی اجل موعود مین تاخیر تھی فراق گلرخسار
اوسکے سو مثل ہزار داستان بصد زبان در ترجمان سرائیلیگی کرتی تھین بیت قتل ما خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود + ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود
اور روایات اس مقال سے قصیہ فاطمہ شامیہ ہے بیان اس مجمل کا اپنی تفصیل ہے کہ یہہ ایک حکام دیار شام کی مخدرہ تھی سراپردہ عصمت مین کہ عالم دلبری
مین ساتھ خورشید خاوری کے دعویٰ ہمدلبری کا کرتی تھی بیت با ابرو کمان و بہ گیسو کمند × ببالای وکردار سرو بلند × اور یہہ دختر عالمہ و ماہرہ جو کہ مضمون
کتب الہی اور صحف سماوی سے تھی اور فن کہانت کو بھی جانتی تھی کہ اب وہ وقت ہے کہ حقیقت خاتم الانبیا صلب ایک ابنای عبد المطلب سے متصف
بصفات ذات منفصل ہو کر شیمہ پاک مین قرار پاوے فاطمہ یہ تصور اسکے کہ شاید نسیم عنایت ملک متعال سے شجرۂ آمال اوسکا ساتھ ثمرہ اقبال کی
بارور ہووے بانفاس و کرائم اموال عازم صوب باصواب مکہ متبرکہ ہوئی اور منزل مقصود کو پہونچی اور طالب دیدار فرحت آثار مطلوب اپنی کی ہوئی
تا آنکہ ایکدن اتفاقاً عبد اللہ شکارگاہ سے پھر کر روبروی فرودگاہ اسکی سے گذری ہر گاہ نظر فاطمہ کی جمال جہان آرا انکے پر پڑی ایک شخص دیکھا کہ خورشید
رخسار اوسکا ضیا بخش زمان و زمین ہے اور سوا اس یوسف مطلقی کے اور علامات کہ صحف سابقہ مین مرقوم ہین اوسمین سب موجود ہین لاجرم سراسیمہ
وبدحواس دوڑ کر عنان اشہب بنرگام انکی پکڑی اور التماس کیا کہ ایک لحظہ تشریف قدوم ارزانی فرماوین چنانچہ انہون نے وسعت خلق سے استدعا
اوس پری پیکر کی قبول کی اور اوسکی مجلس کو بنور حضور اپنی منور کیا ملکہ شام نے بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب درمیان سے اوٹھا کر جو
کہ خزانہ خیال مین مخزون رکھتی تھی طبق عرض پر رکھا اور بتصریح عرض کیا کہ مجھکو اپنی حبالہ نکاح مین لاؤ انہون نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب
مسرت و ابتہاج ہے لیکن یہہ امر خطیر بے استجازت و استصواب عبد المطلب کہ مین اونکا تابع فرمان ہون امکان نہین رکھتا۔ فاطمہ نے کہا جو کہ
مقتضی وقت ہو بتقدیم پہونچایا چاہیے بعد ازین ہنگام شام جو انہون نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنی گھر مین آئے بمقتضای قضای
ربانی آمنہ کے ساتھ ہمبستر ہوئے اور یہہ اوس شب مین حاملہ بار امانت ہوئین اور اوس نور جہانتاب نے ناصیہ عبد اللہ سے جدا ہو کر شکم آمنہ
مین قرار پکڑا بیت الحیوان کہ سکندر طلبش مے فرمود × روزی جان خضر گشت خضر شد خوش نود × علی الصباح عبد اللہ عبد المطلب کی خدمت
مین گئے اور جو کچھ کہ فاطمہ سے سنا تھا بعرض پدر بزرگوار پہونچایا اور بسبب فرط رغبت امر ترویج مین مبالغہ کیا اور بعد از اجازت بتلیح و سرور فاطمہ
کے پاس گئے اور حدیث موافقت پدر در باب مناکحت بیان کی قرۃ العین حاکم شام نے اوسوقت بشرۂ عبد اللہ کو جو نور نبوت سے بے ضیا دیکھا ایک آہ
سرد سینہ پر درد سے کھینچی اور کہا فرد ای حسن احوال تو دیگر شدہ × آنچہ از اول بدی اکنون نہ × بعد از شرائط استفسار جانا کہ قضائی ابنا

کام کیا نہ امر اختیار اپنی ہاتہ سی دیکر عبد اللہ سے کہا کہ خدا دانای نہان و آشکار اگواہ ہے کہ باعث اس تگ و پو اور جستجو کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور نہ ہوای نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیر یسے مصاحبت اوس سعادتمندی کی تہی کہ مجذب فلک الافلاک سو تا مرکز خاک نمناک جو کچہ ہی خیر و شر اور خشک و تر سو واہب خیر اور مفیض جود نی بطفیل اوسکی اونکو لباس وجود پہنایا ہی اور مین ہر چند تیری واسطے با قافلہ حسرت و الم اپنی دیار کو جاتی ہوں لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب و خرمی مین گذران ہو جیو القصہ اسنے بعد اظہار ما فی الضمیر اور اشارات بطلوع خورشید نہ مہر جبین عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سی باخاطر پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات بتاسف گذرانی اور مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سی اور ایک روایت سی رفیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمای نصارا مین سی تہی منقول ہی اور بعضون نی وجہ تطبیق ان روایات مختلفہ مین یوں لکہی ہی کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہو اتہا اور قبل از انفصال حقیقت محمد بن عبد اللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب سیر اونپر ناطق ہین اور کہتی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف مین روزگار گذارتی تہین کہ عبد المطلب نی انکو بنابر عبد اللہ کی خواستگاری کی اور ہالہ بنت وہب کو اپنی واسطے خطبہ فرمایا اور دونو عقد ایک مجلس مین منعقد ہوئی اور سید الشہدا حمزہ ہالہ سی وجود مین آئی اور خاتم الانبیا آمنہ سی متولد ہوئی اور بروایت صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبد اللہ دیار شام مین گئی اور ہنگام مراجعت اکثر کہتی ہین کہ در وقت توجہ اوس جانب کی اور بعض کا یہ عقیدہ کہ جب خرما خریدنی کو مدینہ مین پہونچی وہان ہادم اللذات بہدم قوائم بنیان قصر وجود انکی مشغول ہوا اوس سرا مین کہ بدار النابغہ موسوم تہی مدفون ہوئی مدت عمر انکی پچیس ۲۵ سال اور ایک روایت سی تیس ۳۰ برس اور احوال عبد المطلب کا اہل تحقیق نی یون لکہا ہی اور وجہ تسمیہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ جب یہہ پیدا ہوئی تو انکے سر مین سفید بال تہی اور بعضے کہتی ہین کہ ایک سفید بال سے زیادہ نہ تہا اور شیبہ بمعنی سفیدی ہے اس جہت سے بہ شیبہ موسوم ہوئی اور پس از انکہ بسن تمیز پہونچے اہل قوم بسبب انصاف کثرۃ محامد انکو بہ شیبۃ الحمد کہنی لگے کہ حمد و ثنا کرتی تہی خلائق انکی نیک افعال پر اور بعضے کہتی ہین کہ نام انکا عامر تہا صاحب مواہب لدنیہ کہتا ہی کہ یہہ قول ابن قتیبہ کا ہی اور صحیح شیرازی بہی اس امر پر متفق ہی اور کنیت انکی ابو الحارث باسم بزرگترین اولاد کہ حارث تہا اور بعضون نی سبب اشتہار انکا بہ عبد المطلب یہہ لکہا ہی کہ باپ انکی ہاشم بعضے اسفار مین مدینہ مین پہونچی سلمی بنت عمرو بن لبید بنی النجار سی تہ عقد نکاح مین لا کر بعد از ولادت شیبۃ الحمد بجانب شام گئی اور اوس دیار مین مریض ہو کر فراش ناتوانی پر پہلو رکہا اور حسرت وطن مالوف سی اس عالم غربت و کربت مین کہا بیت سفر گزیدہ ام و شکستہ ام قریب تر انکہ بحیلہ بہ بینم جمال سلمی را و اور وقت نزع اپنی بہائی مطلب بن عبد مناف سی فرمایا ادرک عبدالذی فی یثرب یعنی جناح مرحمت و شفقت حال بنا پر کہ مدینہ مین رکہتا ہے مبسوط رکہنا اور قول جمہور اس باب مین یہہ ہے کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے بعد ایک شخص کا قریش مین سے مدینہ مین گذر ہوا وہان اوسنی ایک طفل لڑکون مین دیکہا کہ تیر لگا رہا ہے اور کہتا جاتا ہے انا ابن الہاشم اوس شخص نے مدینہ سے مکہ مین آنکر حریم کعبہ مین مطلب سی کہا کہ برادر زادہ تیرا مین نے دیکہا ہے کہ تیر انداز سے یکتا

مصروف تہا اور آثار رشد و صلاح صفحہ حال اوسکے پر لائح و پیدا تہی لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمین اسقدر مشاہد کین کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نے
قسم کہائی کہ مین گہر نہین جاؤنگا جبتک مدینہ مین سے اپنے بہتیجے کو نہ لاؤنگا اوس شخص نے کہا اہی اسیوقت میرا اونٹ حاضر و موجود ہے چنانچہ مطلب اوسکو ناقہ پر
سوار ہوکر بلاتوقف مدینہ کو گئے اور بے اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کے شیبۃ الحمد کو اپنے ساتہہ سوار کرکے مکہ مین لے آئے اور بنابر اسکے کہ عبد المطلب جامہ کہنہ اور گرد آلود
اور چرک آلودہ پہنے ہوے تہے جو کوئی راہ مین دیکہتا تہا باحتمال بندہ و مملوک کے پوچہتا تہا کہ یہ کودک کون شخص ہے مطلب درجواب کہتے تہے کہ یہ غلام ہے القصہ جب
مطلب اپنے گہر مین پہونچے جامۂ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش مین لاکر کیفیت حال اور رجانے انکے سے مدینہ مین بطریق استعجال سب کو مطلع کیا اور بسبب اسکے کہ راہ
مین انہون نے آدمیون سے کہا تہا کہ یہ عبد ہے شیبۃ الحمد نے یہ عبد المطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ انکی صغیر سنی مین انکے باپ ہاشم نے وفات
پائی اور مطلب انکے چچا نے انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تہا کہ جو کوئی کسی یتیم کی پرورش کرتا تہا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتے تہے اور لکہا ہے
کہ عبد المطلب بجلالت قدر اور حلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنے زمانہ مین عدیل نہ رکہتے تہے اسواسطے سلاطین عرب و عجم کے نزدیک نہایت موقر و محترم تہے اور
بہت سے اعمال خیر انسے صادر ہوئے از انجملہ ایک حفر چاہ زمزم ہے اور کیفیت مفصل اسکی اسطرح پر ہے کہ زمانہ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین بقدوم
حضرت اسمعیل کے آب زمزم نے حریم حرم مین سمت ظہور پایا تہا چنانچہ بشرح و بسط قصہ حضرت ابراہیم مین بیان ہو چکا ولیکن جسقدر کہ لائق اس مقام کے ہے
لکہا جاتا ہے کہ بعضے مردم قبیلہ جرہم نے بہنگام عبور حوالی مکہ بعد تفحص جریان آب پر اطلاع پائی اور وہان جاکر بدریافت سیرابی جدید از ہجوم جانوران پرور
اوس مقام پر کیا کہ جہان چشمہ زمزم جاری تہا اور باجازت ہاجرہ مشروط باین شرط کہ متصرف اس پانی پر بسبیل تملیک نہون قیام پذیر ہوئے چنانچہ مدت قلیل
مین انبوہ خلائق وہان فراہم ہوئے منقول ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے قوم جرہم مین نشو و نما پاکر انسے وصلت کی اور بعد از چندگاہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ساتہہ بنای خانہ کعبہ مین اشتغال کیا جب تک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زندہ رہے ایالت مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ کعبہ انکے ساتہہ
متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوئے انکی حکومت نے اولاد و نابت پر قرار پایا اور بعد از نقل ثابت بدار سرور چونکہ اولاد اوسکی صغیر السن
تہی منصب ایالت بمضاض بن عمرو پدر مادر فرزندان اسمعیل پر منتقل ہوئی اور اعقاب ثابت کہ حجر تربیت اسکی مین بفراغ بال زندگانی کرتے رہے بعد از انقضای
ایام حیات مضاض اور اولاد اوسکی بطنا بعد بطن سریر فرماندہی پر متمکن ہوتے مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام باوجود حقیت لمر حکومت مین اور باوصف
شوکت و کثرت بپاس حقوق تربیت مضاض امور ریاست مین انکے ساتہہ تنازع و خصومت نکرتے تہے ہرگاہ ہجوم اولاد اسمعیل اس مرتبہ کو پہونچا کہ فضای
مخصوصہ مکہ معظمہ مین گنجایش نرہی ناچار حرم سے باہر گئے اور اطراف دیار عرب مین توطن کیا پس از جلا وطنی انکی ایک مدت کے بعد قبیلہ جرہم اور احفاد
مضاض نے مکہ مین طرح ظلم و فساد اور جور و بیداد کی ڈالی اور دست تصرف نذورات خانہ کعبہ مین کہ اطراف و جوانب بلاد سے آتا تہا دراز کیا اور خیانت
کرنی اوقات بیت اللہ مین شروع کی اور اثر تعدی انکا بمقیم و مسافر پہونچنے لگا ارذال و اشراف قبائل نے کہ نواحی مکہ اور حوالی جرہم مین اقامت رکہتے تہے ہرچند

اوس جماعت کو سرزنش کی شدید نہ پڑی آخر الامر بنو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے کہ اولاد اسمعیل علیہ السلام مین سے تہا ایک سفیر معہ فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس
پہونچا خلاصہ پیغام یہہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاش اور بلاحظہ صلۃ الرحم درباب حکومت کہ بحسب ارث و استحقاق ہمکو پہونچا ہی مضایقہ کرتے تہے تمنے اوس طریق
مستقیم آبا و اجداد سے منحرف ہوکر جور و اعتساب کہ سب اوقات مین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہہ مذموم ہی بہ تخصیص مکہ شریفہ مین اپنا شعار کیا ہی اب بہتر اور
مناسب یہہ ہی کہ دیار تہامہ سے نکل کر جہان چاہو توطن اختیار کرو قوم جرہم نے اول عذر کیا اور پہر بدستور سابق اپنے افعال ناشایستہ پہ اڑی رہی
بلکہ بجنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکی جان کے ساتہہ ہی طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پر اقرار کیا کہ سب قوم جرہم سرحد
ملک سے باہر نکل جاوی سرداران قبیلہ عمرو بن حارث کو ہنگام وداع حکومت حسد دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑا اور صورت آہو بزر طلا کہ ایک
نے ملوک عجم مین سے برسم ہدیہ خانہ کعبہ مین بہیجی تہی معہ چند دستہ سلاح کی کعبہ مین سے نکال کر چاہ زمزم مین مدفون کی اور اوسکو مسدود کیا اور
سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمہ آب زمزم مثل آب حیوان نظر سے غائب ہوا اور تا زمان عبد المطلب اسی و تیرہ پر خاک تیرہ سے انباشتہ رہا اور جو کہ اوس
گروہ مین سے کہ جنکے وقت مین انسداد چاہ ہوا تہا کوئی زندہ نہ رہا بلکہ چند پشت اونپر گذر گئی تو مردم عہد عبد المطلب کو نام بہی اوسکا معلوم نہ تہا مقام کا
تو کیا ذکر ہی ولیکن جب قریب ہوا کہ چشمہ ہدایت محمدی علیہ التحیۃ والسلام ریاض آمال تشنگان بادیہ غوایت کو سیراب کرے عبد المطلب نے خواب مین دیکہا کہ
کوئی قائل کہتا ہی بیر زمزم کی کندہ کرنے مین مشغول ہو عبد المطلب نے اوس شخص سے پوچہا کہ زمزم کے کیا معنے ہین اتنے مین انکی آنکہہ کہل گئی اور یہہ خواب
سے اوٹہہ کر بحر اندیشہ مین غوطہ زن ہوے کہ آیا مقصود حضر زمزم سے کیا ہی تا آنکہ دوبارہ خواب مین ایک شخص نے انسے کہا کہ زمزم ایک مغاک پر آب
ہے کہ ببرکت قدم جبرئیل سے ہوکر آبخور اسمعیل علیہ السلام اور اوسکی اتباع کا رہا ہے عبد المطلب بیدار ہوئے اور کہا الٰہی یہہ خواب مجہپر مکشوف فرما یہہ
مبشر غیبی نے تیسری بار خواب مین علامات موضع آب کو مشروحاً انسے بیان کیا تفصیل اس اجمال کی یہہ کہ عبد المطلب سے کہا کہ موضع چاہ زمزم قریب
بدو صنم قریش ہے کہ اوسکو اساف و نائلہ کہتے ہین اور کل جب ایک کلاغ ملون ساتہہ ایسے رنگو نکے آوے اور منقار زمین پر مارے اور وہان آشیانہ مور
ظاہر ہووے اوس مقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسرے روز علی الصباح عبد المطلب محل معہود پر گئے اور منتظر لطیفۂ غیبی رہے کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسی ہی رنگ
و صورت کا ظاہر ہوا اور جس طرح سے کہ خواب مین دیکہا تہا اونہوں اون دو بتونکے نزدیک منقار سے زمین کہود دی اور وہان آشیانہ مور چہ ظاہر ہوا عبد المطلب
نے اپنے فرزند کے ساتہہ کہ اوس زمانہ مین وہی ایک بیٹا تہا چاہ کی کندہ کرنے مین مصروف ہوئے اور ہر چند قریش نے منازعت کی اور بہ ممانعت پیش
آئے کہ چاہ متصل اصنام حفر نہوے یا دے کچہہ موثر نہوا اور بتائید الٰہی سے عبد المطلب ہی اوس قوم پر غالب آئے اور اوسدن انہون نے نذر کی کہ بعد از حصول
ثمرہ مقصود بستان مطلوب ہو اگر حضرت واہب نے منت دس پسر مجہکو کرامت فرما دے تو ایک کو اونمین سے بموافقت اپنے جد خلیل الرحمن کے اوسکی راہ مین
قربان کرون القصہ بعد از جد و جہد بسیار چاہ قدیم ظاہر و نمودار ہوا اور جو کچہہ سرداران قبیلہ جرہم نے وہان دفن کیا تہا انکے ہاتہہ آیا قریش نے اس حال پر مطلع ہو

انسے کہا کہ اس عطیہ ارجمند مین سے ہماری حقیت مقرر کرو کسواسطی کہ ہمنی سنا ہی کہ منافع اس چاہ کی زمان سابق مین ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل علیہ السلام سے
ساتھ تعلق رکھتے تھے انہون نی اس امر سے انکار کیا اور کہا یہ چاہ وقف بیت الحرم ہی اور یہ دفینہ مین نی اپنی قوت بازو سے نکالا ہی اس دولت خداداد کا کوئی مستحق نہیں
ہی الاعذار مقبول افراط طمع نفسانی سے اونکو مقبول نہوا اور انہون نی طلب مال مین اس مرتبہ خصومت کی کہ مہم بہ نزاع منجر ہوا اور آخر کار اس طور پر قرار پایا کہ اس
مال کو کاہنہ بنت سعد بن مدایم کے پاس کہ حدود شام مین وارد ہی لیجاوین تا وہ انکے درمیان براستی حکم فرماوے کسواسطی کہ اوس زمانہ مین جسکو کوئی مشکل درپیش
اتی تہی وہ اوسکی رای و دوربین پر عرض کرتا تہا اور جو وہ تجویز کرتی تہی فرط اعتقاد سے بخوشی مان لیتا تہا بنا بر این عبد المطلب اور تمامی صنادید قریش نے
اوس طرف توجہ کی اکثر منازل اوس راہ مین کہ آب و گیاہ نہ تہا عبد المطلب مانند معدہ گرسنہ کہ آب و نان سے خالی ہووے طی مسافت کرتے تھے ایکدن تشنگی انپر اور
انکے اتباع پر غالب ہوئی یہ بقدر طاقت و توان صبر کیا کیے اور جب کار با ضطراب پہونچا منازعون سے قدرے آب چاہا اونہون نی آبروے مروت خاک پر گرا کر جواب
سرد دیا خلاصہ جواب اونکا یہ کہ اگر ہم تجکو پانی دیوین شاید کہ اس بیابان مین تیری طرح عذاب تشنگی مین مبتلا ہووین انکو اس جواب تلخ سننے تلخی جان شیرین
یقین ہوا ناگزیر چاہا کہ مراجعت بوطن کرین جب اپنا ناقہ اونہایا دیکہا کہ دریاے رحمت ایزدی موج مین ایا اور زیر قدم شتر چشمہ آب خوشگوار کہ لطافت و عذوبت
مین آبحیات اور دریاے فرات پر طعنہ زن تہا ظاہر ہوا عبد المطلب نی شکر ملک وہاب ادا کیا تا آنکہ مجموع ظروف اپنی اوس پانی سے کہ ہر قطرہ اوسمین سے لولوے
ابدار عمان پر ترجیح رکہتا تہا مملو کیے اور مخالفون سے کہا کہ اپنا پانی جو حرارت آفتاب سے گرم ہو گیا ہی گرا دو اور اس چشمہ سے کہ بغایت سرد اور تازہ ہی بقدر احتیاج بہر لو قریش نی
جب یہ صورت براے العین مشاہدہ کی آنسو آنکہون مین بہر لائے اور کہا آفرین دہندہ آب و خاک اور پروردگار انجم و افلاک نی کہ حاکم عادل ہی ہمارے اور تیرے درمیان مین حکم
فرمایا اب ہمکو تیرے ساتھہ کچھ خصومت اور تنازع نہین ہی اب التماس یہ ہی کہ بمقام با اکرام اپنی سعادت فرمائے کہ آیندہ سلوک ہمارا جز اطاعت و انقیاد تمہارے نہو گا
اور جو سہو اور غلطی کہ ہمسے بہ نسبت تمہارے وقوع مین آئی ہی معاف فرماؤ عبد المطلب نی اوس سفر خیریت اثر سے بخوشی و خرمی مراجعت کی اور نظر خلائق مین
جاہ و شرف انکا نسبت بزمان سابق مضاعف ہوا اور امر حکومت و ایالت مکہ بہ تجدید انپر مقرر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب چاہ زمزم ظاہر ہوا آہو بر طلا اور اسلحہ
کہ حارث بن عمرو جرہمی نے اوس مقام مین دفن کیا تہا تصرف عبد المطلب مین آئے اور قریش نی اپنا حصہ طلب کیا عبد المطلب نی درجواب کہا باوجود اس
امر کے کہ حفر چاہ زمزم مین تمنی میری مدد نکی بلکہ تمہاری طرف سے مخالفت قوی اس باب مین تمسے صادر ہوئی مین نی تجہہ ملاحظہ خاطر اس باب مین بمقتضاے قرعہ کہ
انکے درمیان مین متعارف تہا عمل کیا قریش نی اس معنی پر راضی ہو کر اموال کو دو قسم کیا آہو برہ کو بخانہ کعبہ متعلق کیا اور اسلحہ یہ عبد المطلب حوالہ ہوے
انہون نی بنا بر زینت آہو برہ ونکو بدستور سابق خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا کہ وہ بغزال کعبہ مشہور ہوے اور اسلحہ کو بیچ کر ما یحتاج ضروری مین صرف کیا چنانچہ
ایک مدت تک وہان دو صورت طلائی لٹکی رہی تا آنکہ ایک شب باتفاق ابو لہب وہ دونو آہو برہ لیکر تجار کے ہاتھہ بیچ ڈالے چنانچہ یہ قصہ مشہور جا اپنے مقام مین لکہا
ہو گا بہر حال جب اولاد عبد المطلب نی مرتبہ آحاد سے تجاوز کیا اور بعدد عشرات پہونچا انہون نی چاہا کہ بوفاے نذر مشغول ہووین اور قرعہ ڈالکر ایک فرزند اپنی

اولاد مین سے قربان کرین جس طرح سے کہ عرب کی اوس زمانہ مین عادت تھی بعد از استرضای فرزندان انکے درمیان مین قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ بنام عبد اللہ پدر آباپ نبی کے قصد قربانی
انکا کیا اور یہہ فرزند سعادتمند بھی اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خویشان مادری عبد اللہ تھے عبد المطلب کو اوس حرکت سے مانع آئے اور عبد المطلب نے صورت
واقعہ مفصل رای مشکل کشا کی کاہنہ شجاع نام پر کہ شیوہ کہانت مین وراثحال عدیل و نظیر اوسکا نہ تھا موقوف رکھا اور جب اوس سے یہہ ماجرا کہا اونسنے جواب دیا کہ
دیت ایک آدمی کی تمہاری قوم مین کیا ہے عبد المطلب نے کہا دس شتر شجاع نے کہا دس اونٹوں اور فرزند کے درمیان مین قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں پر پڑے فبہا و الا
دس دس اونٹ ملکر پھر قرعہ ڈالو اور دیکھو مصرع ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون × عبد المطلب نے بموجب فرمودہ اوسکے عمل کیا اول قرعہ بنام عبد اللہ
نکلا تا آنکہ تعداد شتر سو عدد تک پہونچی اوس وقت بنام اونٹوں کے برآمد ہوا اور عبد اللہ نے اوس مہلکہ سے نجات پائی اور جملہ اتفاقات سے یہہ ہے کہ دیت احرار شریعت حضرت
احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم مین اسیقدر دیت النسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائبات سے یہہ ہے کہ تفسیر عزیزی اور شواہد النبوۃ اور روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ
مین لکہا ہے کہ جب ابرہہ ولایت یمن پر مستولی ہوا اوسنے ارادہ تخریب رعایای مکہ معظمہ کیا اور موسم حج مین جو انکو ادای مناسک مین مصروف دیکھا اسکو جمیعت جاہلیت
مذہب دامنگیر حال ہوئی اور تعظیم خانہ کعبہ پر حسد لیکیا چنانچہ اسکی رای سست تر بیت عنکبوت سے تھی اسی پر مقتضی ہوئی کہ برابر خانہ کعبہ ایک کنیسہ بناوے تا کوئی
شخص بطواف و زیارت خانہ کعبہ مرتکب نہووے اور اوسی خانہ نوحادث کی پرستش کیا کرے بنا بران بنایان سبا فی ولایت اپنی طلب کرکے حکم کیا کہ جلد شہر
صنعا مین تعمیر کرین انہون نے بغایت تکلف و تزئین بہ ترتیب کہ دیدہ سپہر برین نے روی زمین پر ویسی بنا کم دیکہی ہو بنائی اور نقاشان شیرین نگار نے سقف و جدار
اوس عمارت رفیع کو بنقوش غریب و صور بدیع آراستہ کیا اور بعد از اتمام اوس عمارت کے عرضداشت بپایہ سریر نجاشی ملک حبشہ ارسال کی کیونکہ اوس
زمانہ مین حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ تھے مضمون عرضداشت یہہ کہ مین نے ایک ایسا کنیسہ تیار کیا ہے تا مطاف حجاج فرق از سما و ورہے اور رجای واثق کہ شہرت
اوسکی بعاجل و آجل روزگار فرخندہ آثار پادشاہ کو متواصل ہو وے نجاشی نے بھی یہہ امر پسند کیا اور مجاز اوسکی تعظیم پر کروانا چنانچہ ابرہہ نے خلائق کو پرستش
کنیسہ پر کہ اوسکا قلیس نام رکہا تہا دعوت تمام شروع کی اور اطراف بلاد سے طوائف عباد بعضی بنا بر تقرب بادشاہ اور برخی بجہت تفریح بمعائنہ اسی خانہ زرنگار کے
صنعا مین آئے اور جب یہہ خبر بلاد عرب مین شائع ہوئی نفیل نامی کہ بنی کنانہ مین سے تھا اسکو تعصب دینی دامنگیر حال ہوا اوسنے محافظان کنیسہ سے بہانہ
اسکے کہ مین نے نذر کی ہے کہ ایک رات اور دن اس مقام متبرک مین بعبادت قیام کرون اجازت شب باشی حاصل کی اور نگاہبانون نے اسکو تمام شب تنہا اوس
کنیسہ مین چھوڑ کر دروازہ مقفل کر دیا اور اپنے گہر چلے گئے نفیل نے اوس رات دوای مسہل پیکر بفراغ بال در و دیوار اوس گہر کو اپنے بول و براز سے آلودہ
آلودہ کیا اور منتظر فتح الباب رہا ہر گاہ انہون نے بدستور معہود سحرگاہ در کنیسہ وا کیا نفیل نے مانند تیر کمان سے گریز کی اور وہ لوگ اوس مقام پاک کو آلودہ نجاست
دیکہکر نہایت آزردہ ہوئی اور ابرہہ یہہ خبر سنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کی عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک حرمت کرے ابھی اندیشہ مین تہا کہ ایک اور نیا گل کہلا
یعنی ایک قافلہ ساکنان حرم مین سے اوس شہر کی متصل شب باش فروکش ہوا وقت صباح کہ ارادہ کوچ مصمم تہا اونمین سے کسینے آگ روشن کی اتفاقاً

اوسکو ہوائی تند چلی اور اوس گھر کو آگ لگ گئی اور تمام لباس و زیور تبو نکا اور فرش و فروش اوس مکان کا جل گیا اور دہوین نے نقشہائے رنگین اوسکی
نیز و تار کر دی مردم قافلہ اس حرکت سے خوفناک ہوکر بہاگے بادشاہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر کمال غضبناک ہوا اور کہا کہ یہہ حرکت مخصوص نتائج طبیعت عرب سے
ہے لاجرم فرط غضب سے قسم کہائی کہ توسہی کہ اس سے بدتر خانہ کعبہ کو خراب کرون اور اسپہ اپنا عزم مصمم کرکے باحضار لشکر حکم دیا اور قاصد نجاشی کے پاس بہیجکر صورت
حادثہ اور عزیمت اپنی سے اعلام کیا اور فیل سفید کو کہ گویا مجسم تہا ظفر و نصرت سے مسمی بہ محمود بادشاہ سے طلب کیا اور وہ ہاتہی بغایت سفید و بلند تہا قمر و
بلون ابر و بسیر صبا و رفعت چرخ × بشکل کوہ و محل زمین و فعل زمان × اور بیاض اوسکی بمرتبہ کہ مشاہدہ اوسکے سے نور بصر متفرق ہوتا تہا کہ جمعیت اوسکی
سراپردہ دیدہ مین محال معلوم ہوتی تہی اور رفعت اوسکی بدرجہ کہ قوت باصرہ ادنیٰ جز اوسے تہا و ز نکرتی تہی نجاشی ملتمس ابرہہ بند دل رکہہ کر محمود کو مع چند زنجیر
فیل دیگر کوہ پیکر عفریت منظر روانہ کیا اور من بعد ابرہہ با مردان صف شکن اور پہلوانان مرد افگن ولایت یمن سے متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن دو بادشاہ
جلیل القدر اس عزیمت نامبارک پر بالشکر گران بقصد مدافعہ و محاربہ اسکو روانہ ہوئے چنانچہ بعد از تلاقی طرفین جانبین نے بتسویہ صفوف قیام کیا اور نایرہ
جنگ و جدال نے یا ہمد گر اشتعال پایا اور بالآخرۃ ابرہہ غالب آیا اور وہ دونو بادشاہ چنگال تقدیر اسکی مین اسیر دستگیر ہوئے اور ابرہہ نے بنا بر قتل انکے حکم دیا
ان دونو نے بتضرع و زاری کہا اگر بادشاہ ہمارے سر خون سے درگذرے مدت عمر شرائط بندگی بتقدیم پہونچا وینگے ابرہہ نے انکا خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو باطوق
و زنجیر زندہ محبوس رکہین اور آپ بولایت حجاز آکر بقیہ اسیف کو تاخت و تاراج کیا اور مراعی اور مواشی اور نواحی و حواشی انکی سب لوٹ لی چنانچہ اونمین
سے دو سو اونٹ عبدالمطلب کے لوٹے ایک جماعت نے قبائل عرب مین سے چاہا کہ بمانعت پیش آوین لیکن جب دیکہا کہ تیر تدبیر بہدف مراد پر نہین لگنے کا
ناچار سپر مقاومت ڈالدی اس اثنا مین ابرہہ نے بعد رہائی حمیر کو بطریق سفیر قریش کے پاس بہیجا محصل رسالت یہہ کہ مین اس ولایت مین بجنگ و قتال
نہین آیا ہون بلکہ غرض انہدام کعبہ ہے اگر تم بہی بمحاربہ مائل ہو ساز و سامان اوسکا مہیا ہے اور حناطہ ہمراہ حمیر کیا اور کہا کہ اگر قریش ارادہ مصالحت رکہین
سرداران قوم کو لے آنا چنانچہ حناطہ نے مکہ مین آکر ابرہہ کا پیغام انکو پہونچایا اور قریش کو در مقام صلح پاکر عبدالمطلب کو اپنی ساتہہ لشکر مین لایا انہون نے
بنا بر اوس محبت کے کہ اون دونو نکے ساتہہ رکہتے تہے لوٹنے ملکہ انکی خبریات مین استعلام کیا اون دونفر نے کہا کہ ہم صحبت بادشاہ سے دور ہین لیکن اوسکے مقربون مین
ایک انیس نامی ہے اگر مصلحت ہو تو تمہاری اوس سے سفارش کردیوین تا شمہ فضائل حمیدہ اور شمائل پسندیدہ تمہاری بادشاہ کے کان تک پہونچا دیوے
عبدالمطلب کہ خود طالب اس امر کے تہے کہا بہتر القصہ انیس نے بموجب سفارش کچہہ در باب علو مراتب اور سمو مناقب عبدالمطلب بادشاہ سے انکی تعریف کی
رخصت ملاقات حاصل کی اور انکو اوسکی مجلس مین لیگیا عبدالمطلب مرد بلند بالا نیکو منظر شکوہ مند تہے جب نظر ابرہہ انپر پڑی اور آیات مجد و جلال
انکی ناصیہ مین مشاہدہ کی تخت سے اوترپڑا اور عبدالمطلب کو اپنے پہلو مین بٹہایا اور بنا بہ اسکے کہ زبان عربی کا فہم نرکہتا تہا ایک ترجمان انکو درمیان میں معین ہوا
اور باہمین سے حکایت مین مصروف ہوئے ابرہہ عبدالمطلب پر ایسا شیفتہ و فریفتہ ہوا کہ اپنے دلمین قرار دیا کہ اگر در باب خانہ کعبہ شفیع ہو وین تو اوسکی خرابی

ہی سو قدم نکری اور اپنی مملکت کو پہر جاوی لیکن عبد المطلب نی اوسوقت اپنی اونٹ کہ لشکری اونکو بتاراج لیگئی تہی ابرہہ سی طلب کیی اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا نکیا ابرہہ
انکی اس التماس سی ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اوسکی ہاتہ سی نکل گئی اور بسبیل عتاب عبد المطلب سی کہا کہ تو سید اور سرور قریش کا ہی اور شرف عرب بہ تخصیص
قریش کا وجود خانہ کعبہ سی ہی اور مین آیا ہون صرف واسطی خرابی اس مقام کی اور تمنی کچہ بہی اس باب مین نکہا محض بنا بر واپسی چند شتر کہ قیمت اونکی میزان
خرد مین چندان گران نہین ہے مبالغہ کیا یہ امر تم جیسے آدمی سے نہایت غریب وبدیع ہے انہون نے جواب دیا کہ اس گہر کا خداوند
توانا اور بینا اور دانا ہے کہ محافظت اسکی کرتا ہے اور ضرر اعدا سے نگاہ مین رکہتا ہے مین خداوند چند شتر ہون سو مانگتا ہون فرد

حدیث من ز مفاعیل فاعلاتن بود
من از کجا سخن ملک ومملکت ز کجا

ابرہہ نی انکی اونٹ دلوا دیی اور عبد المطلب نی حدیث العود احمد زبان پر لاکر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ اہل حرم سب متفرق ہو گئی اور بعضی اطراف کوہستان مین
جا چہپی اور آپ انہون نی آکر مسجد الحرام مین در کعبہ کو پکڑ لیا اور لحظہ بمناجات اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شر شریران بد خصال سی پناہ بحضرت بادشاہ
ذو الجلال چاہی کہ اثنای اس حال مین ناگاہ انکی نگاہ طیر ابابیل پر پڑی کہ بتعجیل تمام جدہ کیطرف سی کہ متصل بندر دریای شور اور سمت غربی مکہ کے
واقع ہی جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تہی اور بعضی روایت کرتی ہین کہ سیاہ رنگ یا گردنانکے
سبز تہی اور مواہب علیہ مین لکہا ہی کہ اون جانورونکی منقار زرد تہین مثال مرغ کی اور پنجے اونکی مانند کتون کی اور سر اونکی شیر ببرون جیسے اور بعضے
کہتی ہین کہ وہ جانور سبز تہے بامنقار ہای زرد ہر ایک چمگادڑ سی چہوٹا اور ٹڈی سی بڑا اگلی ایسی جانور کبہی نہ دیکہے تہے اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی
مین لکہا ہی کہ چمگادڑ جیسے تہی سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکی کتے جیسے اور بعضے کہتی ہین کہ سفید تہی لیکن چونکہ کلام اللہ ناطق ہے اسبات پر کہ ابابیل تہے
اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تہے جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خاء معجمہ اور طاء مہملہ مشدد کہتی ہین اور عربی اوسکی ابابیل ہے عبد المطلب
بمجرد رویت ان طیور کی بہ نشاط وسرور بعد از رفع نیاز بدرگاہ مالک کارساز جانب کوہ حرا راہی ہوسے اور اکثر صنادید قریش انکی گہر مین جاکر چہپ رہے
القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق شرق سے طالع ہو کر بسوی ولایت نیمروز طیران مین آئے اور فیل گردون نے جہت قلع وقمع شجرہ روضہ
حیات مخالفان خرطوم انتقام دراز کی صبح کو بحکم ابرہہ ہاتیونکو لباس ہای ملون آراستہ کر کے اور محمود کو سب فیلون پر مقدم رکہکر روان
ہوئی اور لشکریان بعید دسوار ہو کر مثل دریای جوشان حرکت مین آئی فیل محمود نام تا محاذات حوالی بیت الحرام مین دور تر کہڑا ہو رہا اور بعضے
کہتے ہین کہ اسنی اوسوقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بہی کیا ہر چند فیلبانون نے تحریک افیال مین حیلہ گری کی مگر اول فیل محمود نے اصلا حرکت نکی
اور اوسکی نہ بڑہنے اور اوس جگہہ پر اڑی رہنے سے کسی ہاتہی نی حرکت نکی اور سوای جانب کعبہ جسطرف کو اشارہ کرتی تہے وہ دوڑ جاتے تہے۔
اس اثنا مین لشکر آلہی کہ عبارت طیر ابابیل سی تہی پیدا ہوئی اور ہر جانور کی پاس ایک سنگ گل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر ویسی ہی دونو پنجون مین

کہ ہر سنگ پر اون سنگریزون کے نام ہلاک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے جب وہ جانور محاذات لشکر ابرہ اشرار پر پہنچے انکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ پتھر گرا معہ اوسکے چارپائے سے باہر نکل گیا اور جس پیادہ کے سر پر آیا اوسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا اور مجموع لشکریان سے چارپایان سوائے محمود کے بقہر الہی اور غضب پادشاہی حق گرفتار اجل ہوکر واصل جہنم ہوئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بچا لیکن اونہین چند روز مین مرغ روح اوسکا چنگال عقاب موت گرفتار ہوا اور صورت واقعہ اسکی یون لکہی ہے کہ اوس روز ہولناک مین یہہ اپنی لشکرگاہ سے الگ ہوکر باستعجال تمام بجانب حبشہ روان ہوا اور ایک طیران طیور مین سے بطوق ملازمت اوسکا اپنی گردن مین ڈال کر عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا اور راہ مین ایک مرض صعب ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ فحوائے کریمہ آیت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اسپر ناظر ہے اوسکی انگلیون کے بند جدا جدا ہوگئے اور وہ نہ مردہ نہ زندہ حبشہ مین پہنچا یہہ سر برنجاشی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکر اور حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر اور تعجب مین تہا کہ ناگاہ اوس جانور نے ابرہہ کے سر پر وہ سنگریزہ چہوڑ دیا اور یہہ بہی فی الفور اپنے یاروں سے ملحق ہوا اور نجاشی اوسکا حیلہ و مکر کہ بیچ ضمن قرار مقام نزول عذاب سے اسباب مخلصی اپنا سمجہا تہا موثر نہ پڑا بلکہ باعث ندامت و خواری زیادہ ہوا جیسا کہ خدا تعالی نے بیچ سورہ فیل کے یہ تفصیل فرمایا ہے آیت اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ آیا نہ دیکہا تو نے ای محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے ساتھ صاحبان فیل کے یعنی ساتھ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے آگے بنا بر ہدم خانہ کعبہ کو لاتے تہے اور لفظ دیکھنے مین اسطرف اشارا ہے کہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور دکھانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہے گویا ربوبیت الہی کہ تیرے حق مین مبذول ہے یہہ مدد غیبی آسمان سے نازل فرمائی اور جو کہ تجکو اتفاق پڑیگا کہ بجہت فتح ایک لشکر کشی کریگا کوئی ممانعت و مزاحمت غیب سے درپیش نہ آویگی آیت اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ آیا نگردانا مکر بد اندیشو نکو بیچ گمراہی اور بیجا اصلی کے یعنی تعمیر خانہ نو احداث مقابل خانہ کعبہ کی اور حکم کرنا رعایا لوگ کو اوس گہر کا طواف کرین کہ ایک تدبیر تہی بغایت قوی الیطان حسرت اس خانہ معظم مین لیکن وہ سب رائگان گئی اور خفت پر خفت اونکو حاصل زیادہ ہوئی اور ہرچند عقلا کو ضائع ہونے سعی اہل اپنی مین عبرت کافی حاصل ہوتی ہے مگر جو کہ وہ عقل سلیم نہ رکہتے تہے واسطے تنبیہ انکی عقوبت شدید آسمان سے انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرماتے ہین ایت وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور بہیجا انپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تہے لفظ ابابیل اصل لغت مین بمعنی جوق جوق ہے اور واحد اسکا مستعمل نہین ہے بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اسکا ابیل یا ابول یا ابالہ ہے اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر کہ جانوران غیبی بصورت اسکے سنگ لیے ہوئے آئے تہے اطلاق کرتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی ترین حیوانات کو کہ ہاتی ہے بنا بر ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تہا تو منتقم حقیقی نے انکے جواب مین جانوران ہیچ پایہ کو بہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خورد تہے مسلط فرمایا تاکہ جانین کہ بتائید الہی اضعف مخلوقات اقوی موجودات کو زیر کرتی ہین اور بدون تائید اوسکے قوی ترین مخلوقات کی قوت کچہ کام نہین آتی آیت تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ مارتے تہے وہ جانور لشکر پر انکو ساتھ پتھرون کے کہ جنس سجیل سے تہے اور سجیل معرب سنگگل ہے یعنی وہ خاک اور مٹی کہ پتھر ہوکر مثل سنگ

ہو جاوی کہ جسکو ہندی مین کہنا کہتے ہین اور جوق جوق نازل کر ان جانورون مین حکمت تہی کیونکہ یہہ مقرر تہا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر متفرق ہوکر باطراف وجوانب فرار کرینگے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ ہوئے اور ازبکہ مافوق اونکی پرواز کرینگے تو کوئی انمین سے کہین چہپا نہین سکیگا اور تاثیران سنگریزہای خوردکی اس قدر اونکی بدن مین پیدا ہوئی کہ بیان اوسکا اس آیت مین ہی آیت فجعلہم کعصف مأکول پس گردانا لشکریونکو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اوس کاہ کی کہ جسکو دواب کہاتی ہین اور آخور باقی رہتی ہے اور کنایہ تفرق اجزای بدن سی ہے بلکہ شکل و بدن تمام تر ہا اور یہہ تاثیر بہی جملہ خوارق عادات سی ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تہا کہ بمجرد پہنچنے کی بدن پر اجزای جسم پاش پاش ہو جاتی تہی اور یبس اور خشکی اس درجہ سرایت کرتی تہی کہ تماسک والتصاق اعضا بالکلیہ زائل ہوتا تہا اور یہہ قصہ نمونہ تہا مصنوبات الہی سے اور مشتمل تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہہ کہ اون ہاتہیونکا آنا اور قریب مکہ کی نجانا اور دوسری ایسی جانور ساتہہ کثرت اور ہجوم کی طرف دریای شور سی کہ بحسب ظاہر جای بود وباش اونکی نہ تہی اور بعد اس واقعہ کے بہی اون جانورونکو نہیں دیکہا تیسرے لانا اون سنگریزونکا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہین چوتہے یہہ تاثیر قوی کہ اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نی مرقوم کیا ہی کہ وہ حجارہ ابابیل بنابر عبرت واستعجاب اکثر اہل قریش نی رکہہ چہوڑی تہے اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحابؓ کی نظر سی گزری تہے اور چونکہ مرسوم عرب یہہ تہا کہ جس سال مین کوئی واقعہ عظیم ظہور مین آتا تہا ابتدای تاریخ اوس سی مقرر کرتی تہے تو اس برس کا نام عرف اعراب مین عام الفیل مشہور ہوا اور جمہور اہل مکہ اور تاریخ اس امر پر ہین کہ سانحہ اصحاب فیل ۵۵ پچپن یا چالیس روز پہلی ولادت باسعادت آنحضرت سی ظہور مین آیا اور حق تعالی کی برکت مقام حضرت سی بلیہ اصحاب فیل مکہ اور اہالی اوس مقام سی دفع فرمائی اور جملہ علمای اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت جانتے ہین اور ایک قول یہہ ہی کہ قصہ اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز مین واقع ہوا اور بعضی کہتے ہین کہ تیس برس بعد ظہور مین آیا اور ایک جماعت کی نزدیک چالیس برس پہلی ولادت حضرت سی یہہ حادثہ واقع ہوا تہا لیکن یہہ تینون قول ضعیف ہین اور قول اول صحیح ہی واللہ اعلم روایت کرتی ہین کہ بعد اس واقعہ عظمی کے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قلہ جبال حرا سے ہر چند نظر بجانب آسمان کی اور دیدہای دوربین سے مشاہدہ ظہور کیا کچہہ نظر نہ آیا بنابرین چاہا کہ بہیات اجتماعی اوس جانب توجہ کرین اور عبد المطلب نی کہ مبادی احوال وخواتیم اعمال ملاحظہ کر چکے تہے بنابر کسی مصلحت کی تسکین قریش کی اور کہا کہ شاید اعدا کی خیال مین آوی کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ اونسے ضرر ہمکو لاحق ہووے اور یہہ جانین کہ محکو ابرہہ کی ساتہہ فی الجملہ معرفت سابق ہے قرین ثواب یون ہی کہ اول مین جا کر کیفیت اوضاع معلوم کرون اور خبر تحقیق لاؤن قریش کو رای عبد المطلب مستحسن پڑی یہہ تنہا اوس لشکرگاہ مین گئے اور جو زر نقد کہ انکی ہاتہہ آیا انہون نی ایک مقام پر نظر اغیار سی مصون مدفون کیا اور جب اس مہم سی فارغ ہوئے اور وہانسی پہری جمیع قریش کو کماہی حالات سی مطلع کیا انہون نی فی الفور وہان آکر تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب تقسیم کیا مگر جسقدر کہ عبد المطلب انکی اموال سی متمتع ہوے کسی اور کو ایسا فائدہ نہوا چنانچہ اس سبب سی کثرت مال اور زیادتی منال اور

علو شان اور رفعت مکان انکو بہت ہوا بعد ازین لکہا ہے کہ جب ابرہہ سیف ذو یزن پر کہ دو دمان ملوک حمیر و یمن سے تہا مستولی ہوا اسر وم ذو یزن کو بنا بر شرف خاندان اوسی طرح بچشم احترام دیکہتے تہے اور اوس زمانہ مین ایک خاتون تہی نہایت جمیلہ و حسینہ کہ اوسکی پیشانی پر داغ کیا چاہتی تہے ابرہہ یہ معنی سنکر اوس جمیلہ کا طالب ہوا اور حکم دیا کہ ذو یزن اوس عورت کو چہوڑ دیوے لہذا ذو یزن غصہ ہو کر اول بدرگاہ قیصر روم دادخواہ ہوا اور وہانسے مایوس ہو کر ثانیا بخدمت نوشیروان رجوع کی اور اسنے بہی بنا بر تباعد ہر دو مملکت اور تباین ہر دو ملت اسکی اوا مین اہمال کیا کیونکہ یہہ مقام دار الملک حبشہ سے مسافت بعید رکہتا تہا اور نصرانیت ذو یزن اور کیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش تہا ذو یزن رنجیدہ مداین مین رہا اور بعد ازین اسنے بساط زندگانی طی کی اور سیف ذو یزن زمان حکومت مسروق بن ابرہہ بہی بعد از فوت اپنے باپ کے زمرۂ ملازمین نوشیروانی مین منتظم ہوا اور آخر الامر اوس شہریار دادگستر نے اسپر رحم کہا کر چہہ سو نفر ارباب شجاعت و جلادت کو کہ بمکافات قصورات محبوس تہے چہوڑ دیا اور ایک پیر سالخوردہ کو اپنی سپہ سالار مین سے ہرمز نام کہ فن تیر اندازی مین عدیم النظیر تہا اونپر امیر کیا اور حکم دیا تا سب ظل رایت سیف ذو یزن مین راہ دریا سے کہ بمقصد نزدیکتر ہے متوجہ حبشہ و یمن ہووین اور غرض نوشیروان کی انکی بہیجنے سے یہہ تہی کہ اگر دیار حبشہ مین لشکر کو کچہہ آسیب عاید ہو تو موجب ملامت و ندامت نہووے اور معہذا یہہ گروہ انتقام طلب اپنے کیفر کردار کو پہونچی چنانچہ یہہ بموجب فرمودہ اسواری سفاین راہ دریا سے متوجہ حبشہ ہوئے ولیکن صرف چہہ کشتیان ساحل مراد پر پہونچین اور باقی غرق آب فنا ہوئین سے ہرمز اور سیف ذو یزن نے چند آسایش و آرام چندروز حدود حبشہ مین ایک موضع مناسب اقتضیا کیا اور وہان فوج ولیردن اوس سرزمین کی بہی اوس لشکر سے ملحق ہوئی اور خبرداروں نے احوال ورود اس عسکر کا بسمع بادشاہ حبشہ پہونچایا اور اوسنے اس حدیث سے متاثر ہو کر ایک قاصد ہرمز کے پاس بہیجا خلاصہ پیغام یہہ کہ اس کو وک یعنی سیف نے تجکو اور تیری بادشاہ کو فریفتہ کیا اور اگر تو میری سپاہ کی کثرت جانیگا تو بمقام اعتذار مین آویگا اور مین ننگ رکہتا ہون کہ تیری ساتہہ محاربہ کرون اگر تو جانب وطن اپنے پہر جاوے تو زاد و راحلہ سے تیری مدد کرون اور اگر اس مملکت مین بصلاحیت رہے تو تجکو معزز تر اس سے کہ ولایت عجم مین ہے رکہون القصہ جب قاصد نے ہرمز کے پاس آکر یہہ پیغام پہونچایا اسنے ایک مہینے کی امان طلب کی اور مسروق نے اسکو مہلت دی مگر اوس ایک ماہ مین بہت حمیری سیف سے مل گئے اور بعد انقضائے اوس مدت کے مہم نے حرب پر قرار پایا مسروق نے اپنے بیٹے کو دس ہزار سوار ساتہہ دیکر بحرب مخالفان بہیجا اور ادہر ہرمز نے بہی اپنے بیٹے کو دس ہزار سوار کے ساتہہ اوسکے مقابلہ اور مقاتلہ کو روانہ کیا ہرگاہ دونو سپاہ ہمت مخلین بہم گر تقابل ہوا سپاہ عجم نے لشکر حبشہ کو ایسا تاراج کیا کہ جمعیت اونکی منہزم ہوگئی اور پسر مسروق مارا گیا اور فوج منصورہ نے معہ پسر ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کر کے اونکو بہی قتل کیا مسروق اندوہ ہلاک لخت جگر سے دوسری روز خود سو ہزار سوار اونکی ساتہہ ہرمز کے مقابلہ مین آیا جہان پہلوان نے بہی پانچ ہزار آدمی حمیری اور چہہ ہزار عجمی سے مسروق کا مقابلہ کیا اور ہرمز نے عصابہ لیکر اپنے مونہہ پر باندہا کہ بہوین اور آنکہین اسکی ڈہپ گئین اور بنا بر اسکے کہ یہہ ضعف باصرہ رکہتا تہا پوچہا کہ مسروق کونسا ہے اور کس مقام پر ہے اوسکو مجکو دکہا دے اہل لشکر نے دکہایا وہ فیل پر بیٹہا ہوا ہے اور تاج مرصع اوسکے سر پر ہے اور ایک یاقوت خوشرنگ اوس تاج مین لگا ہے کہ اوسکی

پیشانی پر اوسکی نیزان ہے ہر ذاوس یاقوت کو دوسری دلیل کیا قبل مرکب بزرگ ہی اسوقت اسکیطرف قصد کرنا چاہیے بعد ایک لحظہ کی مسروق ہاتی پر سوار تہا اور تیز گہوڑے
پر بیٹہا لوگون نے صورت واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ بہی مرکب عز و شرف ہی کچہ دیر اور توقف کیا چاہیے جب مسروق گہوڑے پر سے اوترکر
خچر پر سوار ہوا ہرمز نے کہا خچر بچہ ہے اور وہ مرکب ذلت و حقارت ہے اب کمان مجہے دو کہ وقت کار ہی اور کمان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرو تا تیر میرا
خطا نکرے اور سقارن اس حال کی اپنے خواص سے کہا کہ بعد تیر چہوڑنیکے اگر سپاہ حبشہ اپنے مقام پر سے متحرک ہوکر بادشاہ کی گرد اوی تو جاننا کہ تیر کی کام کیا
والا یہ تعجیل تمام اور تیر مجکو دینا بالجملہ بیت چو پیکان ببوسید انگشت او + گذر کرد از مہرہ پشت او + عقاب اجل کہ عبارت تیر چہار پر سے ہی آشیانہ کمان
سے پران ہوکر نشانہ پر پہونچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو ہدف کیا فرد ز ترک چشم تو ہر تیر غمزہ کہ مدر است + درون سینہ نشست آنچنانکہ دل میخواست
مسروق خچر پر سے گر پڑا اور سب لشکر حبشہ کی گرد اوسکے مجمع کیا سیف ذو یزن اور ہرمز نے جب یہہ صورت مشاہدہ کی تیغ انتقام نیام سے کہینچکر لشکر پر دوڑے
اور سپاہ حبشہ نے فرار کیا اور اتنا قتال و جدال ہوا کہ کشتو نکے پشتے لگ گئے اور دریائے خون مقتولون سے روان ہوا سیف ذو یزن نے مظفر و منصور
صنعا مین آکر قصر غمدان مین کہ دیدہ نظارگی نے زیر گنبد خضرا نظیر اوس عمارت رفیع کا نہ دیکہا تہا سریر سلطنت پر تمکین کیا اور اعیان و اشراف اطراف و اکناف
بلاد جہت تہنیت عروس مملکت بدرگاہ بادشاہ رفیع المقدار کے متوجہ ہوئے از انجملہ صنادید قریش بہی مثل عبد المطلب بن ہاشم و وہب بن عبد مناف
زہری اور امیہ بن عبد الشمس اور طلحہ اور خویلد اور عبد اسد بن جرحان وغیرہ غازم قصر غمدان ہوکر بعد طی منازل و مراحل شہر صنعا مین پہونچے اور
ملاقات بادشاہ کو وجہہ ہمت کر کے آنکر حاضر بارگاہ ہوئے حاجب نے اجازت دست بوس حاصل کر کے اوس جماعت کو معہ گردن کشان آفاق کہ دست
سینہ پر رکہے کہڑے تہے حاضر کیا قریش نے تحف و ہدایا گذرانے اور عبد المطلب نے اوس محفل مین رخصت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس
سلطانی سے عہدہ بر آ ہو سکے تو ممانعت نہین ہے عبد المطلب بعبارت مرغوب تہنیت جلوس اسطرح بجا لائے کہ آواز تحسین رفقا اوس انجمن مین
باوج علیین پہونچی مضمون اس رباعی کا انہون نے ادا کیا رباعی گرچہ پیشت نکرد کس تعریف + کہ مرا چیست پایہ و مقدار + سخنم خود معرف
ہنر است + چون نسیمی کہ آید از گلزار + جب بادشاہ نے انکے کمال حسب پر وقوف پایا اور کیفیت نسب دریافت کی عبد المطلب نے
شمہ اوسمین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرما کر کہا کہ میری خالہ کا بیٹا ہے کیونکہ مادر بادشاہ بہی اشراف قبیلہ بنی النجار
سے تہی پہر بادشاہ نے انکے آنیسے مسرور و مبتہج ہو کر انکو دار الضیافت مین بہیجا اور وہان کے متعلقون کو حکم دیا کہ مایحتاج جملہ ماکولات و مشروبات سی الیسا سر انجام
کرو کہ انکو کچہ حاجت نرہے اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انصراف عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایکدن عبد المطلب کو
خلوت مین طلب کیا اور بعد تمہید مقدمات کہا کہ امور مخفی اور قضایای مختفی نے ہماری مرآت ضمیر پر انتسام پایا ہے اونکے اظہار مین وقوف اغیار
سے اندیشہ ناک ہون چونکہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع محاسن شیم اور مظہر سر موعود اور اصل ثمر مقصود ہو خرد خورده دان تجویز نہین کرتی کہ یہہ حال تم سے

پوشیدہ رکہون بیت سریست درین سینہ کہ گفتن نتوانیم * گفتن نتوانیم و نہفتن نتوانیم * اور اس اسرار پر خبر اہل بصیرت اور ارباب فراست اطلاع نہین رکہتے چاہیے کہ اصلا و مطلقا رو برو ی آشنا و بیگانہ اس باب مین کچہ زبان پر نلاو بلکہ اپنی سایہ کو بہی اس راز سی محرم نکرنا پہر بادشاہ نی بآنکہ اخفا مین مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ عنقریب عرصۂ غیب سی ایک امر عالم شہود میں جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات احیا دنیا مین اور سبب رفعت درجات موتی عقبی مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتہہ زیادتی اختصاص اوس موہبت عظمی کی مستحق ہوونگی بتخصیص تیرا دودمان الیف انہون نی عرض کیا کہ واضح تر ارشاد ہوتا اصل مدعا مشہود ہو غرضکہ بادشاہ نی عبد المطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پاکر فرمایا ہرگاہ کہ حریم حرم محترم اور مکہ مکرم مین وہ مہمان کریم فضای غیب سی بارگاہ شہود جلوہ فرما ہوگا کہ درمیان کتف اوسکی خال ہو اور جن و انس کو متابعت اوسکی ایک انس پیدا ہوگا اور بواسطہ ظہور اوس صاحب سعادت کی شرافت تجکو با وج سموات پہونچاویگی عبد المطلب نی کہا الحمد للہ والمنہ کہ خزانہ افضل ملک متعال سی یا خلعت گرانمایہ اور افسر قیمتی کہ موجب سرافرازی میری اور میری اعقاب کی ہی بوطن مالوف مراجعت کرتا ہون اگر مہابت واحترام مجلس عالی نہوتا حقیقت حال سی اس طرح پر استعلام کرتا کہ ہیچ نوع شائبہ شک و ریب اوسمین نہوتا بادشاہ نی کہا کہ اب وہ وقت ہی کہ ایک نوح منزلت خلیل خلت موسی قدم عیسی دم محمد اسم حسن رسم تولد کری اور شاید کہ پیدا ہو گیا ہو اور ایک علامات اوسکی یہی ہیہ کہ ہدایت سن مین ماں باپ سی جدا ہووی اور جد و عم اوسکی بکفالت حال خجستہ مآل اوسکی اشتغال کرین اور محض عنایت خداوندی بمنصب بلند نبوت فائز ہووی اور با وجود اسکی کہ لکہنا نجانتا ہو قلم نسخ صحف سابقہ پر کہینچی خلق کو متابعت شیطان سی بعبادت رحمان دعوت فرما دی اور طبقات امم پر کہ اوسکی ساتہہ مخالفت کرین غالب آوی اور بتونکو توڑی اور بتخانونکو برباد کری اور حرارت آتش پرستان بآب تیغ آبدار ستابعون اوسکی کی منطفی ہووی اور اگرچہ بمقام محبوبی حضرت مہیمن سبحان مین ہو لیکن کوئی دقیقہ دقائق عبودیت سی نامرعی نچہوڑی عبد المطلب نی کہا کہ اسیدہ اعمر خسروانہ یہہ کہ زبان گوہر فشان بادشاہ سی یہہ معنی اس سی بہی واضح تر ارشاد ہو دین سیف ذو یزن نی کہا کہ برب العزت خداوند کعبہ ہماری نزدیک صحت کو پہنچا ہی کہ جد صحیح اوسکا تو ہی اور جو کچہ کہ مین نی تجہسے کہا ہی محض حق اور عین صدق جان کیونکہ یہہ حدیث کتب الہی اور اخبار سماوی سی کہ فہم ہر شخص بسرحد ادراک اوسکی نہ پہونچی ہمکو معلوم ہوا ہی عبد المطلب نی از سر خضوع پیشانی مسکنت و خشوع خاک پر رکہکر سجدۂ تعظیم مین گئے بادشاہ نی کہا سر سجدی سی اوٹہا اور اس سربلندون سی اگر کچہ خبردار ہی تو شرف اعلام ارزانی فرما انہون نی سر اوٹہایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تہا عبد اللہ نام کہ سمت کیاست و فرزانگی با وصف مروت و مردانگی جمع رکہتا اور مجکو سب اسیری فرزندونمین دوست تر تہا بنابر اہتمام بانتظام حال اوس عزیز کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کو کہ بحلیۂ جمال و عفاف آراستہ تہی اوسکی سلک ازدواج مین لایا ولیکن آمنہ جب حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور ثمرۂ فواد سیر اعنفوان شباب و ریحان جوانی مین بساط زندگانی طی کرکر رخت حیات بعالم بقا لیگیا اور مجکو بدشت اندوہ و محنت چہوڑا اور بعد از حدوث اس واقعہ ہائلہ کی ایک فرزند پیدا ہوا محمود الخصائل

ساتھ اون علامات کی کہ بادشاہ نے بیان فرمائین اور یہ محمد موسوم ہوا نام اسم مطابق مسمی ہووے اب اوسنے سرحد طفولیت سے گذر کر بمقام صبی انتقال کیا ہے
ارباب فراست اور اصحاب کیاست آثار سیادت اور انوار سعادت بشرہ ہمایون اوسکے سے مشاہدہ کرتے ہین اور بنا براوس مؤانست کے کہ مجکو اوسکے ساتھ
واقع ہے ایسا جانتا ہون کہ عبد اللہ ابتک قید حیات مین ہے عبد المطلب نے بیان تک کلام پہونچایا کہ سیف ذو یزن نے کہا کہ صورت واقعہ یہودسے پوشیدہ
بہت رکھنا کیونکہ وہ جماعت اوسکے ساتھ نہایت عداوت رکھتی ہے اور اپنی قوم سے ان باتون سے کچھ نکہنا اور اونکے حسد سے ڈرتے رہنا اور جان اور
آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہوگا تو قریش اوسکے ساتھ مخاصمت کرینگے اور اوسکے رفع مین بہت فتنہ و فساد اوٹھاوینگے اور آنحضرت بحسب ضرورت
مکہ سے نکلکر قدم بادیہ ہجرت مین رکھینگے تا آنکہ اہل مدینہ اونکی متابعت مین آوینگے اور بہم دین مبین اوس سرزمین مین تمشیت قبول کریگی اوسوقت مین
اگر حیات مستعار پر اعتماد رکھتا تو لشکر ترتیب دیکر بہ یثرب بھیجتا اور انتظار قدوم میمنت لزوم کھینچتا اور نصرت دین حق مین کوشش کرتا اور تاخیر اس امر مین
اس سبب سے ہے کہ غالباً زبان دعوت خجستہ آغاز فرخندہ انجام اوسکا نیا دون قمر دو فرشتہ است برین بام لاجورد اندود ✕ کہ پیش آرزوی عاشقان کشد دیوار
اور بعد از بشارت صاحب دودمان طہارت اور اتمام وصیت محافظت اس بشارت کی تمامی اشخاص قریش کو کہ دس نفر تھے طلب کیا اور ہر ایک کو
بانعام دس غلام اور دس کنیز اور دس بردیمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک ظرف پر عنبر اور سو اونٹ سرفراز کیا اور جتنا ان سبکو انعام
کیا تھا اوسکے برابر عبد المطلب کو دیا اور انسے التماس کیا کہ سال آیندہ دار الملک صنعا مین اگر تجدید عہد ملاقات کو اشتغال کرین ــ پہر سبکو دوست
کام بجانب مکہ واجب الاحترام رخصت کیا اور قضای ایزدی سے اوسی سال مین مرغ روح اوس بادشاہ حمیدہ خصال کا شکارگاہ مین بدام صیاد
اجل گرفتار ہوا کہ تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی مناسب اس مقام کے نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عبد المطلب کو مرگ نے امان ندی کہ دوبارہ ملاقات
بادشاہ جاتی الاسمین شک نہین کہ انکو سخنان سیف ذی یزن سے وثوق تعبیر خواب کہ پیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکہا تہا زیادہ
ہوا اور چونکہ ان اوراق مین مرۃ بعد اخری منامات صادقہ سلک تحریر مین آوینگے ذکر شمہ حقیقت منام اور اوسکے اقسام کا شاید کہ نزدیک خردمندان
صافی ضمیر چندان نامناسب نہ معلوم ہووے بلکہ واقفونکو وسیلہ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو بمقتضای قول مشہور کہ علم شی بہتر از جہل اوست
موجب مزید مفاد ہو رای ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی نہے کہ خواب عبارت ہے باز رہنے حواس ظاہرہ کے مشاہدہ محسوسات سے
بواسطہ میل کرنے روح حیوانی کے بسوی باطن پس اگر نفس اس حال مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہے تو اوسکو خواب کہتے ہین اور خواب بمعنی ثانی دو قسم
پر منقسم ہوتا ہے راست اور دروغ خواب راست وہ ہے کہ جب نفس بشری شواغل حسی سے فراغت پاوے بنا بر مناسبت اصلی کے ملا اعلی اور منتسبان
عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالیہ مین منطبع ہین مطلع ہووین جو یہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمع حکما کے مقرر ہوا
کہ مجموع صور حوادث عالم کون و فساد نفوس فلکی مین مرتسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب حس مشترک مقدم دماغ ہر بنی نوع انسان کے ہے اور جو کچھ

کہ اس حس مین حواس ظاہری سے پہنچتا ہے مخزون خیال ہو جاتا ہے اور سب صور اشیا اوسمین ارتسام پاتی ہین اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہے اور متخیلہ ضعیف
پس جو جواہر شریفہ عالیہ عالم نوم مین نفس پر فایض ہوتی ہین وہ اوسمین کچہ تصرف نہین کر سکتا اور بصورت دیگر قدرت انتقال رکھتا ہے بلکہ اوسیطرح
حافظہ کو تفویض کر دیتا ہے اور نایم بعد از بیداری اوس نفس کو کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پایا ہے اپنے خیال مین موجود پاتا ہے یہہ خواب ہوتا ہے راست غیر محتاج
بہ تعبیر اور اگر متخیلہ بہی قوی ہووے اور اوس صورت مین کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پایا ہو تصرف کرے اور لباسہائے مناسب اونکو پہنا کر خیال کو سونپے یہہ خواب ہوتا ہے
راست محتاج بہ تعبیر ان مقدمات سے لازم آیا کہ خواب راست بہی دو قسم پر تقسیم پاوے جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہے اور رای ارباب دانش پر پوشیدہ نہین کہ رویای صادقہ
مخصوص ہے مقلدان قلادہ شریعت و ملت سے ہوتا ہے جب قوت متخیلہ قوی ہوا اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنا بر رعایت قدیم خواب مین اپنی حرکات تشبیہ اور تمثیل
اور تالیف اور تفصیل سے مشغول کر کے مطالعہ عالم معقول سے اوسکو مانع آوے کیونکہ متخیلہ کا یہہ کام ہے کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوے اور اشیائے منفصلہ کو باہمدگر
ملتصق کرے کبہی ہووے کہ اجزای ملتصقہ کو جدا گردانے اور تصویر نفس اوسوجہہ پر خالی ہووے مصرع ؏ زہے تصور باطل زہے خیال محال اور کبہی ہو کہ کوئی خلط
اخلاط اربعہ مین سے بدن پر مستولی ہووے اور متخیلہ بمقام مناسب اوس خلط کی مختلف صورتین نفس کو دکہلاوے مثلا جب خون بدن مین غلبہ پاوے اور اوسکے
بخارات رنگین جانب سوئی دماغ ہون اور نفس ناطقہ نے بدستیاری متخیلہ بیداری مین کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب مین حس
مشترک مین منطبع ہو تو خواب مین اشکال سرخ رنگ یا آتش ملاحظہ ہووے اور در صورت ازدیاد صفرا صور زرد اور زیادتی بلغم مین دریا و باران اور کثرت
سودا مین تیرگی و سیاہی اور صورتین مہیب دکہائی دیتی ہین پس فحوائی ان سطور سے واضح ہو کہ رویای کاذبہ تین طرح پر ہوتا ہے یعنے ایک تو بسبب
ضعف نفس ناطقہ کہ قوت متخیلہ اوسمین تصرف کرتی ہے اور دوسرے غلبہ اخلاط بدنی سے اور تیسرے جو مذکور کہ اوقات بیداری مین ہوتی ہین بسبب فرط توجہ
طبع کی وہی امور رویا بلا کد اختلاف دیکہتا ہے مصرع ؏ جو بیند خیرد مبتلا جو خیرد بہر حال منجملہ منامات صادقہ مستغنی التعبیر سے ایک خواب عبد المطلب کا
ہے کہ صورت واقعہ اوسکی یہہ ہے کہ ایکدن حجرہ مین مشاغل سے فارغ ہو کر یہہ سوتے تہے کہ قلم قضا نے انکی لوح خاطر پر ایک سطر عجیب لکہی اور مرات ضمیر انکا ساتہہ
ایک صورت بدیع کی نقش پذیر ہوا یہہ بادل صد بیم ایک کاہنہ پاس گئی کہ فن تعبیر مین عدیم المثال زورگار تہی کاہنہ آثار خوف و رعب انکی بشرہ پر مشاہدہ کر کے
پریشان حال ہوئی عبد المطلب نے کہا مینے ایک خواب دیکہا ہے کہ اوسکی مہابت سے پریشان خاطر ہون اور مینے اسطرح پر دیکہا ہے کہ ایک زنجیر سفید میری صلب سے
ظاہر ہے اور اوسکی چار طرف مین ایک جانب زمین سے تا ثریا پیوستہ اور ایکطرف تا ثری اور ایک سرا اوسکا ملحق بمشرق اور سر دیگر ملتصق بمغرب ہے اور مین بچشم تعجب اوسکو
دیکہتا ہون کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت سبز و خرم ہو گیا کہ مشتمل تہا جمیع اثمار پر کہ عالم نباتات مین ہوتی ہین اوسمین موجود ہین اور دو پیر روشن ضمیر
فرخ لقا با صفا اوس درخت کی تہنی پکڑے ہین اور مینے اون دونو سے نام و نشان اونکا پوچہا ایک نے کہا میرا نام نوح ہے اور دوسرے نے فرمایا کہ میرا اسم ابراہیم خلیل ہے
پہر مجہکو کہا ای عبد المطلب یہہ درخت وہ اصل شریف ہے کہ آبا و اجداد سے تجہہ تک پہونچا اور تیری پشت سے ظہور پایا اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق

اشتمال پایا تہا ماہنہ نے کہا اگر اس امر مین تو صادق ہی تو ایک شخص تیری نسل سی ظاہر ہو کہ مقیمان صوامع ملکوت اور ساکنان صوامع ناسوت غاشیہ طاعت
اوسکا اپنی دوش پر ڈالین اور حلقۂ اطاعت اوسکا کانمین پہنین گا اور زنجیر دلیل ہی استحکام قواعد دین اور کثرت انصار ہی اور حلقی اوسکی مینی مین ثبات امر اور
استحکام کار اوس صاحب سعادت کی جو کہ اوسکی ساتہہ مخالفت کری مانند قوم نوح علیہ السلام کی بطوفان علم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ اوسکی فرمان برداری کری
آتش جہنم اوسپر گلستان خلیل ہو اور وہ سعادتمند احیاء مراسم ملت ابراہیمی مین شرط التفات اور حسن اہتمام بجا لاوی کہ تا انقراض عالم قصور و انہدام قواعد
قصر نبوت و ارکان امامت اوسکی مین راہ نپاوی اور راویان اخبار صادقہ روایت کرتی ہین کہ زمان عبدالمطلب مین غلبہ قریش اوس گروہ پر کہ انکی ساتہہ
مجادلہ و قتال کی لیے آتی تہی یہہ تہا کہ نور نبوت انکی چہرہ پر بشکل مستدیر کہ افضل اشکال ہی ظاہر ہوتا اور از روی تجربہ کوئی اہل مکہ مین سی کچہہ شک نہ کرتا تہا اور جب کہ
واقعہ صعب و سخت درپیش آتا ساکنان ام القری دست بدعا اوٹہا کر اوسکو نزد حضرت مجیب الدعوات شفیع کرتی تہی اور وہ مہم و مشکل بطریق اسہل کفایت ہوتی تہی
مصداق اس مقال کا یہہ کہ ایک نوبت مکہ مین قحط غلہ اس مرتبہ ہوا کہ مردم تمنای نان ہی بتماشای فرادیس و جنان مشغول ہوتی تہی و ما احسن قیل بیت
چنان قحط سالی شد اندر دمشق کہ یاران فراموش کردند عشق ✦ اور گاہی خشک سالی اس حد کو پہونچی کہ تمام بی زبان بیوہ اور یتیمونکی آنکہونمین نم نہ رہا تہا
اور جب اشتیاق نان و گوشت سی جان بلب اور دل در فغان آتا صنادید قریش اور سرداران عرب عبدالمطلب کی ساتہہ کوہ ثبیر پر جاتی اور انکو تضرع و تخشع
وسیلہ گردانکر منعم لی منت سی وہ موہبت کہ بالذات جاسئہ سبب حیات جانیان ہی مسئلت کرتی اور دعا اوس جماعت کی باسرع اوقات قرین اجابت ہوئی اور سبب
نزول باران رحمت کشت زار امید ساکنان حرم خرم و شاداب ہوتا اور یہہ محض برکت قرب زمان ظہور سید المرسلین و خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ
الی یوم الدین سی صدور پاتا تہا اور لکہا ہی کہ نتائج لطف ایزدی سی عبدالمطلب کو دس پسر اور چہہ دختر مسرور و مستبشر ہوئی اول پسر انکی فرزند ہی جو
کہ بکنیت اوسکی مخلع ہوا حارث تہا اور اوسنی حفر چاہ زمزم مین اپنی پدر بزرگوار کی ساتہہ سعی بلیغ کی اور ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ فرزندان حارث سے
تہی اور ابوسفیان سال فتح مکہ مین مسلمان ہوا رسید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اوسکی باب مین فرمایا کہ ابوسفیان سید جلسای اہل جنت سی ہی اور حالات
اور قضایای عام انکی آیندہ مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہہ وہ ابوسفیان نہین ہی کہ پدر معاویہ سلطان شام ہی اور دوسرا ابولہب اور اوسکو ابوعتبہ
بہی کہتی تہی اور حیلہ سارقان غزال خانہ کعبہ سی ایک یہہ ہی اور باعث دزدی اسکا یہہ تہا کہ ایک شب ابولہب ہمراہ قریش کی کہانا کہاتا تہا اور کنیزکان مغنیہ سرود
کرتی تہین جب اسباب طرب تمام ہوا اور نقدی رائج تر اون دو آہوی طلائی کہ عبدالمطلب نی چاہ زمزم سی نکالی تہی نظر نہ آئی لاجرم دو غزال کعبہ چورا کر
بیچ ڈالی اتفاقاً عبدالمطلب سرائی اہل عیش کی دروازی پر گذری اور آواز اون عورتون کی گانیکی سنی کہ یہہ دو ابیات گا رہی تہین کہ مشتمل تہین اس امر
پر کہ وہ فعل منکر انسی صادر ہوا عبدالمطلب نی اوس اہل قوم کو اس معنی سی آگاہ کیا اور اوس گروہ کو پکڑ کر فراخور حال تنبیہ اور تادیب کی اور فرزندان
ابولہب سی عتبہ اور عتیبہ ہین کہ ماں انکی ام جمیل تہی پہوپہی معاویہ کی اور خواہر ابوسفیان کی کہ بموجب آیت حمالۃ الحطب اوسکا حال کتابین ہی تفصیل سے

اسی محل کی اسطرح پر ہی کہ ام جمیل لقبی ملت ابولہب عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہایت کوشش کرتی تہی بحدی کہ پشتارہ خارستان
اور درخت مغیلان سی لاکر ہنگام شب راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ کرتی تاکہ بوقت صبح دو قدم نازنین کی مسجد الحرام مین جا دین وہ خار پائی
مبارک کو آزار پہنچا دین کبہی مین الکیدون اسکی خار کا بار سر پہ لیا اور رسن اوس پشتارہ کی جو اپنی گردن مین محکم باندہی کہ ناگاہ وہ اسکی سر سے گر پڑا
اور اوس رسی سی اسکا گلا گہٹ گیا اور یہہ اس خفگی سی مرا اسی دوزخ ہوئی اور اسیطرح سی ابولہب بہی تا آخر عمر خصومت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین مصروف رہا تک کہ بارہا اسنے بارادہ ہلاک آپ کی قصد کیا لیکن محافظت الہی مانع آئی اور دیکھو تفسیر عزیزی کی تفسیر سورہ تبت مین لکہا ہے
کہ جب سورہ شعرا مین آیت وَاَنذِر عَشِيرَتَكَ الاَقرَبِين نازل ہوئی یعنی اور ڈرا تو ای محمد خویشان نزدیک اپنی کو عذاب خدا سی اور آیت وَاخفِض
جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ المُؤمِنِينَ فَاِن عَصَوكَ فَقُل اِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعمَلُونَ یعنی اپنی بازو نیچے رکہ اونکی واسطے جو تیری ساتہ ہون ایمان والے
پہر اگر تیری نافرمانی کرین تو کہدے مین الگ ہون تمہارے کام سے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہوے
اور ہر ایک کو اپنی اقارب مین سی آواز دی اور سب جمع ہوئی بعد ازان فرمایا کہ اگر مین کوئی خبر دور از عقل تمسے کہون اوسکو باور رکہنا مثلاً اگر کہون
کہ لشکر جرار تمہاری تاخت و تاراج کو واسطی عقب اس پہاڑ سی پہنچا ہی اسکو باور کروگی اسلیے کہ تم بسبب نشیب مقام ایستادگی نہین جانتی کہ پہاڑ کی پیچہی کیا ہی اور مین قلہ
کوہ پر سی جو کہڑا ہون وہ دور کا بہی نظر آتا ہی پس جو کچہہ کہ مین کہون قابل اعتبار ہی سب نی کہا درست ہی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا پس تمکو
ڈراتا ہون عذاب خدا سی کہ اگر میری اطاعت نکروگی اور بقرآن شریف ایمان نلاؤگی تو تم پر عذاب نازل ہوگا اور مجہسی اوسوقت کچہہ نہوگا ابولہب کہ نام اسکا
عبد العزی ہی کہ یہہ عم علاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب مین کہا کہ آیا اسی کار بیکار کی واسطی ہمکو بلایا اور جمع کیا تہا
ہلاک ہو جیو تو ای محمد یہہ سورت اس خبیث کی جواب مین نازل ہوئی قال اللہ تعالی تَبَّت يَدَا اَبِي لَهَبٍ یعنی ہلاک ہو جیو ہاتہ ابی لہب کی وَتَبَّ اور ہلاک ہو جیو آپ
مَا اَغنَى عَنهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ یعنی کچہہ فائدہ نکیا اسکے مال اوسکی نی اور جو کچہہ کہ کسب کیا نام اور جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوست سی اور بعضون نی اس لفظ
مال موروثی اور مال کسبی مراد رکہا ہی اور بعضی فرزند سی مراد لیتی ہین بہرکیف ہر ایک ان امور مین سی محل ہی اب بیان نفی مال و مکسوبات اوسکی کا فرماتی ہین
کہ اگر یہہ چیزین دنیا مین اوسکو فی الجملہ نفع کرینگی تو بہی آخرت مین کہ بیشتر محل حاجات اور جای استقرار و ثبات ہی اصلا نفع نکرینگی کیونکہ سَيَصلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ
کہ داخل ہوگا آتش مین یعنی بمجرد مرگ اوسکو آگ مین ڈالینگی اور انتظار روز قیامت اسکی حق مین نکرینگی بخلاف اور کافرون کی ذات لہب صفت شعلہ ہای
عظیم کیونکہ کفر اوسکا اور ون کی کفر پر زیادتی رکہتا تہا بجہت قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال وعادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور علاوہ اسکی بنا بر مزید
عداوت اوسکی اور علاوہ ازین اسباب زیادتی عذاب اوسکے یہہ ہین کہ اوسکی جورو بہ کہ ساتہ اوسکی عذاب مین جلا دینگی اور اسیواسطی فرمایا
وَامرَاَتُهُ حَمَّالَةَ الحَطَبِ مراد یہہ کہ وہ عورت کہ ہیزم کشی کرتی دنیا مین پشتارہ خار لاتی تہی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ

کرتی تہی وہ تمہین مقابل اسکی ڈالی ہوا دیکی فی تجہیز کا کرتی دوس صورت مین کہ ہامی ہو تو ہمی قلادہ ہیجو بیبر فرزند بیدا نہین تو تحصیل حق مستحق ہی ہوگی تمہو
ستعقب خریاطی کہ اوسکو ظلم بنا ہوگا اور فضیحت اوس مین کی بیہ ہوگی کہ عصبیہ عرقی ہوں تہ ہم تحقیق شریف ہو دہ تہہ دلیلیہ ایشنا ہیا کرینگی اور جبیر حنفی کی
کلہ بنا بیت ہوگی اور مطابق اس حدیث کی کہ اوسکی شان مین آیا مطابق ہی و نیا مین و اصل جہنم ہیبری والعد اعلم اسیطرح تواریخ مین مذکور ہی کہ دو دختر
آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت رقیہ اور ام کلثوم مساۃ دو فرزند ان ابو لہب کی عتبہ اور عتیبہ منسوب تہی تاکہ نزول ہوئی سورہ تبت یدا ابی لہب ابو لہب نے اپنی بیٹون کو کہا کہ اگر تم
میری رضامندی چاہتی ہو اس علاقہ سے دست بردار ہو والا تمام مرگ ہمارا مور نہ تمہین و کہتی کا لیسر کہات فی کہ عتبہ نہا سکوت کیا اور پسر دوم کہ عتیبہ
از راہ کمال بیحیائی اوس جگہ سے اوٹہ کر آنحضرت کے پاس آیا اور یہ کہا کہ میری تیری دختر کو چہوڑا اور الفاظ ناسزا وہ ملعون زبان پر لایا آنحضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بار خدایا ایک کتا اپنی کتون میں سے اسپر مسلط فرما کہتی ہین اسکو شام مین ایک شیر نے پہاڑ ڈالا اور تیسرا چچا عبد المطلب کا
عبد وس ہی کہ کثرت خیر و احسان سے اسکو بخیل کہتی ہین اور اسکی اولاد نہین ہوئی چوتہا پسر انکا مقوم ہی کہ ہیا در سید الشہدا حمزہ ایک مان سے تہی
اور حال مقوم غیر ازین کچہ نہ معلوم ہوا پانچوان ضرار ہی اور یہ جملہ شعرای مشہورہ عرب سے ہی اور کنیت اسکی ابو طاہر اور یہ ہی لاولد ہا چہٹا
زبیر اور یہ بہی جملہ شعرای عرب سے ہی ساتوین ابو طالب اور انکے چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر اور طالب اور دو دختر ام ہانی کہ والدہ
انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہی کہ مومنات مہاجرات سے ہی اور ذکر ابو طالب اور کیفیت اہتمام انکا نسبت بحال حضرت خیر الانام بالتفصیل
عنقریب بسمت گذارش پا ویگا ان شاء اللہ تعالی آٹہوین عبد اللہ ہین کہ زیباترین قوم و قبیلہ تہی و بغیر از سید کونین انکی کوئی فرزند نہ تہا
نوین حمزہ کہ پہلوانان عرب ہین اور کنیت انکی ابو عمارہ اور انکا ایک فرزند تہا عمارہ نام اور ایک دختر مسماۃ بنام ام ابو المہاد دسوین
عباس کہ کنیت انکی ابو الفضل تہی کہ تین برس پہلے عام الفیل سے متولد ہوئی اور بعد از اٹہاسی منزل منازل زندگانی سے طی کی تہی
کہ زمان خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین درمیان مدینہ کی وفات پائی اور حضرت عثمان نے انپر نماز گذاری اور عباس کے
چہہ فرزند تہے عبد اللہ اور فضل اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن اور ایک دختر ام صفیہ حبشیہ نام اور مان انکی ام فضل بنت
حارث خواہر میمونہ کہ امہات مومنین سے ہے اور اسامی دختران عبد المطلب یہ ہین صفیہ عاتکہ مضاکرہ امیمہ اروی اور یہ سب
فرزند عبد المطلب کی خواتین متعددہ سے پیدا ہوئی تہی اور انکی فرزند بعضی جاہلیت مین اور بعضی اسلام مین زمرہ اشراف و اعیان انام مین
انتظام رکہتی تہی چنانچہ چہہ تن ان مین سے قبل از بعثت فوت ہوئی اور چار پسر زمان نبوت احمدی مین رہی ایک عباس کہ رؤس مفاخر انکی الی الآن اب تک مرزبان ہی
اور دوسرا ابو لہب باتفاق کافر ہی اور تیسرا حمزہ اور چوتہی ابو طالب کہ انکی ایمان مین اختلاف ہی کیونکہ بعضی علمای معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہ ہی کہ ایمان
لائی تہی اور جمیع ائمہ اہل سنت و جماعت اس امر پر ہین کہ تا آخر عمر اپنی اجداد کی ملت پر تہی اور دونو طائفہ اپنی اثبات و اعتقاد پر دلائل ذکر کرتی ہین کہ تشریح اوسکی لائق اس مختصر

نہین ہو واللہ تعالی اعلم ولیکن اتفاق سب کا اسپر ہے کہ بی شک و شبہ عبد المطلب نسبت بحضرت رسالت پناہ محبت مفرط رکہتے تھے اور محبت اور شفقت انکی
حضرت پر اس مرتبہ تھی کہ اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر جانتے اور گاہ گاہ کہتے اور ایما کرتے کہ اس کودک کو شان عظیم درپیش ہے اور عنقریب بمعارج سروری اور مدارج
نیک اختری ترقی کریگا کہتے ہین کہ ایک سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تھا اور اوسپر وسادہ واسطے نشست عبد المطلب اور اونکی اولاد کے بچہاتے تھے اور یہہ وہان اور
انکی اولاد اوسپر بیٹہتے اور پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس فرش پہ بالاتر انکے چار زانو بیٹہکر تمام جلوس فرماہوتے اور اعمام حضرت خیر الانام
آپکو اوس حرکت سے منع کرتے تو عبد المطلب انکو اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبد المطلب خواب مین ہوتے تو پھر آنحضرت کی کوئی یارا و قدرت نہ رکہتا تھا
کہ انکو بیدار کرے اور اگر خلوت مین جاتے تو سوای حضرت کے وہان کوئی بار نپاتا تھا اور ہمیشہ عبد المطلب حرکات اور سکنات مغیرات حضرت سے
آثار سیادت و سروری مشاہدہ کرتے اور بہت ملتفت خاطر اشتہ دیتا سے اوسکو تقریر فرماتے اور خاتم ایام حیات اپنی مین کفالت آنحضرت کو با بوطالب حوالہ
کیا کہتے ہین جب مرض نے مزاج عبد المطلب پر استیلا پایا اور طبیعت انکی وقت بیماری قوی سے عاجز آئی اپنی فرزندونکو جمع کیا اور کہا اسوقت حالے
کہ تا اگرچہ مخلوقات کی نزدیک پہونچی اور ضمیر مین کوئی وقدغہ نہین ہے مگر اس اندیشہ محمد کے کہ اسکا باپ اور نہ ماں اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان
ہو جاتی ہے کہ تم سب فرزند قبول کرو کہ بعد از فوت میری یہہ تعہد اسکے قیام کرو ابو لہب اور بعضی اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو ملتمس انکا مسدول نہوا
جب ابو طالب نے دیکہا کہ مطلوب برادران بانجاح مقرون نہوا لاجرم بعرض پدر بزرگوار پہونچایا کہ رضاء سرور قریش و دیار عرب ہو تو علو شان
احمدی اور ارتقاء مکان محمدی اور اہتمام ترتیب ثمرۃ الفواد اور سعی تمشیح اوس در صدر ... مین حسب مقدور رو ... تقدیم اونکی دینا اور روا
نرکہون کہ غبار ملال احوال و مال اسکی پر بیٹہے عبد المطلب کو یہہ التماس موافق طبع آیا کہا کہ ہمیشہ سوانح حالات اور حدوث واقعات محمد
باوجود صغر سن کی مستشار میرا تھا اس امر مین اوسکے ساتھہ ہی مشورہ کرتا ہون دیکہون کہ وہ کیا مصلحت دیتا ہے یہہ کلام کرکے بسوی توجہ
عالم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئی اور کہا میری داغ فراق اور سوز مہاجرت کو جہان فانی سے بعالم جاودانی لیجاتا ہون بعد از موت میری اپنے
کو نسے چچا سے میل رکہتا ہے تاکہ اوس سے مراسم حفاظت تیری مین شرائط تاکید بجالاؤن خواجہ علیہ التحیۃ والسلام اوٹہی اور ابو طالب سے معانقہ
کیا اور انکے زانو پر جلوس فرمایا عبد المطلب نے کہا الحمد للہ کہ رضا تیری میری اختیار سے موافق ہے مصرع ہر چہ رضای تو ہست رضای با ہمان
پہر ابو طالب سے کہا کہ محمد کو مین تجہے سپرد کرتا ہون چاہیے کہ شرائط تحفظ اوسکی مین لوازم تیقظ بجالاوے ایسا کہ وفور سعی اور کمال اہتمام تیرے مراعات
اس فرزند مین کوئی دقیقہ نامرعی نرہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت مین یہہ سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر اقبال تیرا مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکی
کو پاویگا اوسوقت تجکو معلوم ہوگا کہ دانا ترین اہل عالم ایکا مین تہا ابو طالب نے وصیت پدر بصمیم قلب سے قبول کی اور ہاتھہ پکڑکر عہد و میثاق باندہا
بعد از وقوع پیمان عبد المطلب نے کہا اب سکرات موت اور تلخی جان کنی میرے اوپر آسان ہوئی اور روی مبارک حضرت رسول کو دیکہنا شروع

کیا اور کہا کہ کسیکو اپنے فرزندون مین سے خوشبو اور خوش رو تر تجہسے نہین پایا جب وصیت تمام ہوئی نقد زندگی بہ تقاضی اجل سپرد کی مدت عمر انکی ایک سو بیس برس کی تہی حضرت رسول مقبول آٹھ برس کی عمر مین انسے جدا ہوے اور رعایت کنف ابو طالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم رہے اور ابو طالب نے بامداد العزی اپنی ابو فائی ماہ و بجان قیام کیا یہہ تہا حال عبد المطلب کا کہ بقدر حاجت لکہا کیا اور ہاشم کہ پدر بزرگوار انکی تہی نام اونکا عمرو ہی اور ہاشم اس جہت سی کہتی ہین ہشم بمعنی نان ریزہ کرنیکے ہین اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ نام انکا عمران ہے بنا بر رفعت رتبہ کی کہیہ رکہتے تہے انکو عمران العامی کہتے تہے کسواسطے کہ یہہ سال قحط اور عسرت مین بسوئی دیار شام جا کر وہان سے نان بی اندازہ شتران کثیر پر لادکر حرم مین لاتے اور روز دو اونٹ ذبح کر کر پکاتے اور نان ہائی خشک کو ثرید بنا کر ہر روز دس دفعہ تقسیم کرتے اول جسنے کہ عرب مین مہمانونکو بہ ثرید ضیافت کی یہی تہی اور اسی جہت سی ملقب بہ ہاشم ہوئی اور یہہ سخاوت مین ضرب المثل اور صباحت مین بی بدل اشعہ انوار مصطفوی جبین مبین انکی سی ایسی درخشان تہی کہ جو کوئی انکو دیکہتا تاب نظر نہ لاتا اور پیشانی زمین پر رکہتا بعضے سلاطین ترسا کہ مقلد ملت نصاری تہے اس معنی کو اخبار سماوی سے جانکر بہ مصاہرت انکی راغب تہی از انجملہ ہرقل نے ایک قاصد انکے پاس بہیجا اور دہ مخدرہ کہ اپنی شبستان عزت مین رکہتا تہا انپر عرض کی ہاشم نے قبول کرنی التماس اوسکی سے اعراض کیا آخر الامر بواسطہ اوس خواب کے کہ مدینہ مین دیکہا تہا سلمہ کو کہ اشراف قبیلہ تجار سی تہی اور زیور عقل و کیاست محلی حبالہ نکاح مین لائے مشروط باین امر کہ وضع حمل خانہ سلمی مین ہووی اور بعد از عقد اوس خاتون کو مکہ مین لیگئے جبکہ اوسکو حمل عبد المطلب کا بنا بر اوس شرط کے کہ واقع ہوئی تہی اوسکو مدینہ مین لای اور جب عبد المطلب پیدا ہوی ہاشم بجانب شام گئی بمقام غزہ مین کہ توابع دمشق سی ہے مریض ہوکر ہنگام نزع وصیت کی کہ کمان اسمعیل پیغمبر اور علم اور کلید خانہ کعبہ کہ باپ سی بیٹی کو منتقل ہوتا آتا ہی عبد المطلب کو تفویض کرین اور ایام جوانی مین عالم فانی سے انہون نے رحلت کی اور قبر انکی اوس دیار مین معروف و مشہور ہی اور بعضی کہتے ہین ہاشم بیش از ولادت عبد المطلب شام مین گئی اور مرض موت مین کمان اور علم اور کلید اپنی بہائی کو سپرد کیا اور اپنی حکومت بہی انکی رائی پر قرار دی پہر اون اشیاء مذکورہ نے مطلب سی بعبد المطلب انتقال پایا اور انکی چار بیٹیہ تہے اسدکہ پدر مادر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہین اور فضلہ اور صیفی اور عبد المطلب کہ ہمارے پیغمبر کے جد ہین اور نام عبد مناف انکی پدر بزرگوار کا مغیرہ ہی اور کنیت انکی عبد الشمس ہی اور مناف نامی ایک صنم تہا اصنام مین سی اور بغایت حسن و جمال سی کہ یہہ رکہتے تہے انکو قمر بہی کہتے تہے اور انکی بہی چار فرزند تہی ہاشم کہ جد عبد اللہ ہین اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہے اور نوفل کہ جد جبیر ابن معطم ہے اور مطلب کہ جد اعلی امام شافعی ہی کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئی اور حکومت کہ انکی باپ سی انپر منتقل ہوئی ملوک اطراف نی باتحاف عبد مناف مبادرت کی اور کہتے ہین کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوی تہے اور پیشانیان انکی باہمدگر ہنگام ولادت چسپیدہ تہین اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہی کہ مشہور اسطرح پر ہی کہ پشتین دونونکی چسپیدہ تہین ہر چند لوگون نی سعی کی کہ افتراق انمین حاصل ہووی میسر نہوا آخر الامر بتحریک شمشیر جدا کیا و لیکن اوسوقت بعضی ارباب بصیرت نی بملاحظہ صورت تفریق سیف کہا کہ یہہ اس امر کی علامت ہی کہ اولاد ان دونو بہائیونکی اظہار مافی الضمیر

اپنا ہے مین بہ شمشیر اور مہمات اپنی باہم بحکومت تیغ بانقطاع پہونچا لیس چنانچہ انجام کار بمقتضای العقل نصف الکرامات اسیطرح ظہور مین آیا اور انکی نسل مین
بہی اثر اوسکا باقی ہے بامصداق اس مقال کی وہ قضائی ہین کہ درمیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و ابوسفیان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ و
سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید مین واقع ہوئی کہ تفصیل اونکی سے کتب سیر مسنون و مشحون ہین **اور قصی**
بمعنی بعید ہی نام انکا زید ہی اور لقب مجمع اور قضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اسواسطے کہتے ہین کہ قریش بعد پراگندگی سعی انکی سے جمع ہوے **اور** صورت واقعہ
اسطرح پر ہے کہ ایک مرتبہ بنی خزاعہ کو مکہ سے خارج اور قریش کو جمع کرکے منازل کو باہم قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ زیادتی شرف اختصاص رکہتی تہے مکہ مین جگہ
دی اور بعضونکو کہ انسے مرتبہ مین نازل تہے ظاہر مکہ مین جا ہی تعین کی اور زمرہ اول قریش البطاح اور فرقہ دوم کو ظواہر اور وجہ توصیف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ بطحی اس جہت سے ہے **اور** قصی انکو اس سبب سے کہتے ہین کہ بعد از فوت پدر اور بعلاقہ [illegible] شام مین جاکر چند مدت
وہان رحل اقامت ڈالا انکو قصی یعنی مباعدت قبیلہ اور قوم سے حاصل ہوئی یہ قصی ملقب ہوئے بنا بر اسکے کہ قصی بمعنی بعید یعنی دور ک اور
افتادہ ہی اور یہ دور پڑے تہے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش زجائے قبیل قضایای کلیہ [illegible] انہون نے اسکو بنا کیا دار الندوہ یعنی مجلس
قوم اور جائے سخن انکو کہتے ہین ندوہ لغت مین بمعنی سخن گفتن اور ندی اور نادیہ بمعنی مجلس سے لکہا ہی کہ قصی نے ایکدن ایام حیات مین
اپنے اہلبیت کو جمع کیا اور تقوی اور پرہیزگاری وصیت کی اور غضب الہی سے ڈرایا اور بعد اتمام نصیحت اپنے ایک فرزند کو ایک مہم پر مامور کیا
اور نقابت و ایالت کو عبد مناف قرار دیا اور علم دربانی خانہ کعبہ عبد الدار اور رفادہ کہ عبارت ضیافت حجاج سے ہے عبد العزی تفویض فرمایا اور سقایت
زمزم اور حجابت کعبہ اور رفادہ اختراعات انکی سے ہے **اور کلاب** بکسر کاف بمعنی بہم کر خصومت کرنا جمع کلب اور کالب بالفتح بمعنی سگ اور [illegible] بمعنی
کثرت ہین جیسے کہ سباع بالکسر جمع سبع ہی بمعنی درندہ نام کرتے ہین اور داب اعراب تہا کہ اپنے فرزندونکی اسطرح نام رکہتے ہین **ایک** اعرابی سے پوچہا کہ تم
اپنے فرزندون کی نام مانند سگ کلب و ذئب کیون رکہتے ہو اور اپنے غلامونکو باسماے نیک مانند مرزوق و رباح کسواسطے موسوم کرتے ہو جواب دیا
کہ نام کرتے ہین ہم اپنے فرزندون کی بنا بر تخویف دشمنون کی اور غلامونکو اپنے واسطے **اور** نام کلاب حکیم ہے اور بعضی کہتے ہین عروہ اور یہ سردفتر قریش اور
اشراف قبیلہ عدنان تہے اور بعد انکہ دیدہ کلاب بجمال قصی روشن ہوئی کہا بشارت ہو جو ای معشر قریش کہ میری فرزندونکو شرف حاصل
ہوگا بواسطہ صاحب ملت کی کہ انسے ظہور مین آویگا اور تمہاری اولاد بہی اوس شرف سے محروم نہوگی جو کہ اوسکی مکافات کریگا آفات و عاجل اوسے
سالم رہیگا اور وای اوس شخص پر کہ یہ سنکر بہی طغیان و عناد اور سرکشی کرے لیکن حقیقت اس کلام کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ رہیگی
اور یہ پدر بزرگوار انکی مرہ ہین آثار النبوت اور مدارج مین لکہا ہے کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ جمع کیا قوم عروبہ کو اور عروبہ بفتح عین مہملہ نام روز جمعہ ہی
جمع کرتے تہے اس روز مین قریش کو اور خطبہ پڑہتے تہے انپر اور نصیحت کرتے تہے انکو و بیعت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور آگاہ کرتے تہے انکو کہ وہ

اولاد مین سے ہے اور حکم کرتے تھے انکو بمتابعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھ اونکی اور انشا کرتے تھے اس باب مین اشعار کہ اونمین سے ایک بیت یہ
ہی شعر یا لیتنی شاہد فحوای دعوته ۔ اذا قریش تبغی الحق خذلانا ۔ اور لکھا ہی کہ قریش جمیع امور مین رای دور بین انکی عمل کرتے اور انکی فرمان واجب
الاذعان سے سرتابی نکرتے تھے اور یہہ سرانجام اسباب معیشت فقرا و مساکین مین ہمیشہ آمادہ رہتے تھے کہ سالہای قحط مین الوان اطعمہ انکی خوان ضیافت پہ
مہیا رہتا تھا اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان اور طاعت خالق اور رعایت خلایق پر ترغیب دیتے انہون نے قریب سفر آخرت اپنی اہلبیت
کو جمع کیا اور کہا کہ مینے اپنی اباو اجداد سے اسطرح سنا ہی کہ ایک پیغمبر عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ عرب اطاعت اوسکی سعادت جانینگے اور رتبہ انبیا اوسکی
بلند اینگی میری وصیت یہہ ہی کہ نطفہ نبوت کو ارحام طاہرات مین کہ کفار اور سفہا سے ہون تفویض نکرنا اور تمکو معلوم ہی کہ جسکی اصل کریم ہے اوسکا قلب
رفیع ہے اور جو کہ کسی کام مین افراط کریگا ورطہ عنا مین گریگا اور جو کہ عواقب امور سے اندیشہ ناک ہوگا مقام عزت مین رہیگا اور لکھا ہی کہ یحیی نے کہ غیرت ابراہیم
اور اسمعیل جداد تمہاری کو تغیر دیا اور اپنی اولاد کو گمراہ کیا تمکو چاہیے کہ ملت حنفی تمسک پکڑو کہ میری باپ نے مجکو اسطرح وصیت کی تھی اور لکھا ہے کہ
انہون نے کلاب سے اپنی آخر عمر مین کہا کہ جو منصب سیادت میری ساتھ تعلق رکھتا تھا تو مجکو رعایت زیر دستو مین طریقہ دیانت بمقتضای وصیت اسلاف
بہت ملحوظ تھا اور سفہای قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آتا اور مجالس قوم استماع علم سے مزین رکھتا تھا اب میرا ہنگام رحلت نزدیک ہے اور قریب ہی کہ تیری
نسل سے ایک شخص ظاہر ہو کہ سروری شرق و غرب عرض بلکہ تمامی ملک و ملکوت اوسکی ساتھ تعلق پکڑی اور تجکو میری وصیت یہہ ہی کہ تو اپنی فرزند کو وصیت
کرے تا لفرزندان جیلاً بعد جیل بطناً بعد بطن عہد و میثاق لیوے کہ مردان اعمام اور دختران عمات کو کہ ہم کفو ہین وصیت کرین کہ ہر امر مین عقل اور علم کو کار فرما ہین
کہ فلاح پاتا وہ شخص کہ بمقتضای عقل و علم عمل نہین کرتا اور مخفی نرہے کہ سیر جواد شیری واسطے یہہ این صادق استلزم عز و شرف اور زنم موجب مجد و بزرگی
اور رجود قرین فیروزی اور حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا عز اسمہ ہی دوست وہ کوئی ہووے کہ معرفت ایمان رکھے اور دشمن وہ ہی کہ راغب لذات
ہووے اور والد بزرگوار انکے کعب اشراف اور صنادید قریش مین سے تھے اور مرجع الیہ جمیع امور اور والد بزرگوار انکے لوی مرجع اور
ملجای قریش اور حاکم اور مطاع اور مقبول القول تھے اور والد بزرگوار انکے غالب یعنی مجدت اور منتہی عیش اشراف اور صنادید قریش سے تھا اور
قبایل عرب مرجع الیہ جمیع امور مین انکو گردانتے تھے اور والد بزرگوار فہر ہین اور اہل تاریخ کی ایک جماعت اس امر سے ہے کہ انکا لقب قریش ہے اور
جملہ قریش اپنی نسب کو انسے نسبت کرتے ہین اور جو کہ فرزند فہر نہین ہے اوسکو قریشی نہین کہتے بلکہ کنانہ کہتے ہین اور بعضو نکے نزدیک قریش لقب نضر بن کنانہ ہی اور
اونکی اولاد کو قریشی کہتے ہین اور قریش ہی وجہ تسمیہ انکی ہین بہ قریش چند وجہ ذکر کرتے ہین مشہور یہہ ہی کہ قریش نام ایک جانور بزرگ کا ہے کہ وہ
مچھلیان کہاتا ہی اور اوسکو کوئی جانور نہین کہاتا اور یہہ غالب آتا ہی سب جانورون پر اور غالب نہین آتا اسپر کوئی جانور اور صراحین بعضے
شعرا متقدمین نے اکثر ابیات شاہد اس معنی پر انشا کی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ جمع ہوے حرم مین بعد اسکے کہ متفرق ہوے تھے تقرش بمعنی جمع ہوے ہے

اور فراہم کردانیکے ہی اور بنا بر اسکے کہ یہ اہل تجارت اور کسب ہوتے تھے قریش بمعنی کسب کرنے اور جمع لانیکے بھی آیا ہے اور بعضے کہتے ہین جب خلق جمع کیواسطے
ائی اس قوم نے تفتیش حال فقرا کی اور اونکو کچھ دیا کیے تو تقریش بمعنی تفتیش کی ہے اور صراح مین لکھا ہی کہ التقریش ورغلانا اور اقتراش سعی کرنا بقصد
اور انکو انکے والد نے مرض موت مین وصیت کی کہ ایک صفات نفس زکی سی یہ ہے کہ قبل از وقوع مصائب اوس سی پرہیز کرے جب بی اختیار کوئی حادثہ
لاحق ہو تو عروہ وثقای صبر و تحمل کو پکڑے جو کہ مین اب مرہ موتی مین ہون وظیفہ یہ کہ ہر گاہ خوف اشتغال نایرہ فساد اہل فساد مکنون ضمیر ہو چکا ہی ہے
کہ اطفاء اوسکا باب شکیبائی عمل مین آوی اور بی صبری اور بی صبر نخلی نکیجاوی ولیکن یہ دولت اوسوقت حاصل ہووے کہ تعلق اور اطفائی بلیات کو
اطراف و جوانب بدستی بعید نجانی اور ہر ذی حیات کو اہل ممات سی تصور کری اور تہوڑی مال پر قانع ہو کر وظایف شکر بجالاوی کہ وہ قلیل بدا اوس کثیرین
سے ہی کہ قناعت سی منتظم نہو ویکا تخصیص کہ اورون کی پاس ہووی اور والد بزرگوار انکی مالک ہین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ قریش عبارت
انسے ہی اور اطلاق لفظ قریش کی تفسیر میں وجوہ مناسب لکھی ہین کہ اوسی مناسبت سی انکی اولاد کو بھی قریش کہتی ہین **اول** یہ کہ دریا مین ایک دابہ ہی
کہ دواب بحری پر مستولی ہی اور وہ بقریش منسوب ہی جب نضر بن قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا اوسکو قریش کہنی لگے **دوسرے** یہ کہ
قریش ماخوذ ہی تقریش سی اور تقریش بمعنی تفتیش ہے اور جو کہ یہ جویای حال مردم کا تفحص کرتی اور مراسم رعایت بجالاتی تو بقریش ملقب ہوئے
تیسرے یہ کہ یہ مشتق ہی قرش سے بمعنی کسب یعنی یہ جو اپنی متعلقون کو اکثر یہ تجارت بیجا کرتی تھے لوگ انکو قریش کہنی لگے **چوتھی** یہ وجہ مختار الیہ اور
صحیح ہی کہ نزدیک بعضی از اہل لغت قریش بمعنی فراہم کرنیکے ہی اور نضر نے بنا بر اسکے کہ اولاد احفاد تمامی اپنی کو جمع کیا اس اسم کی ساتھ ملقب ہوئے
اور والد بزرگوار انکی **نضر** ہین کنیت انکی ابو نضیر ہے **روایت** کرتے ہین کہ نضر ایک شب اپنی حجرہ مین سوتی تھے ایک آواز سنی کہ یا ابو نضیر تجھکو
مخیر گردانا درمیان ملک ظاہری اور عزت ابدی کی کہا کلا یا رب قد اخترت ما یبقی الابد یعنی ای رب میری تحقیق اختیار کی مینے وہ چیز کہ باقی رہی دوام
اور ہنگام وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلاح و انصاف خلق ترغیب و بخل و حسد سے ترہیب کی اور سیادت عرب انسی تعلق رکھتے تھے اور یہ
مرجع الیہ اونکی تھے **اور** ایک روز انہوں نے قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم فرزند ہو ابراہیم اور اسمعیل پیغمبر سے ہو کہ مجد و بزرگی آبا و اجداد
سے تمکو پہنچی پس مراتب اپنی ملحوظ رکھو اور بشکر اسکے کہ سروری عرب کی تمپر قرار پایا ہے احکام الہی کی تعظیم کرو اور رضاء اللہ باعمال صالحہ تقرب
ڈھونڈ ہو اور امور شنایم و دنائت ہمت سی اعراض اپنی نفس پر واجب جانو اور عقود دایم اپنا ادا کرو اور جو کہ تمسے قطع کرے اوسکے ساتھ ہم
پیوند ہو اور اکفای شایستہ اپنی سے بواسطہ قلت اموال اعراض نکرو کہ مال باطل اور زایل ہے **اور** والد بزرگوار انکی **کنانہ** بن خزیمہ
کہ باکثر صفات نیک قوم عرب مین مشہور تھے اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت پر تھی کہ اوقات تنگدستی
مین بھی بذل و ایثار مین بقدر مقدور دریغ نکرتے تھے اور حالات طیش و تعب مین کلمہ مکروہ بحق اعدا کی انکی زبان پر نہ آتا تھا بالجملہ آخر ایام حیات

مین انہون نے بھی برحسب عادت آبای کرام اپنے وصایای صیانت نور محمدی اپنی اکثر اولادکو کی اور بروقت ورود قابض ارواح نقد حیات کو تفویض
اوسکے کیا **اور** والد انکے مدرکہ ہین کہ نام انکا عامر یا عمرو ہے اور انکو مدرکہ اسواسطے کہتی ہین کہ جو عز و شرف انکی آبا و اجداد رکہتے تہے اوسکو انہون نے دریافت
کیا اور متصف اوسکے ہوے **اور** بعضی کہتے ہین کہ یہ ایکدن ایک خرگوش کے پیچہے دوڑے اور اوسکو پایا اسواسطے انکا مدرکہ خطاب ہوا اور اس لفظ نے
شہرت پائی اور بر تقدیریکہ ہمزہ اس کلمہ مین بالفتح ہو اسواسطے ہی اور یہ معنی کلام عرب مین متعارف ہین **اور** والد بزرگوار انکے **الیاس** ہین روایت
کرتی ہین کہ ہرگاہ دیدۂ ابوین بعد از یاس بمشاہدہ جمال فرخندہ انکے روشنی پذیر ہوئے لاجرم بالیاس موسوم کیے گئے اور بعد از اکتساب فضائل اور
عروج معارج شرف ابنائی بنی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیم اور طریق مستقیم سے منحرف ہوگئی تہے اور سالک مسالک وادی ضلال تہے باتباع ملت خلیل الرحمن
دعوت کی جب وفور دانش اور کمال انکی عرب پر ثابت ہوئی آقاسے اور ادانی نے کمر متابعت انکی باندہی اور یہ ممدوح آفاق و عصر ہوے چنانچہ قصائد
شعرای عرب انکی مدح مین بہت ہین اور یہ اول وہ شخص ہین کہ بنا بر ہدیہ خانہ کعبہ اونٹ بہیجے اور آخر زندگانی مین بیماری سل انکو عائد ہوئی انکی بی بی نے
کہ خندق نام تہا نذر کی کہ بعد از موت شوہر کسی سقف کے سایہ مین نرہی اور اپنی نفس کو کسیکے عقد مین نلاوے اور لباس تکلف کبہی نہ پہنے غرض کہ بعد از فوت شوہر
خندق نے اپنی وفای نذر پر قیام کیا اور رفیاقی حیرت اور وادی سرگردانی مین پہرا کیے تاآنکہ وہ بہی رحیل ملک بقا ہوئی اور انکو والد مضربت تقویت ملت حنفی
مین ساعی ہوے اور شریعت ابراہیمی نے انسے رونق بہت پائی اور اول سب سے فدای شتر حجت خانہ کعبہ انہون نے کیا **اور** بعضے کہتے ہین حدای شتر بہی
انکی مخترعات سے ہے **اور** والد انکے **نزار** ہین اور کنیت انکی ابو ربیعہ ہے اور ابو ایاد بہی کہتے ہین لکہا ہی کہ نزار انکا اسواسطے نام رکہا کہ ہنگام ولادت انکی والد
نے شکرانہ مین ہزار شتر قربانی کیے خلائق نے باسراف انکو منسوب کیا اونہون نے کہا ایسی نعمت کی مقابل مین کہ خداتعالی نے مجہکو ارزانی فرمائی ہی مین
اسکو اندک شمار کرتا ہون **اور** آثار النبوہ مین لکہا ہی کہ نزار مشتق ہی نزر سے کہ بمعنی اندک ہی **مشہور ہے** کہ جب نزار پیدا ہوئے انکی باپ نے
انکی دونو آنکہون مین نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ کیا اور کمال سرور و ابتہاج انکو حاصل ہوا مساکین اور فقرا کو طعام کہلایا اور کہا یہ سب اس فرزند
کی حق مین اندک ہی اسی رعایت سے نزار انکا نام رکہا کہتی ہین کہ نزار مال بہت رکہتے تہے اور در حال نزع وصیت کی تہی کہ نقود مضر کو دوین اور خیول
ربیعہ کو اور عبید آباد کو اور تمامی اموال اور فرزندونکو **اور** والد انکی **معد** ہین اور بعضی اسکے نقل اور تمر تازہ کی ہین چونکہ یہ بمرتبہ کمال تازہ رو تہے
موسوم اس نام کی ہوئے اور از بسکہ بمشاہدہ خندہ روی انکی جن اور انس انگشت تعجب دانتو مین پکڑتی تہے کنیت انکی ابو قضاعہ ہے **اور** انکی اٹہ فرزند
تہے از انجملہ مسعود ابو قضاعہ بن معد [illegible] بن معد و نزار بن معد **اور** روایت کرتی ہین کہ ابنای معد بغایت شجاع اور دلیر تہے چنانچہ ضحاک بن معد یا چہل ہزار نفر
ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کمیت قلم تحریر سے انکی سے عاجز ہے اور کمیت اونکی احاطہ حصار سے افزون چڑہ گئے اور بعد کشش و کوشش مفتوح ہوئی اور
اموال غنائم اونکا غارت و تاراج کیا اور بقیۃ السیف یہود کو اسیر و دستگیر لیگئے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی زیادتی کا اپنے پیغمبر وقت سے کیا تا بنی عدنان کی حق مین

دعا کری کہ بلا اونپر نازل ہو دوا اُنکے پیغمبر نے رو بقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکی قیام کریں ناگاہ وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اس طلب سی دست بردار ہو کہ جو
خاتم النبیین اور افضل ترین اولین و آخرین انبیا جلا اولاد او راحفاد اسکے سے ہوگا دعاے بد انکے حق مین قبول نہوگی اور معد بیٹے عدنان کی
کہتے ہین کہ ایکدن عدنان ایک جا تنہا جاتی تہے یہودیون نے کہ انسے عداوت قلبی رکہتے تہے انکے عقب مین جا کر انکو دو پہاڑ مین گہیر لیا عدنان نے اپنا محاربہ
کیا کہ انکا گہوڑا گر پڑا اور متوجہ قلہ کوہ ہوئے دشمنون نے بہیجا انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ بہاوسوقت بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوے اور بجبر رجوع بجناب الٰہی
ایک ہاتہ غیب سی پیدا ہوا اور انکو اوٹہا کر قلہ کوہ پر لیگیا اور ایک آواز ہولناک بگوش اشقیا پونہچی کہ سب اوسکی خوف سی ہلاک ہو گئے الحاصل یہہ بہی ایک
معجزہ تہا معجزات ما تقدم حضرت خاتم الانبیا سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عدنان سی نسب شریف بالاتر نہین بیان کیا جاتا بروایت صحیحہ کسواسطے کہ اہل
علم انساب کو اوسمین اختلاف ہی جیسا کہ حدیث نبوی سی واضح ہے اور ظاہرا بواسطہ کسی مصلحت کی حکمت الٰہی ہی اس امر مین مقتضی نزول وحی
نہوئی اور آنحضرت نے بہی پونہچانا سلسلہ انساب اجداد کا متصل تا بابو البشر نچاہا اسواسطے قلم شکستہ رقم نے بہی اس مقام مین سرمہ خاموشی بہ گلو کہینچا
ولیکن کمیت خوشخرام قلم میدان بیان رویاے صادقہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مین کہ قبل از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت مخبر
وجود با جود آنحضرت دیکہی تہی بشبدیز تقریرات غرا مین جولان پاتا ہی پوشیدہ نرہے کہ ایک خواب مرثد ابن عبد کلاب ہی افواہ رجال سے مسموع
ہی کہ مرثد موصوف کہ مملکت عرب مین ایک بادشاہ ذیشان وشوکت تہا ایکرات اسنے ایسا خواب ہائل دیکہا کہ اوسکی مہابت سی مثل بید لرزا مگر بعد از بیداری
صفحہ خیال کو حالات مفصلہ منام سے معرا پایا غیر ازین کہ خوف عظیم اسکی خاطر پر مستولی تہا لہذا اسنے اپنی مان سے کہ علم کہانت سی کچہہ بانصیب تہی بشمہ
اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب ہوا اوسنی بواسطہ نسیان خواب جواب سی عاجز ہو کر تمامی کاہنان بلاد عرب کو بلایا اور ماجراے
گذشتہ انسے بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہو کر کہا اگر صورت واقعہ سے ہمکو آگاہ کرتے البتہ اوسکی تعبیر مین ہم ذہن لگاتی جو کہ خواب بالکل فراموش
ہوا ہے تمہاری طرح ہم بہی اس باب مین کچہ کہہ نہین سکتی پس جو انکشاف اس مطلب کا ضمیر مرثد مین راسخ رہا یہہ اکیرو تنگدل ہو کر بہ رسم شکار شہر سی
باہر آیا اور صحرا و بیابان مین طواف کر رہا تہا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک آہو پر پڑی اسنے بارادہ شکار اوسکے پیچہے گہوڑا ڈالا اور تا دور اوسکے تعاقب مین تنہا گیا
چنانچہ اہل لشکر بہت پیچہے رہ گئے اور یہہ بکثرت حرکت اور شدت حرارت آفتاب سی بیتاب ہو کر متلاشی سایہ ہوا تا ذرہ وہان استراحت کرے اس اثنا
مین بدامن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین گہر کہ وہان آباد تہے دکہائی دیے یہہ اوسطرف متوجہ ہو کر ایک دروازہ پر اون گہرونکے سوار کہڑا رہا کہ مقارن
اس حال کے ایک عجوزہ ایک گہر مین سے نکلی اور اوسنی عرض کیا بیت رباعی منظر چشم من آشیانہ تست × کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست ×
مرثد بن کلاب بموجب کہنے اوس عورت کی وہان اوترا اور اندرون خانہ جا کر فرش پیراستہ اپنے تمام آرام لیا اور گرمی شکار گاہ سی آسودہ ہو کر
کچہہ دیر سو رہا جب بیدار ہوا اور آنکہہ کہولی اپنے سرہانے ایک دختر بیٹہی دیکہی کہ طراوت رخسار اوسکی بہشت برین پر طعنہ زن تہی اور نسیم زلف

غضیرین اوسکی ہوا می اردی ہوئیت سکی حکایت کرتی تہی اوسنی شہزیست کہا کہ ای شہریار واجب التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سی محروس و مصئون رہی اور کہیہ
آرزو دی طعام ہو تو ارشاد ہووی کہ مرشد اس سخن سے کہ مستلزم اوسکی معرفت کا تہا متوہم ہوا کہ مبادا کوئی دشمن ضمیر مستولی ہوجاوی اور راہ سلطنت
سے بخشیص ندامت گمراہی لاجرم جواب سی تغافل کرکے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے کہا ای بادشاہ وہم کو خاطر اشرف مین راہ ندینی چاہیے اور طریق
اندیشہ مسدود کرو کہ نیر بخت بلند تیرا منہاج کی رجای واثق ہم عطایای ارجمند تیرسے محفوظ و منتفع ہووین اور بعد اس مقال کے الوان اطعمہ حاضر کیے جب
بادشاہ تناول طعام سی فارغ ہوا دختر نے ایک قدح شیر خالص اسکے پینی کیواسطے دیا مرشد کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنای مناکحت
اوسکی نی اسکے ضمیر مین رسوخ پایا پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے جواب دیا کہ غضیرا مرشد نی کہا وہ شخص کہ تو جسکو ملک روی زمین خطاب کرتی ہے جانتی ہی کہ کون ہی
دختر نی کہا بادشاہ باستقلال نی کہ جمیع کاہنان اور سحیران عرب کو بنابر انکشاف عقدہ ضمیر اپنی کے جمع فرمایا تہا اور اوس مشکل کا حل اونسے نہوا وہ آپ ہی
تو ہین مرشد نے کہا اس واقعہ سہم کی تجہپر کیونکر منکشف ہوا ہی غضیرا نی کہا ہان خواب مین کچھ دیکہا تہا ہول فراوان وجود شہریار پر تہا اگر حکم ہووی تو شمہ اوسمین
سی کہون مرشد استماع اس حدیث سی مسرور و مبتہج ہوا اور اوسکے بیان کا مبالغہ کیا اسنی کہا ای بادشاہ تو نی خواب مین دیکہا ہی کہ ایک گولہ پیدا ہوا اور بابعد گر
شعائیں بجانب آسمان متوجہ ہوکر قریب افق پہنچے اور اوس زمین سے آگ چمکتی تہی اور دہوان اوس مین سی نکلتا تہا اور بعد ازین ایک جوی آب روان صاف
تمنی مشاہدہ کی اور مقارن اس حال کی ایک آواز سنی کہ خلائق کو اوس پانی پینے پر دعوت کرتی اور کہتی تہے کہ جو کوئی اس پانی مین سے بتدریج
تجرع کری یعنی بعدل پیوی سیراب ہووی اور جو کہ نظام مرتکب شرب ہووی اور حرص کو اپنا شعار کرے انجام مین خسران و ضلال اوسکو نصیب ہوگا مرشد
نی کہا صورت واقعہ تو یہی تہی جو تو نی بیان کی اب تقریر خواب صادق کو بہ تعبیر موافق مقرون کر غضیرا نی کہا بادشاہی کا گولا عبارت بادشاہون سی ہے اور آتش
مخالفت اور موافقت انکی اور جوی آب عبارت ہی سہل شریعت بیضا سے اور وہ کہ خلق کو پانی پینے پر دعوت کرتا تہا ایک پیغمبر شفیع مبعوث ہووے کہ مردم کو
پابجور شریعت دعوت فرماوی جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو متابعت اوسکی کرے اونشنگی بادیہ غوایت سی خلاصی پاوی اور جو کہ مرتکب افراط ہووے اوسکے
ساتہہ مخالفت کرے اور غرق بحر ضلالت ہووی مرشد نے سوال کیا کہ یہ پیغمبر بصلح مبعوث ہوگا یا بحرب غضیرا نے جواب دیا کہ بعزت فرازندہ آسمان رسم خونریزی
کہ خلاف حکم الہی ہو بر طرف کریگا اور دختران مادک کو مانند کنیزان لیجاکر بردہ بناوے کہ جو کوئی اوسکی مخالفت کرے بذلت و خواری گرفتار آوے
پہر مرشد نے کہا خلق کو کس چیز پر دعوت فرماویگا کہا ترغیب انبوہ صوم و صلوۃ و صلہ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت ملک العلام دیگا اور
احکام اجتناب اور ارتکاب عبادت اوثان اور فرمان دوری ملاہی و مناہی کریگا اسنے کہا کونسے قبیلہ مین سے ہوگا جواب دیا کہ اولاد مضر بن
نزار سے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کریگا تا آنکہ محکوم حکم قضا شیم اوسکے ہونگے پہر پوچہا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت
اوسکی کون فرماویگا کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اوسکا بنور معرفت روشنی پذیر ہوگا القصہ جب جواب و سوال جانبین تمام ہوگئے مرشد

اندیشہ مین گیا کہ عیفرا کو کسطرح سے خطبہ فرماوے اور اوسنے یہہ امر بفراست دریافت کیا کہا ای بادشاہ تو اہنا دسیر ایک غیور جیسا کہ ہم تم اوسکی ہم طبع ہو سکو گے
یہہ بات سنکر اپنی سودای خام دامادی کا چہوڑا اور بر سبیل تعجیل سوار ہو کر اپنی سپاہ سے ملحق ہوا اور تنوشتر تحقی برسم ہدیہ عیفرا کے پاس بہیجے اور
یہہ حکایت اوس شاہ عالیجاہ سے بر صفحات روزگار یادگار رہی **اور ایک خواب** ربیعہ بن نصر کی افواہ رجال سے مسموع اور متون کتب مین مکتوب
ہی کہ یہہ ایک حکام دیار عرب سے یمین کا تہا ایک مرتبہ اسنے ایک خواب ہولناک دیکہا اور بحسب اتفاق بروقت بیداری اسکو فراموش ہوا اوسنے رفع
تردد کی واسطے معبران ولایت اپنی کو جمع کیا اور بیان انکی صورت واقعہ انسے اوسکی تعبیر خواب کی استعلام چاہا انہون نے کہا کہ خواب نامعلوم کی کیا تعبیر کرین
ربیعہ نے غضبناک ہو کر کہا غرض تربیت تمہاری سے اس مدت تک یہی تہی کہ جو کوئی مشکل درپیش ہووی تو اوسکے حل مین اقدام کرو اگر یہہ واقعہ مبہم رہیگا
تو تمکو سیاست کرونگا ایک نے اونمین سے سطیح اور شق نشان دیکر کہا کہ یہہ دو شخص داناترین روزگار ہین عجب نہین ہے کہ حل اس عقدہ نا انحل
کا انکی ناخن تدبیر سے ظہور مین آوے بنا بران ربیعہ نے اول سطیح کاہن کو طلب کیا اور مافی الضمیر اپنے سے استعلام کیا سطیح نے جواب دیا کہ تو نے اسطرح سے
خواب دیکہا کہ آتش باریک آئی زنگ و شکل مائل بسودا اور تمام خلق یمین کو جلا دیا **اور بعضی کہتے ہین** سطیح نے کہا ای بادشاہ تو نے مشاہدہ کیا ہے
کہ ایک جمجمہ سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجموع اہل دیار تیرے نے اوسمین سے کہایا **اور بعضے کہتے ہین** سطیح نے کہا کہ اخگر سیاہ تاریکی سے نکلی
اور اوس سے زمین تہامہ یعنی یمین کو آگ لگی اور تمام صاحبان استخوانکی کاسہ سر کو جلا دیا بالجملہ جب سطیح نے اسکی خواب کو کہ جسطرح دیکہا تہا تقریر کیا
ربیعہ نے کہا تو نے سچ کہا اب تعبیر اوسکی کیا ہی اسنے قسم کہا کر کہا کہ حبشہ سے ایک لشکر آوے اور تیری مملکت پر مالک ہو وے بادشاہ استماع اس سخن سے
پریشان خاطر ہوا اور پوچہا کہ یہہ حادثہ میری زمانہ مین ظہور پاویگا یا بعد میری اوسنے کہا کہ ساٹہ برس بعد تیری زمانہ کے سیف ذو یزن یمن پر مسلط
ہوگا پہر ربیعہ نے کہا بادشاہ زنگبار کی پاس ملک حبش پایدار دوام رہیگا یا نہین جواب دیا بعد ہفتاد و چند سال کے سیف ذی یزن جانب عدن
سے آویگا اور مملکت حبشہ پر مسلط ہوگا ربیعہ نے پہر پوچہا کہ حکومت خاندان سیف ذو یزن مین دائم رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا
کہ بعد از حکومت سیف ذی یزن باندک فرصت ملک یمین ایک پیغمبر عالی تبار منتقل ہوگا ربیعہ نے سوال کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا
اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت اوسپر راستی قرار پکڑیگی تا روز قیامت ربیعہ جو کہ ملت حنفیہ سے بیگانہ تہا اور بقیامت ایمان نرکہتا تہا اس
کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بہی کچہہ شے ہی کہ ہوگی سطیح نے کہا قیامت ایکدن ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین و آخرین کو اوس
روز جمع فرما کر حساب افعال و اعمال انکا کریگا نیکوکار پاداش کردار نیک جنات عدن مین جاوینگے اور بدکردار بجزای بد بیادرکات جہنم مین
گرفتار ہونگے بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطیح نے کہا سوگند کہاتا ہون مین بسرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق او
جو کچہہ سنے کہا مصدق ہی جب سطیح جواب و سوال بادشاہ سے فارغ ہوا شق کو طلب کیا اور اوسنے بہی خواب بادشاہ کو اسطرح تعبیر کیا

کہ یہ اقوال سطیح سے موافق تہا اور شمہ حول روز رستاخیز بہی بیان کیا بادشاہ کو جو ان مواعظ حقہ سے انتباہ کامل حاصل ہوا تو بت مسار دیا اور
بہ نبوت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بہ احوالات اور خبر اپر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہو کر اپنی اولاد کو بجانب دیار عجم بہیجکر ایک سی اولاد ساسان
مین سی کہ اوس زمانہ مین بادشاہ تہا سفارش کی شہریار عجم نے برعایت سفارش اوس جماعت کو کنار فرات پر ایک مقام دلکش مین اوتارا ـ
کہتے ہین نعمان بن منذر فرزندان ربیعہ مین سے ہے اور صاحب روضۃ الاحباب نے اس خواب کو بہ نضر بن ربیعہ منسوب کیا ہے اور جو کہ سطیح عجیب
الخلقت اور بغایت مہارت عظیم کہانت مین رکہتا تہا چنانچہ کمال اوسکا اس خبر ہای غیب مذکورہ سے ظاہر ہے اور آئندہ بہی مقام لائق مین مذکور ہونگے
لاجرم تفصیل احوال خاص اوسکے کی نظر بصیرت مین مناسب متصور ہوئی لکہا جاتا ہے کہ ارباب اخبار نقل کرتے ہین کہ ولادت سطیح کاہن ایام سیل
عرم مین ہوئی اور اوسنے تا زمان طلوع کوکب درخشان حضرت مقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام زندگانی پائی اور عمر اسکی چہ سو برس تک پہونچی
بعضے کہتے ہین عرم نام ایک بند کا ہے کہ بلقیس نے دیار سبا مین بنا کیا تہا اور یہہ خبر یقین مقرون ہوئی کہ بخشندہ بہشت نے اہل سبا کو منظور نظر عنایت
فرما کر مساکین مقبول اور بساتین مرغوب اور اشجار پر اثمار اور فواکہ بیشمار ارزانی کیے تہے اور اپنے رسول مقبول کو اوس جماعت پر ارسال کیا
ولیکن کم قسمتون نے قدر نعمت الہی نجانکر نصایح نبوی سے اعراض کیا تہا بنا برین دریای قہر الہی متلاطم ہوا اور سیل عرم نے پہنچکر منازل اور مواطن
اوس قوم ناعاقبت اندیش کو خراب کیے اور جو کہ عذاب استیلای آب سے پہلے منجملہ انکی سطیح بہی ہے کہ اوس دیار سے ہمراہ جماعت مفرور کے شہر شام مین
متوطن ہوا منقول ہے کہ اسکی اعضا مین کہین استخوان نہ تہی الا کاسہ سر اور ہاتہہ اور انگلیان اور بعضے کہتے ہین کہ نہ اوسکا سینہ مین تہا اور قدرت
قیام وقعود پر مطلق نرکہتا تہا مگر جبکہ بہہ امین ہو پہنکارتی تو متحرک ہوتا تہا لکہا ہے ہرگاہ چاہتا کہ کہانت کرے اور امور خفیہ پر خبر دے لیوہا اسکو مانند
مشک آب جنبش دیتے اور بیسان جامہ پیچیدہ مجالس مین لیجاتے اور یہہ وہ مرد ہے کہ کہتا تہا ایک نے جنون مین سے کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب
با موسی علیہ السلام کوہ طور پر استراق سمع کر کر مغیبات پر واقف ہوا تہا وہ مجکو قضایای نہانی سے خبر دیتا ہے اور مین آدمیون سے کہتا ہون اور بعضے
کتب مین مرقوم ہے کہ جب سطیح نے وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہہ قول مخالف جمہور مورخین کے ہے اصح اسطرح پر ہے کہ زمان بعثت حضرت
خواجہ کائنات سب کاہن اخبار امور مخفیہ سے ممنوع ہوئی چنانچہ موید اس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہے کہ جنون سے اخبار غیر کاذب اسکو بہی پہنچی تہی
چنانچہ تفصیل اس مجمل کی روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ خذیمہ بن ثابت سے منقول ہے کہ ابو عامر راہب نے پیش از ولادت با سعادت حضرت خاتم الرسالت
شرک و بت پرستی سے دست بردار ہو کر ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور پلاس پہن کر ہر طرف پہرتا تہا اور احبار یہود اور علمای نصاری سے
خصوصیات شریعت حضرت خلیل الرحمن پوچہتا تہا تا آنکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احیای دین ابراہیم سے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے
پیوستہ راہ تعمر و تعبد وہان عبادت کیا کرتا تہا۔ اتفاقاً ایکدن محفل سران اوس اور خزرج مین مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول تہا

ابوالہاشم خضری نے کہ یہ بہی موحدون مین تہا کہا ہی ۔ مگر تو اوس پیغمبر کو دیکہیگا تو تعریف اور توصیف اوسکی مین بیشتر مبالغہ کریگا ابو عامر نے
کہا مینے اوسکی اتنی وصف آدمیون اور یہودیون سے سنے ہین کہ گویا مین اوسکے دیدار فیض آثار سے برای العین مشرف ہوا ہون اور ہر لحظہ اور ہر لحظہ
باستعداد شرائف ظاہری و باطنی محظوظ و مستفید رہتا ہون ابو الہاشم نے متعجب ہوکر کہا یہہ تو ہو سکتا ہی کہ علمائے اوسکے وصف کتب سماوی سے معلوم
کیئے ہون لیکن استماع اوصاف اوسکے یہودیون سے خالی استعجاب و غرابت سے نہین ہے لاجرم مطلوب یہہ کہ حدیث جنیان تو بیان کر ابو عامر نے
کہا مینے ایک مرتبہ سنا کہ ولایت یمن مین ایک شخص شدید کہانت مین بے نظیر پیدا ہوا ہے آرزو ہی ملاقات اوسکی دامنگیر ہوئی شہر حرام یعنی ماہ
رجب مین کہ عرب نے شمشیر ہای آبدار نیام مین کی تہین متوجہ یمن ہوا اور چاندنی رات مین اونٹ دوڑاتا ہوا چلا جاتا تہا کہ خواب نے مجہپر غلبہ کیا
جب بیدار ہوا آپکو بیابان سقر مین دیکہا باطراف نظر کی چند جا دور سے آگ مجہکو نظر آئی کہ ہر ایک اونمین مثل ستارہ درخشان تہی اون آتشون کی طرف
روانہ ہوا جب نزدیک پہنچا اونکے گرد ایک جماعت مینے دیکہی باصورتہای مہیب کہ با شکل انسانی تفاوت کلی رکہتی تہے اس جہت سے ہراس عظیم
نے میری خاطر پر استیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے اونٹ پر غالب آیا تا آنکہ شدت وحشت سے وہ بیٹہہ گیا اور لرزہ اندام راکب و مرکوب پر طاری ہوا
اسی حال مین مینے اپکو اونٹ پر سے گرا دیا بعضے اونمین سے میری طرف دوڑے اور مینے فریاد و غوغا کیا چند کس اور اونمین سے واسطے ہٹانے
اونکے میری طرف آئے اور حمایت مین مصروف ہوئے چار نفر اونمین سے تحیت کہکر میرے پاس بیٹہہ گئے اور ایک نے اون چار مین سے مجہسے کہا تو کس قوم
مین سے ہے مینے کہا قبیلہ غسان سے کہا کون سے بطن سے ہو مینے کہا بطن قیلہ سے اور قیلہ نام اوس عورت کا ہے کہ اوس اور خزرج فرزند اوسکے ہین پوچہنے
والے نے کہا تو کیا دیکہتا ہے اونہون اور تجہکو قتل کرون مینے کہا نہین آخر مینے تمہارے ساتہہ پناہ اختیار کی ہے جب یہہ کلام مینے کیا مقصود
میرے استفسار کرنے لگے مینے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار غیبیات مین قول کاہنون پر اعتماد رکہتے ہین کہ وہ تمسے سنتے ہین اور ہمسے کہتے ہین
اب بوسیلہ تمہارے بعض قضایای آیندہ واسطے تمسے پوچہا چاہتا ہون تین شخصون نے اونمین سے چوتہے کی طرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم
وہ ہے اوس سے سوال کر مینے اپنا مطلب اوس سے پوچہا اوسنے کہا ای ابو عامر ہر آئینہ شتاب ہوگا آدمیون شتہ ان باریک میان کہ
آدمیون کو جنگ پر تحریص کرینگے جاوین اور البتہ فرود آویگا ایک شخص پر یعنی مہار ہر بد خوکی دماغ مین کریگا اور خاموش کریگا شخصونکو
بدرستیکہ ظاہر ہووے وہ شخص کہ شکنندہ گردن کشان روم و فارس ہو۔ ابو عامر کہتا ہے مینے پوچہا کہ یہہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین پیغمبر ہوگا
بنی ہاشم سے با شرف اور وقار پہر مینے استفسار کیا کہ صفات اوسکی کیا ہونگی ۔ کہا درخشان رو ہوگا اور میانہ قد جب دیکہو بآرام دیکہو اور کبہی
نہ سبک دیکہو اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کرے اور مقام انتقام مین تعجیل روا نرکہے اور اوسکی شیمان تا زندگی مین محل مطیع ہووینگی اور پہر موت ومیان
دو کتف اوسکی مختوم اور ناخواندہ و نانویسندہ ہو ایک دین مستحسن لاوے نیکبخت وہ ہووے کہ پیروی اوسکی کرے اور یہہ سخنہای راست مینے

فرشتون نے سنے ہین کہ نویسندگان اعمال عباد ہین سا ابو عامر کہتا ہے کہ جب یہان پہونچا وہ پیر روشن ضمیر اوٹہا اور ان تینون نفر کے ساتھ روان ہوا
اور میری روبرو سب غائب ہو گئی اور مینے بقیہ شب وہان بسر کی اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضے ارباب سیر نے یون
لکہا ہی کہ اسنے یا انکہ ایسا ماجرای شگفت دیکہا اور سنا و لیکن سعادت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب شقاوت ازلی محروم رہا
اور غلبہ حسد سے ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کی محاربہ پر تحریص کیا کیا تا انکہ بہ ابو عامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی

اور ایک طرفہ عجائبات سی یہہ ہی کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی مجکو معہ ایک قریش کی ہرقل کی پاس بسفارت
بہیجا تا اوسکو باسلام دعوت کرین جب مین خطہ دمشق مین بپایہ سریر جبلہ بن ایہم غسانی کہ آخر ملوک شام اور باج گذار قیصر تہا پہونچا مثل بادشاہان
رفیع مقدار جالس سریر سلطنت پایا اور اوسنے بعد دریافت خبر ورود ایک مقرب بادشاہی کو ہماری پاس بہیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت
ہماری سی آگہی پاوی ہمنے سوگند کہائی کہ ہم کلام نکرین گی مگر شاہ جبلہ سی اور اگر یہہ امر میسر نہو دیگا تو ناکام پہر جاوین گی جبلہ نی ہمکو بلایا اور ہماری ساتہہ
کلام کیا اور ہمنے اوسکو باسلام دعوت کی اوسنے قبول نکیا اور ہمنے جو دیکہا کہ تمام لباس اوسکا سیاہ ہی سبب سیاہ پوشی دریافت کیا اونہی جواب دیا
تحصین کیا انہین دکہائی دیتا کہین کیا پہنے ہوی ہون مینے قسم کہائی ہے کہ اس لباس کو اپنے جسم پر سے نہ اوتارونگا جب تک کہ تمکو حدود شام سے
جلاوطن نکر دونگا ہمنی کہا تو نی عجب خیال باطل کیا ہی اگر خدا چاہی تو ہم اس مملکت کو تجہسے چہین لیتے ہین بلکہ شہرا ملک بہی اپنے تصرف مین لاتے ہین کیونکہ
ہماری پیغمبر نے اس باب مین بشارت دی ہے جبلہ نی کہا تم نہ وہ لوگ ہو کہ اس ملک کے مالک ہوگے کسواسطے کہ وہ جماعت موعود دن کو روزہ
رکہین گی اور رات کو افطار کرین گی ہمنے کہا ہمارا روزہ اسیطرح پر ہے جب یہہ سخن ہمنے کہا اوسکا منہہ زرد ہو گیا کہا اوٹہو اور اپنا مطلب حاصل کرو
اور ایک شخص کو حکم دیا کہ ہمکو ہرقل کے پاس لیجاوے جب قریب دار الملک قیصر پہونچے رفیق شامی نی کہا لایق ادب شناسی نہین کہ شہر سوار
شہر مین جاو چاہیے کہ پیادہ ہو کر صورت حال عرض پیشگاہ قیصر کرو ہمنی کہا فرستادگان عرب یہہ امر الکب نہین کرتے بالجملہ ہم اونٹون پر سوار شہر مین
حمایل کی ہی شہر مین آی جب در قصر قیصر پر پہونچے اونٹون کو بٹہایا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان پر جاری کیا بمجرد اسکی غرفہ کو شک اور ایک
روایت سی مجموع قصر قیصر مانند نخل ترکہ باد تند سی حرکت مین آتا ہی لرزنی لگا اوس حال مین کہ قیصر اوس دریچہ مین سے متوجہ رہگذر تہا یہہ واقعہ بچشم خود
اوسنے دیکہا اور ایک شخص کو ہماری پاس بہیجا کہ اپنی ملت اور جو باعث رسالت ہو عرض کرو ہمنی جواب دیا کہ ہمکو از طرف صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
اجازت نہین ہی کہ بجز قیصر اور سے ادای پیغام کرین قیصر نی یہہ کلام سنکر رخصت ملاقات دی جب اوسکی مجلس مین آی ہمنے دیکہا وہ اریکہ شاہی پر بیٹہا ہے
اور ایک جماعت قوم کی ہیکل درپای تخت ایستادہ ہے اور بادشاہ معہ مجموع ارکان دولت لباس سرخ پہنے ہوی ہے ہر گاہ چشم قیصر ہم پر پڑی قہقہہ مارا
اور ترجمان سی کہا پوچہو انسے کہ تمنے بحسب عادت اپنی ہمکو سلام کیون نکیا ہمنی کہا ہماری تحیت تمپر حلال نہین ہی جیسا کہ تمہاری ہمپر قیصر نے کہا تحیت تمہاری

نسبت بہ بادشاہ کسطرح ہوتی ہے ہمنے کہا السلام علیک کہا پہر وہ کسطرح جواب دیتے ہو کہا انہیں الفاظ سے پہر پوچہا بزرگترین تمہارا کلام کیا ہے ہمنے کہا لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر جب یہہ کلام ہمنے کہا غرفہ و کوشک دوبارہ حرکت میں آیا ہرقل نے کہا ہرگاہ تم اپنے گہرمین یہہ کلمہ کہتے ہو وہان بہی یہہ صورت مشاہدہ ہوتی ہے ہمنے کہا
وہان ہرگز یہہ حالت نہین دیکہتے کہا کاش ہنگام کہنے اس کلمہ کے گہر تمہارے سر پر گر پڑتے اور آدہا ملک میرا زائل ہوجاتا ہمنے کہا کیون جواب دیا کہ دولت
نیمہ ملک مجہپر آسان تہی تم آشکارا ہوتے نبوت محمد اور دین اوسکے سے ہشام کہتا ہے کہ ہرقل نے بعد ان حکایات کے پوچہا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر ہے
ہمنے جسطرح سے کہ واقع مین ہے بیان کیا اوسوقت ہمکو ایک منزل دلکش مین اوترایا اور بمدارات شائستہ عمل مین لایا اور تین دن کے بعد
ہمکو اپنے پاس بلایا اور چند حکایتین پوچہین جب سبکا جواب باصواب پایا تو اوسنے ایک صندوق چوبی طلا کار خزانہ دار سے منگوایا اور اوسکی ایک خانہ
مین سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اوسکو پہیلایا اوس حریر پر ایک مرد کی تصویر سرخ چہرہ فراخ چشم بلند گردن بے محاسن دو گیسوے بافتہ رخسار پر پڑے
ہوے کہ مہابت اوسکی بشرہ سے پیدا تہی کہا جانتے ہو یہہ کسکی صورت ہے ہمنے کہا نہین کہا یہہ صورت ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہے پہر اسیطرح ایک اور
پارہ سیاہ نکالا کہ اوسپر شبیہ ایک مرد سفید بال موی مجعد اور چشم سرخ اور سر بزرگ اور محاسن نیکو کشیدہ تہی کہا یہہ تصویر نوح نبی کی ہے اسی وضع سے
بہت تصویرین دکہائین اور نام اونکے لیے تا آنکہ صورت ایک مرد کی نکالی بغایت سفید خوب چشم کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ رو کہا یہہ
صورت ابراہیم خلیل ع کی ہے پہر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اوسپر صورت بابرکت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکمال عظمت وجلال مصور
تہی کہا جانتے ہو یہہ کون ہے ہمنے کہا یہی ہے صورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اوسوقت ہمکو شدت رقت ہوئی
اونے جب یہہ حال مشاہدہ کیا باکرام اوسکو اوٹہایا اور پہر بیٹہہ کر کہا تمکو خدا کی قسم دیتا ہون راست بتاؤ کہ یہہ صورت محمد کی ہے ہمنے کہا بخدا ایسی
اسیطرح ہے گویا اوسکو ہم حاضر دیکہتے ہین پس تہوڑی دیر تک ہماری طرف دیکہا کیا اور کہا فی الواقع یہہ صورت اوسی پیغمبر عالی قدر کی ہے
اس معاینہ سے محض تمہاری آزمایش تہی پہر اور تصویر نکالی ایک مرد گندم گون شکین موی خوب چشم تیز نظر ترش روی کہ پیوستہ دندان سے لب
خشمگین چہرہ تہا کہا یہہ صورت موسی کلیم اللہ کی ہے اور بہ پہلوی شبیہ موسی کی ایک صورت اوسکے مشابہ تہی لیکن بظاہر معلوم ہوتا تہا کہ شاید
اسپر روغن ملا ہے کہا یہہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہے پہر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کہا یہہ صورت یعقوب کی ہے
پہر ایک اور شبیہ دکہائی معتدل القامت سفید پوست مائل بسرخی یا روی خوب درخشان کہ تواضع اوسکی بشرہ سے لائح تہی کہا یہہ صورت اسمعیل
جد پیغمبر تمہارے کی ہے بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کہا یہہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہے پہر
ایک پارہ حریر سفید نکالا کہ اوس صورت پر ایک مرد تہا سرخ رو باریک ساق خفتہ چشم بزرگ شکم میانہ قد باشمشیر حمائل کہا یہہ صورت داؤد
علیہ السلام کی ہے بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ سر گہوڑے پر سوار ہمکو دکہائی اور کہا یہہ سلیمان ہے پہر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم

بسیار ہوئی خوش ہوا اوس تمثال کو نکالی اور کہا یہ صورت عیسی علیہ السلام کی الغرض جیسا اونہی صور انبیا علیہم السلام مشاہدہ کین قیصر سے پوچہا کہ یہہ صورتین کسنے کہینچین اور تمہی کسطرح ہم پونہچائین کیونکہ ہمنے اپنے پیغمبر کی صورت کی مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ صحیح موافق ہے صاحب صورت کی سے ہرقل نے جواب دیا کہ بسموع ثقات سے ایسا ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے واہب الصور سے مسئلت کی کہ اوسکی فرزندونکی صورتین کہ بشرف نبوت مشرف ہونگی اونکو دکہادے باری تعالی نے ایجا بالملتمسہ پیغمبرونکی صورتین اونکو عنایت کین لاجرم ہلاد مغرب مین بیچ خزانہ آدم کی محفوظ تہین تا انکو ذوالقرنین نے وہان پہنچکر اونکو نکالا اور پہر حضرت دانیال پیغمبر کو سپرد کی تہین اونہون نے انکو ان پارہ ہای حریر پر کہینچا اور باحتیاط تمام مخزون رکہا بعد اونکے تصرف ملوک مین آئین اور آخر کو منتقل ہوکر ہم تک پہونچین لیکن مجکو صحت مشابہت مین انکی تردد تہا اب جو تمنے مطابقت شبیہ پیغمبر آخر الزمان ہمارا نبہا اونکی صورت متبرک کی بیان کی مجکو وثوق کامل ہوا اور خاطر نے تسکین پائی پہر کہا ای کاش مجکو خدا تعالی توفیق ارزانی فرماتا کہ دست تصرف مملکت سے کوتاہ کرتا اور عبودیت کے لئے شخص کی تم مین سے تقدیم پہونچاتا ہشام کہتا ہے کہ ہنگام رخصت انصراف ہرقل نے ہمکو بعواطف خسروانہ اختصاص دیا جب ہمنے مراجعت کی اور بخدمت حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پہونچے صورت حال مشروحا معروض کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ روئے اور کہا بیچارہ ہرقل اگر خدا تعالی سے چاہتا کہ کچہ خیر اوسکو پہونچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پہر کہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب میری صفات کو خوب جانتے ہین چنانچہ توریت اور انجیل مین حضرت عزت نے اوسکی خبر دی ہے کعب الاحبار روایت کرتا ہے کہ خلیل الرحمن نے حالت نزع مین اپنے فرزندونکو جمع کیا پہر ایک روایت سے تابوت سکینہ اور ایک عبارت سے صندوق منگوایا اور اوسکو کہول کر اونسے کہا اس تابوت مین نظر کرو اونکی اولاد نے حسب اونکے ہمین نگاہ کی بعد پیغمبران خانے دیکہی آخر بیوت مین خانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تہا یا قوت سرخ سے کہ گویا انحضرت نماز پڑہتے ہین اور دہنے جانب مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکہا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تہا کہ یہہ اول وہ شخص ہے کہ اس پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول کریگا اور پیش آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا کہ ایک شمشیر دوش پر رکہی ہوئی اور جبین مبین پر لکہا ہوا کہ یہہ برادر عم اور رسول اللہ ہے موید بتائید ربانی اور ایک پہلو مین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو مسلح باچہرۂ نور آگین اور عقب مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بصورت متبرک آیات کلام الہی پڑہتے دیکہا اور گرد انحضرت کی اکابر اصحاب گہوڑون پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا و ہویدا تہے کہا ابطنا بعد بطن اپنی نسل مین یہہ وصیت کرتے رہنا کہ جو کوئی اونمین سے سعادت وقت بعثت پیغمبر آخر الزمان حاصل کرے اونکو ہمارا اسلام پہونچادے اور اونکی ملت حنفیہ کو دنیا اور اتباع قبول کرے پوشیدہ نرہے کہ جو تفصیل حلیون انبیا علیہم السلام کی اور جو تصویرات کا بیان لکہا گیا از روے کتب تواریخ اور روایات معتبرہ علما کے بہت مختلف ہے اور بنظر موافق حلیہ اکثر پیغمبرون کی ضمن قصص اونکی مین لکہا گیا ہے نہین ہے ظاہر امورخون نے بسبب تعدد روایات نقل

اسکی مناسب سمجہی ہوگی اس فقیر بیبضاعت نے بہی اتباعًا لاہل التاریخ تحریر ان حکایات مین خامہ سائی کی ہے اب عطف عنان تیز گام کمیت قلم اس وادی سے کرکر شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار با تقدم میلاد مبارک آن سرور سے ہے کیا جاتا ہے **واضح ہو** کہ از جملہ آثار پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب اخبار کاہنان یہہ ہے کہ تخمیناً ہزار برس پہلے آپ کی ولادت باسعادت کے ایک ملوک جبار اوسوقت سے کہ موسوم بہ ورع اور ملقب تبع تہا عالم جہان گردی مین وارد دار الملک مکہ ہوا حسب اتفاق سکنائے ام القری سے کوئی آدمی واسطے استقبال اوس بادشاہ با جاہ و جلال کے نہ آیا اور اصلا رسم مدارات بجا نہ لایا رگ سطوت شاہی اونکی بے اعتنائی سے حرکت مین آئی اور از روے غایت غضب اپنے ارادہ ویرانی اس ملک اور مسماری خانہ کعبہ کا کیا مقارن اس اندیشہ فاسدہ کے اسکو مرض جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب بمرگ پہونچا اس حالت اضطرار مین کسی حاذق رسیدہ نے اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزا سے بغیر از توبہ ارادہ بد خرابی اس مملکت کے امکان نہین ہے چنانچہ اوسیوقت بادشاہ تائب ہوا اور شفاخانہ شافی حقیقی سے کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہے نعمت صحت اوسکو عطا ہوئی چنانچہ بظہور ایسی کرامات نمایان کے تعظیم خانہ خدا مین اوسنے مبالغہ کیا اور ساتہہ عمدہ لباس قیمتی مکلف کے کعبہ کو ملبس کیا اور اس زمانہ سے الباس اوسکا درمیان اشراف و ملوک مروج و مرسوم ہے الیس از چندے کہ بادشاہ مذکور نے بعد نصرت بطرف یثرب کی قریب چہار ہزار صاحبان فضیلت و چہارکس از حکمای با دانش و حکمت کہ سردار اونکا شامول نام یہودی تہا خاص مدینہ مین پہونچا اکابر علماء و مشاہیر حکمائے بالاتفاق عرض کیا کہ از روے کتب معتبرہ ہمکو معلوم ہے کہ یہہ مقام دار الہجرت خاتم پیغمبران ہے اور مدفن اوس سرور سروران کا ہوگا ہمکو اجازت ہو کہ یہین رحل اقامت ڈالین تا شاید ہماری نسل مین سے کوئی قسمت والا سعادت زیارت اوس خلاصہ موجودات سے بہرہ ور ہو اور یہہ عرض کرکے شامول معہ ہمراہیون کے وہان رہ گیا بادشاہ نے بہی ایک نامہ مشتمل بر کمال ضراعت و انکسار واسطے گذرانی خدمت بابرکت آنحضرت کی سپرد اونکے کیا اور کہا کہ وصیت کرنا اپنی اولاد کو کہ باحتیاط اسکو رکہین اور بروقت تشریف آوری آنحضرت کے گذرانین غرض کہ اسطرح انکی نسل کی عمل مین آیا حتے کہ وہ نامہ تا با بوایوب انصاری کہ اکثر اولاد شامول کے تہے پہونچا اور بعد ملت ابو یعلی قبیلہ بنی سلیم مین بملاحظہ مقدس حضرت خاتم الانبیا گذرا اوسوقت تین مرتبہ حضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی آفرین ہے برادر نیکوکار نیک اندیش یعنی تبع پر کیفیت قبل از وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت آثار از روے اخبار ثابت ہین کہ گنجایش تحقیق ذکر مجموع اونکے نہین ہے لہذا باحوال انتقال نور محمدی صلب عبد اللہ سے تا رحم آمنہ مین لکہا جاتا ہے روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ اور دیگر کتب سیر مین لکہا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبد اللہ سے صدف رحم آمنہ مین ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی اسی سبب سے امام احمد بن حنبل رح شب جمعہ کو افضل لیلۃ القدر سے کہتے ہین کہ خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادت کہ اس رات مین اہل عالم پر فائض اور نازل ہوئی کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل اور فائض ہونگے اور یہین جہت شب میلاد حضرت کی بہتر شب قدر سے ہوئی اخبار

مین ایا ہی کہ اس رات کو ملکوت اور ملکوت مین منادی ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین و آسمان کی اظہار سرور و ابتہاج کیسم
کرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتون کے ساتھہ دنیا مین جائین اور اوس علم کو سقف خانہ کعبہ پر کھڑا کرین اور ساری
دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا برگزیدہ خالق بہترین امتون پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سا جسکا پیغمبر ہوا اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے فردوس برین کی کہولے اور عالم کو نفواح و روائح معطر کرے اور جمیع طبقات سموات اور بقاع
زمین کو بشارت دی کہ آجکی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم شکم مادر مین ایا مروی ہے کہ جس رات نور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاگزین بطن
والدہ ہوا اوس رات کی صبح کو تمام بت روی زمین کی واژگون ہوئے اور شیاطین صعود آسمان سے ممنوع ہوئے اور تخت بادشاہون بت پرست کی اولٹ
گئے ابن عباس سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس رات چار پایون روئے زمین کو گویا کیا اور سب نے کہا کہ ای کعبہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نطفہ
اونکا شکم مادر مین آیا اور یہ شخص سراج اہل روی زمین ہی اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا اور اس رات وحوش وطیور آپسمین بشارت دینے لگے اور
اسیطرح اہل دریا ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے اور کہتے تہے کہ وہ وقت آیا کہ ابو القاسم پیدا ہوگا روایت ہی کہ اوس رات تخت ابلیس کہ درمیان زمین
و آسمان کی ہوا پہ معلق تہا اوندہا ہوا اور وہ مردود چالیس رات دن جبل ابوقبیس پر بحالت اضطراب اور عذاب شدید مبتلا ہوکر واویلا کرتا اور
واسیتبا کہتا رہا اور کہتے ہین کہ شیطان ایک فرشتہ سا کل تہا اوسکو اوس فرشتے نے قعر دریا مین غوطہ دیا پہر جو نہ شیطان کالا کالا ہوگیا اور جب
غم و اندوہ اوسپر زیادہ از حد گذرا اوسکی ذریت نے جمع ہوکر سبب اس الم و مصیبت کا پوچہا شیطان نے کہا کیا پوچہتے ہو ایسی خرابی ہوئی کہ ہرگز کبہی نہوئی
تہی کہا کیا ماجرا ہی تب اپنے حال مفصل بیان کیا کہ آجکی رات آمنہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان سے حاملہ ہوئی عزت دنیا اور آخرت کی اوسکے
ساتہہ ہی ایسا شخص اب پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے پرستش لات ومنات اور عزی اور ہبل کی موقوف ہوگی اور سارے بتونکو توڑیگا اور سب دینونکو
منسوخ اور شرک اور کفر اور زنا اور قمار بازی اور شراب خواری کو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار غیبی کی سننے کیواسطے بہی سے موقوف ہوا ہی اور وقت
صعود حکم ہوا ہی کہ شہاب ثاقب یعنی انگارے ہمپر پہنکین اور علم کہانت جو ہماری طرف سے عالم مین جاری تہا سب موقوف اور وقت بالائی آسمان بالکل
جاتا رہا اور تمام عالم عدل وانصاف سے معمور اور آیندہ ہمارے اغوا کے ہاتہہ ظلم اور جور کا کہ ہر دن پر دراز ہوتا تہا کوتاہ ہوگا اور تمام زمین ساجد
اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور آثار ایمان اور اسلام سے سب خلقت دل شاد رہیگی اور نیک باتون کا روز بروز کمال ہوگا اور بری کامون کا ہردم
زوال کتب معتبر مثل روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ مین مرقوم ہی کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہین اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مہینے ربیع الاول مین پیدا ہوئے اور بعض علما بہی اس قول پر دعوی اتفاق رکہتے ہین لیکن بعضے کہتے ہین کہ ولادت باسعادت حضرت کی
ماہ مبارک رمضان مین ہوئی ہی اور دلیل اس طائفہ کی یہہ ہی کہ علوق نطفہ محمدیہ کا رحم آمنہ مین ایام حج مین عشرہ یا اوسط ایام تشریق مین

واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و تواریخ ثابت ہی کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تھی بلکہ زیادہ اس حساب سی ماہ نہم رمضان ہوتا ہی مگر اصح ربیع الاول
ہے صاحب روضۃ الاحباب نی ان دو قول مختلف مین تطبیق یون دی ہی کہ کفار نسی یعنی تاخیر و تقدیم ماہہای حرام مین کرتی تھے اور اس پس و پیش کو حج
اوقات مختلف مین ہوتا تھا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینی کا ہوتا ہی پورا اور شریعت ابراہیمی مین شہر ہای حرام
ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب سی مقرر تھی اور ان مہینون مین جنگ و جدال ممنوع تھا لوگ واسطے حج و عمرہ کی دور و نزدیک سی بی خوف و خطر آمد و
رفت کرتی الا کفار نی یہہ گمراہی اختیار کی تھی کہ اگر ان کا ارادہ ان ماہہای ممنوعہ مین لڑنی کا ہوتا تو حیلہ کرتی اونکی تبدیل مین یعنی کبھی مقدم کرتی صفر کو محرم پر
اور کبھی موخر کرتی ذیقعدہ کو ذیحجہ پر چنانچہ خدا تعالی سورۂ توبہ مین فرماتا ہی آیت انما النسی زیادۃ فی الکفر یعنی سوا اسکی نہین کہ آگو پیچھے کر لینا زیادتی
بیچ کفر کی یعنی یہہ مہینی ہٹا دینا سو بہانا ہی یا اسکا کفر کہ عہد مین پس بنظر برین تقدیم و تاخیر ماہہای حرام احتمال ہی کہ سال ولادت حضرت مین حج ماہ جمادی الاخری
مین واقع ہوا ہو اس تقدیر پر ربیع الاول مین نو مہینی پوری ہوتی ہین اور تاریخ مین بھی اختلاف ہی بعضون نی کہا بارہوین ربیع الاول اور بعضون
نی دوسری اور بعضے کہتی ہین اٹھوین اور بعضے دسوین لیکن قول اول یعنی بارہوین اشہر و اکثر ہے اور عمل اہل مکہ ابتک اسی تاریخ پر ہی چنانچہ بارہوین شبکو
زیارت موضع ولادت شریف کی کرتی ہین اور اسی رات کو مولود پڑھتے ہین اور سب او صباح اور آداب مولد بجا لاتی ہین یہہ بات مدارج النبوۃ مین مذکور ہے
اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا مکہ مین اوس مکان مین ہی کہ مشہور بسرای محمد بن یوسف تمزا ہی اوس عمارت کی ابتک
زیارت کرتی ہین اور اوس مقام کو متبرک جانتے ہین اور وہ سرای ایک کوچہ مین واقع ہی کہ اوسکو زقاق المولد کہتی ہین اور وہ کوچہ ایک شعب مین
ہی کہ مشہور بشعب بنی ہاشم ہے مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین منقول ہی کہ عادت اہل مکہ سی ابتک زیارت اوس مقام کی اور عمل آداب دیگر مثل
خواندن مولود وغیرہ ہی پس جو کہ معمول اصاغر و اکابر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ہو صحیح و مستند ہی اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ
پیش از انکہ آمنہ حاملہ ہون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی قریش بلای قحط او خشک سالی مین مبتلا تھی چنانچہ درخت انکی باغون کی خشک اور چارپای لاغر ہو گئی
جس وقت یہہ حاملہ ہوئین مینہہ خوب برسا اور نہرین جاری اور درخت سرسبز و شاداب ہوی حق تعالی نی برکت قدوم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وسلم سی خیر بسیار قریش پر ارزانی فرمائی چنانچہ وہ سال بسنۃ الفتح مشہور ہوا اور آمنہ سی روایت ہی کہ جس وقت یہہ حاملہ ہوئین تو کچہ ثقل اور بوجہہ
کہ عورتونکو مدت حمل مین ہوتا ہی انکو اصلا محسوس نہ تہا اور کچہ آثار حمل معلوم نہ تھی بعد اسکے جب چہ مہینے گذری درمیان خواب و بیداری کی
کوئی شخص مجھسے کہتا تہا کہ کون تیری پیٹ مین ہی اور کس سی تو حاملہ ہوئی ہی مینے کہا مین نہین جانتی ہون وہ شخص کہنی لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہے
سید اور پیغمبر اس امت سی چنانچہ اوس روز سی مجکو یقین ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب زمان ولادت نزدیک آیا وہی شخص پہر نظر آیا اور اوسنے
مجھسے کہا کہ تو یہہ کہیو اعیذہ بالصمد الواحد من شر کل حاسد یعنی پناہ پکڑتی ہون اور سپرد کرتی ہون مین اوسکو صمد واحد کو شر ہر حاسد سے اور محمد نام

بہی رکہہ اور تمام انکا توریت مین اور انجیل مین احمد ہی اور قرآن مین محمد اہل آسمان اور زمین کی حمد و ثنا اسکی کرینگے اور آمنہ سے منقول ہی کہ حضرت میری
پیٹ مین تہی کہ مینے خواب مین دیکہا کہ ایک نور مجہسے نکلا کہ تمام عالم اوس سے روشن ہوا اور اسقدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کے مضافات شہر شام
سے مین برای العین دیکہے اور اہل تاریخ لکہتے ہین کہ سوای آنحضرت کی آمنہ حاملہ نہین ہوئین اور کوئی اور لڑکا اُنسے سوا حضرت کی پیدا نہین ہوا
محمد بن اسحاق سے روایت ہی کہ حضرت انکی پیٹ مین تہے کہ عبد اللہ نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین دو مہینہ کی تہے۔ مدارج النبوت مین ہی قول ہے
کہ بموجب صحیح اقوال ہی وفات عبد اللہ کی مدینہ مین ہوئی قریش کے ساتہ مکہ سے تجارت کو گئے تہے جب یثرب مین داخل ہوئے بیمار ہوئے عبد المطلب نے
خبر بیماری کی سنکر اپنے فرزند اکبر حارث کو اونکے لینے کیواسطے مدینہ کو بہیجا اور وہ اونکے پہونچنے سے پہلے وفات پا چکے تہے۔ عبد اللہ ابن عباس سے
روایت ہی کہ جب عبد اللہ نے وفات پائی فرشتون نے کہا ربنا یتیم ہوا پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالے نے فرشتون کے جواب مین فرمایا مین حافظ اور نصیر
اور کفیل اوسکا ہون درود اور سلام اوسپر بہیجو اور برکات اوسکے حق مین چاہو اور دعا کرو۔ مولد ابن جوزی مین حکایت ذکر کیا ہی کہ جسوقت آمنہ کو درد زہ
پیدا ہوا تنہائی سے گہبرا کے خدا کی جناب مین رجوع کی اور کہنے لگی کہ کاش بیٹیان عبد مناف کی اسوقت میری پاس ہوتین۔ یہہ کہتی ہی تہین کہ کیا دیکہتی
ہین کہ عورتین خوبصورت کہ بال اونکی سیاہ اور سرخ رخساری تہے اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گہر بہر گیا اور وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم حورین ہین حق
تعالے نے بہشت سے تمہاری خدمت کیواسطے ہمکو بہیجا ہی اور ہم سب تیرے خادم ہین اور عثمان بن ابی العاص اپنی مان فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفی سے
روایت کرتا ہی کہ جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئے مین اونکے پاس حاضر تہی اتفاقا اوسوقت نظر کی مینے طرف آسمان کی کیا دیکہتی ہون کہ تارے میل بجانب
زمین کرتے ہین یہانتک کہ زمین پر گر پڑینگے اور روایت ہی کہ تارے ایسے نزدیک ہوئے تہے کہ مین خیال کرتی تہی کہ میرے سر پر گر پڑینگے اور آمنہ سے روایت
ہی کہ وقت درد زہ کے اور قریب زمان ولادت ایک آواز وحشتناک سنی گئی کہ جسکے سننے سے خوف اور ترس نہایت مجکو معلوم ہوا پہر دیکہا مینے ایک
مرغ سفید پیدا ہوا اور اوسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف اور ترس مجہسے دور ہوا پہر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل
ہو گیا اور اوسکے ہاتہ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تہا سفید زیادہ دودہ سے اوسکو میری ہاتہ مین دیا اور کہا کہ پی مینے پیا تو اوسکا مزا میٹہا شہد سے تہا
پہر کہا کہ سیر ہو کے پی مینے اور پیا پہر کہا کہ خوب سیر ہو کے پی پہر مینے خوب سیر ہو کے پیا پہر اوسنے میری پیٹ کیطرف ہاتہ پہیلایا اور اوسکو ملنے لگا اور کہنے لگا اظہر
یا سید المرسلین اظہر یا سید العلمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمت للعلمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر یا خیر خلق اللہ اظہر یا نور من نور اللہ بسم اللہ اظہر
یا محمد ابن عبد اللہ فظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالبدر المنیر چنانچہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کیوقت کہ روز شنبہ تہا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فصل دوسری بعضے فضائل اور شمائل آنحضرت مین۔ مدارج النبوت وغیرہ کتابون معتبرہ مین لکہا ہی کہ ولادت باسعادت حضرت علیہ الصلوت والتحیہ
کی روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب ہوئی اور یہہ وقت طلوع غفر تہا غفر بفتح غین معجمہ وسکون فا اور اوسی جملہ آخر شب مین تین تارے چہوٹے ہین منازل قمر سے

اور مواہب لدنیہ سے منقول ہے کہ مولد سب تیرہ دن کا یہی وقت ہی اور ارباب تنجیم ساعت ولادت حضرتؐ کو اسعد ساعات کہتے ہین اور حق یہہ ہے
کہ حضرت مشرف بزمان نہین ہین بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت سی ہے اور یہی سبب ہی کہ ولادت شریف حضرتؐ کی اون مہینون مین کہ مشہور
بکرامت اور برکت ہین جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوی اور ایام مین اگرچہ جمعہ افضل ہے کہ پیدائش حضرت آدم کی اسی دن مین ہی اور اسدن مین
بالاتفاق ایک ساعت ہی کہ جو کوئی اوسمین دعا مانگے قبول ہو لیکن باین ہمہ کرامت پہر بہی برابری یوم ولادت حضرت کا کہ روز دوشنبہ تہا نہین کرتا
چنانچہ بملاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن مین روزہ رکہنا مستحب ہے حدیث مین آیا ہی کہ حضرت دوشنبہ کی دن اکثر روزہ رکہتی تہے اور اسکے
سبب سے جو پوچہا تو فرمایا کہ مین پیدا ہوا ہون اسدن اور نازل ہوئی وحی مجہپر اسدن مین علمای کرام نے اس حدیث سی تعین مولد شریف اور بیان
فضائل اور سائر آداب کو معمول اہل حرمین شریفین کا ہی استنباط کی ہی عبد اللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ قریب مکہ کے ایک موضع ہے
کہ اوسکو وادی فاطمہ کہتے ہین اوسمین ایک راہب تہا کہ نام اوسکا عیص تہا وہ کہتا تہا اہل مکہ سی کہ پیدا ہوگا تم مین ایک مولود مسعود کہ اطاعت
کرینگے اوسکی تمام قبائل عرب اور مالک ہوگا عجم کا ہی اور یہی زمانہ اوسکی پیدائش کا ہی اور اوسوقت مین جو لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تہا اوسکا احوال
کو پوچہا تہا جسدن حضرتؐ پیدا ہوئی عبد المطلب اوس راہب کی پاس گئے اور خبر آپکی ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہہ وہی لڑکا ہی جسکو مین
کہتا تہا نام اوسکا کیا رکہا عبد المطلب نے کہا محمدؐ عیص بولا کہ قسم ہی خدا کی تحقیق جانتا تہا مین تمہاری درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتون سے
کہ مین اونکو پہچانتا ہون ایک طلوع اوسکے ستارہ کا رات مین دوسری ولادت اوسکی دوشنبہ کی دن تیسری نام اوسکا محمدؐ ہے ابو نعیم نے حسان
بن ثابت سی روایت کی ہے کہ مین وقت ولادت حضرت کی سات یا آٹہہ برس کا مدینہ مین تہا سنا مینے کہ صبح کو ایک یہودی پکارتا تہا اپنی قوم کو قوم نے کہا کیا
ہوا ہی تجکو کہ فریاد کرتا ہی اور ہمکو بلاتا ہی بولا کہ طلع اللیل نجم احمد یعنی طالع کیا اللہ نے آج کی رات ستارہ احمدؐ کا جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے
اوسکو یاد کیا پہر حساب لگایا تو وہی رات آپکی ولادت کی تہی کہ اوس یہودی نے خبر دی تہی مدارج النبوۃ مین مسطور ہی کہ احادیث صحیحہ مین آمنہؓ سے
روایت ہی کہ دیکہا مینے شب وضع حمل مین ایک نور کہ روشن ہوئی اوس سی قصور شام کی اور عبد الرحمن بن عوف اپنی مان سے کہ شفا اوسکا
نام ہی روایت کرتا ہی کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئی میری ہاتہہ مین آئی سنا مینے کہ کوئی کہتا تہا یرحمک اللہ یعنی رحمت کری تجکو خدا اور روشن ہوا مشرق
سی مغرب تک کہ دیکہا مینے قصور شام کو اوس روشنی مین اور آمنہؓ سی روایت ہی کہ جب مجکو درد زہ پیدا ہوا مین اکیلی گہر مین تہی اور عبد المطلب
طواف خانہ کعبہ مین ایک آواز بلند میری کان مین آئی کہ اوسکی سننے سی مجکو خوف معلوم ہوا پہر دیکہا مینے کہ مرغ سفید اپنے بازو میری دل پر ملتا ہی بکر وہ خوف
و ترس جاتا رہا پہر دیکہا مینے نور بلند اور دیکہین اپنی پاس عورتین بلند قامت مانند درخت خرما کی گویا بیٹیاں عبد مناف کی ہین تعجب کیا مینے کہ یہہ کہان
سی پیدا ہوئین ایک بولی مین آسیہ جورو فرعون کی ہون دوسری نے کہا مین مریم بیٹی عمران کی ہون اور یہہ عورتین حور بہشتی ہین اور

آمنہؑ سے روایت ہی کہ جب حضرتؐ پیدا ہوی چار عورتین آسمان سے اوترین مین اونکو دیکہہ کر ڈری اور کہا مینے کہ کون ہو تم کہ ایسی عورتین نہین ہو
اونہون نے کہا کہ ای آمنہؑ تم نہ ڈرو اور خوف نکرو۔ ایک بولی کہ مین حوا ام البشر ہون۔ دوسری نے کہا مین سارا والدہ اسحقؑ ہون۔ تیسری بولی
کہ مین ہاجرہؑ مادر اسمٰعیلؑ ہون۔ چوتہی کہنے لگی کہ مین آسیا بنت مزاحم ہون حواؑ کی پاس طبق سونیکا تہا اور ساراؑ کی پاس ابریق نقرہ اور اوسمین آب کوثر
اور ہاجرہؑ کی پاس عطر تہا بہشت کا اور آسیہ کی پاس منڈیل سبز تہی حضرت کو غسل دیکر آمنہؑ کی گود مین دیا۔ پہر حضرت نے سجدہ کیا اور کہا یارب یا علی امتی
ای پروردگار بخش تو واسطے میرے امت میریکو آواز آئی حق تعالی کیطرف سے وہبتک امتک یا علی ہمتک بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے
اور پہر فرمایا حق تعالی نے اشہدوا یا ملائکتی ان حبیبی لاینسی امتک عند الولادة فکیف ینسٰہا یوم القیمة گواہ رہو ای فرشتو میری کہ دوست میرا نہ بہولا
اپنی امت کو وقت ولادت کے پہر کیونکر بہولیگا اپنی امت کو دن قیامت کے کتب سیر مین آمنہؑ سے روایت ہی کہ جب حضرتؐ پیدا ہوی سجدہ کیا اور انگشت
تسبیح آسمان کی طرف اوٹہائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہی پہر آمنہؑ کہتی ہین کہ مینے دیکہا کہ ایک پارۂ ابر سفید آسمان سے اوترا اور حضرتؐ کو لپیٹ کر اوٹہا لیگیا
اور میری سامنے سے غائب ہوگیا سنتی ہون کہ منادی ندا کرتا ہی کہ اونکو بطرف مشرق اور مغرب زمین کی پہراو اور سوالی انبیا مین رکہو تا اونکی حق
مین دعای برکت کرین اور جامہ ملت حنفیہ کا پہناو اور حضرت ابراہیمؑ پر عرض کرو اور دریا او صحرا پر گذرا تو تا اونکا نام او صفت پہچانین اور تحقیق
نام اونکا ماحی ہی یعنی مٹانیوالی کفر کی اور شرک او بدعت کی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ آمنہؑ کہتی ہین کہ جب حضرت پیدا ہوی دیکہا مینے کہ ایک ابر
بزرگ نورانی ہے کہ سنی جاتی ہی اوسمین آواز گہوڑونکی اور کانپنا بازوکا اور باتین آدمیونکی پہر چہپا لیا اوس ابر نے حضرتؐ کو اور غائب ہوئے
میری روبرو سے پہر سنا مینے کہ گوینده کہتا تہا سیر کرواو محمدؐ کو تمام زمین کی اور عرض کرو اونکو روحانیات پر اور انس اور جن و ملائک پر اور عرض
کرو طیور و وحوش پر اور دو اونکو کلید نبوت اور نصرت کی اور کلید خزانہ عالم کی اور دو اونکو خلافت او صفوت اور خلق آدمؑ اور معرفت شیثؑ
اور شجاعت اور شکر نوحؑ اور خلت ابراہیمؑ اور لسان اسمٰعیلؑ اور رضای اسحقؑ اور فصاحت صالحؑ اور حکمت لوطؑ اور بشارت یعقوبؑ
اور جمال یوسفؑ اور کلام اور قوت موسیؑ اور تحمل ہارونؑ اور صبر ایوبؑ اور صوت داؤدؑ اور عبادت یونسؑ اور جہاد یوشعؑ
اور عصمت یحییؑ اور حکمت لقمانؑ اور حب دانیالؑ اور وقار الیاسؑ اور زہد و کرم عیسیؑ اور غوطہ دو اونکو دریای اخلاق سب
پیغمبروں مین الغرض جو جو کمال اور خوبی ہر نبی مین تہی سو سب آپکی ذات بابرکات مین جمع ہوئین رباعی خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری وہ
حسن یوسفؑ دم عیسیؑ ید بیضا داری + خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات * آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری * پہر آمنہؑ کہتی ہین کہ کشادہ ہوا
وہ ابر اور لپیٹا حضرت کو پارہ حریر سبز مین اوس حریر سے مانند پانی چشمہ کے پسینا ٹپکتا تہا اور ایک روایت مین یہ ہی کہ آمنہؑ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت
کے حضرت کو پہیر لائی ایک جامہ سفید صوف مین لپٹی ہوی تہے اور گوینده کہتا تہا کیا خوب کیا خوب مظفر ہوئے محمدؐ تمام دنیا پر یہانتک کہ باقی نرہی کوئی مخلوق اہل

پہر آمنہ کہتی ہین کہ دیکہا مینے حضرتؐ کو کہ پایا وتب پیار وہم آیت اور ایک شامہ نیز ہست ماہیہ کہ والی اپ سے بنت اور مطلع اور شاد اپ کا ہو
اوفری اپ سکے بدن سے آتی ہے اور دیکہا مینے تین آدمیونکو ایک کے ہاتہہ مین ابریق چاندیکا۔ دوسریکے ہاتہہ مین طشت زمردکا
تیسریکے پاس حریر شفید تہا پہر نکالی ایک انگشتری کہ اوسکے نظارہ صفا مین ابصار ناظرین کے خیرہ وحیران ہووین پہر دہویا حضرتؐ کو
سات بار اور مہر کی درمیان شانہ کے اوس انگوٹہی سے اور لپیٹا آپکو اوس حریر مین اور لاے اپنی بازو مین اور رکہا ایکساعت پہر مجکو
سونپا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اوس طشت زمرد کی چار گوشہ تہی ہر گوشہ مین موتی ابدار لگے تہے اوس حال مین گوینده نے کہا یہ دنیا
ہی مشرق اور مغرب اور برو بحر اوسکا دوست خدا کی ہر گوشہ سے اسکے جو چاہے سولے حضرتؐ نے ہاتہہ بیچ طشت کی رکہا غیب سے آواز آئی کہ خدانے
کعبہ اسنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالی نے اوسکو قبلہ نماز اور مولد مبارک اوسکا مقرر کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہیکہ وہ شخص رضوان اور
داروغہ بہشت تہا اور آمنہ سے مروی ہے کہ ایکساعت کی بعد جب آپکو پردون کے تلے سے نکالا اور اونکے کان مین چند باتین کہین کہ مین کچہہ سمجہی پہر
درمیان دونو آنکہون کے بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبرونکا تجکو دیا اور علم اور شجاعت اور
سخاوت اور سب اخلاق تیری سب سے زیادہ ہین اور کنجیان خزانہ مدد کی تیری ہاتہہ مین ہین اور رہبیت اور عظمت تیری آدمیون کے
دل مین اسقدر ڈالی ہے کہ کوئی شخص ذکر تیرا نہ سنیگا مگر وہ مغلوب خوف وترس ہوگا اگرچہ تجکو نہ دیکہیگا پہر آمنہ کہتی ہین بعد اسکے اوس
شخص کو مینے دیکہا کہ اوسنے منہہ اپنا حضرتؐ کے مونہہ پر رکہا جیسے کبوتر اپنے بچہ کو بہراتا ہے اور مین دیکہتی تہی کہ حضرتؐ اپنی اونگلی سے اشارہ
کرتے تہے اور طلب زیادت فرماتے تہے اور عبد المطلب سے منقول ہے کہ مین شب ولادت حضرتؐ کی خانہ کعبہ مین تہا وقت نیم شب کیا دیکہتا
ہون کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم مائل ہوے اور سجدہ کیا اور آواز تکبیر اونسے بلند ہوئی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر
رب محمد ن المصطفی الان قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر پروردگار محمد مصطفیٰ کا تحقیق
پاک کیا مجکو میرے رب نے ناپاکی بتون سے اور پلیدی مشرکون سے اور بت کہ پیرامون خانہ کعبہ تہے پارہ پارہ ہوے اور
کلان تر سب بتونکا کہ نام اوسکا ہبل تہا مونہہ کے بل گر پڑا اور آواز آئی آمنہ سے محمدؐ پیدا ہوے اور سحاب رحمت اور طشت
فردوس سے آیا کہ اونکو دہووین عبد المطلب کہتی ہین یہہ جو مینے دیکہا اپنی آنکہونکو ملنے لگا کہ یہہ خواب ہی یا بیداری جب تامل کیا معلوم ہوا
کہ مین جاگتا ہون اور جو کچہہ دیکہا سو بیداری مین دیکہا۔ بعد اسکے بیہ خانہ کعبہ سے متوجہ خانہ آمنہ ہوئی دروازہ بند پایا پکارا کہ ای آمنہ
دروازہ کہولو۔ انہون نے کہولا۔ عبد المطلب کہتی ہین کہ جب دروازہ کہولا پہلی نگاہ میری موضع نور محمدیؐ کی آمنہ کی مونہہ پر پڑی اثر اس نور کا انکی چہرہ
مین دیکہا بیطاقت ہوا اور کہا واخوشا ای آمنہ وہ نور کیا ہوا انہ بولی کہ میری فرزند پیدا ہوا ہی مینے کہا میرے پاس لاؤ کہ اوسکو دیکہون

اور اوسکے جمال باکمال سے مسرور ہوون۔ آمنہؑ نے جواب دیا کہ ابھی آپ اوسکو نہ دیکہ سکینگے اونہون نے کہا کیا سبب آمنہ نے یہہ قصہ کہا کہ جسوقت
حضرتؐ پیدا ہوے ایک شخص میرے پاس آیا کہ قد اوسکا مانند درخت خرمے کے تہا کہہ گیا ہے کہ اس لڑکے کو گہر سے باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو
نہ دکہانا مجھکو یہ سنکر غصہ آیا اور تلوار اونکی پکڑنے لگا کہ اوس فرزند دلبند کو جلد دکہاؤ نہین تو تمکو یا آپکو ہلاک کرتا ہون۔ جب آمنہؑ نے یہہ حال میرا دیکہا
گہبرا کر کہا کہ فلانے مکان مین ہے جاکے دیکہو مینے قصد اوس مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت باعظمت وہیبت ظاہر ہوا کہ اسطرح کا شخص مینے کبھی نہین دیکہا
تہا شمشیر برہنہ اوسکے ہاتہہ مین مجھپر حملہ کیا اور کہا ثکلتک امک یعنی روئے تجکو تیری ماں کہاں آتا ہے۔ مینے جواب دیا کہ گہر مین آتا ہون اپنے فرزند کے
دیکہنے کو وہ شخص بولا اولٹے پاؤن پہر جا کہ جتنے فرشتے مقرب بارگاہ صمدی اوسکی زیارت سے مشرف نہولین گے کوئی بنی آدم اوسکو نہ دیکہ سکیگا۔
عبد المطلب کہتے ہین کہ اوس وقت لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتہہ سے میرے تلوار گر پڑی اور مین باہر آیا کہ قریش کو اس حال سے آگاہ کرون
ولیکن ہر چند چاہا کہ اس حال کی تقریر کرون ہرگز طاقت گویائی نپائی کہ اسبات کو بیان کرون۔ القصہ بعد تین دن کے جب حضرتؐ کو دیکہا
نہایت خوش ہوا اور اوٹہا کے خانہ کعبہ مین لیگیا اور حق تعالی کی پناہ مین سونپا اور محمدؐ نام رکہا اور دروازۂ کعبہ پر کہڑے ہو کر شکر خدا تعالی کا بجالایا
پہر انکو وہان سے لاکر آمنہؑ کو سپرد کیا اور بابت محافظت مین نہایت تاکید کی اور کہا میرے اس فرزند کی بڑی شان ہوگی منقول ہے
کہ جسوقت حضرت پیدا ہوے اثر نجاست مثل خون وغیرہ حضرتؐ کے بدن مطہر پر نہ تہا اور مستور بلباس نور تہے کسیکی نظر آپکے ستر عورت پہ نہ پڑی اور جب
ماں کے پیٹ سے زمین پر آئے سجدہ کیا اور بآواز بلند کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ انا محمدؐ رسول اللہ اور جب دائی نے قصد نہلانیکا کیا حضرت نے کہا غسل
دیا گیا ہون مین آب رحمت سے تہا مین پہلے ازل کے طاہر اور پیدا ہوا ہون مین طاہر اور صفیہ حضرت کی پہوپہی سے روایت ہے کہ حضرتؐ کی تولد کے
بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب وغریب مینے دیکہین پہلے حضرتؐ نے سجدہ کیا اور امتی امتی کہا دوسرے جسوقت پیدا ہوے آنحضرتؐ کا نور
چراغ پر کے نور پر غالب تہا تیسرے مینے چاہا کہ آپکو غسل دون غیب سے آواز آئی کہ ہمنے اسکو شستہ اور پاک بہیجا ہے اور جمہور اہل سیر متفق ہین اسبات پر
کہ حضرت مختون اور مقطوع المشیمہ پیدا ہوے یعنی ختنہ کیے ہوے اور آنول نال کٹی ہوی اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ پیدا ہوا مین مختون اور نہ دیکہا کسینے میرے ستر عورت کو اور لکہا ہے کہ حکمت اسمین یہہ تہی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب وزینت دینی مین
شریک نہو۔ بالجملہ جس قدر آیات اور آثار کہ وقت ولادت حضرتؐ کے ظاہر ہوے زیادہ اوس سے ہین کہ حیطہ شمار مین آئین بعضے اونمین سے [illegible] معجزے مین
بیان ہوئے اور ازانجملہ اشہر آثار سے یہہ ہے کہ آپکی تولد کے وقت محل نوشیروان کا ہل گیا اور چودہ کنگورے گر پڑے یہہ اشارہ اس امر کا تہا کہ اوسکی
اولاد مین چودہ آدمیون کی بادشاہی رہیگی سو وہی ہوا کہ دس برس تک سلسلہ سلطنت اوسکے خاندان مین رہا باقی تا زمان خلافت امیر المومنین
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اوسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چودہ [illegible] اوسکی اولاد [illegible] زیادہ نہوئی یہہ مدارج النبوت مین

مواہب لدنیہ سے منقول ہی اور صاحب روضۃ الاحباب نے نقل کی ہی کہ تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ زمانہ بادشاہی
اولاد نوشیروان کا رہا اور اثر انجملہ یہ ہی کہ دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ میں کہ رودخانہ خشک ہزار برس سی تہا اوس سی پانی جاری
ہوا اسمین یہ اشارہ تہا کہ انہار کفر کی خشک ہو جائینگی اور دریا اسلام کی جاری رہینگی اور اثر انجملہ یہ ہی کہ آتشکدہ فارس کہ ہزار برس
سی گرم تہا آگ اوسکی بجہ گئی اور بازار آتش پرستونکا سرد ہوا جب ایسی سوانح بربدی کا آئی تو کسری کہ فرمان روای ملک فارس تہا گبرایا اور
نہایت خائف اور ترسان ہوا لیکن ازروی حزم و احتیاط کہ لازمہ مراسم سلطنت تہا خوف مکنونہ ضمیر کو کسی سی نہ کہا اتفاقًا اونہین ایام مین قاضی
القضات اسکے وقت نے کہ سردار موبدان تہا خواب دیکہا کہ شتر تند سرکش عربی گہوڑونکو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سی گذر گئی اور بلاد میں منتشر ہوی اور
موبدون نے تعبیر اوسکی خواب کی یہہ کہی ـ کہ بلاد عرب مین ایسا حادثہ ہوکہ اوسکے سبب ملک عجم منہزم اور مغلوب ہو جاوی نوشیروان نے دریافت
اس حال کے واسطے اپنی آدمی کاہنون کی پاس بہیجے خصوصًا سطیح کی پاس کہ علم کہانت مین یکتای روزگار تہا اور اپنا نظیر وعدیل اس علم مین نرکہتا تہا
اور حال اوس شخص کا نہایت عجیب و غریب تہا کہ سا بقا مذکور ہوا القصہ کسری نے عبد المسیح کو سطیح کی پاس بہیجا جسوقت رسول کسری وہان
پہونچا اوسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات بعد عرض سلام ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نے جواب نہ دیا عبد المسیح نے چند بیت پڑہین کہ مشتمل
احوال کسری اور اوسکے سوال پر تہین اوسنے اون بیتون کو سنا جنبش کی اور کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار اوپر شتر وامانده رفتار کے
بتحقیق کہ سطیح قریب اوسکے ہی کہ قبر مین داخل ہو فرستادہ ملک بن ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب و تزلزل ایوان اور گر پڑنے کنگوروں کے
اور اطفای آتشکدہ فارسیون کی اور خواب قاضی کی کہ دیکہا ہی اونٹ سرکش عربی گہوڑون کو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سی گذر گئی ـ ای عبد المسیح
جسوقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑہنا اور ظاہر صاحب شفیع عقبی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روان ہو رودخانہ سماوہ
اور خشک ہو جاوی دریاچہ سماوہ اور سرد ہو آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرس کی زمین بابل سی منقطع ہو
اور سطیح رخت حیات کا سرا چہ دنیا سی باہر لیجاوی اور علم کہانت زمین شام مین نرہی اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون اور عورتون سی اوسکی
نسل مین اور بعد اسکی شدائد امور پیدا ہون غرض کہ جو کچہہ آنیوالا تہا سو آیا اسکا کچہہ علاج نہین سطیح نے یہہ کلام تمام کیا اور گر پڑا اور مر گیا
عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسری پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اہل تاریخ نے ازروی تحقیق لکہا ہی کہ حق تعالی نے مملکت یزدجرد کہ آخر ملوک فارس تہا
ہاتہہ سعد بن وقاص کی فتح فرمائی اور اوسکو ایک آسیابان نے آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی عہد مین قتل کیا
احوال ارضاع شریف صاحب مدارج النبوت نے اسطرح لکہا ہی کہ پہلی حضرت کو ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودہ پلایا اور یہہ کنیز وہی ہی کہ جسنے
حضرت کی تولد کی خبر سب سی پہلے ابولہب کو دی تہی اور اوسنے یہہ بات سنکر فرط خوشی سی ثوبیہ کو آزاد کرکے حکم دیا تہا کہ حضرت کو دودہ پلا وے

حق تعالی نے بدل اس سرور کی ابولہب سے روز ولادت کی کہ دوشنبہ تہا اس دن کا عذاب قبر اوس سے موقوف کیا لہذا مسلمانونکو اس مقام سے بڑی سند ہے
کہ شب میلاد حضرت کی سرور اور بذل اموال کرنا موجب تخفیف عذاب کا ہوگا یعنی ابولہب کہ کافر قطعی تہا اور قرآن مین سورہ تبت اوسکی حال بد حال مین
نازل ہوا اور کیفیت اوسکی شقاوت کی بمقام اوسکی لکہی جاویگی جب حضرت کے تولد کی خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید مین پاوے خوشحال مسلمانون کا
کہ حضرت کی میلاد سے مسرور ہووین اور موافق مقدور کی طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیئے کہ مجالس مولود شریف کی بدعات اور امور ممنوعہ
محرمہ سے خالی اور پاک ہون تا موجب حرمان طریقۂ اتباع سلف سے نہوا اور واضح ہو کہ اسلام ثوبیہ مین اختلاف ہے بعضے محدثین اسکو صحابیات سے گنتی ہین
اور کتب سیر مین آیا ہے کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم برعایت حق رضاعت اوسکا اکرام کرتی اور مدینہ سے اوسکی واسطی جامہ و انعام ارسال فرماتی اور وفات اوسکی بعد فتح
خیبر کے ہوئی آٹھوین سال ہجرت مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ فتح مین مکہ کو تشریف لائی پوچھا کہ اوسکی خویشون مین سے کوئی ہے کسیکو نپایا اور ثوبیہ
نے حمزہ بن عبد المطلب کو بہی دودہ پلایا ہے اس جہت سے درمیان آنحضرت اور انمین اخوت رضاعی ثابت ہوا اور مروی ہے کہ سات دن حضرت نے اول اپنی والدۂ شریفہ
بی بی آمنہ کا دودہ پیا بعد اوسکی چند روز ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودہ پلایا بعد اوسکی یہہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کی ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا کتب سیر اور مو الید مین بتفصیل
تمام بروایات متعددہ منقول ہے بیان بطریق انتخاب روضۃ الاحباب و مدارج النبوت سے نقل کیا جاتا ہے۔ کہ مکہ کی سردارونکا یہہ معمول تہا کہ اپنی اولاد کو دودہ
پلانیکیلیے اطراف و جوانب کی دائیونکو سپرد کرتی تہے اور اوسمین بہت سے فوائد متوقع تہی۔ منجملہ اوسکی یہہ کہ اطراف مکہ مین بسبب صفائی آب و ہوا اور کثرت میوونکے
نشو و نمای اطفال بخوبی تمام ہوتا تہا اور فصاحت و بلاغت قریٰ کی زیادہ تر شہر سے مشہور تہی اور خاص مکہ شریف مین یہہ معمول تہا کہ قبیلہ بنی سعد
کی عورتین شیر دار ہر سال دو بار ربیع و خریف مین شہر مکہ مین آتین اور وہان کی سردارونکی اطفال کو بعد تقرر اجرت دودہ پلاتین اور پرورش کیواسطے
انکو اپنے گہر لیجاتین۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوے کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کی دودہ پلانی اور پرورش
کیواسطے راغب ہوتی تہی اور سبب اس رغبت کا یہہ تہا کہ بعد پیدا ہونیکے جب حضرت کو آمنہ کے پاس سے اوٹہا لیجا کر تمام مواضع مشرق اور مغرب مین پہرایا
اوسوقت ایک منادی حق تعالی کیطرف سے ندا کرتا تہا کہ ای گروہ خلائق یہہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے خوشحال اون چپایونکا کہ اوسکو دودہ
پلاوین اور خوشحال اون ہاتہونکا کہ اوسکو پرورش کرین اور خوشحال اون مکانونکا کہ یہہ شخص وہان رہے جب یہہ ندا تمام ہوئی تمام حیوانات ذی روح شیردار
آرزومند دودہ پلانیکی اور سائر مخلوقات آرزومند پرورش کی ہوئی اور ہر ایک عالم مخلوقات سے مانند چرند و پرند اسپر ہوا اور ہر ایک دعوی حقیت اور اولویت
انکو اپنی کا نسبت دوسریکی کرتا تہا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس خواہش اور آرزو سے باز رہو اور یہہ تمنا نکرو کہ یہہ سعادت ازلی حلیمہ سعدیہ کی نصیبہ ہوئی ہے
اور خود اوس بی بی نیکبخت سے بروایت ابن عباس منقول ہے کہ بحسب اتفاق سال ولادت حضرت کی مین اور ہماری اہل قبیلہ کمال سختی اور مشقت مین
مبتلا تہے اور بسبب قحط سالی کی تردد اور پریشانی اوقات بسر ہوتی تہی اور ایسا ہی حال ہماری ناقہ کا تہا کہ بسبب لاغری کی شیر اوسکا بالکل خشک ہوگیا تہا

ولیکن ان سب تکلیفون پر صبر و شکر کرتی تہے اور نوبت افلاس کی یہانتک پہونچی تہی کہ باوجود حمل مجکو تین دن فاقہ رہا تا انکہ بیٹا پیدا ہوا اور مجکو شدت گرسنگی
سے یا شدت درد زہ سے ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین و آسمان میں تفرقہ دشوار تہا اور تونکو کثرت گریہ طفل اور شدت گرسنگی سے نیند نہ آتی ایک رات کمال ضعف
اور سستی سے آنکہ میری لگ گئی تو خواب میں کیا دیکہتی ہون کہ ایک آدمی نے مجکو اونہا کر جوے آب میں کہ پانی اوسکا دودہ سے سفید تر تہا غوطہ دیا اور مجہسے کہا کہ اسکو
پی کہ وہ تیرا زیادہ او رخیر و برکت تجکو حاصل ہو اور وہ شخص ترغیب و تحریص کرتا تہا کہ اور پی تجہ ای عزوجل کہ اوس پانی کا ذایقہ شہد سے شیرین تر
اور خوشگوار تہا اوسوقت اوس شخص نے کہا کہ مجکو پہچانتی ہے میں نے کہا نہیں وہ بولا میں تیرے شکر کی شکل مجسم ہون کہ حالت مشقت میں کرتی تہی ۔
ای حلیمہ اب جانب بطحا مکہ روان ہو کہ تیری روزی وہان کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہان سے اپنے ساتہہ لاویگی مگر اس راز کو سب سے مخفی رکہنا پہر
اونسے اپنا ہاتہہ میرے سینہ پر رکہہ کر کہا کشادہ کریگا حق تعالی تیرا رزق اور جاری کریگا شیر پس جب میں بیدار ہوئی اپنا حال اور ہی دیکہا نہ وہ گرسنگی باقی
رہی اور خشکی پستانون میں بلکہ تروتازگی ظاہر و باطن میں پیدا ہوئی اور میری اہل قبیلہ کی جو سختی اور پریشانی میں اوقات گذرتی تہی بعضے
عورات میری اصلاح احوال کو دیکہکر از روے تعجب استفسار کرتی تہیں اور میں جو ماسور بکتمان راز تہی بجز سکوت کسی سے کچہ نکہا القصہ میں
اپنے قبیلہ کی عورتون کے ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئی اور جب حوالی بطحا میں پہونچی سنا میں نے کہ ہاتف غیب ندا کرتا ہے کہ خبردار اور آگاہ ہو کہ خداے عزوجل نے برکت
مولود قریش سے کہ وہ آفتاب روز اور ماہتاب شب ہے اس برس کو تمہر آسان و مخصب فراغت کیا ہے خوشا وقت اون چہاتیون کا کہ اسکو دودہ پلاوین
ای عورات بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اوس دولت و سعادت کو پہونچو جسوقت عورتون نے یہہ مژدہ سنا باتفاق اپنے شوہرونکے شتاب متوجہ حرم کے
ہوئین لیکن میری مادہ خر کہ بہت ضعیف اور لاغر تہی آہستہ سب کے پیچہے چلتی تہی اور ساتہہ کی عورتین آگے آگے جاتی تہین اور میں اپنی مرکب کو بسبب تاکید شوہر ہر چند
ہانکتی تہی مگر طاقت نہ رکہتا تہا کہ قافلہ سے جا ملے اور اونکے ساتہہ چلے اس حالت میں چپ و راست سے یہہ آواز غیبی میری کانمین آئی کہ گوینده نے کہا ہنیا لک یا حلیمہ
خوشا حال تیرا ای حلیمہ ناگاہ شگاف میانہ دو پہاڑ سے ہوا ایک شخص مہیب ظاہر ہوا کہ قد اوسکا مانند نخل باسق تہا اور اوسکے ہاتہہ میں ایک حربہ نور کا تہا میرے
مرکب کے پیٹ پر مارا اور کہا ای حلیمہ حق تعالی نے تجکو بشارت دی ہے اور مجکو حکم ہوا ہے کہ شیطان اور سرکشونکو تجہسے دور کرون چنانچہ اوسوقت میں نے اپنے شوہر سے
کہا کہ تم سنتے ہو جو میں سنتی ہون شوہر نے کہا نہیں مگر میں تجکو ہولناک دیکہتا ہون کیا ہے میں نے مختصر حال کہا پہر میرے مرکب نے چلنے میں شتابی کی جبکہ دو فرسنگ
مکہ رہا وہان مقام کیا شب کو اوس منزل میں میں نے یہہ خواب دیکہا کہ ایک درخت سبز بہت سی شاخون والے نے میرے سر پر سایہ کیا اور ایک درخت خرما دیکہا کہ انواع
رطب اوسمین لگ رہے اور عورتین بنی سعد کی گرد میرے جمع ہین اور کہتی ہین ای حلیمہ تو ہماری ملکہ ہے اور اوس درخت سے ایک خرما میری گود میں گر پڑا میں نے اوٹہا کر
کہالیا زیادہ تر شہد سے شیرین تہا اور اوسکے ذائقہ کی حلاوت میرے سینہ سے نکلی جب تک حضرت میرے پاس رہے لیکن میں نے اس واقعہ کو بہی کسی سے ظاہر نکیا اور

[illegible]

اونکی پہر شیر دار ہوگئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اونکی پستانون مین نہ تہا اب دودہ سی بہر گئین چنانچہ اوسکو ہمنی دوہا
اور دودہ پیا اور سیراب ہوئی اور نیند بہر سوئے اور جو موجب کہنے آمنہ کے مین کئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکہتی ہون کہ
آس پاس آپکے تمام نور محیط ہے اور ایک مرد سبز پوش حضرت کے سرہانے کہڑا ہے مینے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کر کر کہا کہ
اوٹہہ اور دیکہہ جو مین دیکہتی ہون شوہر میرا جاگا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ خاموش رہ اور اپنے راز کو پنہان رکہہ کہ جس روز سے یہ لڑکا
پیدا ہوا ہے احبار یہود کو کہانا پینا گوارا اور آرام و قرار نہین ہے اور ہم اس طفل کے طفیل سے امیدوار فضل و کرم حق تعالی کے ہین القصہ
مین تین دن یا سات دن مکہ مین رہی اور ہر روز عجائب کرشمے اور غرائب سانحے دیکہا کی اور انکو بی بی آمنہ سے آکر کہا کی اور وہ بہی
مجہسے حکایات عجیب و غریب مدت حمل اور وقت تولد کے بیان فرماتین اور اون اسرار کے پوشیدہ رکہنے کو نہایت تاکید کرتین
آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتہہ رخصت کیا اور خدا کو سونپا مین آپکو لیکر سب عورتون کے ساتہہ اپنے وطن کو چلی اور حضرت کو
اپنے مرکب کے آگے گود مین بٹہا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف و لاغر تہا بکمال چستی و چالاکی چلتا تہا یہان تک کہ سب
ساتہہ والون کے مرکبون سے آگے رہتا اس چالاکی مرکب سے سب عورتین قبیلہ کی تعجب کر کے پوچہتی تہین کہ یہہ وہی
مرکب ہے کہ آتیکے وقت طاقت رفتار اسمین نہ تہی مین کہتی کہ ہان وہی ہے۔ ایکدن مینے سنا کہ وہ مرکب کہتا تہا بخدا کہ میری شان
عظیم ہے اور یہہ بہی سنا کہ وہ کہتا تہا زندہ کیا مجہکو پروردگار میرے نے اور فربہی اور توانائی پیر کو پہیرا ای عورتو تم غافل ہو نہین جانتی ہو کہ
مجہپر خاتم النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہے اور سوا اسکے اثنای راہ مین داہنے اور بائین طرف سے آوازین آتی تہین
کہ اے حلیمہ تیری قوم مین بسبب اس لڑکے کے تیری قدر بزرگ ہوئی۔ ایکدن اسی سفر مین جو گلہ گوسپند پر میرا گذر ہوا بکریان
میرے پاس آئین اور کہنے لگین کہ ای حلیمہ تو جانتی ہے کہ یہہ رضیع کون ہے یہہ محمد رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدم اور افضل جن
انس و جان ہے اور ایک روز ناگاہ راہ مین ایک پیر ضعیف کہڑا تہا حضرت کو دیکہہ کر کہنے لگا کہ بیشک یہہ لڑکا ختم المرسلین ہے اور جب وادی سدر تک پہنچی
اوس مقام مین چند علمای حبش فروکش تہے اونہون نے حضرت کو دیکہکر کہا یہہ لڑکا بلا شبہہ پیغمبر آخر الزمان ہے اور جس وقت وادی سواران مین داخل ہوئی
ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکہکر کہنے لگا کہ یہہ لڑکا خاتم الانبیا ہے اور اسکے پیدا ہونیکی خبر حضرت عیسی نے دی ہے اور مین جس منزل مین اوتری اوسکو
حق تعالی نے سبز کیا پہر جو اپنے قبیلہ مین پہونچی حق تعالی نے حضرت کے قدم کی سعادت سے میری بکریون اور جانورون اور مال مین برکت بخشی جب قوم نے
یہہ حال دیکہا سب اپنی بکریون کو میری بکریون کی ساتہہ چرانے لگے اور میرے گہر آکر حضرت کے پائے مبارک دہو کر اپنے جانورون کے حوض مین پانی ڈالتے
پہر اونکی بکریون نے بہی بچے دیئے اور موٹی تازی ہو کر دودہ بہت دینے لگین حلیمہ کہتی ہے کہ حق تعالی نے حضرت کی محبت اسقدر میرے دل مین ڈالی

کسب کا موقوف ہو کر آپکی خدمت بجان و دل کرتی تھی اور رات دن سوای پرورش حضرت کے اور دہیان نرکہتی تھی اور یہہ بات عجیب مشاہدہ ہوئی
کہ حضرت بمقتضای عادت اطفال اپنے کپڑون مین بول نفرمایا نہین بلکہ آپکے بستر اور لباس آپکا تمامی مدت رضاعت مین کبہی نجاست آلودہ نہوا ہر روز ایک
وقت معین پر بول و براز فرماتے اور رضاعت کرتے اور گریہ اور بدخلقی نہین کرتے تہے اور لعاب پیچ دودہ کی جب مین ارادہ کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کرون پانی کو
دہونے کو غیب سے اوسکو الت ... کام کی ہوتی اور اتفاقا اگر ستر عورت حضرت کا کبہی ظاہر ہوجاتا تو آپ غصہ فرماتے اور رو دیتے اور بعض روایت مین آیا ہے
کہ غیب سے ... اور حضرت نمو کا حال یہہ تہا کہ ایکدن مین اسقدر بڑہتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور مہینے مین اسقدر بالیدگی ہوتی کہ اور لڑکونکو ایک برس مین
چنانچہ دوسرے مہینے حضرت اپنے ہاتہون کے زور سے زمین پر چلنے لگے اور تیسرے مہینے اپنے پاؤن سے کہڑے ہو گئے اور چوتہے مہینے ایک بار ہاتہہ دیوار پر رکہہ کر چلے اور
پانچوین مہینے بقوت تمام ہر طرف چلنے لگے اور پہلا کلام جو حضرت نے فرمایا یہہ تہا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا اور یہہ بہی منقول
کہ حضرت نصف شب کو کہتے لا الہ الا اللہ قدوسا قدوسا نامت العیون و الرحمن لا تاخذہ سنۃ و لا نوم اور کلام کرنا ساتہہ قمر کے بیچ مہد کے اور اشارہ کرنا جانب
اور میل قمر اوس جانب کو کہ آپ اشارہ کرتے اور ہلانا فرشتونکا آپکے مہد کو اور تکلم بوقت تولد معجزات مشہورہ ایام ولادت سے ہے اور حضرت نو مہینے کے ہوئے تو
کہ بفصاحت تمام کلام بلاغت نظام کرتے تہے اور جب چلنے لگے اطفال کو جو کہیلتے اور لہو لعب مین مشغول دیکہتے اونسے دور ہوتے اور لڑکون کو کہیلنے سے منع کرتے اور جو لڑکے
آپکو کہیلنے کو کہتے تو آپ فرماتے کہ مجکو کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا ہے اور عادت شریف سے لڑکپن مین تہا کہ جو چیز لیتے سیدہے ہاتہہ مین لیتے اور جب بولنے لگے تو جو
چیز لیتے بسم اللہ کہہ کے داہنے ہاتہہ سے لیتے اور ایکدن اتفاق عجیب ہوا کہ حضرت میری گود مین تہے کہ کتنی بکریان اودہر سے گذرین ایک بکری نے آپکے
پاس آکر سر زمین پر رکہا اور حضرت کے پیر کو بوسہ دیا اور چلی گئی اور غریب تر یہہ ہے کہ ایکدن حضرت نے مجسے پوچہا کہ ای مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بہائی
ہمارے دنکو گہر مین نہین رہتے ہین مینے کہا بکریان چرانیکو جاتے ہین حضرت نے فرمایا ہم بہی بہائیونکے ساتہہ شبانی کرنے صحرا کو جاوینگے ملتجا اسکے
کہ خاطر تسلی ہو سب اونکو قبول کیا وقت صبح کے حضرت کا مونہہ ہاتہہ دہلایا اور بالون مین کنگہی کی اور سرمہ چشم چندا مین لگایا اور کپڑے سفید پہنائے اور ہار مہرہ یمانی کا
واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کے گلے مین ڈالا حضرت نے فی الفور اوس ہار کو نکالکر پہینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ و نگہبان ہے وہ میرے
ساتہہ ہے پہر حضرت عصا ہاتہہ مین لیکر بہائیون کے ساتہہ متوجہ صحرا ہوئے اور قریب آبادی بکریونکے چرانے مین مشغول ہوئے دوپہر کے وقت
ضمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گہر مین آیا اور گریہ و زاری سے کہنے لگا کہ ای مادر بہائی محمد حجازی کی خبر لے کہ قریب ہے تو اوسکو جیتا پاوے
اور کام اوسکا تمام ہو جائیگا مین یہہ بات سنکر گہبرا گئی اور اوس سے حال مفصل پوچہا اوسنے کہا کہ محمد ہمارے ساتہہ چراگاہ مین تہے کہ ناگاہ
دو شخص اونکے پاس آکر اونکو اوٹہا کر لیگئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور اونکا پیٹ چیرا پہر آگے مجکو معلوم نہین کہ حال کیا گذرا یہہ سنکر مین اور
میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترسان و لرزان حضرت کی طرف دوڑے جب افتان و خیزان حضرت کے پاس پہونچے حضرت کو زندہ پایا اور دیکہا

حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور طرف آسمان کی نگاہ کرتے ہین اور چہرہ مبارک متغیر ہی مجکو دیکھکر تبسم کیا اوس وقت مین دوڑکر آپکے لپٹ گئی اور نہایت
پیار سے حضرت کے سر و چشم کو بوسہ دیا اور سب ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا اے مادر مہربان بہائیون کے ساتہہ مین کہڑا تہا کہ ناگاہ دو شخص
اور بروایتے تین شخص ظاہر ہوئے ہیبتناک اور سنا ہے کہ نام اونکا جبرئیل اور میکائیل تہا ایک کے ہاتہہ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے
پاس طشت زمرد لبریز برف سے تہا وہ مجکو بہائیون کے درمیان سے اوٹہا کر پہاڑ پر لیگئے اور ایک نے ملاطفت و نرمی تکیہ دیا اور میرا سینہ
تا ناف شق کیا اور یہہ سب اپنی آنکہہ سے دیکہا مگر کچہہ درد و الم مینے نہین پایا پہر ہاتہہ میری پیٹ مین داخل کرکے روده کو نکالا اور برف
پانی سے دہوکر صاف کرکے بجای خود رکہہ دیا پہر دوسرا شخص اوٹہا اور اپنے ساتہی سے کہنے لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچہہ مجکو حکم ہے بجالاؤن اوسنے ہاتہہ میرے پیٹ
مین ڈالا اور میرے دلکو اپنے مقام سے نکالا اور شق کیا ایک نکتہ سیاہ خون آلودہ اوس سے نکالکر پہینکا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ
یعنی یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسے اور دست خالی بعد اوسکے میرے دلکو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بہرکر اوسی مقام مین رکہدیا
اور خاتم نور سے مہر کی کہ اوسکی خوشی اور سرور ہنوز اپنے عروق اور مفاصل مین پاتا ہون پہر ہاتہہ میری سینہ کی شگاف پر پہیرا وہ روزن
فی الفور بہر گیا اور سینہ میرا جیسا تہا ویسا ہی ہوگیا اور خط باریک سینہ سے ناف تک باقی رہا چنانچہ انس بن مالک سے کہ حضرت کی خدمتگار
تہے روایت ہے کہ مینے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکہا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سے دہویا بعد
اسکے آب ژالہ سے حضرت کے دل نور منزل کو دہوکر سکینہ سے بہرا اور وہ سکینہ آپکے سینے مانند زیرہ گلاب کہ اوسکو حضرت کے دل پر چہڑکا بعد اسکے
حضرت کو دس شخص امت کے ساتہہ تولا حضرت وزن اور مقدار مین اون دس پر غالب آئے اسیطرح سے تولتے تولتے لاکہہ آدمیون کے ساتہہ تولا ونہین بہی غالب
آئے پہر کہا کہ چہوڑ دو اگر انکو تمام امت کے آدمیون کے ساتہہ تولوگے سب پر غالب ہونگے پہر اون سبہون نے حضرت کی دونو آنکہون کو
چومیا اور کہنے لگے یا حبیباہ لا تخف یعنی اے دوست تو خوف نہ کر اور کہا کہ اگر تو جانے کہ کیا کیا خوبیان تیرے واسطے آمادہ ہین تو البتہ آنکہہ تیری
کہل جاوے پہر اون سب نے مجکو چہوڑکر آسمان کی طرف پرواز کی اور مین اونکو دیکہتا تہا اور اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ یہہ شق صدر حضرت کا چار برس
کی عمر مین اور ایکبار قریب بعثت کے اور ایک مرتبہ شب معراج مین واقع ہوا تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر مین مرقوم ہے القصہ جب حلیمہ
حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور زبانی اور شبانون کے حال حضرت کا اور لوگون کو معلوم ہوا اونکے شوہر اور قوم کے آدمیون نے کہا کہ انکو کاہن کے پاس
لیچلو تا حال دریافت ہو حضرت نے کہا کچہہ اندیشہ نہین الحمد للہ مین اپنکو صحیح اور سالم پاتا ہون پہر آدمیون نے ساتہہ مین ٹہر کر حلیمہ کو متوہم کیا یہہ لاچار ہوکر
حضرت کو کاہن پاس لیگئین اور تمام ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ یہہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے
کود کر اوٹہا اور حضرت کو زور سے اپنے سینہ سے لگایا اور آواز بلند پکارا کہ اے قوم عرب اس لڑکیکو مار ڈالو اور مجکو بہی اسکے ساتہہ قتل کرو کہ اگر اسکو چہوڑ دوگے اور یہہ بحد بلوغ

پہونچیگا تو عقلمندون کو احمق کریگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کی طرف بلائیگا کہ تم اوسکے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے۔ حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہی جو ایسی باتین کرتا ہی اگر مین تیرا یہہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نلاتی اور تو البتہ اس لائق ہی کہ تجھکو کوئی قتل کرے پھر حضرت کو وہان سے گھر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہی اور ای بطحا مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجھمین پھر آتا ہی القصہ حلیمہ حضرت کو اپنے گھر سے لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل ہوئین حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضائے حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان نہ دیکھا جماعت آدمیون کی وہان بیٹھی تھی اون سے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہی یہہ بولین محمد بن عبد اللہ اور مین۔ اسواسطے یہان اوسکو لائی تھی کہ اوسکی مان اور دادا کو سونپ دون اور عہدہ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون۔ بخدا ای ابرہہ اگر اوسکو نپاؤنگی تو آپکو ہلاک کرونگی ہرچند حلیمہ نے چپ و راست ڈھونڈہا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچھا ہرگز اثر حضرت کا نپایا آخر ناامید ہوکر رونے لگین اور وا محمداہ اور وا والداہ کہکر چارون طرف پکارتی تہین یہان تک کہ جماعت مردون اور عورتون کی اونکے پاس جمع ہوئی ناگاہ کیا دیکھتی ہین کہ ایک پیرمرد عصا اوسکے ہاتھہ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای زن سعدیہ تجکو کیا ہوا ہی کہ ایسا روتی ہی اور جزع اور فزع کرتی ہی حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودہ پلایا تہا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیرمرد بولا کہ ای حلیمہ غم نہ کہا مین تجکو بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہی کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہی اوسیکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا۔ حلیمہ نے کہا کہ مین تیرے قربان وہ کون شخص ہی اوسکا نام و نشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیرمرد نے کہا کہ وہ ہبل ہی کہ سب بتون کا سردار ہی گم ہونیکا سراغ بتاتا ہی چنانچہ وہ پیرمرد حلیمہ کا ہاتھہ پکڑکے ہبل کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سے ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہی اوسکا اگر سراغ ملی تو بہت تمہاری تعظیم و تکریم بجالاے بمجرد سننے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین تہے سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان نلے یہہ وہ شخص ہی کہ ہم بتون کو توڑے گا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کرے گا اور بت پرستون کو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیرمرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تہا اور دانت اوسکے کانپتے تہے اور عصا اوسکے ہاتھہ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکیکا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکرے گا تو خاطر جمع رکہہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنے دل مین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہے اون سے اس راز کا چھپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکہا کہ گہبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

نکالا اور باواز بلند پکارا کہ ای قوم عرب اس لڑکیکو مار ڈالو اور مجکو بہی اسکے ساتہہ قتل کرو کہ اگر اسکو چہوڑ دوگے اور یہہ بحد بلوغ پہونچیگا تو عقلمندونکو احمق
کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کیطرف بلائیگا کہ تم اوسکے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے۔
حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اگر مین تیرا یہہ حال وخیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نلاتی
اور تو البتہ اس لائق ہے کہ تجکو کوئی قتل کرے پہر حضرت کو وہان سے گہر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر وبرکت
بنی سعد سے جاتا ہے اور ای بطحای مکہ خوشوقت ہو کہ نور وزینت تجہمین پہر آتا ہے **القصہ** حلیمہ حضرت کو اپنی گودی لیکر مکہ کیطرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل پہونچین
حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹہا کر قضای حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان ندیکہا جماعت آدمیونکی وہان بیٹہی تہی اونسے پوچہا
کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہے یہہ بولین محمد بن عبد اللہ اور مین اسواسطے یہان اوسکو لائی تہی کہ اوسکی مان کو
دادا کو سونپ دون اور عہدہ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون۔ بخدای ابراہیم اگر اوسکو نپاؤنگی تو آپکو ہلاک کرونگی ہرچند حلیمہ نے چپ وراست
ڈہونڈہا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچہا ہرگز اثر حضرت کا نپایا آخر ناامید ہوکر رونے لگین اور وا محمداہ اور وا ولداہ کہکر چارون طرف پکارتی تہین یہانتک
کہ جماعت مردون اور عورتونکی اونکے پاس جمع ہوئی **ناگاہ** کیا دیکہتی ہین کہ ایک پیرمرد عصا اوسکے ہاتہہ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای سعدیہ
تجکو کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہے اور جزع اور فزع کرتی ہے حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودہ پلایا تہا یہان سے گم ہوا اور
سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیرمرد بولا کہ ای حلیمہ غم نکہا مین تجکو بتا بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہے کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہے اوسکے طفیل سے
تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا۔ حلیمہ نے کہا کہ مین تیری قربان وہ کون شخص ہے اوسکا نام ونشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیرمرد نے کہا وہ
ہبل ہے کہ سب بتونکا سردار ہے گم ہوئونکا سراغ بتاتا ہے چنانچہ وہ پیرمرد حلیمہ کا ہاتہہ پکڑکے ہبل کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور
بہت سی ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے
اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہے اوسکا سراغ اگر ملے تو بت تمہاری تعظیم وتکریم بجالاوے بمجرد اسنے نام مبارک حضرت کا ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین تہے
سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیرمرد دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان نلے یہہ وہ شخص ہے کہ ہم بتونکو توڑیگا اور
ملت کفر اور شرک کو باطل کریگا اور بت پرستونکو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیرمرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تہا اور دانت
اوسکے کٹکٹے تہے اور عصا اوسکے ہاتہہ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکریگا تو خاطر جمع رکہہ تجکو
تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنے دلمین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہے اونسے اس راز کا چہپانا
مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکہا کہ گہبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

پاس نہین ہے مضطر ہو کر کہا کہ تیرا حال کیا ہی اور محمد کہان ہی اوسنے کہا کہ ای ابو الحارث مین اونکو تمہاری پاس لاتی تہی مگر دروازہ حرم کی پاس بٹھا کر
قضای حاجت کو گئی تہی وہان سی جو آئی اونکو نہ دیکہا اور جو کہ بعد ڈہونڈہ نیکے ہرگز سراغ نہ ملا لاچار ہو کر آپکی خدمت مین بنا بر اطلاع حاضر ہوئی ہون عبد المطلب
اس خبر وحشت اثر کو سنکر کوہ صفا پر چڑہے اور قریش کو پکاری کہ یا آل غالب تمام قریش نے انکی ندا کی اجابت کی اور اونکی پاس جمع ہو کر کہنے لگے کہ ای سید
کیا حال تمکو در پیش آیا عبد المطلب نے کہا کہ فرزند میرا محمد گم ہوا ہے پہر مع سرداران قریش سوار ہو کر اعلی سے تا اسفل مکہ ڈہونڈا مگر کہین نپایا تب مضطر ہو کر
اندرون مسجد حرم کی گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا آواز سنی کہ ہاتف غیبی کہتا ہی کہ ای گروہ آدمیو تم کچہ غم نکہاو کہ محمد کا خدا ہی کہ اوسکو نچہوڑیگا
عبد المطلب بولی کہ ای ندا کرنیوالے محمد کہان ہی ہاتف نے کہا کہ وادی تہامہ مین درخت کیلے کی تلے بیٹہے ہین یہہ سنکر اوس جانب کو روانہ ہوی اثناے
راہ مین ورقہ بن نوفل بہی ہمراہ ہوی جب وادی تہامہ مین پہنچے دیکہا کہ حضرت کیلے کے درخت کے نیچے بیٹہے تہے اوسکے پہل چن رہے ہین عبد المطلب
نے کہا تم کون ہو فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون انہون نے کہا کہ میری جان تم پر فدا ہو مین عبد المطلب تمہارا دادا ہون پہر یہہ حضرت
کو اپنے آگے سوار کرکے روانہ ہوئے اور مکہ مین لائے اور بہت خوشی سے سونا اور اونٹ بہت سے صدقہ کیے اور حلیمہ کے ساتہ بکمال احسان
و انعام پیش آئے پہر اوسی وطن کو رخصت کیا اکثر راویان معتبر نے قصہ کو اسیطرح پر لکہا ہے ولیکن کسی نے کشف اسرار گم گشتگی نہین کیا
عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہے کہ اسمین کیا سر تہا۔ روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ شیما بنت حارث بن عبد العزی سعدی مین آئین اصحاب
نے اونکے ساتہ بے اعتنائی کی شیما نے کہا کہ مین خواہر رضاعی تمہارے نبی کی ہون کسی نے باور نکیا جب حضرت کے پاس آئین آپ نے اونسے
احوال پوچہا اور بعض علامات سے پہچانا پہر اونکی تعظیم کی اور چشم پر آب ہو کر فرمایا کہ اپنے مان باپ کا حال بیان کرو شیما نے عرض کی کہ حلیمہ اور اونکے
شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال حضرت نے اونکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز اور دو اونٹ اور چند بکریان عنایت کین اور اونکا خذامہ
ارشاد کیا اور لقب شیما باقی رہا لیکن صحیح یہہ روایت ہے کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طائف کے اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتہ حضرت کی خدمت مین مشرف
ہوئین حضرت نے اونکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردای مبارک بچہا کر اوسپر اونکو بٹہایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوے **واضح ہو**
کہ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ مین جو تصویر حلیہ مبارک کی بتفصیل مرقوم تہی اوسکا خلاصہ بعبارت سلیس رسالہ مصنفہ خلاصۃ المتقین اور
سلالۃ المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین مسطور تہا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکہا جاتا ہے **اول** قد مبارک میانہ تہا نہ بہت
بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکی قامت رعنا کا یہہ معجزہ تہا کہ جب کہڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون مین آپکا قد بلند نظر آتا اور کسیکا
قد حضرت کے قامت شریف کے برابر نہوتا اور جب مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرماتے تہے تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا کسیطرح
غیرت الہی نے آپکا ہمسر پیدا نکیا تہا یہان تک کہ آپکا سایہ بہی نہ تہا تا شائبہ ہمسری اور برابری کا اوس سے ظاہر ہو اور نہونا سایہ کا دلیل واضح ہے

اسباب پر کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا دوسرے سر مبارک بزرگ تہا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہے بسبب قوت دماغ کی کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین وارد ہے نفی صغر اور حقارت ہے یعنی سر آپکا چہوٹا اور حقیر نہ تہا نہ یہ معنی کہ بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہ قاعدہ کلیہ تمام اعضای جسم شریف مین محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تہے تیسرے موی مبارک آپکے سر کے گہونگروالے نہ نرم و فرو ہشتہ یعنی سیدہے تہے کہ اصلاح نکرتے ہون اور نہ بہت پیچدار اور سخت جیسے حبشیونکے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تہے نہ بالکلیہ کہلے ہوئے نہ بہت اینٹہے ہوئے اور آپکے بال ہمیشہ نور آگین اور چمکتے تہے اور انمین خوشبو بیوکی اونسے آتی تہین اور آپکے بالونکا یہ معجزہ تہا کہ جب اونکو دہوکر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی اور درازی موی سر گاہی درمیان گوش اور دوش کے تہے اور گاہی موی شریف کو سدل کرتے یعنی اطراف سر پر چہوڑ دیتے اور گاہی فرق فرماتے یعنی بعضے بالونکو بعضونسے جدا کرتے اسطرح کہ درمیان مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو زبان عربی مین مفرق اور ہندی مین مانگ کہتے ہین اور یہ فرق سنت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور دونو جانب دو گیسو اور گاہی دونو طرف چار گیسو چہوڑتے تہے چنانچہ حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ جب حضرت مکہ مین تشریف لائے آپکے چار گیسو چہوڑے تہے اور سر کے بال کا منڈانا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبرگیری بالونکی رکہو یعنی روغن ڈالو اور شانہ کرو اور حضرت بہت کرتے تہے اور جسکے ژولیدہ و پریشان دیکہتے ناخوش ہوتے اور جسکو دیکہتے کہ روز و شب اپنے بالونکو بناتا ہے اور خوشبو ڈالتا ہے اور شانہ کرتا ہے یعنی بالون کے بنانے سنوارنے مین ہمیشہ مشغول رہتا ہے اوس سے بیزار ہوتے توسط آپ کو پسند تہا اور حلق سر مبارک کا سواے حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا چوتہا روی شریف حضرت کا مرآت جمال الہی اور آئینۂ انوار نامتناہی تہا صحیحین مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبرو اور خوش خو ترین مردم اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ مین آیا ہے نہین دیکہا مینے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ حسن و خوبی حضرت کے جمال کی غالب اور فائق سب اشیا پر تہی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن و خوبی برابر حسن و خوبی حضرت کے ہو اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تابان تہا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب تو دیکہے آپکے چہرہ کو دیکہے تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہے مقصود اس تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق و لمعان روے مبارک کا ہے اور حدیث بخاری مین وارد ہے کہ پوچہا براء بن عازب سے کہ تہا روی حضرت کا مانند شمشیر کے کہا نہین بلکہ تہا مثل قمر کے ظاہر ہے کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر ہوتی تہی اور قمر جامع لمعان و تدویر دونو کا ہے اسواسطے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی باشیا متعددہ واقع ہے یعنی آفتاب و ماہتاب و شمشیر و آئینہ ماہ شب چہاردہم پارۂ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہونسے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرۂ مبارک ہے جاننا چاہیے کہ تدویر چہرہ مبارک کی نہ ایسی تہی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تہا اور بہت دراز نہ تہا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہے اور تشبیہون مین غور درکار ہے کہ وجہ شبہ ہر ایک

پچہرہ مین علیحدہ ہے اور فائدہ اختیار تشابیہ مختلفہ مین یہہ ہے کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن وجمال تہا اور یہہ نکتہ بس دقیق ہے اور اسی کی
تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کی کہ تشابیہ روی شریف مین وارد ہین حاصل ہوتی ہے اور ایک بات اور اس مقام مین قابل سننے اور یاد رکہنے کی
ہی کہ یہہ سب تشبیہات بطرز شعرا اور موافق عرف وعادت کی ہین والا حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ حضرت کی نہین ہے کہ واقع مین وجہ
تشبیہ اور جامع پیدا کرکے تشبیہ دین یا مجلم چہرہ مبارک نہایت پرگوشت اور نہ بہت گول تہا بلکہ مائل بتدویر تہا اور رنگ چہرہ شریف کا سفید مائل بسرخی
تہا اور ایسی چمک دمک نور کی آپکے چہرہ مین تہی کہ نگاہ کسیکی طاقت نظارہ نرکہتی تہی اور چہرہ آپ کا مثل آئینہ صاف اور روشن تہا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین
معلوم ہوتا بلکہ صفای اس آئینہ خدا نما کی یہان تک پہونچی تہی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تہی۔ چنانچہ حدیث من رآنی فقد رای الحق
یعنی جس شخص نے کہ دیکہا مجکو پس تحقیق مشاہدہ کیا حق کو۔ کاشف اس رمز کی ہے پانچوین جبین نور اگین کہ انوار خدا سے مالا مال مانند حوصلہ
دل عشاق واضح اور کشادہ تہی اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب چین آپکی پیشانی مین پڑتی ایسا دکہائی دیتا کہ کوئی ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو
آپکی پیشانی نور افشان کی مشک وعنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تہی چنانچہ عورتین بجای خوشبو اور عوض عطریات کی آپکی پیشانی کے پسینہ کو بدنین
اور بالون مین ملتی تہین منقول ہے کہ ایک عورت بیمقدور تہی اوسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین آئی اور ایک
ظرف مین آپکے جبین نور اگین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اوس عروس کے بدنمین ملے کئی پشت تک اوسکی اولاد مین ویسی ہی خوشبو آتی رہی
ابرو آپکے قریب بہ پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون اور عاشقون کے تہے اور عبارات احادیث کی اس مقام مین مختلف واقع ہین
بعض احادیث مین ملے ہوسے ابرو اور بعض مین غیر ملے ہوے وارد ہے وجہ تطبیق ان دونو روایتونمین اسطرح پر ہے کہ مراد نفی نزدیکی اور
غایت پیوستگی سے ہے یعنی نہ بہت ملے تہے اور نہ بہت جدا تہے ان دونو اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون کہ حدیثونمین وارد ہے صحیح ہوا کہ
اور اسیواسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا کہ دونو روایتون مین تطبیق ہو جاوے خلاصہ یہہ کہ ابرو آپکے پتلے پتلے ظاہر مین ملے ہوے نظر آتے
اور حقیقت مین جدا تہے اور درمیان دونو ابرو کے ایک رگ تہی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی
چہٹے آنکہین حضرت کی کہ ہموارہ نظارہ حق مین مشغول تہین سیاہی اور سپیدی اونکی بکمال اعتدال تہی اور ڈورے سرخ اونمین خوشنمائی
کے ساتہہ نمود ار تہے اور روایات حدیث اس باب مین بہی بہت مختلف وارد ہین۔ بعض روایات مین عظیم العینین آیا ہے یعنی بزرگ
چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خوردی ہے نہ یہہ کہ نہایت بڑی کہ باہر حد قد کے ہون سابق گذرا کہ کلیہ اعضای جسم شریف مین اعتدال
اور توسط ہی اور ایک حدیث مین وارد ہے اشکل العینین شکلہ بضم شین معجمہ سرخی کہ سفیدی مین آنکہہ کی ہو اور بعض روایات
مین اشہل العینین آیا ہے شہلہ کہ سرخی سیاہی ملی ہو سہ شاعرون نے معشوقونکی آنکہہ کی تعریف مین نرگس شہلا باندہا ہے اور مشہور

اشکل العین بہی آیا ہے اشکل وہ چیز ہے کہ اوسمین سرخی اور سپیدی مختلط ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مائل بسرخی ہو اور بعضی روایات مین ادعج العینین وارد ہی اور ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین اور قاموس مین بمعنی فراخ چشم بہی اعتبار کیا ہے اور اکحل العینین بہی آیا ہی یعنی آنکہین حضرت کی ایسی تہین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہے اور سرمگین چشم معشوقونکی آنکہہ کی تعریف مین مشہور ہے بالجملہ جو جو صفات چشم محبوبون مین باندہتے ہین وہ سب بلا تصنع حضرت کی آنکہونمین مجتمع تہین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت حضرت کی آنکھون کے سب اوصاف کو ظاہر ہے اور یہہ سب بیان حدقہ اور شکل اور ہیات حضرت کی آنکہونکا تہا صفت ابصار مین بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عایشہ صدیقہ رضی سے روایت کی ہے کہ حضرت تاریکی مین ایسا دیکہتے تہے جیسا روشنی مین یعنے اندہیرے اور اوجالے مین برابر نظر آتا تہا اور لکہا ہے کہ حضرت کی نظر پیش رو اور پس پشت سے برابر تہی یعنی آگی اور پیچہے سے برابر دیکہتے تہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت مقتدیونسے فرماتے کہ سبقت نکرو مجہسے رکوع اور سجود مین کہ مین تمکو آگے اور پیچہے سے یکسان دیکہتا ہون اور حق یہہ ہے کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت ادراک مین اس طرح پر تہا کہ شش جہت کو حکم ایک جہت کا تہا اور بروایت صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کی تارے گیارہ یا بارہ دیکہتے تہے اور بوقت بنای مسجد مدینہ مین قبلہ کو چشم خود دیکہکر سمت قبلہ درست فرمائی اور نظر حضرت کی بسوی زمین زیادہ تر نظر سے بسوی آسمان تہی اور جو حدیث مین آیا ہے کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تہی مراد اس سے انتظار وحی ہے اور نیچی نگاہ رکہنا حالت روزمرہ تہی اور موجب اسکا حیا و حضور ہے اور اکثر حضرت کی ملاحظہ تہا یعنی گوشہ چشم سے دیکہنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور رفاہیت وقار ہے الحاصل حضرت کا جو فعل تہا محمود اور محبوب تہا سوا اسکے پلکین آپکی درازشکل سایبان بکمال آرایش اور زیبایش تہین اور کلمہ اہدب الاشفار یعنی دراز مژگان حضرت کی پلکونکی تعریف مین وارد ہے —

گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تہے اونکا معجزہ یہہ تہا کہ دور و نزدیک سے برابر سنتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکہتے اور سنتا ہون مین اوس خبر کو کہ تم نہین سنتے اور حدیث مین وارد ہے کہ ایکدن حضرت مجمع صحابہ کرام مین بیٹہے تہے ناگاہ طرف آسمان کے نگاہ کر کے فرمایا کہ اسوقت مینے آسمان کے دروازے کہلنے کی آواز سنی اور یہہ دروازہ آگے نہین کہلا تہا اور اوس دروازے سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول سورۂ انعام کے اوترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونو معلوم کیا چاہیے سوا اسکے یہہ ہے کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کہ حق تعالی نے حضرت کو عنایت کی دوسرے شخص کو نصیب نہین ہوئی اور بیداری اور خواب مین برابر سنتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا آنکہین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہی اسی سبب سے حضرت کا خواب ناقض وضو نہ تہا ۔ بینی مبارک بلند تہی اور اوسپر نور کا ابہار تہا جو کوئی بے تامل دیکہتا جانتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت نہ تہی وہ بلندی نور کی تہی جو بلند نظر آتی تہی ۔ رخسارہ حضرت کی نرم و نازک بکمال نضارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رشک گلہای بہشت تہے اور ایسے درخشان

اور رخشان نورانی تہی اجتکی روشنی چاندکی روشنی پر غالب تہی گیارہوین دہن مبارک کشادہ تہا یعنی نہایت تنگ نہ تہا حدیث جابر
مین آیا ہے کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلیع الفم یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہہ ہے کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین ممدوح
ہے اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہے اور تنگدہنی کو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گویا یہہ مراد اونکے نزدیک عورتون کے حکم مین داخل ہین
بارہوین لعاب دہن شریف شفای بیمار اور دوای درد دل عاشق زار تہا منحل اور منبع معجزات اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضی علی کرم
اللہ وجہہ کی آنکہین دکہتی تہین حضرت نے لعاب دہن مبارک سے اونکی آنکہون مین ڈالا فی الفور اچہی ہوگئین اور ایکبار طفلان شیرخوار کو حضرت کی خدمت
مین لای حضرت نے اپنا آب دہن اونکے منہ مین ڈالا ہمقدر سیراب ہوئے کہ تمام روز دودہ نہ مانگا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسے تہے حضرت نے زبان شریف
اونکے دہن مین رکہی اونہون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تہا کہ کثرت پانی بہرنے سے خالی ہوگیا اور
پانی اوسمین باقی نرہا جب یہہ حال حضرت کو دریافت ہوا اوس کنوین پر تشریف لائے اور پانی طلب کرکے کلی اپنی دہن مبارک سے اوس کنوین مین ڈالی
اور فرمایا ایکساعت توقف کرو پہر وہ کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت کے پاس
ایک کنوین مین سے پانی کا ڈول بہرکر لائے آپ نے اوس ڈول سے پانی پیا اور آب دہن شریف سے اوسمین ڈالا پہر اوس ڈول کا پانی اوس کنوین مین ڈالا تو
کنوین کے پانی سے بوی مشک آنے لگی اور انس بن مالک کے گہر مین کنوان تہا کہ اوسکا پانی کہاری تہا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت کا ڈالا وہ کہاری
پانی ایسا میٹہا ہوگیا کہ اوس پانی سے کسی کنوین کا پانی مدینہ مین میٹہا نہ تہا اور اسطرح کے معجزہ بہت سے کتب سیر مین مرقوم ہین تیرہوین دندان نور افشان
کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تہے بوقت کلام گویا نور ٹپکتا تہا چنانچہ منتخب الاستان اور مفتاح الشفا یا حدیث مین وارد ہے یعنی اگلے دانت آپکے چہوٹے
اور کشادہ تہے اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور منزل مین جلوہ گر تہی براہ کشادگی دندان مبارک سے چہرہ شریف پر نور افشان ہو اور
حدیث ابن عباس مین وارد ہے کہ جب حضرت ہونٹ کہولکر بات کرتے دیکہا جاتا کہ کشادگی دو دو دانتون اگلے سے نور نکلتا ہے اور طبرانی نے اوسطمین
روایت کی ہے کہ ہونٹ حضرت کے مہردہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کے ہونٹون سے تہے چودہوین عادات شریف سے اکثر اوقات مین
تبسم تہا تبسم مبادی ضحک سے ہے اور حد ضحک کی یہہ ہے کہ دانت خوشی سے دہن مین ظاہر ہون اور آواز بلند نہو اور اگر آواز حالت مین گوش زد ہو
اوسکو قہقہہ کہتے ہین اور اگر آواز اصلا پیدا نہو وہ تبسم ہے جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتے ہین بالجملہ خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین زیادہ تبسم
سے نہ تہا اور کبہی ضحک کو پہنچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہین کہ مینے نہین دیکہا حضرت کو ہنستے اسطرح کہ دیکہین جاوین
لہوات آپکی لہوات بفتحات جمع لہات بفتح لام ہے یعنی اوسکے پارہ گوشت کو اعلای حلق مین اقصای دہن سے ہے اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کی
زیادہ پندرہوین حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی تہے چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ہنستے تہے دیواریں روشن ہوجاتین

اور انسو دانتونکا دیوار رون پر ایسا تہا جیسے عکس آفتاب **چند روئین** گریہ بہی حضرت کا جنس ضحک سی تہا یعنی رونی مین آواز بلند نہوتی جیسا کہ انسو الطہون میں
حالت گریہ مین گرتے تھے اور سینہ شریف سے ایک آواز مانند جوش دیگ کی مسموع ہوتی **اور** سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر تہی **اور** اکثر سماع
قرآن سے اور احیانا نماز شب مین روتے تھے **سولہوین** صورت شریف احسن اصوات تہی کان احسن الناس صوتا واحلاہم یعنی تھے حضرت بہترین مردم از روی
آواز اور شیرین تر آدمیون کی از روی کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت کی خوش آواز اور خوش کلام نہ تہا اور اصدق الناس لہجۃ کہ آپ کی صفت مین واقع ہے
مراد اوس سے یہہ ہے کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانون کی تکلم مخارج حروف مین تھے **اور** صدق لہجہ بمعنی فصاحت آتا ہے۔ انس بن مالک سے
روایت ہے کہ نہین بہیجا حق تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بہیجا تمہاری پیغمبر کو خوش رو اور خوش آواز زیادہ تر سب سے **اور** آواز مبارک
بے تکلف پہنچتی تہی اوس مقام تک کہ وہان کسی کی آواز پہنچتی نہتی خاص کر خطبہ پڑہنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتی اسقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنی گہرون مین سنتی تہین
اور جب خطبہ پڑہا منی مین ایام حج مین سب آدمیون نے حضرت کی آواز سنی اپنی منازل مین اور دور و نزدیک سے کوئی شخص نہ تہا کہ جسکے کان مین اوسکی آواز
نہ پہونچی ہو **اور** وہ جو حدیث مین آیا ہے کہ حضرت منی مین خطبہ پڑہتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام اوسکو تعبیر کرتے تھے مراد اس سے تفسیر اور توضیح کلام
شریف ہے نہ سنوانا آواز کا **سترہوین** فصاحت لسان **اور** جوامع کلم **اور** بدائع بیان **اور** غرائب حکم حضرت کی بالاتر اوس سے ہے کہ ہاتہ
فکر و اندیشہ کسی طلیق و ذلیق کا دامن حصر و احصای اوسکی تک پہونچے تعریف اور توصیف آپکی فصاحت و بلاغت کی حیطۂ عقل و تخمین قیاس سے خارج ہے
حق تعالی نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپ سے پیدا نہین کیا۔ ایکبار حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے درمیان
مین سے باہر نہین گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ مین اور مقام سے نہین آیا اسقدر فصاحت آپکو کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمعیل محو و مندرس ہو گئی
تہی لائے جبرئیل علیہ السلام میرے پاس اوس زبانکو اور مین نے اوسکو یاد کر لیا اور فرمایا ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکہایا مجکو میرے رب نے اور نیک کیا
میرے ادب کو مراد علم عربیت کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہے اوسکو ادب کہتے ہین **اور** فرمایا پرورش پائی مین نے بنی سعد بن بکر مین کہ قوم حضرت کی مرضعہ
حلیمہ سعدیہ کی تہی یہہ قبیلہ افصح عرب مشہور تہا **اور** کلام شریف ایسا واضح و مفصل و مبین ہوتا تہا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا آپکی کلمات کو شمار کر لیتا اور
مقام احتیاط مین ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتی تا سامع خوب سمجہ لے اور طرز بیان ہمیشہ نہ تہا وقت ضرورت باقتضای فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد
کرتے تھے **اور** خصائص کلام شریف سے ہے کہ حدیث مین آیا اوتیت جوامع الکلم یعنی دیے گئے ہین مجکو کلمات جامعہ مراد جوامع الکلم سے یہہ ہے کہ لفظ تہوڑے
اور معنی بہت ہون سو علمای حدیث نے حضرت کی جوامع الکلم مین سے جمع کر کے کتب اور دفاتر موشح اور مزین کیے ہین **اٹھارہوین** ریش مبارک
انبوہ تہی یعنی طول و عرض مین سب طرف سے بہری ہوئی اور خوب گہن کی بکمال زیبایش تہی۔ حدیث ابن ابی ہالہ مین وارد ہے کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کث اللحیۃ یعنی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کث اللحیہ سے مراد کثۃ اللحیہ ہے بسیار تہی انبوہ موی مبارک اور نزد جام بالہ تحا

اور شفای قاضی عیاض سی منقول ہی کہ انبوہ ریش مبارک نی سینہ شریف کو بہر لیا تہا اور درازی ریش مبارک مین قدر معین ثابت نہین
مدارج النبوت مین لکہا ہے کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روی طبیعت یعنی از روی خلقت کی تہی اس قدر سے کم و زیادہ نہین ہوتی تہی اور شیخ عبدالحق
محدث دہلوی کہتی ہین کہ اس روایت کی سند پائی نہین جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہی خصوصاً اوس صورت مین کہ انبوہ ہو اور یہہ روایت
منافی اوسکی ہی کہ شفای قاضی عیاض سی منقول ہوا اور منافی روایت ترمذی کی ہی کہ کتاب مذکور مین مذکور ہی کہ حضرت لیتی تہی اپنی لحیہ کو یعنی طول و عرض سی قصر کرکی ہموار
فرماتی تہی اور چوبیسوین قص شارب یعنی سبلت کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ جو کوئی نہ کاٹی اپنی مونچہونکو وہ ہمسی نہین اور صحیحین مین آیا ہی کہ حضرت نی فرمایا مخالفت
کرو مشرکون کی اور ایک روایت مین مجوس کی دراز کرو داڑہیونکو اور پست کرو مونچہونکو اور مبالغہ کرو پست کرنی مونچہون مین اور نافع نی ابن عمر سی روایت
کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مبالغہ کرو قطع اور پست کرنی مونچہون مین اور چہوڑ دو داڑہیونکو اونکی حال پر انتہی راقم الحروف
کہتا ہی کہ قصر اور ارسال لحیہ مین اختلاف روایات ہی لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا ارسال معلوم ہوتا ہی اور منقول ہی کہ ریش مبارک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی اونکی سینہ کو پر کیا تہا اور اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور اسیطرح عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ریش مبارک
تہی اور حضرت محبوب سبحانی کی بہی ریش مبارک طویل و عریض تہی یہہ سب مدارج النبوت مین مذکور ہی اور حضرت کی خضاب کرنی مین اقوال
علما مختلف ہین تحقیق یہہ ہے کہ آپ نی خضاب نہین فرمایا کسواسطی کہ سفیدی حضرت کی موی مبارک سر اور ریش کو حد خضاب کو نہین پہنچی ہے
تمام سر اور ریش مبارک مین چودہ یا سترہ یا اٹہارہ بال سفید ہوی تہی بر تقدیر بیس ہی کہ تہی جب ادہان فرماتی سفیدی بالونکی پوشیدہ ہو جاتی ہی
حاجت خضاب کی نہ تہی اور انس بن مالک سی روایت ہی کہ لحیہ شریف مین چند بال سفید تہی اگر چاہتا مین گن لیتا اور اسقدر آپکی سر مبارک مین اور
خضاب نہین کیا حضرت نی قائلین خضاب جو کہتی ہین کہ تہا انس نی بالون شریف کو کہ اونکی پاس تہی وہ مخضوب تہی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ مخضوب
نہ تہی بلکہ ممزوج و مخلوط بہ طیب تہی بسبب اختلاط خوشبو کی ایسی دکہائی دیتی تہی کہ گویا مخضوب ہین اور احتمال ہی کہ اونکو مخضوب کیا ہو انس نی تاکہ محکم رہین
اور دیر تک ٹہرین اور اسیطرح بعض احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہین تاویل ہین تحقیق محققین یہی ہے کہ آپ نی خضاب نہین فرمایا اور موی مبارک
ریش و سر کی اسقدر سفید نہ تہی کہ لائق خضاب ہوتی اور حضرت قص شوارب اور اظفار روز جمعہ فرماتی تہی اور بعض روایات مین پنجشنبہ آیا ہی اور کیفیت
ناخن تراشی مین کچہہ ثابت نہین لیکن اسقدر کہ ابتدا مسبحہ یمنی سے کرتی اور ختم انگشت پر اوسی ہاتہہ کی فرماتی اور مسواک اور شانہ حضرت سی جدا نہین
ہوتا تہا اور جب ادہان کرتی ریش مبارک مین شانہ فرماتی اور آئینہ مین جمال شریف کہ مطلع انوار الہی اور مظہر اسرار نامتناہی تہا دیکہتی تہی صلی اللہ
علیہ وآلہ قدر حسنہ و جمالہ چہبیسوین گردن شریف رشک مینای بہشت بکمال خوبی حد اعتدال پر درخشان اور نور افشان تہی اور اسقدر صفائی اور
آب و تاب رکہتی تہی کہ آئینہ جسکی صفائی کی روبرو شرمندہ تہا گویا چاندی کا تصویر کا عالم تہا اور حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہی کان عنقہ جید دمیة

فی صفاء الفضۃ یعنی تھی گردن آپکی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین ہے ۔ دمیہ بضم دال بت کو کہتے ہین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایۃ اور صاحب
قاموس کہتا ہے کہ رخام یعنی سنگ سفیدی اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ ہے صفت مین اور تحسین مین ہے ۔ اور حاشیہ شمایل وغیرہ مین کہ دمیہ یعنی غزال لکھا ہے سو
کی لکھا ہے سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی **اکیسوین** شانہ مبارک اونچے اونچے اونپر بال اور دونو مین کچھ جدائی تھی چنانچہ اوسکے بیان مین بعید ما بین المنکبین
وارد ہو یعنے درمیان دو نو شانونکے بعد اور مسافت تھی **اور** بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑھا ہے **اور** بعضون نے اوسکو بعریض الصدر تفسیر کیا ہے
عرض صدر اگرچہ وصف جداگانہ ہے لیکن ان دونو وصفون مین تلازم ہے یعنی ایکدوسریکو لازم ہے **بائیسوین** بغل شریف کمال سفیدی سے ہمرنگ بدن
کی تھی اور یہہ از جملہ عجائبات اور خواص حضرت سے ہے کہ بغل سب آدمیون کی مائل بسفیدی ہوتی ہے ۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ بال آپکی بغل مین نہ تھے
لیکن اس روایت مین کلام ہے ۔ اور بعض احادیث مین آیا ہے حتی ینتف ابطیہ کندہ کرتے تھے اپنی بغلوں کے بالونکو اور حضرت کی بغلون سے خوشبو مشک
کی آتی تھی چنانچہ بعضے صحابہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجکو اپنے ساتھ سُلایا حضرت کی بغل کا پسینا میں نے سونگھا بو مشک اوس سے آتی تھی **تئیسوین**
سینہ مبارک عریض و چوڑا اور فی الجملہ اوبھرا ہوا تھا اور فائدہ اس ترکیب مین یہہ ہے کہ سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن
اسرار ذات مطلق تھا اس سبب سے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے **چوبیسوین** شکم مبارک نہایت
ہموار اور صاف برابر سینہ کے تھا چنانچہ حدیث مین وارد ہے سواء البطن والصدر برابر شکم اور سینہ مراد اس سے ہموار ہے ۔ حدیث ام ہانی مین آیا ہے
کہ دیکھا مینے شکم مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قرطاس بالائی یکدیگر تہ کیے ہوے رکھے ہین یہہ کنایہ کمال نرمی اور صفائی سے ہے یعنی
شکم مبارک کمال نرم اور صاف تھا **اور** حدیث ابن ہالہ مین آیا ہے دقیق المسربۃ مسربہ بفتح میم و سکون سین مہملہ و راے مضموم نقطہ دار حدہ
وہ بال ہین کہ اوپر سینہ کے تا ناف ہون یعنی بالونکا ایک خط باریک ابتدای سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کھنچا تھا باقی سینہ اور شکم
صاف تھا اور حدیث شریف مین آیا ہے عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنی سوا اوس خط باریک بالونکے چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا
پچیسوین پشت مبارک آپکی گویا نقرہ گداختہ تھی یعنی نہایت سفید اور صاف اور ہموار تھی اور استخوان شانہ مضبوط اور پُر گوشت تھی اور
دونو شانونمین **مہر نبوت** چنانچہ حدیث مین آیا ہے وبین کتفیہ خاتم النبوۃ وہو خاتم النبیین یعنی درمیان دونو شانونکے مہر نبوت تھی اور
آپ خاتم الانبیا ہین اور وہ ایک چیز اوبھری ہوئی تھی اجزای بدن شریف سے رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے تھی اوسکو خاتم نبوت کہتے تھے **اور** یہہ
مہر نبوت ایک آیت آیات الٰہی سے تھی ۔ حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہے کہ مبعوث ہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست
مین تھی الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت اونکی درمیان دونو شانونکے تھی اور بعض روایات مین عند کتفہ الیسرے اور بعض مین عند کتفہ الیمنی وارد ہے
اور یہہ دونو روایتین منافی روایت بین الکتفین کے اشہر روایات ہے نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونو شانونکے ہونا مستلزم ہے کہ نہین

کہ میانہ اوسکے دونوں کے ہوا کرپائیں بائین طرف یا داہنی طرف شانہ کے ہو تب بھی درمیان دونوں شانوں کے ہونا اوسپر صادق ہے اور تشبیہ مہر نبوت مین
روایات مختلف ہین بعضوں نے مانند تکمہ حجلہ عروس اور بعضوں نے مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہے اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت مین ستے
اور اوسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمع تھے کہ صورت حرفونکی نمود ارتھی جیسے کہا جاتا ہے کہ اوسپر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
بعضوں نے کہا اوسپر لکھا تھا اللہ وحدہ لاشریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنی جسطرف تو متوجہ ہو پس تو فتحیاب ہی محدثین نے لکہا ہے کہ مہر نبوت
علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابون مین ہے اور صیانت اور حفاظت قدح اور طعن و انکار
سے ہے جیسے کسی چیز پر مہر کرین تا خلل و فساد اوسمین راہ نپاوے اور حق یہ ہے کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تہی حقیقت حال اوسکی حق تعالے
کو علوم ہے چہبیسوین دونوں ہاتھ آپکی دراز تہے اور درازی ہاتھہ کی کمال جود و عطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صریح ہے کلائیان چوڑی
اور دراز تہین ہتیلیان پر گوشت اور نرم اور نازک پہیلی پہیلی اور خوشبودار تہین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک سے روایت ہے ما مسست دیباجا
ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرا اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہاتھ نہین لگایا مینے دیبا
اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتیلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ سونگہا مینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مروی ہے کہ جب یتیم کے سر پہ ہاتھ پہیرتے شفقت سے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہے کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن
سمرہ کو جابر کہتا ہے کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو طبلہ عطار سے اور نزدیک طبرانی اور بیہقی کے آیا ہے
وائل بن حجر سے کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے اور مس کرتا ہے بدن میرا بدن حضرت سے پہر سونگہتا ہون اپنے ہاتھہ کو اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر
مشک سے اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکہا دست مبارک میری
پیشانی پر پہر مسح کیا میرے منہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت
تک سے مستورد بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مینے دست مبارک کو
تہا نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے اور مروی ہے کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منہ کو ہاتھ
لگایا تہا اوسکا چہرہ اسقدر روشن ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا اوس مین نظر آنے لگا ستائیسوین انگلیان دست مبارک کی
دراز اور باریک نہایت خوشنما تہین چنانچہ اوسکی تعریف مین مروی ہے سائل الاطراف یعنے کنارے اعضا کے کہ عبارت
انگلیون سے ہے دراز اور رواں تہی اور بعض روایت مین طویل الاصابع وارد ہے یہ معجزہ حضرت کی انگلیون کا مشہور ہے کہ چاند کو شق کیا
اور سنگریزون نے آپکی انگلیون مین تسبیح کی اور کہائیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ابریق مین ایک وضو کے مقدار پانی تہا

اور تین سو آدمی اوس وقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی حضرت نے اوسقدر پانی مین ہاتھ رکھا اوس وقت آپکی انگلیوں سے پانی نکلتا تھا یہان تلک کہ اون
سبھون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سے روایت ہی کہ ایکبار صحابہ کو روز حدیبیہ مین تشنگی ہوئی اور آپکی ایک چھاگل تھی اوسمین تہوڑا سا پانی تھا
حضرت نے دست مبارک اوسمین رکھا فی الفور پانی نے بکثرت تمام انگلیون سے مانند چشمہ کے جوش مارا سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین اگر ایک
لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے اٹھائیسوین ساق مبارک کی تعریف مین آیا ہے کان فی ساقیہ حموشۃ
بجای حطی باریکی ساق یعنی دونو ساق حضرت مین باریکی تھی اور مروی ہے کانہما جمارۃ جمارہ تنشم جیم وتشدید میم میانہ درخت خرما کہ اوسکو شحم
النخل عربی مین اور گابہا کھجور کا ہندی مین کہتے ہین بالجملہ دونو ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تھین تھوڑا نہ عریض اس سبب سے
رفتار مین سرعت تھی اور چلنے مین قدم رکھتے قوت سی خوب جما کر آگی جھکے ہوی گویا بلندی سے پستی کی طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار سبک تک آہستہ رو
نرم چال تھے اونتیسوین قدم مبارک اور اسکے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ یہہ کہ قدم شریف دونو دراز اور پر گوشت اور اونگلیان
پانو کی دراز اور باریک تھین اور انگشت سبابہ سب اونگلیون سے دراز تھی اور خنصر پر گوشت اور پر سے پانو دہلکتی ہوئے کہ اون پر پانی نہ ٹھہرتا ایڑیان
چہوٹی کم گوشت تھین ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ میرا باپ جنگ احد مین شہید ہوی قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمہ کا اپنی ملک مین
چہوڑا جب وہ باغ پہلا یہودیون نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین لگا لین مینی کہا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے نمانا آخر یہہ قصہ
حضرت کی حضور مین آیا آپ نے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو ۔ پہر حضرت اوس باغمین تشریف لائی اور انبار کلان خرمو کے گرد پہر کر قدم شریف اوسپر رکھا
اور فرمایا کہ قرض خواہونکو بلا کر خرمے اس خرمن سے اونکی قرض مین لگا دو ۔ جابر کہتے ہین کہ مین ناپ ناپ کر دینے لگا حق تعالی کی قدرت سے سب
قرض اونکا اوسی انبار سے ادا ہو گیا اور مین دیکہتا تہا اوس انبار کیطرف گویا اوس مین سے ایک خرما بہی خرچ نہین ہوا ۔ ای مسلمانون دیکہو
یہہ ایک شمہ اثر برکت قدم شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت سی کتب سیر مین مرقوم ہین اور حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور اپنی
انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام کو اپنی آگے روانہ کرتے اور آپ سب سے پیچہے چلتے اور حدیث مین وارد ہے کہ حضرت
فرماتی کہ پیچہا میرا فرشتونکے لیی چہوڑ دو یعنی آپ کی پس رو فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تہا اور حدیث ابو ہریرہ رض مین آیا
ہے کہ ندیکہا مینے کسیکو شتاب تر راہ چلنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نوردیدہ ہوتی تھی زمین آپکے واسطے اور ہم سب مشقت مین
ڈالتے تہے اپنی جان کو اور دوڑتے تہے کہ حضرت کی ساتہہ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تہے اور اضطراب رفتار مین نہین کرتے تھے یعنی آپ باوصف
سرعت رفتار بے رنج اور بدون مشقت چلتے تہے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کہنچا تہا کنارون سی گوشت لٹکا نہ تہا تیسوین جسم شریف
پر اتفاق رکہتے ہین چنانچہ وارد ہے کان ابیض ملیحا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تہا ۔ ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا حیطہ تحریر سی خارج ہے

اوسکی کیفیت وحالانی ہے بیانی — بالجملہ رنگ شریف حضرت کا سفیدی خالص نہ تہی کہ ربودگی نظر کیتے ہو بلکہ سفیدی ملیح تہی کہ اوسکو تفسیر کیا ہے ساتہ مایل بسرخی کے چنانچہ مروی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشرب بحمرت یعنی مختلط بسرخی تہی اور تنظر اس اختلاط کی وصف رنگ شریف مین واقع ہے یعنی گندم گون ظاہر ہے کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا ہے اور اسیواسطے بعضون نے لکہا ہے کہ مراد سمرت سی حمرت ہی کہ مختلط بسیاہی ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعرض میان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تہا کہ اسیکو گندم گون بہی کہا ہے اور حق یہہ ہے کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہے اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تہی — براء بن عازب کہتے ہین کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنی دہاری دار پہنے دیکہا پہر دیکہتا تہا مین حضرت کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف حضرت کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تہا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ قاعدہ اور دستور یہہ ہے کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب اور کارندے کو سرفراز کرتا ہے تو ایسا معاملہ مہربانی خاص کا اوسکے ساتہ عمل مین لاتا ہے کہ سب آدمی معلوم کرین کہ یہہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہے اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے — اسیطرح پاک پروردگار نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات سے برسالت منتخب اور برگزیدہ کر کے اپنی خاص مہربانیون کے ساتہ مخصوص کیا تا سب معلوم کرین کہ یہہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون ومکان اور مالک زمین وآسمان کا ہے یہان تک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے اور فضیلتین حضرت کو جو حق تعالی نے بخشین ہین دو قسم ہین ایک قسم وہ کہ اور انبیا بہی اوسمین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اوسی وصف اور صفت مین ہے علاوہ جو جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات مین جدا جدا تہے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات مجمع صفات مین مجتمع اور یکجا ہوے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو ہے ظاہر ہے مثلا بیس چراغ بیس مکانون مین جدا جدا روشن ہون اور اونہین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین فضیلت اوس مکان کی کہ جسمین بیس چراغ روشن ہین روشنی مین اون مکانون پر کہ وہان ایک ایک چراغ اکیلا روشن ہو معلوم — اور متیقن ہے اسیطرح حضرت کی ذات با صفات نسبت ذوات سایر انبیا کی قیاس کیا چاہیے چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داؤد اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسی اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب کمال ذات سرور کائنات مین یکجا فراہم ہوے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کی ساتہ ہے اور کسی نبی کو اوسمین شرکت نہین جیسے انواع ولایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفا اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمی اور جہاد اور سوا انکے اور کمالات کہ بجای خود مصرح ہین اور تفصیل بعضونکی اونمین سے رسالہ تحریر الشہادتین مین مسطور ہے مخصوص حضرت کی ساتہہ ہین اور صفات خلقیہ مین جیسے آگے پیچہے سے برابر دیکہنا اور اندہیری اوجالے مین برابر دیکہنا اور بغل شریف کا سفید ہمرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی کا تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہونا

اور پسینے سے عنبر و مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت قضاء حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اوس مکان میں بوی مشک کا آنا اور اثر قصل کا زمین پر نہ دیکہنا اور ختنہ کری کرائے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور بوقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹہانا اور کلمہ پڑہنا اور کلام کرنا اور فرشتوں کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپکے ساتھ باتین کرنا اور بوقت اشارہ آپکی طرف مائل ہونا اور گہواری مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کی ہمیشہ آپکے سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کی بدن اور کپڑون پر مکہی کا نہ بیٹہنا اور جس جانور پر سوار ہونا اوس جانور کا تا مدت سواری بول و براز نکرنا اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت ہی کہ حضرت قبر مین زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑہتے ہین اور حضرت کی قبر مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہے کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بہیجتا ہے وہ اوسکو آپکے حضور مین پہونچاتا ہے اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتی ہین اعمال امت کی اور آپ اونکے واسطے استغفار کرتی ہین اور منا قب جلیلہ اور فضائل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ ہے کہ حق تعالی نے قرآن شریف مین آپکی حیات اور بقا کی قسم کہائی آیت لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون قسم حیات تیری کی تحقیق وہ اپنی مستی مین بہکے ہوی ہین جمہور اہل تفسیر متفق ہین اسبات پر کہ یہہ قسم ہی پروردگار عز و جل سی بمدت حیات اور بقاء حضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور یہہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہی جیسے عاشق اپنی معشوق کی قسم کہای اور کہے تیری جان کی قسم۔ ای مسلمانون قدر و منزلت اس قسم کی محرمان اسرار کو کہ اس راز و نیاز سے واقف ہین معلوم ہی کہ اس قسم سے کیا تراوش کرتا ہے ابن عباس سی روایت ہے کہ پیدا نکیا حق تعالی نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوسکی حیات کی قسم کہائی نہ غیر اوسکی اور ابو الجوزا کہ اجلہ تابعین سی ہین کہتی ہین کہ سوگند نکہائی حق تعالی نے کسی کی حیات کی سوای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگتر ین خلق ہین نزدیک حق جل و علی کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کہانا حق تعالی کا بحیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہی کہ ہماری واسطے کہ قسم کہائین ہم آپکی حیات کی اور امام احمد کہتے ہین کہ اگر کوئی قسم حضرت کی حیات کی یمین منعقد ہوتی ہے اور اگر کہائی ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہی بسبب ہونی حضرت کے ایک دو رکن شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہی کہ حضرت کی قسم کہاتی ہین اور کہتی ہین بحق اوسکے کہ پوشیدہ کیا ہی سکو اس قبر نے اور بحق ساکن اس قبر کہ یعنی قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عنوان سورۂ آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد یعنی قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو حلال ہے بیچ اس شہر کی یہی بات ظاہر ہے کہ زیادہ تر اوس کی تشریف اور تعظیم متصور نہین کہ متنبہ کیا حق تعالی نے قسم کو بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کی اوس شہر مین ابن عباس کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین اور مواہب لدنیہ مین حضرت عمر سے روایت ہی کہ اونہون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بابی انت وامی یونہی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کہائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ حیات سائر انبیا کی اور یونہی فضیلت آپکی پاس خدا کی اس حد کو کہ سوگند کہائی آپکی خاک پاک کی اور کہا آیت لا اقسم بہذا البلد یعنی قسم کہاتا ہون مین بلد کی کہ عبارت زمین سی ہے کہ اوس پر چلتی ہین

قسم کہانا خاک پاکی ہی اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکی ادراک سی قاصر ہی جو صاف بین اور پاک نظر واقف اسرار راز و نیاز عاشق
و معشوق ہین وہی ان باتونکی کیفیت اور لذت پاتی ہین مع ہذا جو کچہ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہی اور منجملہ خصائص حضرت کی یہ ہی کہ عالم ارواح مین اول
آپ پیدا ہوئی اور پہلی الست بربکم کیا نہین ہین پروردگار تمہارا کی جواب مین پہلے ہان آپ نی کہا اور سیر معراج مخصوص آپکی ساتہہ تہی اور سواری براق بہی مخصوص
آپکی تہی اور اوپر آسمانون کی جانا اور حد قاب قوسین او ادنی کو پہونچنا اور دیدار الٰہی سی مشرف ہونا خلاصہ آپکا ہی اور فرشتونکا فوج و حشم ہونا اور آپکی
ساتہہ ہوکر کافرونسے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیبہ غریب جو آپسے ظاہر ہوئی ہین کسی پیغمبر سے اور ظاہر نہین ہوے اور پہلے قبر سے
سر اوٹہانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹہنا
اور مقام محمود سی مشرف ہونا اور لواء الحمد کا ہاتہہ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کی سایہ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتہہ
اپنی امتونکے آپکی پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپسے شروع ہونا اور شفاعت عظمی مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذرنا اور حضرت فاطمہ
آپکی صاحبزادی کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکہین بند کرلینے کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپکا کہولنا اور روز قیامت کی مرتبہ وسیلہ مشرف
ہونا یہ سب مخصوص حضرت کی ساتہہ ہی اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوا آپ کی اور کسی پیغمبر کو میسر نہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہ ہی کہ حضرت
قیامت کی دن حق تعالی کیطرف سی بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سی ہونگے اور بالجملہ بعد خدا کی سب مخلوقات سی افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم
ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مناقب اور مدائح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ
اور خصائل محمودہ حضرت علیہ السلام کی زیادہ از حد اور بیشمار ہین مقدور بشر نہین ہی کہ سب کو احاطہ کرے اور معجزات حضرت کی جو کتب احادیث و سیر مین
قلمبند ہین چونکہ ہم ہزارہین مسلمانونکو لازم ہی کہ موافق ارشاد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مین لاکر ہمیشہ ذکر خیر آپ کا کیا کرین اور مدام درود
وسلام مین مشغول رہین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فصل تیسری اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بیان مین جاننا چاہیے کہ خلق بضم خا سیرت باطن کو کہتے ہین جیسا کہ خلق بفتح خا صورت ظاہر کو اور قاموس مین ساتہہ دونو پیشون
اور جزم کی بمعنی سجیہ اور طبع کی لکہا ہی اور خلق کی معنے عقلا کی نزدیک ایک ملکہ ہی کہ نسبت اوسکے افعال بسہولت اور آسانی صادر ہون اور اسکا
بیان کتب معقولات مین کیا گیا ہی اور اختلاف اقوال اسمین ہی کہ خلق غریزی ہی کہ حق تعالی نی ہر شخص کو اوسپر پیدا کیا ہی یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب
و ریاضت حاصل کرسکے قول بعضونکا یہ ہی کہ غریزی ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ جناب حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ قسمت کیی حق تعالی نی درمیان تمہارے اخلاق جیسے قسمت کئی ارزاق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی ہل گیا تو یقین
کرو اوس خبر کو اور اگر بیان کری کہ فلانی شخص نی خو اپنی چہوڑ دی باور نکرو یہ روایت بخاری مین ہی مگر ارسال رسل سے یہی ہے کہ تہذیب اخلاق

حاصل ہوا اور یہی نتیجہ صحبت علی اور فقر اتبع سنت سید الوری سے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل ہین تمام انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنے یہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنے ایک کو اوپر دوسرے کے + اور یہ بات بھی عقیدے مین داخل ہی کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہین پہنچتا اور شفائی قاضی عیاض مالکی مین مسطور ہے کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کی سب مفطور و مجبول ہین مکتسب و معمول نہین اور حاصل ہین اول فطرت اور اصل خلقت مین بی مدخلیت اکتساب و ریاضت کی بسبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور اجتماع مکارم اخلاق و محامد صفات کی ثنا کی ذات باری عز اسمہ نے اپنی حبیب کی فرقان مجید مین اور فرمایا آیت انک لعلی خلق عظیم یعنی تحقیق تو ہر آئینہ خلق بڑا رکھتا ہی :: اور فرمایا آیت وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اور ہی فضل خدا کا تجھپر بڑا اور خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی اوٹھایا گیا مین تاکہ پورا کرون مکارم اخلاق کو + اور جس ذات ستودہ صفات کا معلم رب کریم اور مودب قرآن عظیم ہو کیونکر یہ مکارم اخلاق و محاسن افعال اوسمین جمع نہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خلق حضرت سے سوال کی گئین جواب دیا کان خلقہ القرآن یعنی تہا خلق اوسکا قرآن فرد وصف خلق کسیکہ قرآن است + خلق را وصف او چہ امکان است + حقیقت وہ ہی کہ کوئی فہم اور کوئی قیاس علو مقام اور رتبہ حال عظیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہیے اور ہی سوای ذات باریتعالی نہین جانتا اور پہچانتا تاویل آیات متشابہات قرآنی سوای خدا کے اور کو معلوم نہین پس باعتبار وسعت اور عظمت اخلاق کی بعثت فرمائی حضرت کی طرف کافہ ناس بلکہ ملائکہ اور جن وانس کی تمامہا ایسا ہی آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے آیت یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی ای لوگو تحقیق مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف + اور آیت لیکون للعلمین نذیرا یعنی تاکہ ہون عالم کی لوگونکو ڈرانیوالا اور آیت وما ارسلنک الا کافۃ للناس یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہی مگر لوگونکو الاسبکو + اور سوای اسکے اکثر آیات واحادیث اسپر دال ہین عقل کامل و علم شمائل حضرت کا معلوم و ظاہر ہوا اخلاق شریف بہی اسواسطے کہ منبع اور منشا اخلاق کا عقل ہی کہ اوسی علم و معرفت اور ثقوب رای اور جودت فطنت اور اصابت فکر اور نظر عواقب امور مین اور مصالح نفس اور مجاہدہ شہوت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اقتنای فضایل اور تجنب رزایل سے حاصل ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہے لوگونے حقیقت عقل مین اور کلام اوسمین حد کثرت کو پہونچا ہی اور قاموس مین کہا ہی کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبح اور کمال و نقصان اونکا ثمرات اور نتائج عقل سے اور عقل نام ایک قوت کا ہی کہ مبدا اور منشا اوسکا علم ہے اور آگاہی عقل ہیات محمودہ انسانی کو حرکات و سکنات مین کہتے ہین اور یہی خواص و آثار عقل سے ہی غرضکہ قول محقق یہ کہ عقل نور روحانی ہی کہ بواسطہ اوسکے معلوم اور دریافت ہوتی ہین علوم ضروریہ و

نطفہ اور ابتدا وجود عقل کا نزدیک اختنان ولدسے ہو رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہے یہانتک کہ کامل ہوتی ہے سن بلوغ مین پس کمال علم و عقل حضرت کا اوس مرتبہ تہا کہ نہین پہونچا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سواے حضرت کی اور عقل مین اور فکر اکتساء اوس افاضہ مین حیران ہین اور جو کوئی تتبع کرے مجاری احوال اور حمایہ صفات اور محاسن افعال اور مطالعہ کرے جوامع کلم اور حسن شمایل اور بدایع سیر اور سیاست انام اور تقریر شرایع اور تاصیل اداب جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سماویہ اور صحف منزلہ اور سیر امم خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر حضرت کی عرب کی حق مین کہ مثل وحوش شیاردہ صاحب طباع متنافرہ متباعدہ تہے اور مرتبہ جہل ونادانی وجفا مین یکتا کس قدر تحمل اونکی جفا اور صبر ایذا پر فرمایا کہ رام ومنقاد ہو کر طریق سلوک راہ خلا اور احراز سعادت عقبی اختیار کیا وہ شخص جانیگا کہ بغیر تعلم ودراست وممارست و ملازمت کتاب اور بے مطالعہ کتب متقدمین اور جلوس علما اہل کتاب کے پاس کس درجہ ومرتبہ علم شامل وعقل کامل رکہتے تہے اللہم صلی علے محمد والہ بقدر حسنہ وجمالہ اور صبر سید انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کا بلا وایذا پر سخت وبہت زیادہ اور سخت تر تہا جیسا کہ فرمایا ہے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت یعنی نہین ستایا گیا کوئی نبی میرے برابر اور حدیث مروی ہے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ نہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قصیہ مال ومنال اور اوسکے مثل مین کسی سے انتقام فرماتی تہے واسطے اپنے نفس کی مگر اوس صورت مین کہ کوئی شخص حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجہے اوس سے انتقام فرماتی واسطے خدا کی اور سبب صبر ونبے برالبتہ اور صعب تر صبر حضرت کا غزوہ احد مین تہا کہ کافر محاربہ ومقاتلہ کرتی تہے اور طرح طرح کی آزار وتکلیف دیتی تہے باوجود اسکے عوض مین اوسکی شفقت ورحم کی راہ سے عذر رکہکر اونکی حق مین دعا فرماتی اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون یعنی یار خدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہین جانتی + اور توریت مین لکہا ہے کہ مقابلہ جہل مین حلم آپ کا زیادہ ہوتا تہا جسقدر کوئی جہل کرتا آپ حلم زیادہ فرماتی چنانچہ ایک یہودی نی بوعدہ معین آپ سی خرما خریدی اور حصول اوسکا حوالہ کر دیا آگی تسلیم خرما سی اور آیا دو تین دن پہلی وعدے سے واسطے لینی خرمونکی اور تقاضا شدید کیا اور دامن قمیص مبارک اور ردا پکڑلی اور نظر تیز وتند سی دیکہہ کر کہا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہین دیتی اور تم ای اولاد عبد المطلب حیلہ گر ہو ادای حقوق مین پس حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا کہ ای دشمن خدا میرے سامنی پیغمبر خدا کی حق مین ایسے کلمات گستاخانہ وبی ادبانہ کہتا ہی قسم خدا کی اگر مجہے خوف نہ فرماتی حضرت کا نہوتا جدا کر دیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بآرام وآہستگی دیکہتی تہے اور از راہ تبسم فرماتی تہے کہ ای عمر رض تمہین لایق تہا کہ مجکو حسن ادا اور اس مرد کو حسن تقاضا امر کرتے پس جاؤ اور ادا کرو حق اسکا اور بیش صاع زیادہ حق سے اسی دو سبب ڈرانی اور تشدید کے کہ تمہاری جانب سی واقع ہوئی ہی پس حضرت عمر رض نے سوافق حکم پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہودی نی کہ سب علامات نبوت نبی اخر الزمان کی توریت سی مین جانتا تہا مگر یہہ دو خصلتین کہ اونکا امتحان کیا تہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ کردانکر کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہی کہ پیغمبر صلعم

اوسکے اور ہم بہی حضرت کی ساتہہ اوٹہے دیکہا کہ ایک اعرابی نے آکر ردای مبارک حضرت کی کہینچی اور بسبب خشونت چادر کے گردن شریف مین خراشید گی ظاہر ہوئی اوسوقت حضرت نے طرف اعرابی کے متوجہ ہوکر پوچہا کہ کیا غرض ہے تیری کہا یہہ دو نو اونٹ میرے باردار کردو آپ نے فرمایا جب تک تو مجکو اس حالت کشش سے رہا نکریگا اعرابی نے کہا نہی امین تمہین نہین چہوڑنے کا تا وقتیکہ یہہ دو نو اونٹ میری بار دار نہون گی پس حضرت نے ایک آدمی کو بلا کر حکم دیا کہ ایک مین خرما اور دوسرے مین جو بہردو **اور** منجملہ عفو وصفح حضرت سے ہے درگذر کرنا لبید بن الاعصم یہودی سے کہ آپکو جادو کیا تہا **اور** ایک یہودیہ خیبریہ سے کہ بکرے کی اندر حضرت کو زہر دیا تہا **اور** روایت ہی کہ ایکبار حضرت قیلولہ سی بیدار ہوکر کیا دیکہتے ہین کہ ایک اعرابی تلوار کہینچے سر مبارک پر کہڑا ہے اور یہہ بات کہتا ہی کہ اب کون روک اور بچا سکتا ہے آپکو مجہسے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتہہ سے اور پکڑ لیا حضرت نے اوسکا ہاتہہ اور ارشاد کیا کہ اب کون شخص مانع اور بچانیوالا ہے تجکو میرے ہاتہہ سے پس ڈرا وہ شخص اور کانپا اوسوقت پیغمبر خدا نے ازراہ اتساع خلق کے اوسے عفو فرمایا **اور** ہرچند آپ جہاد اور سختی کفار ومنافقین پر جانب حق تعالی سے مجاز و مامور تہی **ایت** یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ اے نبی جہاد کر ساتہہ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر اوپر اونکے لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کی اخلاق محمودہ پر درگذر فرماتی **اور** شیوہ منافقین کا حضرت کی ساتہہ یہہ تہا کہ غیبت مین ساحر و کاہن و مجنون کہتے اور جب رو برو آتی تملق تعریف کرتے دورو ئی انسان مین ایسی بد خصلت ہی کہ اکثر نفوس اوس سی متنفر ہوتے ہین اور مکافات اوسکے بدی کی ساتہہ پیش آتے ہین کہ جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُہَا یعنے بدلا برائی کا برائی ہے ویسی ہی مگر حضرت اوسکی عوض مین عفو رحمت و استغفار فرماتی **بیت** بدی را بدی سہل باشد جزا۔ اگر مردی احسن الی من اسا: حدیث بخاری مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ ایک مرد نے اذن چاہا آپ پاس آنیکا آپ نے اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور نظر مبارک اوسپر پڑی فرمایا یہہ مرد ہے اپنے قبیلہ مین جب آکر بیٹہا مباسطت و مشاغلت اوسکے ساتہہ فرمائی جب چلا گیا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوس راز پر آگاہی چاہی حضرت نے ارشاد کیا کہ مین فحاش اور زشت خو نہین کہ لوگ مجہسے اجتناب اور پرہیز کرین غرض آپ کی تالیف قلوب تہی تا تشنگان تیہ ضلالت ستعا جابت بابرکت ہوکر محلی باسلام اور مجلی با ایمان ہووین اور تنبیہ و سرزنش ہی است مرحومہ کو سرکشی اور تجبر و تکبر سے اور رام ہی مدارا اور تلطف پر لیکن فرق ہے مدارات اور مداہنت مین باعتبار دنیا اور دین کی کہ مدارات امور دنیاوی مین محمود ہی اور مداہنت امور دینی مین مذموم **بیان تواضع** فی الصراح تواضع فروتنی نمودن و نرم گردنی کردن **اور** قاموس مین بمعنی تذلل اور الضاح جہکانا اونٹ کا اپنی پیٹہ کو تو پاوٴن اوسکے گردن پر رکہین اور اشتقاق اوسکا وضع سی کیا ہے کہ بمعنی فرونہادن کی مستعمل ہی اور ضد اوسکی کبر ہے اور صنعت کہ ملا ہی ساتہہ تواضع کے لیکن تواضع وسط ہی کبر اور صنعت مین **اور** منجملہ تواضع انکی سی ایک یہہ ہی کہ جب مخیر کیا حق تعالی نے اونکو درمیان نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کی حضرت نے نبوت عباد اختیار فرمائی **اور** کبہی آپ نے کسی خادم پر غصہ نہین کیا اور نہ مارا او واسطے انتقام نفس اپنی کے مگر واسطے دین خدا کے ۔ لوگون نے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلوت سرائی عالیمقام کا

پوچہا جواب دیا کہ ذات والاصفات حضرت کی نرم ترین لیام و ضحاک اور کبھی آپ نے پاے مبارک دراز نہین فرمائی مجلس اپنی اصحاب کی مین اور جب کسی اصحاب و اہل سنے آپکو پکارا جواب مین اوسکی لبیک فرمایا اور سبکو آپ تالیف کرتے تہے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اوسی و اسطے کرتے اوس قوم پر اور سب ہمنشینونکو از راہ عنایت و التفات نفقہ فرماتے اور نصیب و حصہ اونکا دیتے ہر گز کوئی گمان نکرتا فاضلیت اور مفضولیت ایک کا دوسرے پر اور جسوقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے جب تک وہ بیٹہا رہتا آپ بیٹہے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے سر مبارک جہکا دیتے جب تک وہ عرض حال اپنے سے فارغ ہوتا سر مبارک بلند نفرماتے اور سب سے تیازہ روئی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوئے مبارک اپنا کسیکے زانو سے بڑہا کر نہ بیٹہتا اور انس بن مالک کہتے ہین کہ مین دس برس خدمت آپکی مین مشغول رہا کاہے آپ نے اف نکہا اور نفرمایا کہ یہہ کیون کیا اور وہ کیون نکیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اور بچہا دیتے کپڑا اپنا واسطے اوسکے اکثر اوقات اور تکیہ سر مبارک از راہ مکرمت مرحمت فرماتے۔ اور کبہی واسطے خاطر آنیوالے کے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار اوسکی حاجت کا فرماتے اور جب فارغ ہوتے اوس حاجت سے پہر نماز کو تشریف لیجاتے اور عیادت کرتے مساکین کی اور مجالست فرماتے ساتہہ فقرا کے اور اجابت کرتے دعوت غلام کی اور بیٹہتے اصحاب مین ملکر اور بیٹہتے آخیر مجلس مین اور سوار ہوتے حمار پر اور ردیف و خلف اپنے دوسرے کو سوار کرتے اور روایت ہی قیس بن سعد انصاری سے کہ اکابر انصار مین تہا کہ ایکدن حضرت میرے گہر تشریف لائے تہے بوقت مراجعت سعد میرا باپ واسطے سواری آپکے حمار لایا آپ اوسپر سوار ہوے سعد نے مجہے کہا کہ ای قیس آپکے ساتہہ جا حضرت نے مجہے فرمایا کہ سوار ہو مینے انکار کیا مجہا فرا دیا آپ نے فرمایا سوار ہو لے یا اولٹا پہر جا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یون فرمایا سوار ہو میرے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہے اور صاحب دابہ اولی ہے آگے بیٹہنے مین اور اسیطرح ایک سوار جاتا تہا آپکو دیکہکر نیچے اوترا اور آپ سوار ہوے اور اوس صحابی کو آگے اپنے بٹہایا اور عجیب و غریب تر اوس سے یہہ ہی کہ محب طبری نے مختصر السیر مین نقل کی ہی کہ ایکدن حضرت حمار بے پالان پر سوار طرف مسجد قبا کی تشریف لیجاتے تہے اور ابو ہریرہ پیادہ پا حضرت کی رکاب مین ساتہہ تہے فرمایا تجہے اپنے ساتہہ سوار کر لون مینے عرض کیا جو خوشی آپکی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابو ہریرہ رض نے سوار ہونیکا سوار نہوسکا آپ سی لپٹ گیا دونو زمین پر گر پڑے۔ اسیطرح دوسری مرتبہ اتفاق ہوا تیسری مرتبہ پہر آپ نے یہی فرمایا کہ سوار ہو مینے قسم کہائی خدا کی کہ جسنے پیرسالت مشرف کیا ہی تمہین تیسری مرتبہ مجہے آپ کو گرانا منظور نہین اور طبری مین یہہ بہی مذکور ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین تہے امر کیا یارون کو واسطے اصلاح ایک بکری کی پس اوٹہا ایک اصحاب مین سے اور کہا اسکو مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پاک کرونگا تیسرے نے کہا پکانا اسکا مجہپر لازم ہے آپ نے کہا لکڑیان لانا ذمہ میرا ہے صحابہ نے عرض کی کیا ہم اس کام کو کفایت نہین کرتے آپ نے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن مجہے خوش نہین آتا کہ مین ممتاز ہوکر تم سب سی جدا بیٹہون اور اس کام مین ساتہہ تمہارے شریک نہون ایسے بندے سے خدا بہی ناخوش ہوتا ہے اتفاقاً ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک کا ٹوٹ گیا تہا ایک صحابی نے عرض کی کہ مین اوسے درست کردونگا مجہے عنایت کیجیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہہ بات مجہے ناگوار ہے کہ از راہ امتیاز

مین الگ بیٹھون اور کسی سے کام خدمت لون ایک مرتبہ ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کیطرف سے آئے تھے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد ہوے صحابہ
نے خواہش کی کہ ہمین اجازت ہو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ ان لوگون نے خدمت وتکریم ہمارے یارون کی بہت سی کی تہی مین چاہتا ہون
کہ مکافات اوسکی بذات خود بجا لاون غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے تہے مثل دودہ دوہنے بکریون اور سینے کپڑون اور دینے گہانس اونٹ اپنے کو
اور اوسے پابند کرنا اور خادم کے ساتہہ کہانا پکانا اور خمیر کرنا اوسکے ساتہہ اور مدد کرنا خادمات مین اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سودا اورونکا
بہت سی کام کبہی ذات خود اور کبہی بغیر خود اور کبہی بمشارکت غیر کیا کرتے تہے اور مواہب مین لکہا ہے کہ صادر ایسے کام کا حضرت سے کبہی کبہی ظہور
مین آتا تہا غلام وخادم آپ کی اکثر یہہ کام سرانجام دیتے تہے پوشیدن سراویل کہ جسے تنبان کہتے ہین اوسمین اختلاف ہے ابن قیم جوزی کتاب ہدی
مین لکہتا ہے کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنی ہونگی یہہ روایت ضعیف ہے اور ابو ہریرہ رضی نے آپ سے مقدمہ
سراویل مین سوال کیا کہ رات دن اور سفر وحضر مین عادت شریف استعمال سراویل کی ہے یا نہین جواب دیا کہ نعم یعنی ہان اور ابن حبان وطبرانی
وعقیلی بہی اس حدیث کو باسانید ضعیفہ لائے ہین لیکن مدار اوس حدیث کا اوپر یوسف بن زیاد واسطی کے ہے اور وہ راوی بہت ضعیف ہے اور
کہا ہے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جسدن شہید کیا پاؤن مین اونکے سراویل تہے اور تحقیق اس کلام کی شرح سفر السعادت مین بہت کی گئی
جسے منظور ہو وہان دیکہ لے اور ہیبت آپکے جمال باکمال مین بدرجہ غایت تہی کہ بڑے بڑے مشہور دلیرونکا بروقت حضوری زہرہ آب ہوتا
تہا لیکن باوجود اسکے تواضع اور خلق اس مرتبہ تہا کہ بمجرد ملاحظہ آثار رعب وقہر اس حضرت کمال التفات سے تسکین فرماتے تہے چنانچہ لکہا ہے کہ ایک روز ایک
شخص آپکے پاس آیا بمجرد نظر جمال باکمال کی مارے ڈر کے کانپنے لگا آپ نے دلاسا دیا اور کہا کانپ اور ڈر مت مین بادشاہ نہین ایک عورت قریشیہ کا بیٹا
ہون اور حضرت کی پاس ایک عورت کہ اوسکی عقل مین فتور تہا آئی اور کہا مجہے تمسے ایک حاجت ہے حضرت نے فرمایا بیٹھہ جس کوچہ مدینہ مین کہ چاہے
تو بیٹھون اور تیری قضای حاجت کرون پس بیٹھے رہے حضرت اوس عورت پاس جب تک کہ وہ اپنی عرض حاجت سے فارغ ہوئی اور روایت
بخاری مین آیا ہے کہ کنیزان مدینہ آتی تہین حضرت کی پاس اور آپکا ہاتہہ پکڑکر واسطے عرض حاجت اپنی کے جہان چاہتین لیجاتین آپ انکار نفرماتے
اور آپ بسبب کمال تواضع کے ہر بیوہ ومسکین اور آزاد لونڈی کے ساتہہ جس جگہہ کہ وہ لیجاتی گو باہر مدینہ کی ہو چلے جاتے اور ناخوش اور نارضامند حاجت
مندونکو نفرماتے اور عادت تہی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنے ظروف وآوند پانی سے بہر کر واسطے بیمارون کی آپکی خدمت مین لایا کرتے اور حضرت
بپاس خاطر عین موسم سرما مین ہر ایک ظرف پانی مین جدا جدا ہاتہہ ڈالتے تا دل شکنی کسیکی نہو گو کہ افراط سردی سے گزند دست مبارک کو پہونچے
اور حسن معاشرت ازواج مطہرات کی ساتہہ بہت رعایت فرماتے تہے لڑکیان انصار کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ساتہہ آکر کہیلا کرتین تہین اور
لیتے استخوان گوشت ہاتہہ عائشہ صدیقہ رض سے اور تناول فرماتے جس طرف از ظرف مین کہ عائشہ کہاتین اوسی طرف سے اوسی ظرف مین آپ نوش فرماتے

حالانکہ عائشہ رضہ حالت حیض مین ہوتین اور بسا اوقات مسواک اپنے ہاتہہ سے دیتی تہا عائشہ رضہ اپنی لعاب دہن سی اوسے نرم کردیتین پس ناشتہ دہن
مبارک مین لیکر مسواک فرماتے یہہ نہایت محبت اور تواضع پر دلالت ہی اور تکیہ فرماتے کنار عائشہ مین اور بوسہ لیتے اونکا حالت صوم اپنے مین اور
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخسار اپنے دوشہای مبارک حضرت پر رکہہ لیتین اور پس پشت حضرت کی اوٹ مین تماشا بازی حبشہ کا دیکہتین اتفاقاً
ایک مرتبہ عائشہ رضہ صغر السن تہین حضرت نی از راہ ملاعبت اونکی ساتہہ مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا آگی نکل گئین اور بار دیگر کہ اوس زمانہ مین عائشہ
رضی اللہ عنہا اندکی فربہ وتن دار ہوگئی تہین دوبارہ مسابقت فرمائی حضرت آگی نکل گیے اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوی اور ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
رونق افروز خانہ عائشہ ہوی تہے کہ ام سلمہ نے کچہ طعام بہیجا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہاتہہ مارا کہ وہ طعام سب گر گیا اور کاسہ ٹوٹ گیا حضرت نی کچہہ نفرمایا
اور کاسہ دوسرا گہر سے عائشہ کی لیکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہانا بہی اونکی گہر سے لیا اور بعض کہتے ہین اوسی پیالہ کی ٹکڑے جمع کیے اور کہانا زمین سے
اوٹہایا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سے از راہ اعتذار کی کہ ام المومنین نی غیرت وبی تاملی کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر مجبول ومخلوق ہونے
عورتون کی بیدانشی پر مردونکو چاہیے کہ بوقت آثار انکی غیظ وغیرت کی صبر کرین اور مواخذہ سی درگذرین اسواسطے کہ ہر شخص بوقت غلبہ غصہ کی محجوب العقل
اور مغلوب الفہم ہوجاتا ہی ـ حدیث مین آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ عنہا نی شوربا حضرت کیواسطے بہیجا تہا عائشہ صدیقہ رضہ نی بہ تکرار سودہ سی کہا کہ اول
تم کہالو سودہ نی نہ مانا عائشہ رضہ نی کہا نہین سنہ تمہارا اس شوربے سے الودہ کردون گی غرض کہ عائشہ نی اونکی منہ پر شوربا ڈالکر تمام منہ سودہ کا آلودہ
کردیا حضرت دیکہہ کر ہنسے اور فرمایا تم بہی عائشہ کا منہ شوربے سے آلودہ کردو یہہ تہا معاملہ حضرت کی ازواج مطہرات کی ساتہہ کہ کبہی مواخذہ اور معاتبہ نفرماتے
غیرت ومزاج پر انہیں اور سیرت حضرت کی ساتہہ اہل وعیال واصحاب وفقرا ومساکین وایتام وارامل واصناف وزوار کی اس غایت کمال کو
پونہچی تہی کہ فوق اوسکی متصور کسی بشر کا نہ تہا اور تمام اخلاق واعمال حضرت کی دال اوپر معجزات اور علامات نبوت کی تہے اور معاملہ بساطت وملاطفت
ومخالطت ومحادثت ومزاح کا کہ اصحاب کی ساتہہ وقوع مین آتا تہا محض مقصود دلجوئی اور خوش خوئی تہی ـ درمیان مزاح وملاعبہ حضرت کی ہزارون کا آثار
وآثار مضمر تہے ایکبار آپ غسل خانی مین تہے کہ زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ حضرت کی تہین آئین بطریق مزاح حضرت نی منہ پر اونکے پانی چہڑکا اوسکی برکت سی آبروئے
جوانی اور رونق بڑہاپی تک قایم رہی اور تغیر نہوی اور محمود بن ربیع کہ صغار صحابہ سی تہے پانچ برس کا سن اونکا تہا کہ آپ اونکی گہر مین تشریف لائے
اور محمود کی گہر مین ایک کنوان تہا ڈول مین اوسکی کچہہ پانی باقی تہا حضرت نی دہن مبارک مین لیکر از روی خوش طبعی کی منہ پر محمود کی ڈالدیا اوسکی
برکت سی ایسا حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکہا اسی سبب سی وہ صحابہ مین گنی جاتی ہین اور اونکی حدیث بخاری مین مذکور ہے اور ایک بات تواضع
حضرت کی یہہ تہی کہ کبہی طعام کو عیب نفرماتی کہ شور ہی یا ترش یا کم نمک ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول فرماتی اور نہ چہوڑ دیتے اس مقام سی ثابت ہوتا ہے
کہ نام رکہنا اور برا کہنا اور عیب نکالنا طعام مین خطا اور خلاف سنت ہی اگر یہہ نسبت پکانی والیکے عیب کری کہ کیا برا پکایا ہی نعمت ایسا ضایع اور برباد کیا ہے

وقوع اونسے اشیاء معیوبہ و مقبوحہ اور یہہ اثر ہی حیات قلب کا جسکا دل زندہ ہی خلق و حیا اوسمین زیادہ ہے اور شرع مین حیا نام ایک خلق کا ہے کہ باعث اوسکے آدمی فعل زبون اور تقصیر حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات حضرتؐ مین دونو طرح کی حیا علی وجہ الکمال موجود تہی حیات قلب اور اجتناب مکروہات سی بسبب اسی صفت کی آدمی کو حاصل ہوتا ہے الحیاء من الایمان یعنی حیا جز ہے ایمان کا اور بخاری مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا یعنے تہے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا زن دوشیزہ سے پردہ اپنے مین اور ذکر فی خدرہا کا حدیث شریف مین بحسب عرف و عادت کی ہے اور قید اتفاقی ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے بہ نسبت حضرتؐ خالی بشاعت سے نہین اور ذائقہ ارباب ادب و تعظیم پر خوش نہین آتا شاید بقصد مبالغہ بیان مقصود مین تیہہ واقع ہوئی ہوا اور مشائخ طریقت و واقفان حقیقت قدس اللہ اسرارہم سی تفسیر حیا مین بہت سی کلمات منقول ہین بعض اونمین سی قید تحریر مین پائی جاتے ہین ۔ ذوالنون مصری قدس سرہ نی کہا ہی کہ حیا وجود خوف و ہیبت ہی دل انسان مین باوحشت و ندامت بسبب پیش پونہچانی امور ناشایستہ بجناب باری عز اسمہ کی اور کہا ہے الحب ینطق والحیاء یسکت والخوف یقلق یعنے محبت گویا کرتی ہے محب کو بہ ثناو مدح محبوب کی اور حیا خاموش کرتی ہی بشہود تقصیر ادای حقوق محبوب مین اور خوف مضطرب و بی آرام رکہتا ہے عتاب و عقاب محبوب سی یحیی بن معاذ کہتے ہین جو کوئی شرم رکہتا ہے خدا سی طاعت و عبادت مین حیا رکہتا ہے اوس سے خدا معصیت و تعذیب مین اور صدور حیا کبہی بباعث کرم ہوتا ہی جیسے کہ حیا آپ کی ایک قوم سی طعام ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مین کہ وہ لوگ حاضر تہے اور بسبب دیر ازی قعود اونکی حضرتؐ بہت متاذی ہوی لیکن بمقتضائی حیا کہ مجبول ذات شریف تہی کچہہ نفرمایا حق تعالی نی ایذای حضرتؐ سی اوس قوم کو متنبہ فرما کر کہا آیت فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذالکم کان یؤذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق یعنے پس کہانا کہا چکو پس منتشر و پراگندہ ہو اور نہ بیٹہو آرام و چین سی باہم باتین کرنیکو یہہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہے پیغمبر کو پس وہ حیا کرتا ہے تمسے اور خدا نہین شرماتا سچ سے ۔ آدمی کو لازم ہی کہ ہردم عیوب نفس اپنے سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنے حق مین بری معلوم ہو دوسرے کے حق مین روا و پسند نہ رکہے اور ہمیشہ معائب خلق سے چشم پوشی و تغافل کرتا رہے ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک مرد حضرتؐ پاس آیا کہ اثر صفرت و زردی اوسکی کپڑون پر اسقدر ظاہر تہا کہ زعفرانی ہوگئی تہے آپ نی دیکہکر کچہہ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سی کہدو کہ یہہ کپڑے دہو ڈالے اور ایک روایت مین یہہ آیا ہی کہ اوتار ڈالے ایسے بات منہہ پر کسیکی مجلس مین نفرماتی کہ ہم چشمون مین خجل و شرمندہ ہووے اور روات معتبر نی لکہا ہے کہ حیا حضرتؐ کی ذات مین بمرتبہ کمال تہی گاہی کسیکو مخاطب ہوکر مونہہ پہر کر بہی و نصیحت نفرماتی اور نام لیکر منع نکرتی بلکہ بکلام حاملہ و عبارت شاملہ بنا بر منع ارتکاب مناہی بعضی اوقات اصلاح فرماتی کہ وای برحال اون قومون اور گروہون کی کہ سطوت غضب الہی سے نہین ڈرتی اور مرتکب افعال منہیہ کی ہوتی ہین اور غرض اس گفتگو کنایہ سی یہی تہی کہ کوئی مرتکب مناہی اپنی ہم چشمون مین شرمندہ و خجل نہووی چنانچہ صحیح بخاری مین عائشہ صدیقہ سی روایت ہی کہ حضرتؐ فاحش یعنی کلام ناسشروع اور الفاظ

اور بنسبت ذات مبارک اگر کوئی بیدی و بدگوئی
مکروہ بالطبع اور متفحش یعنے مخالف ایسے الفاظ زبان مبارک پر نلاتے تھے اور اسواق و بازار ونمین آواز بلند نفرماتے
وبدزبانی پیش آتا عفو و درگذر فرماتے ایسے ہی کلام حکایت کیو گئے ہین توریت مین روایت عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی۔ قلم بریدہ زبان کو
کیا طاقت کہ احاطہ حلم وحیا حضرت کا قرطاس سست اساس پر لکہہ سکی کہ کاتب تقدیر پہلے ہی لوح محفوظ مین کلک قدرت سی لکہہ چکا ہے اب کیا کسی سے بیان
اوسکا ہوسکے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان شفقت ورافت ورحمت** سبزان سفما مین رافت ورحمت اور ممہدان تمہیدات شفقت ذات سید المرسلین
شفیع المذنبین کہ **آیت** وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے **اور** لقد جاءکم رسول من
انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم یعنے آیا تمہاری پاس پیغمبر تمہاری جنس سے بہت دشوار ہے اوسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالے
تمہین اور نہایت حرص رکہتا ہے ہدایت مومنین پر اور کمال مہربانی اور رحمت رکہتا ہے تمپر ایسا کہتے ہین کہ معنی رحمت کی بخشودن و مہربانی کرنا ہی اور معنی
رافت بہت بخشنا اور مہربان ہونا۔ امور سہلہ و مخففہ حضرت کی اپنی امت کی حق مین حد احصا سے باہر ہین منجملہ اونکے احکام وشرایع مین اور ترک
فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام والتزام سے کہ مبادا ایسی امت پر فرض ہوجاوے جیسے ترک امر مسواک واسطے ہر نماز کی اور ترک امر تاخیر نماز
عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اوسکے **اور** درخواست کرنا حق تعالی سے کہ سب ولعن اور زبون کرنا کسیکا آن سرور صلے اللہ علیہ وسلم کو
باعث رحمت آلہی اور موجب قرب نامتناہی جناب قدس کبریائی مین ہووی آپکے یہانتک رقیق القلب تھے اگر سنتے آواز گریہ کسی لڑکے کی کہ ماں اوسکی نماز مین
شریک جماعت ہوتی سبک فرماتے قرات حال تصفح آپ کا اس مرتبہ تہا کہ جب قریش حد تکذیب سی گذر کر لگے ایذا دینے جبرئیل علیہ السلام بامر ملک العلام
آئی اور کہا کہ فرشتہ موکل جبال کو امر ایزد متعال پونہچا ہے کہ بخدمت سید الکونین حاضر ہوا اور کہہ اگر حکم آپ کا ہو جبل الاخشبین کو کہ مکہ معظمہ اون دونو
پہاڑونمین آبادہی اس قوم پر ڈالدون تا سب ہلاک ہوجاوین حضرت نی فرمایا مین نہین چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالی سے یہہ امید رکہتا ہون
کہ پیدا کرے اصلاب آبا انکے سی ایسی اولاد کہ عبادت کرین خدا کی اور ساتہہ اوسکے کسیکو شریک نکرین **اور** یہہ قصہ ورا ہے سال دوم بعثت مین بتفصیل
بیان ہوگا انشا اللہ تعالی **اور** روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر آلہی آسمان وزمین اور
پہاڑونکو صادر ہوا ہے کہ سب انقیاد امر سامی کرین اور جو ارشاد ہو بجا لائین اور اعدای حضرت کو ہلاک کرین حضرت نی فرمایا جبکہ حق تعالی
نی صبر وحلم مجہے عطا کیا ہے چاہیے کہ طلب عذاب انکی مین تاخیر کردن بلکہ درگذرون شاید کہ اوسبحانہ توفیق توبہ اونکو بخشے اور رجوع برحمت کرے
اونپر **اور** عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے کہ جس دو امر مین خدا کی طرف سی مین مخیر ہوا آسان تر
کو اختیار کیا یعنے اپنی امت کی حق مین اور بمقتضای شفقت ورحمت مین یہہ بہی داخل ہی کہ حضرت کبہی کبہی لوگونکو پند و نصیحت فرمایا کرتے تہے نہ ہر روز
بجہتہ خوف ملالت وکسالت سامعین کی یہی روایت کی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نی **بیان خلق وعہد ووفا وصلہ رحم** ناشران

سنا محمیر حسن وخلق وعہد ووفا اور نزواکران تباشیر صلہ رحم واتمہائے سید الوری نے ایسی روایت کی ہے کہ جب حضرت پاس کچہہ چیز بطریق ہدیہ آتی فرماتے لیجاؤ
یہہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مجہے بہ نسبت کسی ازواج مطہرات حضرت کی ایسا رشک نہ آتا تہا جیسا
خدیجۃ الکبری سے رضی اللہ عنہا پر بجہتہ زیادہ یاد کرنے حضرت کی اونکو اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی بہیجتے گوشت اوسکا اون عورتون کو کہ جو دوست واخلاص مند
خدیجہ رضی اللہ عنہا تہین اتفاقاً آئی ایک عورت حضرت پاس کہ آپ اوسکے آنے سے نہایت شادان وفرحان ہوے اور بہت مستفسر حال اوس عورت کے
ہوے جب وہ چلی گئی فرمایا یہہ عورت ہماری پاس آتی تہی زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مین اور متکلم بکلام تربیت وموعظت انجام حسن العہد من الایمان یعنے
خوبی وفای عہد جز ایمان ہی ہوئی اور حال حضرت کی شفقت ورافت کا اولاد امجاد سے حیطہ تحریر سے باہر ہے اکثر اوقات حضرت مشغول نماز ہوتے
کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک پر سوار ہوتین جب حضرت سجدہ مین جاتے تب اوتر جاتین پہر سوار ہوتین یہہ حال محبت ورافت آپکا تہا اولاد امجاد
کی ساتہہ اور ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بندیان ہوازن مین شیما بنت حلیمہ کہ بہن رضاعی حضرت کی تہی کہ آپکو تربیت کیا تہا چنانچہ ابن اثیر نے
اوسے صحابیات مین ذکر کیا ہے اور اپنی ماکے ساتہہ بشرف اسلام مشرف ہوئی تہی آئی اور اپنے کو جتایا حضرت نے ردای مبارک اپنی اوسکے واسطے بچہا دی
اور ارشاد کیا اگر خوش آوی یہان رہ مکرم ومحبوب تا بہرہ مند کرون تجہے بمال یا اپنی قوم مین چلی جا اوسنے جانا قوم مین اختیار کیا حضرت کچہہ متعرض ومانع
نہوے اور ابو الطفیل نے کہا دیکہا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس زمانہ مین لڑکا تہا آپ کی پاس ایک عورت آئی آپ نے اوسکے واسطے
ردا اپنی بچہا دی وہ اوسپر بیٹہی مینے حضرت سے پوچہا یہہ کون ہے فرمایا میری ماشیردہ ابو البر نے استیعاب مین کہا ہے کہ وہ حلیمہ تہی اور بعضون نے
کہا ہے کہ شیردہ پیغمبر علیہ السلام کی آٹہہ عورتین تہین یہہ کوئی ایک اونہین مین سے تہی اور عمر بن السائب سے بوقت آنی پدر ومادر وبرادر رضاعی
کی درباب بسط ردا اور اظہار محبت یہی روایت آئی ہے اور بہیجا کرتے تہے حضرت واسطے ثویبہ مولاۃ ابو لہب کی کہ شیردہ حضرت کی تہی قسم خوراک وپوشاک
سے جب مرگئی پوچہا کوئی اوسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہین اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ حضرت کو کہا ابشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابداً
انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق یعنے خوش ہوا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قسم خدا کی
کہ نہ رسوا کرے تجہے خدا تعالی ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم کو یعنی حقوق رشتہ دارون کی ادا کرتا ہے اور اوٹہاتا ہے گرانی ورنج لوگون ناتوان کا
اور پیدا کرتا ہے ناپیدا کو اعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہے مہمان کی اور مدد کرتا ہے اوپر سختیون اور حادثون حق کے مانند ادای حق قرض ومال اور
تقویت ضعیف اور مثل اوسکے **بیان عدل وامانت وعفت وصدق** حاملان اثقال اخبار اور ناقلان علامات وآثار حال
عدل وامانت وعفت وصدق شفیع گناہ گاران آشفتہ روزگار واسطہ آفرینش زمین باتمکین وگنبد دوار سے یون خبر دیتے ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام بہت امانت دار اور بڑے عادل اور نہایت پارسا اور بمرتبہ راست گو مردم تہے کہ دشمن بیگانہ سب مقر تہے کہ صفات ستودہ مین حضرت

اپنا عدیل نرکہتے تہے اور پیش از نبوت آپکو موسوم بہ محمد الامین کرتے تہے یعنی امانت دار ابن اسحاق وجہ تسمیہ یا مین یہہ بیان کرتا ہی کہ جمع کیے گئے حضرت مین اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ اور در بیان تفسیر قول سبحانہ تعالی مطاع ثم امین یعنی فرمان برداری کیگئے ملکوت آسمانون مین امانت دار ۔ اکثر مفسرین یہہ کہتے ہین کہ مراد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ قصہ او ٹہانی حجر اسود کا اسپر دال ہے کہ قریش باہم چار قبیلے تہے ہر ایک بوقت بنای کعبہ معظمہ رکہنے حجر اسود مین باہم تنازع واختلاف کرتے تہے آخر الامر سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص آوے اوسکو اس باب مین حکم کرے ہم راضی ہین ناگاہ جناب سرور انبیا تشریف لائے سب نے کہا یہہ محمد امین ہین جو کچہ یہہ فرماوین ہم سب منقاد وتابع ہین حضرت نے ایک چادر طلب کی اور حجر اسود اوسمین رکہا اور چارون گوشہ چادر کے ہر ایک رئیس قبیلہ قریش کے ہاتہ مین دیئے اور حجر اسود آپ اوٹہا کر جہان مقام رکہنے کا تہا رکہا وقوع اس واقعہ کا پیش از نبوت سال تولد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین ہوا تہا ۔ اکثر وقایع پیش از زمان اسلام سے قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تہے چنانچہ یہہ قول حضرت کا واللہ انی لامین فی السماء امین فی الارض یعنے قسم بخدا کہ تحقیق مین ہر آئینہ امانت دار ہون آسمان مین اور امانت دار ہون زمین مین اسپر دال ہے اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوجہل ملعون بسا اوقات یہہ سخن زیادہ وناسعقول وناموزون آپ کی شان مین کہا کرتا تہا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہین کرتے اور تمہین جہوٹا نہین جانتے بلکہ تم راست گو ہو الا دین کہ تم لائے ہو وہ نامرضی وناپسندیدہ ہمارا ہے حق سبحانہ جل شانہ نے اس آیہ مین تشفی ودلاسا دل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم مغمگین وملول نہو آیت فانہم لایکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون یعنے وہ کفار تحقیق تجہے نہین جہٹلاتے ولیکن یہہ ستمگار بہ نشانہای خدا انکار کرتے ہین چنانچہ مثل مشہور ہے ضرب الغلام اہانت المولی یعنے مارنا غلام کا اہانت مولی کی ہے ۔ سزا اس تکذیب آیات کی جو کرتا ہے مجہپر چہوڑ دے آیت ذرنی ومن یکذب بہذا الحدیث قیامت مین حال تکذیب معلوم ہوجاویگا ۔ لائے ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل علیہ اللعنۃ والعذاب الی یوم الحساب سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہان میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی رسالت مین راست گو ہین یا نہین ۔ ابوجہل نے کہا واللہ صادق وراستگو ہین اور سوال کیا ہرقل نے ابوسفیان سے اوس حدیث مین کہ پوچہا ہے احوال واوصاف حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہے اوسکے ساتہ نبوت حضرت پر کہا یہہ حال بتا کہ تم لوگو نکا تہا کہ دعوی نبوت وابلاغ رسالت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے تہے اور متہم بدروغ بیفروغ کرتے تہے ابوسفیان نے کہا واللہ وہ سچے تہے ہرقل نے کہا کیونکر ہوسکتا ہے کہ ساتہ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ وبہتان بندا اور یہہ حدیث ہرقل بہت مفید وسودمند ہے شناخت نشانیون نبوت حضرت مین کہ اول بخاری کی مذکور ہے اور شرح مشکوۃ مین اس حدیث کو کتاب الجہاد مین لکہا ہے اور باب الکتابۃ الی الکفار مین اور اس جلد مین بیان اوسکا باب ارسال رسل مین مفصل کہا جاویگا انشا اللہ تعالی اور نضر بن الحارث نے کہ ایک کافر تہا اور غشاوہ کفر اپنے دل پر رکہتا تہا لیکن نسبت اور کفار کے عاقل ومنصف تہا کہ وہ بخلاف شدید تہے کفر وحق پوشی مین قریش سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوردسالی اور جوانی سے پیری تک پہلے

ترین افعال ہو صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب مین رہے اور دین حق اور کتاب صادق لائی اب تم اوسے ساحر کہتے ہو عداوت سے وہ اللہ وہ
ایسا نہین اور ولید بن مغیرہ کہ رؤسائے کفار قریش سے تھا بارہا قرآن سنتا اور روتا اور یہہ بات کہتا کہ بالیقین یہہ کلام بشر و ساختۂ مردم نہین ہے
اس کلام مین وہ شیرینی و دلچسپی ہے کہ اور مین نہین ان لہ لحلاوۃ و طلاوۃ یعنی تحقیق واسطے اوسکے البتہ شیرینی اور خوبی ہے اور حارث بن عامر
ایک مشرکین سے تھا کہ لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب کرتا اور جب تنہا ہوتا یہہ بات کہتا کہ واللہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سچے ہین لائق
تکذیب نہین یہہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کے ساتھہ تھا اور مشرک اور اہل کتاب یہود و نصاری سے خوب یقین حال رسالت حضرت سے مطلع
تھے آیت یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنی پہچانتے تھے آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے پہچانتے تھے اپنی بیٹون کو اور پشت بہ پشت منتظر پیغمبر آخر الزمان
رہتے تھے اور بوقت پہنچنے وقت موعود کے اپنے بیٹون کو وصیت کرتے کہ بوقت پانے زمانہ ختم الانبیا کے یہہ عرض کرنا کہ مژدہ آمد آمد حضرت مین اور اشتیاق
جمال باکمال مین ہم نے اپنی جان دی ہمکو مصدقین سے جانکر سلام ہمارا قبول فرماؤ اور حدیث مین آیا ہے کہ عفت و پارسائی ذات ستودہ صفات
مین اس مرتبہ تھی کہ دست مبارک آنحضرت نے احیانا ہاتھہ کسی عورت اجنبیہ کا مس نہین کیا۔ ابو العباس مبرد کہ پیشوا اون علم نحو سے ہے کہتا ہے کہ کسری نے
ایام سلطنت مین اوقات شبانروزی اسطرح پر قسمت کی تھی کہ روز باد و ہوای خنک واسطے خواب و آسایش کے اور روز ابر واسطے صید و شکار
اور روز مطر و باران واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب واسطے انجاح حوائج خلق باوجودیکہ کسری دانا بتدبیر و سیاست دنیانہ تھا اور دین بھی
نرکہتا تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تجزیہ فرمایا تھا ہر ایام اسبوع کو تین جز پر ایک واسطے عبادت خدا اور دوسرا واسطے اہل و عیال اور
تیسرا خاص واسطے اپنے کہ اوسے دو قسمت فرمایا تھا ایک واسطے ذات شریف اور دوسرا واسطے حوائج اہل حاجت کہ اشارہ اسکا آخر باب
حلیہ شریف مین گذرا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ابو جعفر طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت وقوع مین نہین آیا
بجز دو بار سے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتھہ حضرت کی بکریان چراتا تھا ایک رات اوس سے کہا کہ اس گلہ غنم کو دیکھتا رہ تا مین مکہ معظمہ
مین جاکر مثل جوانان دیگر قصہ و کہانی کہون اور سنون حضرت باہر نکلے اور اتفاقاً وارد ایک گہر کے خانہ کعبہ سے ہوئے اور سنا کہ وہان لوگ بسبب
تقریب شادی عروسی بازی کرتے تھے اور دف و مزامیر بجا رہے تھے آپ بارادہ سماع بیٹھے کہ حق تعالی جل شانہ نے حفاظت اپنی حبیب کی فرمائی اور غافل
ایسا کردیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار و ہوشیار ہوئے اور وہان سے پہرے اور سماع و جلوس نفرمایا اور دوبارہ بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ حضرت
بحمایت و توفیق الہی اوس سے باز رہے اور قصد و ارادہ اعمال اہل جاہلیت کا نفرمایا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم **بیان وقار و تؤدہ و**
صمت و مروت و حسن ہدی بتیان صفات وقار و تؤدہ و صمت و مروت و حسن ہدی سلطان چار بالش اصطفا برگزیدہ
ملک اعلی اکمل و افضل انبیا محمد مصطفی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اسطرح زیب بیان فرماتے ہین **وقار** بفتح واو رزانت و آہستگی **تؤدہ**

بضم با و فتح ہمزہ و دال مہملہ بمعنی شے رکھتا ہے صمت بفتح صاد خاموش شدن مروت بمعنی مروت و انسانیت ہدی بفتح ہا و سکون دال سیرت
و راہ و روش ابیات رسول امین محرم کردگار ٭ کزو گشتہ بنیاد کون استوار ٭ وجودش جہان را کلید آمدہ ٭ جہان ازلی او پدید آمدہ
بلوح کمالش معانی قرین ٭ بمعنی دو حرف ازان کاف و نون ٭ ہمہ ہستی عالمش زیر دست ٭ کہ ہست ازلی او شدہ ہر چہ ہست ٭ چراغ جہان ذات
پرنور او ٭ خط شرح طغرای منشور او ٭ حدیث میں آیا ہے کہ وقار حضرت کا سب سے زیادہ تھا مجلس میں کبھی پانو پھیلانا پاؤں دراز کرنا عادت شریف نہ تھی
اور نشست حضرت کی اکثر بطریق احتبا تھی یعنے سرین پر بیٹھنا اور دونوں زانو اٹھا کر اوپر پشت و ساقین ملا کر گانٹھنا جامہ مثل فوطہ دراز کا سچ پر بست اور کبھی نشست
چار زانو بھی فرمائی ہے اور بروشنی قرفصا بھی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہے قرفصا بضم قاف و سکون را و ضم فا و صاد مہملہ ممدود و مقصور کی تفسیر
کی ہے کہ بطور احتبا تھی کہ اتفاق کرا دستگاہ گذرا اور یہ جلسہ اعراب عرب کا ہے اور حدیث قیلہ بفتح قاف و سکون تحتانیہ بنت مخرمہ میں آیا ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھے دیکھا یہ قرفصا متخشع بیٹھا دیکھا کہ خوف و ترس سے میں بیتاب و طاقت ہو کر کانپنے لگے اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کثیر
السکوت تھے بے حاجت تکلم نفرماتے اور لایعنی اور بیہودہ گوئی سے اعراض اور کلام حضرت مفصل تھا یعنے رشتہ مروارید کہ نہ زیادہ اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ آپ ایسا کلام موجز و مختصر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ یاد کر لیتا اور حدیث ابن ابی ہالہ میں آیا ہے کہ حضرت کا سکوت
منحصر چار چیز پر تھا حلم و حذر و تقدیر و تفکر اور مجلس حضرت کی تمام علی ہذا القیاس مجلس اصحاب بسبب توقیر و تعظیم و اقتدا و اتباع حضرت کے اور
مجلس شریف ہمیشہ آراستہ بحلم و حیا و خیر و امانت تھی کوئی آواز بلند نکرتا اور تذاکرہ کلمات بد سے اجتناب کرتا اور جب حضرت در ریز مواعظ و نصایح ہوتے
سامعین ایسے سر افگندہ و سرنگون ہوتے کہ گویا اونکے سروں پر جانور بیٹھے ہیں اگر سر بلند کرینگے اڑ جاوینگے اور قاضی عیاض نے
شفا میں یہ حال صحابہ بتقیید و خصوصیت وقت تکلم حضرت کیا ہے اور اوروں نے اپنی کتابوں میں مطلق اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کے روبرو سرنگون رہتے تھے [illegible] اضطراب و کسل ملال نہ تھی اور یہ بھی ادا
ہوتا ہے کہ آپ منع کرتے تھے [illegible] کھانے کی چیز کو پھونکنے سے اور گرم سے گرم کھانیوالے کو کہ طعام آگے سے کھاو اور داہنے بائیں اور پر سے تکیہ وغیرہ
دو بسواک اور پاک کرنے اور پاک رکھنے براجم یعنے بندہای انگشتان کا حکم فرماتے اور سفید و خصلات حضرت کی بہترین سفیدی تون اور خضابون کی تھی
اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے خیر الحدیث کلام اللہ و خیر الہدی ہدی محمد یعنے بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب حضرت ختم الانبیا دوست رکھتے تھے خوشبو اور اوسکے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اورونکو اور یہ کلام
معجز نظام ارشاد کرتے حبب الی من دنیاکم النساء و الطیب و جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنے دوست کی گئی ہے میری طرف تمہاری دنیا سے عورتیں
اور خوشبو کہ حق تعالی نے محبوب و مرغوب کردی ہیں میں باختیار خود انہیں محبوب و دوست رکھتا ہوں اور کیا گیا ہے قرار و آرام میرا نماز

ٹھنڈکی میری آنکھونکی نماز مین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شادی و مسرت و خوشدلی اور روشنی چشم کہ نماز مین پاتے تہے کسی اور عبادت مین کسی وقت ایسا
ذوق و شہود نہپاتے اور حدیث مین فی الصلوۃ فرمایا نہ الصلوۃ اسواسطے کہ سرور آرام و ذوق شہود مصطفے کا نماز مین بغرض مشاہدہ حضرت حق جل و علی
حاصل ہے کانک تراہ یعنی گویا مصطفے حق سبحانہ تعالی کو دیکھتا ہے نہ نفس نماز یا حصول ثواب و فراغ ثواب ہر چند نماز بہی بمنزلہ نعم جلیلہ حق تعالے
ہوے لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام و التفات بغیر نہین ہوتا پس نماز اور چیز ہے اور مشاہدہ حق اور بیان زہد راوی حدیث افراد خصال
حمیدہ و اتحاد خلال پسندیدہ ہے اوس فصیح لسان تسبیح جنان فرستادہ نزد او اسعلہ آفرینش غرض و سماعت فن سیر مین [illegible] التحقیق اور [illegible] کے
یون لکہا ہے کہ زہد بیشی و غیبتی دنیا سے حضرت کو اس حد تہی کہ بکرات و مرات زبان حق ترجمان سے دعای اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا سے
بار خدایا گردان اور مقرر کر رزق آل محمد کا قوت یعنی اتنا کہ بسبب اوسکے حاجت جان قایم رہے نکلنے سے اور باوجود اکتفا بقوت و قناعت بکفاف
لا یموت بحاجت قوت عیال زرہ مبارک کہ منجملہ اسلحہ جنگ وہ غاتہی ایک یہودی پاس گرو کر دی تہی کہ بسبب زہد و سخاوت و ایثار اتفاق انفکاک کا وقت
وفات تک میسر نہوا اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبتک اس سپنجی سرای مین قائم رہے کبہی تین دن
متواتر روٹی گیہون کی سیر ہو کر تناول نفرمائی اور بعض روایات مین نان جو بہی آیا ہے اور روایت دوسری مین آیا ہے کہ ایکبار جبرئیل
علیہ السلام نے بفرمان ملک العلام نازل ہو کر آپکی خدمت مین جانب پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام و مسرت و تحیت التیام یہ عرض کیا کہ اگر خوشی
و رضامندی اپنے حبیب کی ہو تو ان پہاڑونکو سونیکا کردون جہان آپ تحویل و نقل فرماوین خدمت مین حاضر رہین یہ پیام آزمایش فرجام حضرت سنکر
ساکت و خاموش بسرنگون ایک ساعت تک رہے بعد ازان لسان رسالت بیان سے یہ تکلم فرمایا کہ دنیا گہر اوس شخص کا ہے کہ جسکے گہر نہین اور
مال اوسکا کہ جسکے مال نہین جمع کرتا ہے دنیا کو وہ کہ اوسے عقل و انتباہ نہین پس کہا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثابت رکہے تمہین خدا قول ثابت پر اور حضرت عایشہ صدیقہ سے آیا ہے کہ ہم آل محمد کبہی ایسا اتفاق ہوتا کہ بارہا ایک مہینہ تک آگ دیگدان مین نہ
ڈالتے فقط خوراک ہماری خرمہ اور پانی تہا اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خوان پرالوان کہانے کا عبد الرحمن پاس
لائے یہ اوسے دیکہکر بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اونکے نہایت فاقون سے جان بلب ہوئے کہ روٹی جوکی بہی
سیر نہ کہاتی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپ کی اہل اکثر راتین برابر بہوکے سو رہتے تہے اور طعام شبانگاہ میسر نہوتا تہا
اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت فاقہ کو بہت دوست رکہتے تہے کبہی کسیکے روبرو شکایت نفرماتے فاقہ و گرسنگی سے کہ تمام شب
بے آرام رہتے اور صبح اوس شب کی روزہ رکہنے کو کوئی مانع نہوتا اگر آپ جناب الہی سے طلب و درخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور
سپوے اوسکو اور فراخ و کشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن مین بنظر شفقت و مہربانی یہ حال عسرت مآل دیکہکر رویا کرتی اور کہتی روحی فداک

کا شکلے بقدر قوت دنیائی دینے سے اختیار فرماتے تھے ورجواب زبان صدق بیان سے یارسول اللہ یعنی میری جان تمپر قربان ہو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے کہ مجھے زخارف دنیای فانیہ سے کچھ طمع و رغبت نہیں اور میرے بہائی پیغمبر اولوا العزم دنیا سے یکسوئی و بی رغبتی کرتے رہے ہین تنظر با فزونی ثواب و عظمت و بزرگی نزدیک حق جل وعلی کی بس مجھے شرم آتی ہے کہ تن آسانی دنیا مین کرون اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنے بہائیون سے تنہا و جدا رہون میرے نزدیک کوئی چیز فائق و بہتر اس سے نہین کہ اپنے بہائیون سے ملون۔ ایک مہینہ اس بات پر نہ گذرا تہا کہ حضرت نی ذات پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ توشک زیر افگندنی حضرت کہ جسپر بوقت شب استراحت فرماتے ایک چیز لیف خرما سے آگندہ تہی اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرش خانہ رسول خدا پلاس تہا بوقت خواب ہم اوسے دو تہ حضرت کے نیچے بچھا دیا کرتے تہے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ ہمنے اوسی چار تہ کر دیا جب صبح ہوئی آپ نے پوچھا کہ آج میرے نیچے کیا بچھایا تہا عرض کی ہمنے کہ وہی فرش قدیم کہ بچھایا کرتی تہی فرمایا کہ اوسے بحال نخست چھوڑ دو اور کچھ اوسمین تکلف نکرو کہ نرمی اوسکی نے نماز شب سی مجھے باز رکہا اور رگاہ گاہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر پر برگ خرما سے تکیہ بنا کر خواب استراحت فرمایا ہے کہ نقش ونشان اوسکے پہلوی شریف مین تاثیر کرتی تہے غرض کہ حال زہد و بی رغبتی حضرت کا دنیا وما فیہا سے کتب سلف مین مملو و مشحون ہے یہ مختصر گنجایش بیان اوسکا نہین رکہتا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وجمالہ

بیان خوف وخشیت وسختی طاعت وشدت عبادت

ارباب سیر باخبر نے نعت خوف وخشیت ووصف طاعت وعبادت اوس خیر البشر کو سلک تقریر مین یون منتظم کیا ہے ابیات ای تو بمرتبہ عالی مقام ❊ مرتبہ ہائی ہمہ تست از تو دوام ❊ صبح باد مراد تو درخشان شدہ ❊ کفر بارشاد تو ایمان شدہ ❊ طاعت تو بر ہمہ ہا فرض عین ❊ پیروی امر تو بر جملہ دین ❊ مائدہ معرفت از خوان تست ❊ آیت این مرتبہ در شان تست ❊ نہ فلک از قدر تو آراستہ ❊ ماہ شب قدر تو نا کاستہ ❊ خوف وخشیت وطاعت وعبادت حضرت کی بقدر علم ومعرفت آپ کی ساتہہ پروردگار تعالی وتقدس کی تہی فی الحقیقت جو کوئی دانا تر اور شناسا تر خدای عز وجل ہوتا ہے زیادہ خائف وسعید ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے آیت انما یخشے اللہ من عبادہ العلماء یعنے سوای اسکے نہین کہ خوف وخشیت اللہ کی اوسکے بندون مین سے علما کو حاصل ہے حدیث بخاری مین آیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتی تہے اگر تمہین عرفان وعلم وترس وخوف جسقدر کہ مجھے ہر آن وہر لحظہ موجود رہتا ہے حاصل ہو تو کبھی ضحک وخندہ سے واقف نہو اور ہمیشہ حالت گریہ وبکا مین گرفتار رہا کرو اور حدیث ترمذی مین آیا ہے کہ دیکہتا ہون مین جو تم نہین دیکہتے اور سنتا ہون مین جو تم نہین سنتے اور فرمایا اطت السماء وحق لہا ان یاط یعنے آواز کرتا ہے آسمان اور سزاوار ہے اوسے کہ آواز کرے۔ اطیط آواز پالان ونالیدن شتر کو کہتے ہین اور آواز کرنا آسمان کا بجہت کثرت وافزونی اوس چیز کی کہ اوسمین ہے ملائکہ اور گرانی وثقل اونکی سے اور یہہ کنایہ واشارہ بیان کثرت سی ہے اگرچہ وہان آواز نہو اور فرمایا ہے نہین ہے آسمان مین جای چار انگشت کہ جبہہ ملائکہ سے خالی ہو مگر خدا تعالی کو سجدہ کر رہے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سی سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت کو ہوتا ہے

کہنا روا ہی لیکن اسمین خاطر شکنی بخشنیوالی کی ہوتی ہی اوسی سبب ہی کہ نہ کہی اور غایت تواضع حضرت سی یہہ ہی کہ کبھی دنیا کو زبان مبارک سی برا نکہتے ہر چند کہ اہانت و تحقیر و مذمت اوسکی زبان خلق سی بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی ہی اور ارشاد کرتے تہے کہ دنیا کو سب و دشنام نہ دو کہ خوش مرکب ہی واسطے مومن کے یہ پہنچاتی ہی اوسکو ساتہہ خیر کی اور نجات دیتی ہی شر سے اور ایسا ہی منع فرماتی سب دہر سی کہ حدیث قدسی اوسپر دال ہی لاتسبوا الدہر فانا دہر یعنی دشنام اور برا نکہو دہر کو کہ خالق دہر کا مین ہون دہر کی حکم سیری کچہہ کر نہین سکتا اور در دولت سرای عالی پہ کوئی حاجب و دربان متعین نہ تہا جیسے کہ ملوک و اغنیا کے دروازون پر مقرر ہوتی ہین الا انا دولتخانہ عالی مین موقوف اذن و اجازت حضرت پر تہا تا مبادا اہل و عیال آپکی اوسکے آنے سے اپنی شغل سے باز رہین اور یہہ بہی قول حضرت کا داخل تواضع مین ہی کہ فرمایا لاتفضلونی علی یونس ابن متی ولاتخیرونی علی موسی یعنی بزرگی ندو مجہے اوپر یونس بن متی کے اور نہ بہتر گردانو مجہے موسی پر اور قول حضرت انا سید ولد آدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور مانند اوسکی اور اقوال ولالت آپکے فضل پر رکہتے ہین سب انبیا اور رسل پر اور تحقیق اس بحث کی اوسکے مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالی اور تواضع سے تہا مبادرت و مسابقت کرنا آپ کا سلام علیک پر ساتہہ ہر وارد کی کہ مبادا وہ تقدیم سلام پر کر بیٹہے اور رد سلام ہر شخص کا فرماتی غرض ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہی اپنی امت کی حق مین نشانیان بیان جود و سخاوت کی ایک معنی ہین یعنی جوانمردی اور کہا ہی کہ سخا صفت غریزی ہی اور مقابل اوسکے شح یعنی بخل و حرص کہ وہ بہی جبلی ہی لوازم نفس انسانی سی اور اطلاق سخی کا حق تعالی پر جائز نہین مگر جواد کا کہ معنی اوسکے دنیاوی غرض و بے عوض ہی یہہ صفات حق تعالی سے ہی کہ تمام نعم ظاہرہ و باطنہ اور کمالات حسی و عقلی خلایق پر افاضہ فرمائی بعد باریتعالی کی اجواد الاجودین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے ہین اور بعد آپ کی علما۔ حدیث مین آیا ہی اللہ اجود جود انا اجود بنی آدم و اجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یعنی اوسبحانہ جل شانہ بخشنی تر ہی از روی بخشش کی پس مین سخی ترین پسران آدم ہون اور بعد میری وہ مرد کہ سیکہا علم میرا پس پہیلایا اوسے یعنی لوگونکو تعلیم کیا اور سکہایا اور بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کان احسن الناس واجود الناس واشجع الناس یعنی تہے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سب لوگون کی نیکوتر اور سخی تر اور دلاور تر اور سبب اسمین یہہ ہی کہ نفس آپ کا شریف ترین نفسوں کا اور مزاج آپکا عادل ترین مزاجون کا تہا اور جو شخص ایسا ہو فعل اوسکا البتہ بہترین افعال اور شکل اوسکی بہترین اشکال اور خلق اوسکا بہترین اخلاق ہوا اور کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات حسی و روحی اور حاوی خوبی صورت و سیرت تہی اور مستغنی فانیات سے ساتہہ باقیات صالحات کی اور مکتفی باللہ اور جود ماسوی اللہ سے اور احادیث صحیحہ مین آیا ہی کہ آپ رد سوال کسی سائل کا نفرماتی اور اوسکی جواب مین لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان ہی کہ کسی شاعر نے منظوم کیا ہی بیت نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز ٭ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ اور اگر فرضا اوسوقت کچہہ حاضر نہوتا سکوت فرماتی اور بقول معروف دلجوئی سی عذر فرماتی صاف انکار نکرتی اور بعضون نے یہہ بہی کہا ہی کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کی عطا سے نہ تہا اور اوس سی یہہ بہی لازم نہین آتا کہ بقصد اعتذار

یہی زبان سے نکلا ہوا اور اسیواسطے معذرت ایک گروہ مین کہ طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہوکر عرض کیا تاجہاد کفار مین شریک آپکی ہووین فرمایا
لا اجد ما احملکم علیہ یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کردون تمہین اوسپر اور باوجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہی کہ لا اجد ما احملکم اور ولا احملکم
مین فرق ظاہر ہی کہ قول اول سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ سواری موجود ہوتی تمہارے دینے مین دریغ نکرتا اور قول دوسرا صریح رد وانکار پر دلالت
کرتا ہی اگرچہ بمقابلہ اشعریین ہین کہ آپسے سواری چاہتے تھے لا احملکم اونکے جواب مین ارشاد کیا تھا اور بعض روایات مین تقید قسم آیا ہی کہ واللہ لا احملکم
فرمایا محمول اس توجیہ پر ہی کہ باوجود علم سائلین کے اس باب مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہین گستاخانہ طلب سواری مین مبالغہ کیا اسواسطے
تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہوجاوے پس یہہ صورت عموم حدیث سے مستثنی ومخصوص ہی ایسا ہی مواہب لدنیہ مین مذکور ہی شیخ عبدالحق
قدس سرہ تحقیق اس حدیث مین یہہ بیان کرتے ہین صواب یہہ ہی کہ جو بیان کلمہ لا کا زبان شریف پر نفی بخل دست ہی میدان غیرت حال حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے جیسے بخلا وضعفا کیا کرتے ہین اور یہہ جو آیا ہی ہر شخص جو چیز مانگتا دیا کرتے مراد اثبات جود ہی یعنے دینا ہر چیز کا کہ وہ شخص لائق اوسکی ہو
اور بعضے اوقات حضرت علیہ الصلوۃ والسلام بمصلحت وقت یا مصلحت سائلین نہ دینے مین دیکہتے تہے جیسے طالب عمل وحکومت کو تا انتظام مسلمانون
اور حال اوس شخص مین خلل راہ نپاوے اور کبہی منع کرتے تا وہ شخص دریای طمع اور گرداب حرص مین ڈوب نجاوے جیسے حکیم بن حزام کہ مقبول درگاہ
اور ہمشیرہ زادہ خدیجہ کبری تہے کچہہ مانگا نہ دیا اور فرمایا دیتا ہون لیکن اوسکے ساتہہ کدورت وکراہت ہوگی ابوذر کہ زہاد وکبیر صحابہ تہے طالب عمل ہوئے آپ
نے فرمایا کہ تم مرد ضعیف ہو طالب عمل نہو اور کسی سے کچہہ نہ مانگا کرو یہان تک کہ اگر تمہارا تازیانہ زمین پر گر پڑے آپ اوٹہا لو — دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرمارہے تہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کسیکے واسطے کہ اوسکے افلاس پر آگاہ تہے
طالب ہوکر عرض کیا ہو مومن فیما اعلم یا رسول اللہ یعنی وہ شخص میری دانست مین مومن ہی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تین مرتبہ
تکرار کی آپنے فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہین کہ مین اونہین دوست رکہتا ہون اور نہین دیتا اصلاح حال اوسکے نہ دینے مین ہی دوبارہ برابر قول حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے کہ مومن کہا خود آپ وسلم فرمایا گویا اس مقام سے تخلق حضرت کا باخلاق الٰہی معلوم ہوا حق تعالی اپنے بندہ کو دوست رکہتا ہی اور نہین
دیتا باوجود غنی اور جود کے حطام دنیوی سے اور بہتونکو دشمن ومبغوض رکہتا ہی اور انپر نعم فانیہ اسقدر فرماتا ہی کہ محسود ابنای روزگار ہوتے ہین
جسطرح طبیب مریض کو روکتا ہی اور منع کرتا ہی استعمال اشیای مضرہ سے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم الٰہی است کہ مین منع وعطا
مین اندازہ حکمت رعایت فرماتے تہے — بخاری مین یہہ حدیث انس رضی سے مروی ہی کہ ایک مرتبہ بہت سا مال بحرین سے حضرت کے پاس حاضر کیا گیا بعد ازان
حکم فرمایا کہ اسی مسجد مین ڈالدو بعد نماز وہان تشریف فرما ہوکر بیٹہے جو سامنے آیا اوس مال سے اوسے دیا اور محروم نکیا — اثنای اس حال مین عباس
بن عبد المطلب نے بہی اوس مال سے مانگا حضرت نے اونکے کپڑے مین بہت سا ڈالدیا کہ اوٹہا نہ سکے عرض کیا یا رسول اللہ کسیکو اجازت دو کہ یہہ مال

میری ساتہ لیکر چلے آپ نے فرمایا یہہ نہین ہوسکتا جسقدر تم اوٹھا سکو لیجاؤ یہہ ارشاد واسطے قطع طمع عباس رض اور تہذیب وتادیب اونکی تہا پس اوٹھایا حضرت عباس نے اپنے دوش پر اور لے چلے حضرت اونکی طرف دیکہتے تہے اور تعجب فرماتے تہے اونکی حرص پر غرض کہ سب مال مستحقین اور سائلین کو دیدیا تہا تنک کہ ایک درہم باقی نرہا اور روایت ابن ابی شیبہ مین آیا ہے کہ وہ لاکہہ درہم تہے بہیجے ہوئے علاء بن حضرمی کے خراج بحرین سے اور وہ اول مال تہا کہ لایا گیا تہا حضرت کے پاس اور ظہور اثر جود وفتح باب کرم حضرت کا روز حنین زیادہ حد وحصر وقیاس سے تہا ہر شخص کو اعراب سے سو سو اونٹ اور ہزار ہزار بکریان دین اور مولفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تہے اونکو واسطے تالیف ہدایت کے کہ بسبب مدد دنیا کے انکا دین ثابت وقایم رہے سب سے زیادہ دیا چنانچہ صفوان بن امیہ کہ زمرہ ضعیف الایمانون سے تہا اوسے سو بکریان ایک مرتبہ دین اور سو دوبارہ اور مغازی واقدی سے منقول ہے کہ دوسلت صفوان کو ایک وادی پر از شتر وگوسپند عطا فرمایا واسطے ازالہ درد ومرض کفر کے کہ اوسے لاحق تہا اور ابوسفیان اور بیٹے اوسکے بہی اسی قبیل سے تہے ایکدن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آج کے دن تم قبیلہ قریش مین سب سے زیادہ مالدار ہو اس مال سے ہمین بہی بہرہ مند کرو یہہ سنکر حضرت علیہ السلام متبسم ہوے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسے دو ابوسفیان نے عرض کیا کہ یزید میرا بیٹا ہے وہ بہی امید عطا رکہتا ہے فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ نقرہ اور دو پہر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہے وہ بہی امید اپنے حصہ کی رکہتا ہے حکم دیا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اوسے بہی دو [وزن چہل درم ۱۲] اوسوقت ابوسفیان یہہ بولا کہ میری مان باپ تمپر قربان ہون خدا کی قسم آپ کریم ورحیم ہین زمان جنگ اور زمان صلح مین خدا تعالی تمہین جزای خیر دیوے اور پہیر دینا حضرت کا اہل ہوازن پر اونکے قیدی کہ چہہ ہزار تہے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علی ہذا القیاس فتح حنین مین پانچ لاکہہ دینار ہوا ہبہ لدنیہ سے ثابت ہوتا ہے غرض کہ سخاوکرم حضرت کا ایک طرح پر نہ تہا انواع شتے اور انحای متنوعہ سے سائلین کو مالامال استغنا فرماتے وقتے بطریق ہبہ وگاہے بطور صدقہ اور کبہی بسبیل قرض وگاہے بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاقا ایک روز کوئی عورت ایک طبق خرمای تر کہ مرغوب الطبع حضرت کا تہا حضور مین لائی آپ نے عوض ہدیہ زر وزیور کہ فتح حنین سے آیا تہا دست مبارک بہر کر اوسے دیا غرض کہ ہر حال مین ذات شریف پر تکلیف ورنج اوٹہاتے اور غیر کو راحت وآرام پہونچاتے اکمل اور اشرف اور ارفع واعلی اولاد آدم کی صفات واخلاق مین ذات مقبول حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ والہ وسلم تہی **بیان شجاعت وقوت** فی الصراح شجاعت پردلی ودلیری نمودن در تخاوف وفی الشفا فضل قوت غضب وانقیاد او امر عقل را وفی القاموس شجاع بفتح تشین سخت دل نترو مردمان زور شجاعت وقوت ودلاوری ومردانگی حضرت کا اندازہ تحریر او رحیطہ تقریر سے باہر ہے اکثر مقامون دشوار وسخت مین دلاور دلیر سراسیمہ ومضطر ہوکر سرگردان وخفا ہوتے اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز استقلال واستقامت فرماتے اور استعانت واستمداد حق تعالی سے چاہکر بیک مشت خاک آنکہین اعادی دین اور دشمنان اہل کین خیرہ وتیرہ کرتے کہ وہ تاب مقاومت نلاکر فرار میدان جنگ سے غنیمت جانتے **حکایت** ہے کہ ایک رات مدینہ مین شور ہوا دستبرد کسی چور یا دشمن سے حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم تن تنہا سب سے جلد اور آگے اوٹھے اور شمشیر گردن مبارک مین حمایل فرمائی اور گھوڑا ابو طلحہ کا کہ بطی السیر و تنگ گام تہا اوسپر سواری فرما کر بجانب دار
قصد دار ارادہ کیا اور تشریف لیگئے اور بوقت مراجعت لوگ راہ مین ملا دتے ارشاد کیا کہ اب کچہ قصہ نہین اولٹے چلے اؤ کہتے ہین وہ گھوڑا ابی طلحہ کا کہ بہت کم قدم
اور سست رو تہا برکت سواری حضرت کی ایسا سبک گام اور تیز رو ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اوسکی جلد رفتاری اور سبک خرامی کی برابری نکر سکتا تہا اور یہہ امر خرق عادت
حضرت سے تہا اور حقیقت مین جسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قوت بخشین اور مدد فرمائین ہرچند وہ شخص کیسا ہی ضعیف و سست و ناتوان و نامراد ہو برکت
زبان حق ترجمان حضرت سے ایسا قوی اور توانا اور کامران و کامگار ہو جاوے کہ کوئی ہمسری و برابری اوسکی نکر سکے بیت تو مرا دل دہ و دلیری بین
روبہ خویش خوان و شیری بین۔ اور حضرت زور بازو اور قوت مین ایسے یکتا و بے ہمتا تہے کہ کشتی گیران عالم اور پہلوانان بنی آدم آپ کے زور و قوت کے سامنے
پشہ و مگس و مور سے کم معلوم ہوتے تہے اور محمد بن اسحاق اپنی کتاب مین لایا ہے کہ مکہ معظمہ مین رکانہ نام ایک شخص تہا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری مین حکیم
و سہیم اپنا نہ رکہتا تہا اکثر لوگ بلاد و امصار سے واسطے کشتی اور زور آزمائی کے آتے اسکو پست و زیر کرتا ناگاہ ایکدن شعب مین شعاب مکہ سے یہہ شخص حضرت کے
سامنے آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا اور دعوت اسلام قبول نہین کرتا رکانہ نے گستاخانہ و بیادبانہ یہہ کلمہ زبان سے کہا
کہ اپنے صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکہتے ہو تو لاؤ حضرت نے فرمایا کہ تیرے واسطے یہی کافی ہے کہ مین اور تو کشتی اور آویزش باہم کرین اگر مصارعت
مین تو مغلوب اور مین غالب آؤن اوسوقت تو ایمان لاویگا کہا نعم یعنے ہان۔ پس فرمایا آپ نے واسطے کشتی کے طیار و آمادہ ہو رکانہ مستعد کشتی ہوا
باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر رکہتے تہے اوسیطرح برابر رکانہ کی اکر بدست سطوت رسالت پکڑ کر زمین پر گرایا کہ وہ بمعائنہ اس حال ندرت
اشتمال کے حیران و متعجب ہو گیا اور رہائی اپنی آپکے دست مبارک سے چاہی چنانچہ حضرت نے چہوڑ دیا اور پہر اوسکے اعتقاد استقلال کے واسطے مکرر و سہ کرر
مصارعت باہم کی و لیکن ہر مرتبہ حضرت اوسپر غالب آئے آخر الامر اوسنے بمشاہدہ زور بازوے نبوت متحیر و مضطر ہو کر کہا عجب شان حضرت کی ہے کہ کوئی بشر
برابری ساتہہ آپکے کسی امر مین نہین کر سکتا اور حال اسلام رکانہ معلوم نہین کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے اعجاز کے مشرف باسلام ہوا یا نہوا احادیث مین اسی
قدر بیان ہے جو لکہا گیا اور اہل تحقیق سے مروی ہے کہ سواے رکانہ کے اور زور آورون اور پہلوانون سے بہی آویزش و کشتی حضرت کی واقع ہوئی ہے چنانچہ
ابو الاسعد جمحی ایک مرد سخت زور و شدت شاہر زمانہ سے تہا کہ بوقت استادگی اوسکے پوست گاو پر اگر دس مرد قوی چہاتی اوس پوست کو اوسکے زیر پا سے کہینچکر
اوسے حرکت و جنبش دیوین ممکن نہ تہا ایکدن اوسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجہے بر زمین لاوین ایمان لاتا ہون حضرت نے اوسیوقت بزور قوت ہاشمی اوسکو
زمین پر ڈالا مگر وہ بدبخت باوجود اسکے بہی دولت ایمان سے بے نصیب رہا اور یہہ قصہ ابو الاسد کا طوالت رکہتا ہے بر سبیل اجمال اس مقام پر لکہا گیا ہے

ذکر حیاء حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا بمد شرم کے معنون مین مستعمل ہے اور مادہ اوسکا حیات ہے اور اسی جا سے استعمال حیا کا بارش
کی جگہہ آتا ہے کہ سبب حیات ہے لیکن وہ مقصور ہے اور یہہ ممدود ہے۔ اور حیا لغت مین بمعنی تغیر و انکسار استعمال کیے جاتے ہین کہ عارض ہوتی ہے آدمی کو ترس

فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ علم الیقین اور عین الیقین دو نو جمع کر دی ہین حق تعالی نے میرے واسطے ساتھ خشیت قلبیہ و استحضار عظمت الہیہ کی کہ نہ تھا اور کسیکو سوای میرے ــ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات حضرت کی خدمت مین حاضر تھا کہ آپ خواب سی بیدار ہوے اور مسواک و ضو کیا اور واسطے نماز کے قیام فرمایا پس مین بہی باقتدا آپ کی کہڑا ہوا آپ نے قرأت سورۂ بقر شروع فرمائی جہان آیت رحمت آتی وہان حق تعالی سے طلب درخواست رحمت فرماتے اور جب آیہ وعید عذاب پر گذرتی تعوذ و پناہ حضرت باری عز اسمہ سے مانگتے عذاب و عقوبت سے پس حدرنگ رکوع مین مثل قیام فرماتے اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل مین لاتے بعد ازان سجدہ اور نشست بین السجدتین مانند اوسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبہی سورۂ آل عمران اور گاہی سورۂ نسا او روقتی سورۂ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبہی بتکرار ایک آیہ تمام شب قیام کرتے **اور** مروی ہے کہ وہ آیت یہہ تہی **آیت** ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے اگر عذاب کرے تو انکو بس یہہ بندے تیرے ہین اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو غالب استوار کار حکمت والا ہے ۔ اور مقصود تکرار اس آیت سے عرض حال امت اور طلب درخواست مغفرت اور آمرزش تہا **اور** آیا ہے کہ نماز مین شکم مبارک سے کبہی آواز جوش دیگ سی اور گاہے آواز آسیا کی سی آیا کرتی تہی **اور** حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت پر طریان و ورود غم پیاپی ہوتا تہا اور ازدحام اندوہ و الم متواتر اور آرام و آسایش کم **اور** آپ نے فرمایا ہے کہ مین دن مین ستر مرتبہ اور ایک روایت مین ہے کہ سو بار واسطے امت کی حق تعالی سے استغفار کرتا ہون غرضکہ یہہ بہی خالی غم و محنت و اندوہ سے نہین **اور** رسالہ صحیح البحرین مین وجوہ اور بہی بیان کیے گئے ہین **اور** حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مینے طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا فرمایا المعرفۃ راس مالی والعقل اصل دینی والحب اساسی والشوق مرکبی وذکر اللہ انیسی و الثقۃ کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی والرضا غنیمتی والفقر فخری والزہد حرفتی والیقین قوتی والصدق شفیعی والطاعۃ حسبی والجہاد خلقی وقرۃ عینی فی الصلوۃ وثمرۃ فوادی فی الذکر وغمی لاجل امتی وشوقی الی ربی یعنے معرفت خدا تعالی اصل و سرمایہ مال میرے کا ہے اور عقل جڑ میرے دین کی اور دوستی خدا بنیاد میری اور شوق بلقای خدا سواری میری اور ذکر خدا دوست و ہمدم میرا اور اعتماد و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب میرا اور علم ہتیار و حربہ میرا اور صبر چادر میری خوشنودی خدا مال غنیمت میرا کا اور احتیاج بخدا بزرگی میری اور بے رغبتی و ترک دنیا پیشہ اور کاریگری میری اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کرنیوالی میری اور بندگی خوبی و جمال میرا اور جہاد راہ خدا مین سیرت و خو میری اور خنکی اور آرام میری چشم کا نماز مین ہے اور حاصل و میوہ دل میرا کا یادگاری خدا مین ہے اور غم و اندوہ میرا واسطے امت اپنی کے ہے اور شوق میرا طرف پروردگار اپنے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان صفات حضرت کہ قرآن شریف مین مذکور ہین** جمال محمد ازان طوامیر صفات اوس سرور صفحۂ راستی و صفا مہر سپہر رفق و حیا نقطۂ دائرۂ اصطفا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ جامع اکثر فضائل حضرت کو ہے اور ایک حدیث مرویہ عطاسے کہ کہ قرآن مصدق بیان اور خالق انس وجان بنبی و مخبر اوسکا ہے یون حیطۂ تحریر مین لائے ہین کہ
صحیح بخاری مین لایا ہے اور کہا کہ وصف کیے گئے حضرت بعض صفات کہ قرآن مین مذکور ہے آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و
حرزا للامیین یعنے آگاہ ہو ای پیغمبر بدرستیکہ بیجا ہے تجکو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور پناہ واسطے ناخواندون عرب کے ۔ انت عبدی
ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق لا یدفع السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ ولا یقبضہ اللہ حتی یقیم
بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ویفتح بہ اعینا عمیا و آذانا صما و قلوبا غلفا یعنے تو بندہ میرا اور فرستادہ میرا ہے اور نام کہا
یعنے تیرا متوکل کہ نہین درشت خو اور سخت گو اور نہ آواز بلند کرنیوالا بازارون مین نہین دور کرتا بدی ساتھ بدی کے ولیکن درگذر تا ہے
اور بخشتا ہے دفع کر ساتھ حسن سیرت کے کہ وہ پسندیدہ تر ہے بدی کو اور نہین مارتا او سے خدا تا انیکہ راست کرتا ہے ساتھ اوسکے امت کی کجی کو
تا انکہ کہین وہ کلمۂ توحید اور اقرار رسالت اور کہولتا ہے اور روشن کرتا ہے بسبب اوسکے آنکھین اندہی اور کان بہرے اور دل غافل و پوشیدہ
اور بعض طرق اس حدیث مین بیہ زیادہ آیا ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے اسدد بکل جمیل واہب لہ کل خلق کریم واجعل السکینۃ لباسہ والبر شعارہ
والتقوی ضمیرہ والحکمۃ معقولہ والصدق والوفاء طبیعتہ والعفو والمعروف خلقہ والعدل سیرتہ والحق شریعتہ والہدی امامہ والاسلام ملتہ
واحمد اسمہ اہدی بہ بعد الضلالۃ واعلم بہ بعد الجہالۃ وارفع بہ بعد الخمالۃ واسمی بہ بعد النکرۃ واکثر بہ القلۃ واغنی بہ بعد العیلۃ واولف بہ بین قلوب
مختلفۃ واہواء متشتتۃ وامم متفرقۃ واجعل امتہ خیر امۃ اخرجت للناس راست گفتار اور درست کردار کرتا ہون مین اوسے ساتھ ہر خوبی کے
اور بخشتا ہون مین واسطے اوسکے ہر خوی نیک اور گردانتا ہون مین آرام و آہستگی کو پوشش اوسکی اور نیکی کو علامت اوسکی اور گردانتا ہون مین پرہیزگاری کو نہانی دل اوسکے
اور کردانتا ہون مین حکمت کو معقول اوسکا اور گردانتا ہون مین راستی اور وفاء عہد کو طبیعت اوسکی اور گردانتا ہون مین عفو و نکوئی کو خصلت اوسکی اور گردانتا ہون مین عدل
و انصاف سیرت و خصلت اوسکی اور حق شریعت اوسکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اوسکا اور احمد نام اوسکا ہے راہ راست
دکہاتا ہون ساتھ اوسکے پیچھے گمراہی کے اور دانا کرتا ہون مین ساتھ اوسکے بعد نادانی کے اور بلند کرتا ہون ساتھ اوسکے بعد پیچھے کرنے کے
اور بلند و بالا لیجاتا ہون اور شناسا کرتا ہون بسبب اوسکے جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہون مین اونکو بعد کمی کے اور غنی و بے نیاز کرتا ہون مین
بسبب اوسکے بعد فقر و احتیاج کے اور تالیف کرتا ہون مین ساتھ اوسکے دلون مختلفہ مین اور خواہشون اور عقلون پراگندہ مین اور گروہون
متفرقہ مین اور گردانتا ہون مین اوسکی امت کو بہترین اوس امت کی کہ نکالی گئی ہین واسطے لوگون کے ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ
وامتہ اجمعین **فضل و شرف حضرت کہ بآیات قرآنی ثابت ہے** موسسان قواعد مذہبیہ شروع واصول
اور مشیدان معاقد معقول و منقول رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین فضل و شرف جناب رسالت سلطان مسند قربت کا کہ بآیات بینات

فوقانی نسبت باست ثابت ہوا ہے اسطرح قرطاس سست اساس کے اوپر بقید تحریر لائے ہین قطعہ پایۂ این کار بمقدار تست × کار کنی
نیست ہمین کار تست × لایق این کار ترا دیدہ اند × زانکہ ز اول بتو بخشیدہ اند × ہرکہ عطا بخش و کرم خو بود × ہر کرم خویش سبب جو بود
تو سبب رحمت بیچون شدے × چون نعم است بخوری چون شدے ۔ فی المواہب واذا اتی ما اتوہ من الخصال الحمیدة
فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقا فیہم فیکون افضل منہم وبان دعوتہ علیہ السلام فی التوحید والعبادة وصلت الی اکثر بلاد العالم بخلاف سائر الانبیاء
فظہران انتفاع اہل الدنیا بدعوتہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اکمل من انتفاع سائر الامم بدعوة سائر الانبیاء فوجب ان یکون افضل من سائر
الانبیاء انتہی یعنے جسوقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لائے اوسے یعنے سارے انبیا خصلتون ستودہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت
مین وہ چیز کہ تہی جدا جدا اون انبیا مین پس ہوے حضرت افضل اون سب سے اور دوسرا سبب فضیلت یہہ کہ دعوت حضرت کی توحید
وعبادت مین پہنچی اکثر شہرون عالم تک برعکس سارے نبیون کے پس ظاہر ہوا یہہ کہ فائدہ دنیا والون کا ساتہہ دعوت حضرت کی بدرجہ کمال
تہا فائدہ ساری امتون سے ساتہہ تمام انبیا کے پس واجب ہوا ہونا آپ کا افضل سب انبیا سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا اول
اون آیات سے کہ حضرت کی رحمت وشفقت بحال امت خبر وبشارت دیتی ہین یہہ آیت ہے آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ
ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم یعنے بہ تحقیق آیا تمہارے پاس ایک پیغمبر تمہین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان ومحل وصدق
امانت اوسکی کہ کبہی تم مین متہم بکذب ودروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو آباو امہات اوسکے کہ سب ارفع واشرف وافضل قوم عرب ہین اور طاہر
ومطہر ہوے ہین کہ اونمین زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہ تہی جیسے کہ فرمایا خرجت من اصلاب الطاہرة الی الارحام الطاہرات یعنے باہر آیا
مین پشتون پاک سے طرف رحمون پاک کی۔ اسی جگہہ سے شرف ذات ومحامد صفات وعظام اخلاق ومحاسن افعال حضرت کے ظاہر وباہر
ہوتے ہین اور جای دوسری فرمایا آیت لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنے ہر آئینہ بہ تحقیق منت واحسان
رکہا حق تعالے نے مومنون پر بسبب برانگیختہ کرنے رسول کے اونہین کی جنس سے پس بہیجا رسول مقبول کا اونکی جنس وقوم سے
ادخل واقرب سے ہے تانیس وتصدیق وایمان واتباع وامتنان مین اور فرمایا آیت ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یعنے وہ
ایسا خدا حکمت والا ہے کہ مبعوث وبرانگیختہ کیا ناخواندگان عرب مین پیغمبر اونکی جنس سے اور فرمایا آیت کما ارسلنا فیکم رسولا منکم
یعنے جیسکہ بہیجا ہے تم مین پیغمبر تمہاری جنس سے ۔ امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آلہ الکرام کہتے ہین کہ حق تعالی بعلم غیب اپنی تجرد
قصور مخلوقات کا معرفت وطاعت مین جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے اونہین خبردار کرے پس پیدا مبعوث کیا اونہین کی جنس سے
ایسا پیغمبر کہ مخلع بخلعت صفت رحمت ورافت کیا اپنی صفات مین سے ۔ اور سفیر صادق القول کہ اوسکی اطاعت وفرمان برداری اپنی

اطاعت وخوشنودی فرمائی کہ آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے فرمان برداری رسول مقبول کی اختیار کی پس تحقیق اطاعت حکم خدا بجالایا آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر رحمت واسطے عالمون کے تمام ہوا ملخص ومحصل کلام امام علیہ السلام کا پس ذات ہدایت وارشاد سمات مظہر ومصدر رحمت شاملہ ورافت کاملہ ہے عموماً اگر کوئی ازراہ انکار وعناد واستکبار گرفتار وپابند شقاوت وضلالت وحرمان وخذلان رہا اور ظلم وجفا اپنی جان پر گوارا کیا آپکا ارسال کہ واسطے رحمت کے ہے اوسمین کچہ نقصان وزیان نہین راہ پاتا جیسیکہ آفتاب واسطے انارت واضاءت وروشنائی عالم کی مخلوق ہے اگر کوئی شخص پردۂ ظلمت وغشاوۂ حیرت اپنے منہ پر کہینچ لے اور اوس نور سراپا ظہور سے بسبب علت کوری وضعف بینائی ستیر ومستتر شد نہو ذات آفتاب مین کچہ قصور وفتور نہین آتا فرد گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊ اور توجیہ آیت مقدمہ سے تقریر آیت چاہیے سمجہنا آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہین پیدا کیے ہمنے جن وانس مگر واسطے عرفان وشناخت اپنی کے پس ترکیب ہر واحد کی افراد فریقین سے اوپر صورت مستعدہ ومستعد للعبادۃ والعرفان فرمائی اور عقل کامل اور ادراک شامل کہ مانع غلبۂ شہوت وثوران غضب سے ہو عطا کیا گو بوسوسۂ شیطانی وہوای نفسانی مورد عذاب وعقاب رحمانی ہوجاوین پس ذات رفیع الدرجات حضرت رحمت ہی واسطے مومنون کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوۃ یا واسطے مومنون کے رحمت بہدایت اور منافقون اور کافرون کے امان قتل ونہب اور تعجیل عذاب دنیوی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعثت ورسالت حضرت رحمت ہی واسطے مومنون اور کافرون کے ورود وقوع عذاب سے کہ امم مکذبہ انبیا بسبب دعای بد اونکی ہلاک ہوگئے ہین اور بعضے علما بحصول رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزاو ابعاض عالم مین کہتے ہین چنانچہ خاک طاہر ومطہر ہوئی اور پانی طوفان سے باز رکہا گیا اور رہا ہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات سے باز رہی اور آسمان صعود شیاطین اور استراق سمع سے حال امم سابقہ کا یہہ تہا کہ قربانیان اور صدقات اپنے زیر آسمان رکہتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلادیتی کہ یہہ علامت ونشان قبول صدقہ وقربانی تہا پس اسواسطے کہ ذات حضرت رافت ورحمت ہے اپنی امت کے حق مین نور تام وسراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی اللہ حاصل ہوا اور یہ تنویر حال باکمال اونکے ابصار وبصائر منور وروشن اور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور وکتب مبین یعنے تحقیق تمہارے پاس خدا کیطرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا یعنے ای پیغمبر بدرستیکہ ہمنے بہیجا تجہے گواہ اور مژدہ پہونچانیوالا اور ڈرانیوالا اور پکارنیوالا خدا کی طرف بحکم خدا اور چراغ روشن سا اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی بآفتاب ومہتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے کہ دو سبب سے ایک یہہ کہ وجود عنصری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہے سماوی نہین اور دوسرے یہہ کہ ایک چراغ سے چراغہاے بیشمار روشن ہوسکتے ہین بخلاف شمس و

قمر سے بلیت یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند ۔ اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیوین تو بھی بعید نہین کہ حق
تعالے نے سراج فرمایا ہے آیت وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا یعنے اور گردانا حق تعالے نے آسمان مین آفتاب وماہ کو روشن پس جیسیکہ آفتاب عالم
اجسام مین نور بخشتا ہے اور اخذ نور مین محتاج غیر نہین ایسی ذات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح اگر تشبیہ ذات شریف بماہ وبجا وسے زاست
آتی ہے کہ ماہ بجز آفتاب محتاج اخذ نور مین دوسریکا نہین مانند اسکے آنسرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نور ذات باریتعالے سے حاصل کرتے
ہین اور نفوس انسانیہ پر ایثار فرماتے ہین اور تشبیہ ذات مقدس نبوی مین ساتھہ نور کے عجب تلمیح ہے کہ حق جل وعلی فرماتا ہے آیت اللہ
نور السموات والارض گویا آسمان وزمین اکوان داد وارمین بجز نور الٰہی ساری وطاری نہین کہ وہی ہے سر وجود وحیات وجمال وکمال
اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام مظہر اتم اور واسطہ ظہور اوس نور کے ہین اور تفسیر مثل نورہ الآیہ مین مفسرین یون بیان فرماتے ہین کہ مثل
ایمان قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند مشکوۃ ہے کہ اوسمین مصباح ہے مشکوۃ صدر شریف حضرت ہے اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت ومصباح
نور معرفت وایمان کہ آپ کے قلب شریف مین ہے اسیطرح مواہب مین ہے ساتھہ زیادتی تحقیق بیان کے اور آیت الم نشرح لک صدرک
یعنے کیا نہ کھول دیا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا ۔ کہ شرح صدر نعمت عظیم اور امتنان جسیم ہے اور مراد شرح صدر سے توسیع وتفسیح
تفتیح صدر مبارک ہے واسطے جمع میان مناجات حق ودعوت خلق بابراز انوار معارف وعلوم وتوحید ومعرفت وابداع اسرار وازالہ ضیق
جہل ونکرت واعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے ساتھہ اور آسانی وحی اور اوٹھانا اعبار رسالت وابلاغ اور فرمایا آیت ووضعنا عنک
وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اور دور کیا ہمنے تجسے بوجہ تیرا وہ شکستہ وگران کرتا ہے پشت تیری ۔ اعظم وارفع اسباب انشراح صدر ایک نور
بندے کے دلمین کہ تابندہ ودرخشان کرتا ہے اوسکو جیسے کہ فرمایا ہے اذا دخل النور القلب انفسح وانشرح یعنے اور جبکہ نور داخل ہوتا ہے دلمین
کھول دیتا ہے دل کو ۔ اور عمدہ سبب انفتاح وانشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات ذمیمہ ورذیلہ سے پس اتم واکمل واعلی اس صفت مین
حضرت سید الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تابعان وپیروان حضرت بھی اس سے نصیب وبہرہ رکھتے ہین بقدر محبت ومتابعت اور بیان
شگرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ اور بعض رسائل فارسیہ مین شرح کیا گیا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیت ورفعنا لک ذکرک اور
بلند کیا ہمنے نام اور آوازہ تیرا دنیا وآخرت مین ساتھہ نبوت وشفاعت کے اور مقرون ومتصل کیا ہمنے اپنے نام کے ساتھہ نام تیرا کلمہ اسلام و
اذان ونماز مین ایسا کوئی نمازی وتشہدی وخطیب نہین کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ نکہے اور حدیث ابی سعید خدری
مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ کچھہ بلندی اپنے نام کی تمکو معلوم ہے
مینے کہا اللہ اعلم یعنے اللہ خوب جانتا ہے ۔ کہا اس سبب سے اذا ذکرت ذکرت معی یعنے جسوقت کہ مین یاد کیا جاتا ہون یاد کیا جاتا ہی تو میرے

ساتھ پس گویا ذکر حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہے آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے اطاعت وانقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان برداری اور بجا آوری امر الٰہی عمل مین لایا پس اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہے محبت رب العالمین با معان نظر و تعمق فکر دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اعزاز و تکریم الٰہی دربارہ حضرت رسالت مبذول و مقرون ہے کہ جابجا بوقت ندا ختم الانبیا کو ساتھ وصف آیت یاایہا النبی یاایہا الرسول موصوف فرمایا ہے اور اور انبیا ساتھ نام کے یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ ندا کیے گئے اور ندای آیت یاایہا المزمل یاایہا المدثر مین آثار محبت و ملاطفت و مہربانی ارباب ذوق پر ظاہر و باہر ہے حلیہ مین ابو نعیم نے روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت علیہ السلام نے ارض ہند مین نزول فرمایا متوحش و متفکر ہوے حضرت جبرئیل علیہ السلام بہ تلقین و تعلیم اذان نازل ہوے اور کہا اللہ اکبر دو بار اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اور اشہد ان محمد ا رسول اللہ دو بار کہو الحدیث پس برکت اس نام کے توحش کو تفکر آدم علیہ السلام کا زائل و دور ہو گیا اور اسم سامی حضرت کا عرش اور ہر آسمان پر مکتوب و مرقوم ہے اور بہشت مین کوئی حور و قصور اور شجر و برگ و بار تزئین کلمہ طیب سے خالی نہین اور بزار ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ زبانی حضرت کی سنا سنیے کہ فرماتے تھے جب مجھے شب معراج عروج آسمانی اور تقرب یزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر گذرا مین مگر اوسپر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا مینے اور اشتقاق کیا حق سبحانہ نے اسم کریم حضرت کا اپنے نامون مین سے جیسا کہ حسان بن ثابت قصیدہ مدحیہ اپنے مین بیان کرتا ہے مصرع فذو العرش محمود وہذا محمد یعنے پس صاحب عرش اعنے حق سبحانہ کا نام محمود ہے اور یہ ہمارا صاحب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق سبحانہ نے اسماء حسنی اپنے سے حضرت کو ستر نامون کے ساتھ یاد فرمایا ہے کہ ذکر اسکا بیان اسماء شریف مین آویگا انشاء اللہ تعالے جاننا چاہیے کہ باری عز اسمہ نے نام اپنے حبیب کے ساتھ قسم بانواع شتی قرآن مجید و فرقان حمید مین یاد فرمائی ہین از انجملہ ایک آیت یس والقرآن الحکیم ہے مواہب لدنیہ مین کہ کتاب بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہے یون لکھا ہے کہ ذکر حروف تہجی کا اوائل سور قرآنی مین خالی فائدہ و حکمت سے نہین لیکن علم و ادراک انسان اوسکی کنہ و باریکی کو نہین پاتا مگر جسپر کھولدے اللہ تعالے اور کتابیں اور مفسرین سے معانی یس مین چند اقوال منقول ہین ایک اونمین سے یہہ کہ یس بمعنی یا انسان ہے لغت بنی طی مین اور یہہ قول ابن عباس و حسن و عکرمہ و ضحاک و سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کا ہے اور بعضے کہتے ہین لغت حبشہ مین اور بعض لغت کلب مین اور ابن الحنفیہ اور ضحاک سے معنی یس کے یا محمد کہتے ہین اور ابو العالیہ سے یا رجل اور قتادہ نے کہا وہ اسم ہے اسماء قرآن سے اور ابی بکر وراق سے منقول ہے یا سید البشیر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ اسمین تعظیم و تمجید بہت ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یس قسم ہے کہ قسم یاد

فرمائی حق تعالے نے اور اسکے ساتھہ آپ کے اسما کی اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ دو ہزار برس پہلے خلق آسمانون اور زمین سے حق سبحانہ
نے قسم یاد فرمائی ہے یا محمد انک لمن المرسلین پر فرمایا والقران الحکیم انک لمن المرسلین اور یہ رد ہے اوپر کفار کے کہ وہ کہتے تہے لست مرسلا یعنے نہین تو
فرستادہ خدا پس قسم کہائی اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین انہ لمن المرسلین یعنے بدرستی وہ ہر آئینہ پیغمبرون فرستادہ سے ہے علی صراط مستقیم
یعنے اوپر راہ سیدہی کے ہے کہ اوسمین کجی اور عدول حق سے نہین غرضکہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین رسالت کسی نبی کی اپنے انبیا سے قسم یاد نہین
فرمائی مگر ساتہہ اسم مبارک حضرت کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہین ساتہہ مدت حیوۃ وعصر و بلد کے جیسے کہ لعمرک
انہم لفی سکرتہم یعمہون یعنے سوگند زندگانی تیری کی اے محمد بدرستی وہ کفار گمراہی اپنی مین سرگردان و پریشان ہوتے ہین ۔ جمہور اہل تفسیر کے نزدیک
یہ نہایت تعظیم وتشریف ہے جیسیکہ محب سر وحیات محبوب کی سوگند کہاتا ہے ۔ ابن عباس کہتے ہین کہ پروردگار نے پیدا نہین کی کوئی ذات گرامی تر
نزدیک اپنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سوگند کہائی اوسکی حیات کی ساتہہ نہ ساتہہ غیر اوسکے اور آگے آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد
یعنے سوگند کہاتا ہون مین اس شہر کی کہ تو حلول کرنیوالا ہے اس شہر کا زیادہ شرف رتبت سے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتہہ
بلد کے کہ بلد حرام و بلد امین نام اوسکا ہے اور معزز و مکرم ہے خدا کے نزدیک بوقت نزول وحلول علیہ الصلوۃ والسلام کی اوسمین آیت ووالد وما ولد
یعنے سوگند کہاتا ہون مین باپ اور بیٹے کی ۔ بعضون کے نزدیک مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام اور ما ولد سے ذریت آدم کہ اوسمین حضرت بہی داخل
ہین اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہین اور ما ولد سے مطلوب حضرت سید المرسلین ۔ مواہب لدنیہ مین
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ یعنے پدر و مادر مین
فدای تو باد یا رسول اللہ تحقیق پہونچی ہے فضیلت آپکی اس مرتبہ کمال کو کہ حق تعالے ساتہہ آیت لا اقسم بہذا البلد کی سوگند یاد فرماتا ہے تمام
ہوا قول صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالے نے آیت والعصر ان الانسان لفی خسر یعنے سوگند عصر کی بدرستیکہ انسان ہر آئینہ زیان کاری
مین ہے اختلاف اقوال ہے تفسیر عصر مین بقول بعض عصر سے مراد دہر ہے ۔ فی الصراح عصر روزگار عصران شب و روز اور وہ ہی شمول ان معانی
پر رکہتا ہے کہ اوسمین اعاجیب حوادث و وقائع کہ زبان بیان وحصر واحصا اوسکے سے قاصر ہے اور بزرگی دیا گیا ہے ساتہہ بزرگی کے لا تسبوا الدہر
فانا الدہر یعنے سب و دشنام نہ دو دہر کو کہ مین خالق دہر ہون اور دہر مین واقع ہوتے ہین منافع ومضار وصحت وسقم وآفات ونجاویف اور حاصل
ہوتے ہین برکات وکمالات اسمین اور ضائع ہونا عمر اور بیکار نشینی وکاہلی کسب کمال مین اور اصلاح حال تصدیق وایمان رسول رب متعال کے
ساتہہ اور تکذیب وانکار دیدگی رسول مقبول کی موجب زیانکاریون اور رسوائیونکا اسیواسطے فرمایا آیت ان الانسان لفی خسر الا الذین
آمنوا وعملوا الصلحت یعنے بدرستیکہ انسان البتہ زیانکاری مین ہے مگر جو کہ یقین دیا و رلاوے خدا اور رسول پر اور کام کیے نیک و ستودہ ۔

اور بحیات خیر البریات لعمرک مین اور الم الف اشارہ ساتہہ اسم اللہ کے ہی اور لام ساتہہ جبرئیل علیہ السلام کے اور میم ساتہہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ق مین ساتہہ قوت قلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علی ہذا القیاس یس سوگند یاد کی حق تعالے نے بزبان خیر البشر والعصر مین اور بمکان لا اقسم مین
والنجم اذا ہوے کہ ہوی بمعنی سقط اکرنیکے آیا ہے اور الم نشرح اور والفجر اور آیہ وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب ہر ایک مین جابجا قسم بہ نجوم وغیرہ یاد فرمائی اور براءت وتنزیہ حضرت صلواۃ اللہ علیہ کی قول اعدا سے اور آیت سورہ ن والقلم وما یسطرون مین قسم کہائی ہے حق تعالی نے اوپر نفی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر ممنون یعنے غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تحمل مشقتون اور صبر اوپر بلاؤن اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولمہ وموذیہ کے اثبات واستقرار اوپر خلق عظیم کے یہ خصائص ذات شریف سے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد ساتہہ ن کے دوات ہے کہ قسم یاد کی ساتہہ دوات قلم کے اور جو کچہ کہ وہ کتابت وتسطیر دوات کرتی ہے اور بقول بعض نون ایک لوح ہے نور سے کہ ملائکہ امر الہی کو اوس پر لکہتے ہین مقدرات کونی سے اور یہہ قلم نمونہ اوس قلم اعلے کا ہے اور نشان ہے نشانیون الہی سے کہ بسبب اوسکے احکام شرائع ودین وملت وعلوم عالیہ اور وحی الہی اور بندگان اور اخبار پیشینیان اور اونکی باتین اور کتابین اور صحیفہ آسمانی مرقوم ہوتی ہین اور امور دین ودنیا کہ متعلق بمعاد ومعاش ہین بذریعہ اسی قلم کے استقامت واستقرار پذیر ہوتے ہین اور صاحب کشاف نے بیچ تفسیر سورۂ اقرا بیان علم بالقلم مین لکہا ہے کہ دقائق حکمت الہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اللہ اور شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعظ دین مبین اور نصائح شرع متین اور قبائح ملت بیگانہ لکہنا اور ثبت کرنا کام اسی قلم راستی رقم کا ہے تا مزید یقین وتقویۃ وتکمیل ایمان اور رواج ونضارت گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور عندیات نفس نامعقول اور خیالات واوہام نامقبول کہ اپنی زعم فاسد مین اونہین حقائق ومعارف کہتے ہین اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجہتے ہین اجتناب کرین الغرض کہ اکثر سور وآیات قرآنی آپ کی تعظیم وتکریم کے اوپر دال وشاہد ہین چنانچہ بزرگترین چیزون اور بلند ترین نعمتون غیر متناہی حق تعالی سے آیہ والضحی واللیل اذا سجی سے ہے یعنی سوگند ساتہہ وقت چاشت اور ہنگام شب کی جیب ڈہانپ لے ساتہہ تاریکی وسیاہی اپنی کے قسم کہائی حق سبحانہ نے ساتہہ دن اور رات کے کہ دو محل ظہور آیات ونعمات کے باوقات خود ہین اور خبر دی احوال رفعت ومحبت اشتمال اپنی حبیب کے ساتہہ دنیا وآخرت مین اور فرمایا ما ودعک ربک وما قلی یعنے نہین چہوڑا تجہے رب تیرے نے اور نہ دشمن کہا تجہے بعد برگزیدگی اپنی کے مواہب مین لکہا ہے کہ سوگند یاد کی حق تعالی نے ساتہہ دو آیتون عظیمہ کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر ربوبیت و جلال نیت وحکمت رحمت کے اور وہ دو نور رات ودن ہین اور تفسیر کیا ہے بعض نے والضحی ساتہہ روئی شریف اور واللیل کو ساتہہ موئی منیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آہت کچھہ استبعاد دور نہین پایا تنک کہ کہا دشمنون حضرت کی نے کہ محمد علیہ السلام کو اوسکے رب نے چھوڑ دیا پس سوگند یاد فرمائی
صور نہار کی ساتھہ یعنی ظلمت و تاریکی لیل کے اور ظہور و روشنی وحی کی بعد تنبا اور رک جانے وحی کے ساتھہ کسی سبب کی اسباب سے یا کسی مصلحت کی مصالح سے
کہ خدا ہی اوسے خوب جانتا ہے ۔ عبارت مواہب تمام ہوئی **آیت** وللآخرۃ خیر لک من الاولی یعنی ہر آئینہ پچھلی آخرت کے اور نعمتین وہانکی شفاعت و
مقام محمود سے بہتر و بلند تر ہین نعمتون دنیا سے کہ دنیا جائی تنگ ہے گنجائی اور سمائی اون نعمتون عظیمہ کی نہین رکھتی اور نہایت امر تیری بدایت سے
بہتر اور برتر ہے واسطے ہونے تیرے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین **اور** مواہب مین منقول ہے کہ **آیت** ولسوف یعطیک ربک
فترضی ہر آئینہ عنقریب تجہے دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووے تو ۔ یہہ آیہ دلالت کرتی ہے اثبات پر کہ اللہ تعالی اپنے حبیب کو جو مرضی محبوب
اوسکا ہے عطا کریگا **اور** باتین کہ جہال افترا و بہتان کرتے ہین کہ رضا و خوشنودی حضرت کی دخول امتی انکی سے دوزخمین نہین یا نہین راضی ہونگے
حضرت کہ کوئی میری امت مین سے دوزخمین جاوے پس یہہ بات غرور و بازی ابلیس پر تلبیس ہوتی ہے اسواسطے کہ خوشنودی و رضامندی حضرتکی بیچ
خوشنودی حق تعالی کے ہے اور سبحانہ تعالی کفار و عصات جو کہ مستحق نار ہین اوسمین داخل کریگا مگر یہہ کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی سے
یہہ ہے کہ بعد اذن شفاعت حضرت امتی کو دوزخمین نہین چھوڑینگے پس پروردگار تبارک و تعالی اذن دیگا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوینگے
جسکی شفاعت بمشیت ایزدی انشاء اللہ کریگی اور جسکی حق مین مرضی و اذن خدا کا نپاوینگے شفاعت نفرماینگے انتہی **اور** پوشیدہ نرہے کہ مدارج مین
لکہا ہے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت عصات بترتیب فرماینگے جیسکہ طوائف زانیون اور گروہ سارقون اور
جماعہ شرابیون کے مثل اسکے ایسے لوگ وجاوینگے کہ اونکی ذات مین خیر و نیکی جز ذرہ ایمان باصبہ اتقان نہین پس پروردگار جل وعلی فرماویگا کہ یہہ
لوگ میرے خاص تیسے ہین انکی شفاعت و بخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش دوزخ سے ساتھہ آمرزش پروردگار اور شفاعت
سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** یہہ بات معلوم ہے کہ بدون اذن و رضامندی خدا شفاعت نہوگی مگر یہہ کہ حق تعالی نے وعدہ
رضائی حبیب فرمایا ہے اور خدا اپنے وعدہ کو خلاف نکریگا **آیت** ان اللہ لایخلف المیعاد ۔ اور مراد اوس قایل کی آنمیسے آتش دوزخمین دوام
و ہمیشگی **اور** مشہور یہہ بات ہے کہ گنہگار ہمیشہ دوزخمین نرہینگے جیسکہ قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہے ۔ **بیت** ۔ نصیب ماست بہشت ای
خدا شناس برو ۔ کہ مستحق کرامت گناہگارانند ۔ اور اوس روایت مین دو عبارتین آئی ہین ایک تو کہ حضرت راضی و خوشنود نہونگے کہ کسیکو انمیسے
دوزخمین اپنی امت مین سے ۔ دوسرے یہہ کہ راضی نہونگے حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخمین رہے پس سمجہہ تو ساتھہ باریکی نظر اس نکتہ کو ۔
اب تتمہ و تنبیہ اس سورہ مین وہ نعمتین کہ ابتدائی حال حضرت مین تربیت کنار عنایت اپنی مین یتیم ہوجانیکے سینہ دل رہین بیان کیا **اور**
بعضے کہتے ہین کہ مراد در یتیم ہے ۔ یعنے پایا ذات شریف کو بے نظیر و عدیل درمیان جہل و ضلالت سے کہ اہل کفر اوسپر قایم و مستقر تہے نکالکر بمقام

رہنمائی پر پہنچایا اور ساتھ بشارت وصال و گنج قناعت و غنای دل کے غنی کیا اور فرمایا آیت الم یجدک یتیما فآوی ووجدک ضالا فہدی ووجدک عائلا فاغنی یعنے
کیا نہ پایا تجھے یتیم پس جگہ دی تجھے اور پایا تجھے راہ بھولا ہوا اور پایا تجھے مفلس ہمت پس غنی و مالدار کیا تجھے تو معلوم ہوا کہ
اور حال یتیمی و بیکسی محروم و مایوس نہ چھوڑا بعد اختصاص بمرتبہ نبوت و رسالت کیونکر عاطل و بیکار چھوڑ دیگا آیت فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر
واما بنعمۃ ربک فحدث یعنے پس جو یتیم ہو اوسکو مار اور جو مانگتا ہو پس اوسکو جھڑک اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر یہ اسواسطے کہ
اظہار نعمت اور یاد اوسکا بار بار زبان پر لانا موجب شکرگزاری منعم کا ہے اور پہونچانا احکام شرع اور تعلیم و ہدایت خلق منجملہ حدیث نعمت سے ہے اور
جو فضل و شرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیات سورہ والنجم سے ثابت و محقق ہوتا ہے ممکن نہیں حد و احصا اوسکا اور متعذر ہے وصول بکنہ
حقیقت اوسکی اول کلام قسم کا ساتھ والنجم کے کہ مراد اوس سے جنس نجوم ہے یا ثریا کہ اطلاق اسم نجم اوسپر غالب ہے یا نبات الخشن یا قرآن
کہ تھا نجما یعنے تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے یا محمد مصطفےٰ کہ شب معراج آسمان سے نیچے آئے اور اوترے یا قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح با انوار اور
منقطع از اغیار ہے کہ اوترے آسمان قدس سے اوپر زمین انس کے بنا بر ثبات و قیام حضرت کے اوپر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آپ کا
گمراہی اور ہوا و نفسانی سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مراد ساتھ آیت وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے نہیں بات کرتا خواہش
نفس سے مگر وحی کہ نازل ہوتی ہے اوسپر یہ کلام قرآن سے ہے اور اگر سبب کلام حدیث حضرت کی کہ وحی خفی ہے مراد کہیں سوائی دو تین
موضع کے کہ انہیں مستثنیٰ کہیں کہ قضیہ اساری بدر اور قضیہ ماریہ قبطیہ اور تابیر نخل اونہیں میں سے ہے درست ہی اور مواہب لدنیہ میں
لکھا ہے کہ یہ بہتر ہے مراد لینی قرآن سے اسواسطے کہ قرآن و حدیث دونوں وحی ہیں فرمایا اللہ تعالی نے آیت وانزل علیک الکتاب والحکمۃ
یعنے اوتاری اوپر تیرے کتاب و حکمت مقصود کتاب سے قرآن اور مراد حکمت سے سنت ہے جیسکہ اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے نقل کی ہے
کہ نزول جبریل علیہ السلام کا حضرت کی اوپر واسطے تعلیم سنت کے ویسا ہی تھا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ نطق گویائی
حضرت مخصوص بقرآن نہیں بلکہ اجتہاد آپکا بھی داخل وحی خفی ہے اور منشاء تعظیم و تکریم الہی اور اعلای شان و اظہار فضل و کرامت و رفع
قدر حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ آیت ہے آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما یعنے بدرستی و راستی خدا تعالی و تمام فرشتگان حق تعالی درود بھیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کے اوپر ای گروہ مومنان درود و سلام بھیجو اوسپر
اور درود تمہاری اور فرشتوں کی یہی ہے کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے کہ درود بھیجے اور رحمت کرے اونکے اوپر نہیں اتنی قوت و قدرت
کمان کہ حضرت کی رفعت شان و رفعت مکان کے موافق درود بھیج سکو کہ اندازہ ارسال درود بقدر شناخت قدر مرتبہ اونکے ہی اور اوس مرتبہ کو
حق تعالی خوب جانتا ہے اور پہچانتا ہے اللہم صل علی محمد کما تحب وترضی ان تصلی علیہ وصل علیہ کما ینبغی ان تصلی علیہ اللہم صل علی محمد صلوۃ

انت لہا اہل ہو بولتا الٰہی ہم بارک وسلم یعنے ای بار خدایا رحمت نازل کر اوپر محمد علیہ السلام کے جیسیکہ تو دوست رکہتا اور چاہتا ہے یہہ کہ رحمت بہیجی جاوے اوسپر اور
رحمت نازل کر او جیسیکہ سزاوار و لائق ہے کہ رحمت بہیجی جاوے اوپر اوسکے یا اللہ درود و رحمت نازل کر اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اوسکے واسطے لائق
ہے اور محمد علیہ السلام اوس رحمت کے سزاوار ہے اور برکت دے اوسکو اور سلامت رکہ نقائص دنیوی و اخروی سے یہ سبین جمع کیا حق تعالی نے عالم
علوی و سفلی کو اوپر ثنا و مدح حضرت کے اور اظہار کیا ذکر اوسکا اولین و آخرین مین اور نشر و پراگندہ کیئے مناقب اوسکے آفاق مین شرقا و غربا
دریا و صحرا اور آسمان اور عرش و کرسی لوح و قلم مین اور ڈالی محبت اوسکی مومنونکے دلون مین جیسیکہ راحت و لذت پاتی ہین روحین اونکی اوسکے
ذکر سے اور خوش ہوتی ہین ساتہہ اوسکے سینے اوسکے ذکر کے انشراح اونکے اور مست ہوتی ہین اوسکی یاد سے دل اونکے اور اوسکے ذکر سے
زبانین اونکی بلند و خوش ہوتی ہین گویا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو باتباع و پیروی تیرے بہر پا مینے کوئی نماز کوئی فرض خالی سنت سے نہین سب
لوگ ادای فرض مین میرا حکم بجالاتے ہین اور سنت مین تیرا امر پس درحقیقت دونو ساتہہ حکم میرے اور امر تیرے ہین درحقیقت تیری طاعت میری طاعت
ہے اور تیری بیعت میری بیعت سب تمام مفسرین اور علماء تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان مین نازل ہوا ہے کرتے ہین اور وعظ و نصیحت
پہونچاتے ہین اور سب ملوک و سلاطین و فقرا و مساکین تیرے آستانہ ملائک آشیانہ کے اوپر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرتے ہین اور مسح تراب
روضہ منورہ تیری سے روسفید و جبان ہوتے ہین اور سب امیدوار تیری شفاعت کے ہین شرف و رتبہ تیرا تا ابدالآبدین باقی و دائم ہے الحمد للہ رب العالمین
بیان سورہ فتح مین اتم و اکمل کمال جاہ و جلال اور کرامات و برکات کہ درگاہ رب العزت سے حضرت کے اوپر وارد و فائض ہین
سورہ فتح سے ہے کہ پروردگار تقدس و تعالی اوسمین خطبہ مدح و ثنا آپ بیان فرماتا ہے آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک
وما تاخر ویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنے کہولا اور ظاہر کیا ہمنے واسطے کشایش ظاہر اتجہے تیرے لیے پروردگار
تیرا اگلے اور پچہلے گناہ تیرے اور پورا اور تمام کرے تجہپر نعمت اپنی اور راہ دکہاوے تجہے راہ سیدہی اور یاری دیوے تجہے یاری دینا غالب و
قوی - جاننا چاہیے کہ فتوح صوری و معنوی کہ جناب عزت و کبریا سے حضرت خیر الوری کے اوپر فائض ہین غیر متناہی ایک اونمین سے فتح بلاد
و تسخیر عباد و حصول غنائم و تقویت دین و تکثر امت اور تشیع احکام اسلام ہے اور سب اعظم اور بڑے فتوحات سے فتح مکہ معظمہ ہے کہ بعد حصول
اوسکے تمام قبائل عرب اور طوائف انام جوق جوق اور فوج فوج دین خدا مین آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عالم قدس ہوئے
اس سورہ مین وعدہ و بشارت ہے ساتہہ حصول اوس فتح کے کہ بسبب تحقیق وقوع کے تعبیر ماضی کی گئی اور فتح مبین یعنی پیدا و ہویدا کہ ظاہر
و باہر ہے عزت و شوکت اوسکی دین متین مین اور یعنی پیدا و ہویدا گشتہ بہی آیا ہے یعنے ظاہر کر نیوالا عزت و شوکت و غلبہ دین اسلام کا - روضۃ
الصفا مین یون لکہا کہ زمرہ اہل تفسیر نے کہا ہے کہ مراد فتح مبین سے صلح حدیبیہ ہے کہ یہہ صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تہی اسواسطے کہ بعد اوس صلح جو لوگ سعادت مند

وارادت منداپان اپنا بسبب غلبہ شوکت وایذائی کفار کے پوشیدہ رکھتے تھے مطلق العنان ہوگئے اور مشرکون کے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ بکار لیجا کر آیات بینات اور
پڑھنے لگے اور اس سبب سے ایک جماعت کثیر گمشتون بادیہ ضلالت وغوایت سے ساتھ راہ سلوک وہدایت کے فائز ہوئے اور اونہین دنون مین فتح خیبر
کو معظمات فتوح اسلام سے ہے ظاہر ہوئی اور مفسرین نے فتح مبین عبارت فتح مکہ سے رکھی ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم آخر ہوئی عبارت صاحب روضۃ الصفا
کی اور آمرزش گناہون حضرت کی کہ آیہ سابقہ مین مذکور ہے بہت قول ہین بعضے کہتے ہین مراد گناہون سے ایک چیز ہے کہ ایام جاہلیت مین پیش از نبوت
واقع ہوئی۔ امام سبکی رحمہ اللہ کے نزدیک یہہ قول مردود ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت مین اور پیش از نبوت وبعد از نبوت معصوم و
پاک ہین اور مجاہد نے کہا مراد ما تقدم سے قضیہ ماریہ قبطیہ اور ما تاخر سے ارادہ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول حبالہ نکاح زید بن حارثہ مین تہی پس از آن
بشرف فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف ہوئی اور سبکی نے کہا یہہ قول بہی باطل ہے اسواسطے قضیہ ماریہ اور زینب مین اصلا ومطلقا گناہ نہ تہا
اور جیسی اعتقاد گناہ کیا خطا کی جار اللہ زمخشری نے کشاف مین لکہا ہے اور قاضی بیضاوی بہی اوسکے تابع ہوا ہے کہ ما تقدم سے مراد جمیع لغزشہائے
گذشتہ ہین کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہہ قول بہی مردود ہے بجہت ثبوت عصمت انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے اور تحقیق
اجماع امت دال ہے اوپر عصمت انبیا کے تبلیغ امر حق مین اور اوسکے سوا کبایر وصغایر رذیلہ کہ خطا کرے انکا مرتبہ اور ہمیشگی سے اوپر صغایر کے یہہ چارون قسم
معصمت مجمع علیہا ہین۔ اور جو صغایر کہ حط مرتبہ انبیا نہین کرتے اوسمین اختلاف کیا ہے معتزلہ اور غیر معتزلہ سے بہت طرف جواز کے گئے ہین اور بعض کے
نزدیک مختار منع ہے اسواسطے کہ ہم لوگ مامور ساتہہ اقتدا اونکے ہین جو کہ اونسے قول وفعل صادر ہو پس کیونکر واقع ہو اونسے وہ چیز کہ ناشایستہ دنایہ
ہو اور ہم ساتہہ اقتدا اونکے امر کئے جاوین اور حشویہ کو تجرد تجاسر ہے اوپر حضرات انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جواز صدور گناہ مین مطلقا اگر نسبت
اس قول کی اونکیطرف صحیح ہے پس وہ جو ہمنے ذکر کیا ہے اجماع سے ساتہہ اوسکے صحیح ہین۔ اور مجوزین صغایر اوسپر کوئی دلیل نہین رکہتے مگر آیہ
ما تقدم یا مثل اوسکے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اوسکا اور بعض جماعت نے کہ صدور صغایر غیر رذیلہ تجویز کیا ہے ابن عطیہ نے اوسمین اختلاف کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا وقوع ہوا ہے یا نہین قول صحیح یہی ہے کہ وقوع نہین ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بلا شک وشبہہ وقوع
نہین ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ **آیت** وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی صفت اوسکی ہے یعنے نہین
کہتا خواہش اپنی سے نہین قول اوسکا مگر وحی اور فعل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعا اور یقینا اتباع واقتدا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہر تہوڑی اور بہت اور چہوٹی اور بڑی مین معلوم ہوتا ہے اور جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتہہ تامل کرے اور وہ جو بہجاتے
اور دیکہتے تہے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکہی خدای عز وجل سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات آدمیہ کے
اور یہہ کلام مجمل ہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ سلاطین وخواقین کا قاعدہ ہے کہ بوقت تکریم وتشریف نیت بعض بندہای خاص اپنی کے کہتے ہین کہ ہمنے

پہلے پچھلے تیرے گناہ بخشے اور اونسے ہین سو اخذہ نہین باوجودیکہ گاہے اوس بندہ سے سہو و خطا و گناہ آگے پیچھے نہین ہوا لیکن ازراہ محبت وکرم بحال اپنے بندۂ نیک یہ کلام کہا کرتے ہین فافہم باللہ والتوفیق یعنے پس سمجہہ تو اور اللہ کے ہاتہ توفیق ہے۔ اور قول بعض محققین کا یہ ہے کہ مغفرت کنایہ ہے عصمت سے پس معنی آیہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر لیعصمک اللہ فیما تقدم من عمرک وفیما تأخر یعنے چاہیے کہ بچاوے تجہی خدا تعالی اول عمر اور آخر عمر مین اور یہی توجیہ حسن و قبول ہے اس لیے بلحاظ اسالیب بلاغت قرآن سے گناہ ہی اور مراد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو کہتا ہے کہ تو مغفور ہے ماخوذ بگناہ نہین کو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضون نے کہا ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور بقول بعضے وہ گناہ کہ بسہو و غفلت و تاویل ہون اسی حکایت کیا ہے طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہے قشیری نے اور مراد رکہا گیا ہے پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے اور پچھلی تیری امت کے گناہ ہونے اسی حکایت کیا ہے ثمرقندی سے ابن عطا سے اور بقول بعض امت مراد ہے اور بعض کے نزدیک گناہ سے مراد ترک اولی ہے اور ترک اولی گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل مشترک ہین اباحت فعل مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت مواہب ہے اور کنایہ کیا گیا ہے ساتہہ لفظ مغفرت و توبہ و عفو کے تحقیقات غالبہ سے جیسے علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر منہ مین یعنے جانا خدا نے کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہین رکہہ سکوگے پس تم پر رجوع برحمت کیا پس پڑہو بقدر آسان و میسر ہو قرآن سے اور بعضی مفسرین نے کہا ہے کہ جس جگہہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ و غفران انبیا فرمایا ہے ذکر زلت و خطا کا اونسے صادر و واقع ہوئی ہین بیان کی ہے جیسے کہ قصہ آدم علیہ السلام مین فرمایا وعصی آدم ربہ یعنے نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور شان نوح علیہ السلام مین آیہ انی اعظک ان تکون من الجاہلین یعنے بدرستی مین تجہے نصیحت کرتا ہون یہ کہ ہووے تو نادانون سے۔ اور قصہ یونس علیہ السلام مین فظن ان لن نقدر علیہ یعنے گمان کیا یونس نے یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم اوسپر اور داؤد علیہ السلام کو کہا ولا تتبع الہوی یعنی پیروی اور فرمان برداری مت کر تو خواہش نفس کی اور قصہ موسی علیہ السلام مین فرمایا فوکزہ موسی یعنے پس مکا مارا اوسے موسی نے اور شان سمو المکان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم رکہا اور بعد ازان ذکر غفران ذنوب گذشتہ و آئندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو پوشیدہ و مخفی رکہا اور شیخ اعز الدین عبد السلام نے اپنی کتاب مین کہ نہایت السئول فیما سنح من تفضیل الرسول کہا ہے کہ تفضیل دی ہے خدای عزوجل نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے انبیا علیہم السلام کے اوپر بوجوہ کثیرہ اور انہی عدیدہ سے ایک اونمین سے یہ ہے کہ معفو و آمرزش گناہون اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہے اور منقول و محکی نہین کہ ایز دمتعال نے خبر دی ہو ایک کو انبیا علیہم السلام سے مانند اسکے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ خبر نہین دی اور اسی جا سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت اونسے شفاعت طلب کیجاویگی ذکر اپنی خطا کا کرینگے اور اوسکے ڈر سے اقدام شفاعت پر نکر سکینگے اور جسوقت خلایق مضطرہ و مضطربہ حضرت شفیع المذنبین سے استشفاع چاہینگے آپ فرماوینگے کہ یہہ کام میرا ہے اور بیان اوسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے پہلے ثابت کی

حضرت کے فتح مبین بعد اوسکے ذکر کیا مغفرت ذنوب کا پس ازان اتمام نعمت و اثبات ہدایت صراط مستقیم و بشارت بہ نصر عزیز پس ان سب میں یہ علوم و مفہوم متیقن ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب نہین بلکہ نفی ذنوب ہے یہہ سب جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے **آیت** ویتم نعمتہ علیک یعنے تمام و کمال گردانا اپنی نعمتونکو تجہپر اہل تحقیق پر پوشیدہ نرہے کہ تمامی فضائل و کمالات و کرامات و برکات اس کلمہ مین داخل و شامل ہین اور جو کچہہ کہ ذکر خیال کیا جاوے خصوصیات و عمومات نعم سے محاسب اندیشہ و مقاییس فکر عد و اوسکے احصا سے عاجز و قاصر ہے اور زبان قال و حال ذکر بیان سے گنگ و لال یعنے اجمال ممکن و تفصیل ممتنع قال الشاعر **شعر** فان فضل رسول اللہ لیس لہ حا فیعرب عنہ ناطق بفم ۔ فضل رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین ہے حد کہ فصاحت کرے اوس سے کوئی بولنے والا ساتہہ مونہہ کے **آیت** قل لوکان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا ۔ یعنی کہدی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکہنے کلمات میرے رب کے ہر آئینہ آخر و تمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہووین باتین میرے رب کی اگرچہ لاوین ہم مانند اوس آب دریا کے دریا دوسرا واسطے اوسکے مدد کے **آیت** ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمت اللہ یعنے اور جو درخت کہ زمین مین ہین قلم ہووین اور پانی دریا کا اونکی سیاہی اور بعد ازان مدد کرین اوسکو سات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی ۔ مراد ان کلمات سے نزدیک اہل تحقیق کے فضائل و کمالات و حقایق و معارف ہین کہ حضرت ذی الجلال والاکرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیا و اصفیا سے خاص سید انبیا محمد مصطفے علیہ السلام کے اوپر افاضہ کیے ہین والا صفات حق اور شیون ذات مطلق تمثیل و تنظیر سے کہ مبنی تشبیہ سے اور مشعر تجزیہ ہین منزہ و مقدس ہے اور بعد از شمول و تعمیم نعمت کے سب نعمتون دنیوی و اخروی کو تخصیص نعمت ہدایت صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور مثمر فوز و فلاح انام اور منتج صلاح عالم و انتظام کارخانہ وجود ہے اور علت غائی بعثت و ارسال کی ذکر فرمائی اور کہا **آیت** ویہدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنے ہدایت کریگا تجکو خدا راہ سیدہی اور نصرت و یاری دیگا تجہے یاری دنیا غالب و بزرگ ۔ ابن عطا رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ جمع کی گئین حضرت کیواسطے اس سورہ مین نعمتین متعددہ کہ فتح مبین نشانیون اجابت سے ہین اور مغفرت علامتون محبت سے **او** ر اتمام نعمت آثار اختصاص سے **او** ر ہدایت مقدمات ولایت سے پس مغفرت جمیع نقایص و عیوب سے تنزیہ حضرت کی ہے اور اتمام نعمت ابلاغ آپ کا ہے بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہے بمشاہدہ **او** ر بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتہہ کہ مرتبہ قرب مین فوق اوسکے کوئی مرتبہ و مقام نہین اور فرمایا **آیت** ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنے تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہین تیرے ساتہہ اسکے سوا نہین کہ بیعت کرتے ہین ساتہہ خدا کی خدا کا ہاتہہ اونکے ہاتہہ پر ہے اور فرمایا **آیت** ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جسنے اطاعت و فرمان برداری اور پیروی رسول مقبول کی حاصل کی پس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالی بجالایا × اگرچہ باصطلاح اہل عربیت قبیل مجاز سے ہے یہہ لیکن اہل حقیقت جانین کہ یہہ کیا رمز ہے واللہ اعلم ازان بعد منت رکہی حضرت اور مومنونکے اوپر ساتہہ انزال

اور اوتارنے سکینہ وطمانیت وآرام ویقین سے کہ خلاصہ نعمتوں کا ہے اور مدح وثنا اصحاب کا مل انصاب غرمائی ساتھ فضیلت ومعیت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نتیجہ محبت کا ہے اور آپسمین ائتلاف واتفاق اور شدت وسختی کفار نابکار بدکردار کے اوپر کہ انتظام کارخانہ دین وملت ساتھ اوسکے منوط ومربوط ہے اور ساتھ اسی صفت کے ماصدق یحبہم ویحبونہ کے ہوئے یعنے دوست رکھتا ہے انہین خدا اور دوست رکھتے ہین وہ خدا کو اور منقبت آیت اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکفرین کے موصوف یعنی فروتنی کرنیوالے مومنون کے اوپر اور غلبہ وسختی کرنیوالے کافرون پر اور وعدہ کیا انکے ساتھ مغفرت واجر عظیم کا دنیا و آخرت مین اور یہہ سب موجب امتنان وفضل وشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جاننا چاہیے کہ تمام فضائل وکرامات وبرکات کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فایض ہوے ہین اس کلمہ مین کہ جوامع الکلم سے ہے داخل ہین آیت انا اعطینک الکوثر یعنے عطا کیا ہمنے تجھے ای محمد کوثر کہ مراد ساتھ اوسکے خیر کثیر ہے دنیا وآخرت مین اور یہہ کلمہ ساتھ اس اختصار وایجاز کے متضمن اظہار وابراز اس راز کا ہے کہ اگر تمام عالم وعارف عالم شرح وبیان اس کلمہ کا کرین استیفا واستقصا اوسکا نکر سکین انا اعطینک الکوثر یعنی ہمنے دیے تجھے مناقب بکثرت کہ ہر ایک اونمین سے اعظم واکبر ہے تمام ملک دنیا سے اور جود دین ہمنے تجھے یہ نعمتین پس مشغول طاعت وعبادت ہماری کا ہو اور رکنے بدگویون اور حاسدون سے باک وہراس مت رکھ اور عبادت دو قسم ہوتی ہے ایک مالی دوسری بدنی اشارہ ہے فصل ربک سے بدنی طرف مالی طرف وانحر کی اور ذکر انا اعطیناک ساتھ لفظ ماضی کے بلفظ مستقبل یعطیک کے دلالت رکھتا ہے کہ اعطا حاصل ہوئی ہے پیش از وجود عنصری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ کہا آپ نے کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد یعنے مین نبی تھا حالانکہ آدم درمیان روح وبدن کے تھا گویا کہا کہ ای محمد علیہ السلام ہمنے مہیا کیے تیرے واسطے سارے اسباب خیر وسعادت پیش از دخول تیرے کے دائرہ وجود مین پس کیونکر مہمل ومعطل چھوڑینگے ہم تجھے بعد از وجود اور یہہ فضل عظیم اور عطائے عمیم جہت بندگی وفرمان برداری کے نہین دی بلکہ بمجرد احسان وامتنان بموجب وسبب کے اور یہی معنی اجتبا یعنی برگزیدگی کے ہین اگر کہین کہ سب انبیا اور لوگ جو کچھ رکتی ہین پہلے وجود عنصری سے اونہین دیا اور بخشا ہے اسمین کیا فضل حضرت کا پایا گیا جواب اسکا یہ ہے کہ نبوت وکمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح مین ظاہر کیے تھے کہ ارواح انبیا اوس سے استفادہ واستفاضہ کرتی تھے جیسیکہ حدیث سابقہ سے مفہوم ومعلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیاء دیگر کی علم الٰہی مین تھی وجود خارجی مین نہ تھی مفسرین نے لکہا ہے کہ مراد کوثر سے ایک نہر ہے جنت مین کہ وصف اوسکا احادیث مین آیا ہے اور بسبب کثرت وارد ہونے وہ نہر موسوم بکوثر ہوئی ہے انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثنای سیر بہشت ایک نہر ہمنے دیکھی کہ ہر طرف اوسکے گنبد مین درمجوف سے اور گل اوسکی مشک اذفر یعنے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا یہہ کیا ہے کہا یہہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالی شانہ نے تمہین عنایت کی ہے۔ رواہ البخاری اور مشہور سلف مین یہی تفسیر ہے اور حدیث مین بہی یہی تفسیر واقع ہوئی ہے اور بعض مفسرون نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہہ سورہ رد قول اوس شخص مین نازل ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تھا بعدم اولاد اور ابتر کہتا تھا حق تعالی نے کہا کہ ہمنے تجھے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی

کرنا قیامت باقی و دایم رہے ہے اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہے اور کوثر لغت میں مصدر ہے بمعنی کثرت
اور عین المعانی میں کہا ہے کہ کوثر اوپر وزن فوعل کے ہے کثرت سے جیسے نوفل نفل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہے آیت ان شانئک
ھو الابتر یعنے جو کوئی تجھے عیب کرتا ہے اور بے نسل کہتا ہے انجام کار ابتر وہی ہے اور ابتر وہ ہے کہتے ہیں جسکی نسل نہو اور کشاف میں کہا ہے
کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی بہت بہت نقل ہے کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تھا لوگوں نے پوچھا کس حال میں
پھر آیا کہا جا رہا بالکوثر یعنے آیا ساتھ خیر کثیر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتھ کرتے تھے سعید بن
جبیر نے اونسے پوچھا کہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت میں کہا وہ بھی منجملہ خیر کثیر ہے معنی وہ ہیں کہ ہمنے تجھے دی ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نیکی دونوں سرای سے غایت درنہایت کہ کوئی انبیاء مانند تم مثل اوسکے نہیں دیا گیا سوا تیرے اور دینے والا اوسکا میں ہوں کہ پروردگار
جہانیاں اور عطا ہے سب احسان ہوں فصل لربک یعنے پس عبادت ہمیشہ اپنے پروردگار کی بجا لا کہ عزیز کیا تجھ ساتھ اپنی عطاؤں کے اور نوازا
اور نگاہ رکھا منت خلق سے برعکس تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتے ہیں وانحر یعنے اور ذبح کر واسطے اوسکے اور بنام اوسکے برخلاف اس
قوم کے کہ بنام بتوں کے ذبح کرتے ہیں ان شانئک یعنے بدرستی جو راستی تیرا دشمن کہ تجھے دشمن رکھے تیری قوم سے ھو الابتر یعنے وہی ہے
بے نسل و بے برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہوگا مومن وہ سب اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہیں تیرا ذکر مرفوع و بلند ہے اوپر منابر و زبان ہا
عالم ذاکر سے انقراض دہر تک اپنا نام خدا کرتے ہیں یعنی دو بارہ تیرے نام کے ساتھ اور آخرت میں ایسی نعمتوں کے ساتھ سرفراز و سربلند کریں کہ
احاطہ وصف و بیان سے باہر ہے تجھ جیسے کو ابتر کہنا لائق نہیں ابتر تیرا عیب کرنیوالا ہے دنیا و آخرت میں کہ کوئی نام اوسکا نہیں لیتا مگر ساتھ لعنت
و نفرین کے ابو بکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہے اور حسن بصری نے قرآن مراد کہا ہے اور عکرمہ نے نبوت اور بعض
نے اسلام اور حسین بن فضیل نے تیسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرایع مراد کہا ہے اور بعض نے شفاعت اور بعض نے معجزات اور
بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و نصر برای ارادہ کیا ہے اور بعض نے علماء امت کہ العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے عالم وارث پیغمبروں کے
ہیں روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور بقول بعض کوثر سے مراد علم ہے بقرینہ ذکر فصل لربک پیچھے اوسکے کہ
نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہے اور کوئی خیر کثرت و بسطت صفت علم کو نہیں پہنچ سکتی اور بعضوں کے نزدیک کوثر حسن خلق ہے ثواب وہی کہ
کوثر مخصوص کسی چیز کے ساتھ نہیں بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہے **وصل** بیان میں اون چیزوں کے کہ دلالت رکھتی ہیں
اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپکے نبی الانبیا اور ہونا انبیا صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کا حضرت کی امت سے

یہ آیہ کریمہ ہے آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ااقررتم

واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین فمن تولی بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون یعنے یاد کرا ی محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جسوقت کہ لیا اللہ تعالی نے عہد وپیمان نبیونکا کہ ہر آئینہ جو چیز مینے دی تمہین کتاب وحکمت سے پہر آوے تمہارے پاس ایسا رسول کہ تصدیق
کرنیوالا ہو اوس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ اوسکے ساتہہ اور ہر آئینہ مدد دیاری دو اوسکو کہا خدا تعالی نے کیا اقرار کیا تمنے اور لیا تمنے
اوپر اوسکے عہد وپیمان میرا کہا انہون نے اقرار کیا ہمنے کہا حق تعالی نے پس گواہ رہو تم اور مین بہی تمہارے ساتہہ گواہ ہونیسے ہون پہر جو کوئی اولٹا پہرے
اس سے پیچہے پس وہ لوگ فاسق ہونیسے ہین جمہور مفسرین اتفاق رکہتے ہین کہ مراد ساتہہ رسول کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ خدا تعالی نے ہر رسال
ہر ایک نبی اور اونکی امتون سے عہد ومیثاق لے لیا تہا کہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پاوے چاہیے کہ اونکی تصدیق واتباع بجا لاوے اور اوس
دین وپیغمبر کو سچا جانو اور نصرت ومدد اوسکی کرو **اور آیت** من تولی بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون بہ نسبت امم ہے پس لینا میثاق کا انبیا سے
اور تاکید وتشدید اوپر اقوی وادخل ہے مقصود مین۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس آیہ مین اشارہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تقدیر حیات انبیا کے اونکے زمانہ مین مرسل ہین طرف اوسکے پس رسالت ونبوت حضرت کی عام وشامل ہے تمام خلق کو از زمان آدم علیہ السلام تا روز قیامت
اور انبیا اور اونکی امتین ساری امت حضرت کی ہین **اور** اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت مین آدم اور اوسکے سوا ساری نیچے نیزہ حضرت کے
ہووینگے جیسے کہا آدم ومن دونہ تحت لوائی یعنے حضرت آدم اور اونکے سوا انبیا یا عموماً سب نیچے جہنڈے میرے کے ہونگے **اور** اگر فرضاً انبیا
علیہم السلام آپکے زمانے مین ہوتے یا حضرت اونکے وقت مین سب حضرت پر ایمان لاتے اور اونکی نصرت ویاری کرتے اور اسیواسطے فرمایا
لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر ہوتا موسی علیہ السلام زندہ نہ گنجایش تہی اوسے مگر میری پیروی بجہت لینے میثاق کے **اور** اسیواسطے
عیسی علی نبینا وعلیہ السلام آپ ہی کی شریعت کے اوپر آخر زمان مین نزول فرماوینگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہین اور اپنی نبوت پر باقی ہین اوس
سے کچہہ نقصان نہین ہوا اور اسیطرح تمام انبیا بالفرض جود اونکی زمانہ حضرت مین بافرض وجود یا جود آپکا اونکے زمانہ مین ثابت ومستمر ہین اوپر
رسالت ونبوت اپنی کے امتون اپنی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہین اونکے اوپر اور رسول ہین طرف اون سب کے پس نبوت
حضرت کی اعم واشمل واعظم ہے یہہ مقام تامل وفکر ہے تا کوئی یہہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہہ نفی نبوت سائر انبیا علیہم السلام کی ہے ایسا ہی
کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے ساتہہ زیادہ تحقیق وتفصیل کے **اور** شیخ عبد الحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوت نے کہا ہے یہہ بات پوشیدہ
نہین کہ ظاہر آیہ اخذ میثاق ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قول حق تعالے **آیت** لما اتیتکم من کتب وحکمت کی **اور** تصریح حضرت امیر المومنین علی بن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ میثاق سے یہی موافقت وتوثیق عہد یا قصد نصرت ہووے کہ سب سے
وجود مین آیا **اور** ہر شخص پیش از وجود عنصری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہین بلکہ تمام خلق سالف کہ بسماع خبر نبوت وفضایل

وکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمان سابق مین مشرف ہوئے تہے اور اسقدر کافی ووافی ہے تا ہیچ ہوئے انبیا اور اونکی امتونکے حکم مین امت حضرت علیہ السلام کی اور ہونا آپکا رسول بہ نسبت اونکے اور انبیا علیہم السلام خود شب اسری مسجد اقصی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ جمع ہوئے اور آپ نے امامت کی سبنے اقتدا کی پس اوسوقت مین ایمان لائے اور اتفاق امت ہے اسپر کہ حیات و بقای انبیا بحیات دنیاوی ہے اور اگرچہ درمیان میثاق لینے انبیا علیہم السلام سے اپنی امتونسے بایمان حضرت کے بہی فضل و شرف آپکا ہے کہ اورونکو نہ تہا لیکن درمیان میثاق لینے حق تعالی کے انبیا سے اوسپر اغر و اعظم و اکبر ہے پس سمجہ تو اور اللہ کے ہاتہ توفیق ہے **وصل** قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنے یہہ جماعت ہے انبیا کی تفضیل دی ہمنے بعض کو اوپر بعض کے وقال ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض یعنے اور کہا ہر آئینہ تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض انبیا کو بعض کے اوپر یہہ دونو آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع ہین اوپر تفاوت مراتب و مدارج انبیا و رسل کے اور رد ہے اوپر قول معتزلہ کے کہ قایل تفضیل نہین اور سبکو متساوی و برابر جانتے ہین پس ایک قوم یہہ کہتی ہے کہ آدم بحیثیہ ابوت افضل ہین اور یہہ قول فاسد ہے اسواسطے کہ بیان سخن فضیلت من حیث النبوت مین ہے نہ من حیث الابوت مین بسا اوقات بیٹا باپ پر فضیلت و رفعت رکہتا ہے کمالات مین اگرچہ باپ کو باختیار ابوت بیٹے پر تفوق ہے اور ایک قوم یہہ کہتی ہے کہ سکوت و خاموشی اس مقام مین اولی اور انسب ہے لیکن بعد از نطق نص قرآنی تفضیل بعض کی بعض کے اوپر اور جای صمت و سکوت مستحسن و محمود نہین اور فرمایا اللہ تعالی نے منہم من کلم اللہ اور بعض پیغمبر وہ ہین کہ کلام کیا حق تعالی نے اونکے ساتہ مفسرین نے کہا ہے کہ مراد اس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے بیواسطہ اونسے کلام کیا پس یہہ آیہ نص نہین ہے اور تخصیص موسی علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اونکے ساتہ بیواسطے اور حالانکہ ثابت اور متحقق ہوا ہے کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا رب العالمین شب معراج مین بیواسطہ مگر وہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہہ خاص ہووے اور سبب اسی وجہ کے خاص ہے اطلاق کلیم اوسپر جیسے کہ کہتے ہین کلام نفسی سنایا ہر جہت سے سنا اور جسوقت آنحضرت فوق العرش جلوہ افروز ہوئے اور اوس جگہہ پہونچے کہ منتہای علوم خلایق ہے اور کوئی وہان نہین پہونچا پس کلام اور روبرو اسکے کلام درجات و کمالات سے جو کچہہ کہ آپ کو حاصل ہوا بہ نسبت اورونکے اعلی و اتم و اکمل ہے چنانچہ اشارہ فرمایا حق تبارک و تعالی نے ساتہہ اس قول اپنے کے ورفع بعضہم درجات یعنے اور بلند کئے بعضونکے درجے۔ باتفاق مفسرین کے مراد اس بعض سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل و بلندی قدر اونکی ہے کہ عارف و ماہر اسالیب کلام عربیہ اوسی خوب جانتے ہین اور علمانے کہا ہے کہ تفضیل انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تین وجہ سے ہوتی ہے یا باعتبار معجزات یا باعتبار امت یا ذات پس آیات و معجزات حضرت کے اظہر و اقوی و ابہر ہین اور امت آپکی ازکی و اعلم و اکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ و مناقب سنیہ کلام و خلت و محبت اور سوا اوسکے لطایف و تحف سے اور شک نہین کہ جناب رسالت مآب باعتبار مراتب و مناصب سہ گانہ کے انبیاء سالفہ سے فوقیت و شرف رکہتے ہین۔ حدیث شفاعت مین دیکہنا چاہیے کہ

محکمہ محشر مین تمام خلایق استدعای شفاعت کیواسطے آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ وعیسیٰ علیہم السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرینگے اور ہر ایک بعجز و ناتوانی
اپنی کے تحمل اس بار عظیم سے اعتراف واقرار کرینگے اور کہین گے یہہ کام ہمارا نہین پس سب لوگ مضطر و مضطرب آپکے پاس مایوس ہوکر حاضر ہونگے حضرت
سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوینگے کہ البتہ بوعدہ الٰہی **آیت** ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کے یہہ کام میرا ہے پس بارگاہ عزت مین جاوینگے الخ اخر الحدیث
اور فرمایا انا سید ولد آدم یعنے مین سردار اولاد آدم کا ہون وانا اکرم ولد آدم یعنی مین بزرگترین ہون اولاد آدم کا وانا سید الناس یوم القیمت یعنی اور
مین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن قیامت کے **اور** راولی استدلال ساتھ حدیث ومن دونہ تحت لوائی کی ہے کہ ترجمہ اوسکا اوپر گذرا **اور**
بعض نے استدلال ساتھ آیہ کریمہ کے کیا ہے **آیت** کنتم خیر امت اخرجت للناس یعنی تھے تم بہترین امت علم الٰہی مین کہ باہر لائے گئے واسطے ہدایت
لوگون کی شک نہین ہے کہ خیریت امت بحسب کمال اونکے ہے دین مین اور یہہ تابع کمال پیغمبر کے ہے کہ اوسکے تابع و پیرو ہین **اور** امام فخر رازی
رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھ استدلال کیا ہے کہ حق تعالے نے وصف کیا انبیا علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے پس ازان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہا **آیت** اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ یعنی انبیا ماتقدم ایسے ہین کہ ہدایت کی اونہین اللہ نے پس پیروی اونکی ہدایت کی کر پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتدای تمام انبیائے سالفہ امر کیا اور بجا اوری امر خدا واجب اور جب بجالائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیروی بجمیع اون چیزونکے کہ انبیا دیے گئے ہین خصایل وکمال سے پس بتحقیق جمیع ہوین حضرت مین وہ چیزین کہ ہر ایک نبی مین متفرق تھین پس بالاولی
فضیلت حضرت کی اور انبیا کے اوپر ثابت ومتحقق ہوئی اور یہہ استدلال لطیف ہے اول نظر مین ایسا آتا ہے کہ آنحضرت باقتدا و اتباع انبیا امر کی گئی
پس مفضول ہوئے لیکن مراد اس جگہہ اقتدا سے موافقت ہے بسبب اسکے کہ انبیا پہلے حضرت سے تھے اسی سبب سے لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسے کہ
باتباع ملت ابراہیمؑ امر کی گئے **اور** ایک وجہہ اور افضلیت حضرت کی یہہ ہے کہ دعوت آپکی اکثر بلاد و امصار عالم مین بہ نسبت سائر انبیا زیادہ ساری
وجاری ہے پس انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر واکمل واشمل ہوا انتفاع ساری امم سے بدعوت ساری انبیا ونکے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے انبیاؤن سے افضل واکرم ہوے ساتھ دلیل خیر الناس من ینفع الناس یعنے بہترین آدمیونکا وہ ہے کہ نفع پہونچاوے
لوگونکو لیکن وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا ہے **آیت** لانفرق بین احد منہم یعنے تفریق وجدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت
انبیا سے **اور** حدیث صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے لاتفضلونی علی الانبیاء یعنے نہ فضیلت دو مجھے اوپر انبیا کے اور ایک
روایت مین ہے لاتفضلوا بین الانبیاء یعنے تفضیل نہ دو درمیان انبیا کے کہ ایک کو دوسرے سے بہتر کہو **اور** ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لاتخیروا
بین الانبیاء روایت کی ہے یعنے فیمابین انبیا ایک کو دوسرے سے بہتر مت پکڑو اور بیچ حدیث ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہے آیا ہے کہ نہین لایق
بندہ کو کہ کہے مین بہتر یونسؑ بن متی سے ہون **اور** حدیث ابوہریرہ مین بروایت شیخین یعنی بخاری ومسلم کے آیا ہے کہ جو کوئی کہے مین بہتر

یونس بن متی سے ہون پس تحقیق وہ جھوٹا ہے جواب دیا ہے علمانے کہ مراد قول عز وجل آیت لا نفرق بین احد منہم تفریق ایمان مین ہے کہ بعض پر ایمان لاوین
اور بعض پر نلاوین جیسیکہ فرمایا آیت ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض یعنے
بدرستی و راستی جو لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے اور اوسکے رسولونکے اور چاہتے ہین یہہ کہ تفریق کرین اللہ اور پیغمبرون اوسکے مین اور کہتے ہین
کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہین اور بعض پر نہین ــ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیا کے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھ حقیقت مین تکذیب
سب انبیا کی ہے از جہت اتحاد کلمۂ اسلام کے اور اسی پر حمل کیا ہے بعض علمانے قول حق تعالی کو آیت وان یکذبوک فقد کذب رسل من قبلک یعنے
اور اگر جھٹلاتے ہین تجھے کافر پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھسے اور تسویہ برابری پیغمبرونمین بیچ ایمان کے منافات نہین رکھتے اسمین کہ بعض بعض سے افضل
ہووین اور جواب دیا گیا ہے احادیث سے بوجوہ متعددہ بعضون نے کہا ہے کہ نہی تفضیل و تخیر سے پیش از آنکے وحی کے حضرت پر کہ تم سید انبیا
اور افضل بشر و سید ولد آدم ہو لیکن قایل کو واجب ہے کہ اثبات کرے تقدیم کو تاریخ اور بعضون نے کہا ہے کہ تفضیل اس وجہ سے نکرے جس سے
تنقیص و اہانت مفضول پر فاضل ولازم آوے واللہ اعلم اور بعض نے کہا ہے کہ تفضیل اصل نبوت مین حد واحد پر ہین و رسالت مین ہے اسواسطے کہ
انبیا اصل نبوت تفاضل نہین درمیان اونکے بلکہ تفاضل امور زایدہ سے ہے جیسیکہ بعضے رسل ہین اور بعضے اولو العزم اور یہہ بات خالی خفا سے نہین
تفضیل اوسکی وہ ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ تفضیل کرتے ہین ہم جسکا بلند کیا ہے رب العزت نے درجہ بخصایص قرب اور بعض نے کہا ہے کہ ہم اعتقاد
کرتے ہین خدا تعالی نے تفضیل دی ہے بعض انبیا کو بعض کے اوپر علی الاجمال اور باز رکھتے ہین اپنے تئین تفضیل بآرا و عقول سے بلکہ بحکم کتاب اللہ
اور احادیث رسول اللہ کرتے ہین ہم جیسیکہ مذکور ہوا دلایل سے فتدبر مسئلہ فضل بشر کا ملک پر کہ جمہور اہل سنت وجماعت اوسپر ہین مشہور
و متعدد ہے یا بن تفصیل کہ خواص بشر کہ انبیا علیہم السلام ہین افضل ہین خواص ملائکہ سے کہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملۂ عرش
و مقربان و کروبیان و روحانیان ہین ایسا ہی تفسیر کیا ہے مواہب لدنیہ مین اور عبارت عقاید یہہ ہے و رسل البشر افضل من رسل الملائکہ یعنے
پیغمبر کہ بشر ہین افضل ہین اون پیغمبرونسے کہ ملائک ہین اور شعب الایمان مین اسپر تنصیص کی ہے اور جو قول کہ متقدمین و متاخرین نے نقل کیا ہے
وہ یہہ ہے کہ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے اور اولیاء بشر افضل ہین اولیاء ملائکہ سے انتہی تمام ہوا قول شعب الایمان والیکا اور قید
جمہور اہل سنت وجماعت کی اسواسطے لگائی ہے کہ بعضے اشاعرہ طرف تفضیل ملائکہ کی گئے ہین اور قول مختار قاضی ابو بکر باقلانی کہ عمدہ اہل مذہب
اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابو الحسن اشعری کا ہے یہی ہے اور ابو عبد اللہ حلیمی بھی اسیطرف گیا ہے اور کلام امام غزالی سے بعض مواضع مین
ایسا ہی سمجھا جاتا ہے اور بعض کا قول یہہ ہے کہ ملائکہ من حیث التجرد والقرب افضل ہین اور بشر بہ نسبت کثرت ثواب افضل ہین اور مراد اہل سنت کے ساتھ
فضیلت کی کثرت ثواب ہے جیسیکہ پیغمبر کے یارونکی ہین اور شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعاظم علماء مذہب شافعیہ کا ہے اور علم مین پایہ بلند رکھتا ہے یون

کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی میں مسئلہ افضلیت مخطور و معلوم نہووے لا انبیا ولا اثباتاً تا اسپر وارد نہیں کہ قیامت میں مسئول نہووے اور ظاہر ایسہ بات
مسئلہ فضیلت ملک و بشر میں معلوم ہوتی ہے اور دلیلیں طرفین کی کتابوں کلامیہ میں مذکور ہیں اور ملائکہ بہی باہم تفاضل رکھتے ہیں سب میں افضل جبرئیل
علیہ السلام ہیں کہ اونمیں روح الامین و مظہر علم و حامل وحی کہتے ہیں اور تین فرشتے دوسرے کہ میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہیں سب ملائکہ سے افضل
ہیں اور سوائی انکے گروہ ملائکہ میں فاضل و مفضول ہیں۔ جاننا چاہیے کہ رسل انبیا سے افضل ہیں اور رسل میں بہی باہم تفاضل حاصل ہے لیکن سب
میں ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الخلائق اجمعین ہیں اور اونکی آل و اصحاب و اتباع
کہ راہ نمایان راہ حق اور زندہ کرنیوالے علوم دین کے ہیں اور عدد انبیا میں بہی اختلاف ہے اور مشہور اس باب میں حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ
سے ہے نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال کئے گئے رسول خدا عدد انبیا سے فرمایا چوبیس ہزار پر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ اور انبیا کہ قرآن
میں مذکور ہیں نام اونکے یہ ہیں آدم علیہ السلام ادریس علیہ السلام۔ اور نوح علیہ السلام۔ اور صالح علیہ السلام۔ اور ہود علیہ السلام۔ اور
ابراہیم علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ اسمعیل علیہ السلام۔ اسحاق علیہ السلام۔ یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام
شعیب علیہ السلام۔ موسی علیہ السلام۔ ہارون علیہ السلام۔ یونس علیہ السلام۔ داود علیہ السلام۔ سلیمان علیہ السلام۔ الیاس
علیہ السلام۔ یسع علیہ السلام۔ زکریا علیہ السلام۔ یحیی علیہ السلام۔ عیسی علیہ السلام۔ اور ذو الکفل علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے
اور قرآن مجید میں آیا ہے کہ قصہ بعض انبیا حضرت پر ظاہر کیا ہے اور بعض کا نہیں جیسیکہ اس آیہ سے مفہوم ہوتا ہے آیت منہم من قصصنا علیک الآیہ اس
جا سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیا علیہم السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہیں کیا **وصل** اعظم و اعلی اوس چیز کا کہ اظہار کیا ہے حق سبحانہ تعالی نے
کرامت و مکانت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب مجید اور قرآن حمید میں قصہ اسری ہے سبحان الذی اسری اور والنجم میں کہ
منطوی و مشتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجت و قرب و مشاہدہ آیات و عجائب قدرت حق جل و علی سے **قطعہ** احمد مرسل کہ نوشتہ قلم
حمد بنام وی و جا میم ہم :. ابلق ایام بہ آخر کشش :. غاشیہ فقر و تفاخر کشش :. تیغ کشیدہ قلم انداختہ :. تیغش علم انداختہ × گوی زمین بردہ
بچوگان خود ۔ عرصہ میدان ازل تا ابد × نہ فلک از نام محمد منقسم × ہر دو جہان در جانش دو میم × ای سخنش گنج خدا را کلید ۔ گوہر آن
گنج تو کردی پدید ۔ غرہ ماہ از خم ابروی تست ۔ طرہ شام از شکن موی تست ۔ پرتو تو مشعل راہ ہمہ × ظل لوای تو پناہ ہمہ × از عمل
خویشتن نہ دارم امید ۔ بہر کرم تست ہزار امید ۔ این ہمہ گستاخی ما بر گناہ ۔ زان سبب آمد کہ توئی عذر خواہ × صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک
وسلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپکی ہے اعدا سے خصوصا مشرکان مکہ و مدینہ جیسے کہ فرمایا ہے آیت واللہ یعصمک من الناس اور اللہ محافظت
و پاسبانی کرتا ہے تیری شر لوگون کے سے جسوقت یہ آیہ نازل ہوئی فارغ ہوئے کید اعدا سے آیت واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک

الایہ یعنے یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مکر کیا تیرے ساتھہ کافرون نے تا قید کرین تجھے یا قتل کرین تجھے یا نکالین تجھے مکے سے یہ معاملہ ابتدای ایام
ہجرت مین تھا جسیکہ قصہ اوسکا معروف و مشہور ہے اور قول حق تعالی کا آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنے اگر تم نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نہین کرتے پس تحقیق یاری وی اوسے حق تعالی نے بدفع اور دور کی حق سبحانہ نے حضرت سے اس قصہ مین اید امشرکونکی بعد از یقین اونکی ہلاک
حضرت مین اور اتفاق اونکا اس امر مین اور اندہا کر دینا اونکی آنکھونکا نزدیک خروج آپکے اونکے آگے سے اور غفلت اونکی طلب سے غار مین اور باوجود
یقین کے روگردانی اونکی طلب حضرت سے اور ظہور آیات و نزول سکینہ و شہود معیت حق سبحانہ و تعالی اور یہ اعاظم معجزات اور آیات بینات کا ہے کہ آپ سے ظاہر
مذکور ہوئے اور حفظ و عصمت الہی تعالی شانہ مین سے اپنے حبیب کو یہ آیہ ہے آیت اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا یعنے وقتیکہ کہتا تہا پیغمبر
اپنے صاحب یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غار مین غم نکہا تحقیق اللہ ساتہہ ہمارے ہے اور مثل اسکے موسی علیہ السلام سے بہی ظاہر ہوا ہے
بوقت بر آمد اونکے بنی اسرائیل کے ساتھہ اور تعاقب فرعون بے عون کا اونکے پیچہے لیکن شہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہود موسی
علیہ السلام مین فرق ہی کہ حضرت کی نظر اول وجود حق تبارک و تعالی پر پڑی کہ ان اللہ معنا فرمایا اور نظر اول موسی علیہ السلام اپنے نفس پر پیچہے اوسکے پر
کہ ان معی ربی کہا یعنے بدرستی ساتھہ میرے میرا پروردگار ہے ہرچند یہ دونو اقسام شہود و قرب سے ہین لیکن اول اتم و اقرب ہے دوسرے سے کہ
اول مصداق ما رایت شیئا الا و رایت اللہ قبلہ کا ہے یعنے نہین دیکہی مینے کوئی چیز مگر دیکہا اللہ کو پہلے اوسکے اور ثانی مصداق ما رایت شیئا الا
و رایت اللہ بعدہ کا ہے یعنے نہین دیکہی مینے کوئی چیز مگر دیکہا اللہ کو پیچہے اوسکے اول طریقہ جذب کا ہے اور ثانی طریقہ سلوک کا اور کہا اللہ تعالی نے
آیت ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقران العظیم یعنے تحقیق دیا ہمنے تجہے مثانی سے اور قرآن عظیم مراد سبع مثانی سے سات سورہ دراز کہ
مقدم ہین سورتون قرآنی کے اوپر کہ اول اونکا الم ہے اور آخر سورہ انفال یا توبہ کہ دونو ایک سورہ کے حکم مین ہین اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن
یعنے الحمد ہے یا سبع المثانی ام القرآن کہ سات آیتین ہین اونسے سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم باقی قرآن اور تسمیہ قرآن کا سات مثانی سے کئی وجہ سے
ہے یا بجہت اسکے کہ ثنی مکرر کہی گئی ہین قصہ اوسکے یا باعتبار اوسکے کہ ثنا کرنیوالا ہے حق تبارک و تعالی کی یا اوسپر ثنا کی گئی ہے ساتھہ بلاغت
و اعجاز کے اور کہا اللہ تعالی نے آیت وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا یعنے اور نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور فرمایا آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنے کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستی مین
بہیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف یہ بہی خصائص حضرت سے ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان اوسکے قوم کی تا بیان کرے احکام خدا ساتھہ اونکے پس تخصیص کیا اور رسولونکو ساتھہ اونکی قوم کے
اور بہیجا حضرت کو طرف کافہ خلق کے جیسیکہ حضرت فرماتے ہین بعثت الی الاسود والاحمر یعنے بہیجا گیا مین طرف سیاہ و سرخ کے کہ سیاہ عرب مین اور عجم

مرغ و تقید اور فرمایا حق تعالی نے آیت النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک ہین مومنون کے ساتھہ ذاتون
اونکی سے اور ازواج حضرت اونکی مائین ہین یعنی حکم حضرت کا نافذ و جاری ہے جیسے کہ خواجہ کا اپنے غلام پر اور بعضون نے لکھا ہے کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولی ہے
اتباع رای اپنی نفس سے اور یہہ معنی باب وجوب اتباع محبت حضرت مین تفصیل واضح و روشن ہوینگے ان شاء اللہ تعالی اور ازواج مطہرات حضرت کی مائین مومنونکی ہین
حرمت نکاح مین بعد حضرت کی بجہت کرامت خصوصیت حضرت کے اور سبب اوسکے کہ یہہ ازواج حضرت کی ہین آخرت مین اور قراۃ شاذہ مین آیا ہے وہو اب لهم یعنے اور حضرت
باپ ہین خاص مومنونکے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیت وانزل اللہ علیک الکتب والحکمة وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اوتاری
اللہ نے اوپر تیرے کتاب و حکمت اور سکلایا تجھے جو چیز کہ تو نجانتا تھا اور ہے فضل خدا کا تجھپر بڑا کہ دریافت کسی شخص کی اوسکی کنہ کو نہین پہنچتی اور آیات قرآنی
کہ متضمن فضل و کرامت آنحضرت کے اوپر دال ہین بہت ہین احاطہ تحریر مین نہین آسکتی اور حقیقت مین سارا قرآن بعد حمد و ثنائے الہی بیان اوصاف و کمالات
حضرت رسالت پناہی ہے اور اوسکے بیان مین درازی کلام بہت ہوتی ہے اسواسطے چند آیات بطور اختصار لکھی گئین **فصل** بیچ بیان دور کرنے شبہات کے
بعض آیات مبہمات و موہمات قرآنی سے کہ بادی النظر مین زیغ و نادانی مشوشہ تفتیش و اختلاط درجہ اوس حبیب ربانی کے ہین اور حقیقت مین قبیل متشابہات سے
کہ علما نے معانی لائقہ و تاویلات رائقہ کے ساتھہ راجع بحق کیا ہے اونمین سے ایک یہ قول حق تعالی ہے آیت ووجدک ضالا فهدی کہ نسبت ضلالت
سابقہ حضرت کیطرف اور رفع اور دور کرنا اوسکا ساتھہ ہدایت کے کرتا ہے جاننا چاہیے کہ سارے علما اس بات پر متفق ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے
نبوت سے اور نہ پیچھے نبوت کے متصف و موسوم بضلالت و گمراہی ہوئے ہین اور بشارت و پیدایش حضرت کی توحید و ایمان و عصمت کے اوپر واقع ہوئی ہے
اور اسیطرح تمام انبیا و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اوسپر مفطور و مجبول ہین اور کسی اہل اخبار نے نقل نہین کیا کہ کوئی انبیا و مرسلین سے کہ
ساتھہ صفت نبوت و رسالت کے اصطفا و اجتبا پایا ہے پہلے اس منصب جلیلہ سے ساتھہ کفر و شرک و فسق و ضلالت موصوف و معروف ہوا ہوا اور سند اس بات
مین نقل ہے البتہ اختلاف اسمین ہے کہ آیا عقلا جائز ہے یا نہین۔ فرقہ معتزلہ اسطرف گئے ہین کہ عقلا جائز نہین کہ یہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہے اور
نزدیک اہل سنت و جماعت کی جائز ہے کہ حق تعالی ایک شخص کو جاہ ضلالت و گمراہی سے نکال کر اور زمرہ ہدایت پہنچا کر مرتبہ نبوت و رسالت پہنچاوے
لیکن نقل و دلیل سمعی اسپر پائی نہین گئی اسواسطے کہ سب انبیا پیش از نبوت جہل و کفر و تشکیک بہ نسبت باری اور فسق و معاصی سے کہ موجب نفرت و نقص
کا ہے معصوم و مبرا رہے ہین اور بعد از نبوت کبائر سے مطلقا اور صغائر سے عمدا و سہوا و نسیانا اور استدامت و استمرار غلط و غفلت بیچ حالت رضا و غضب و
وجد و ہزل اوس چیز مین کہ تعلق بہ تشریع ملت و تبلیغ امت رکہی معصوم و محروس ہین سیما سید انبیا و افضل رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین
کہ عصمت آپکی سب سے اتم و اکمل اور رتبہ اعلے و ارفع ہے اور جو کوئی بہ نسبت حضرت کے ساتھہ چیز ناپسندیدہ اور سوء ادب کے دم مارے گو کوئی ضلالت و گمراہی مین
پڑے اسواسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی اول سے پاک و آراستہ و پیراستہ مخلوق ہوئی ہے تا کہ کسی عیب و نقصان کو بدامان عزت و جلال حضرت کے

مجال وحصول نہین ہیت یہ تعلیم واداب اور اپنی حاجت کہ اوسکو ز آغاز آمد مؤدب ہو جانا چاہیے کہ بیان ادب وقاعدہ ہے کہ بعضے اصفیائی اہل تحقیق نے ذکر کیا ہی کہ شناخت ورعایت اوسکی موجب حصول اشکال اور سبب سلامت حال ہے اور وہ یہ ہی کہ اگر حیات ربوبیت سے کوئی خطاب وعتاب وسطوت وسلطنت واستغنا و استعلا واقع ہوا بہ نسبت حضرت کے انک لا تھدی اور ولیحبطن عملک اور ولیس لک من الامر شئ اور تریدزینۃ الحیوۃ الدنیا یا مانند اسکے یعنے بدرستی تو ای محمد اختیار ہدایت نہین رکہتا اور بہر آئینہ حبط وضایع ہو جاوینگے عمل تیرے اور نہین واسطے تیرے کوئی چیز امر سے اور چاہتا ہے تو آرایش وزیبایش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت وانکسار اور افتقار وعجز ومسکنت وجود مین آئی ہے مثل انما انا بشر مثلکم واغضب کما یغضب العبد ولا احلم ما وراء ھذا الجدار وما ادری ما یفعل بی ولا بکم یعنے سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے اور غصہ کرتا ہون مین جیسے کہ بندہ غصہ کرتا ہی اور نہین جانتا مین کہ پیچھے دیوار کے کیا ہے اور نہین جانتا مین قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتھ اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آوے اور ما نند اوسکے ہمین نہین لازم کہ اوسمین دخل کرین بلکہ اوپر حد ادب اور سکوت وتحاشی کے توقف کرین خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندہ کے ساتھ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہے اور استعلا واستیلا ظاہر کرے اور بندہ بہ نسبت اپنے خواجہ کے بندگی وفروتنی وعجز وانکسار دکہاوے غیر کو کیا مجال وطاقت ویارا کہ اس مقام راز ونیاز مین دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہ مقام پانو پہسلنے اکثر ضعیف الایمان اور جاہلون اور نقصان اونکے کا ہے اور اللہ سے ہے امید توفیق عصمت ومدد کی جاننا چاہیے کہ مفسرین نے بیچ تفسیر وتاویل اس آیت ووجدک ضالا فھدی کے وجوہ کثیرہ بیان کی ہین اول یہ کہ پایا حضرت کو ضال اور نادان معالم نبوت اور احکام شریعت سے پس ہدایت بہ تعلیم وتلقین فرمائی اور یہ قول ابن عباس اور حسن وضحاک اور شہر بن حوشب سے مروی ہے اور مؤید اس قول کا یہ قول ہے آیت ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان یعنے پہلے وحی سے راز دعوت خلق الی الایمان اور روشن قرات قرآن تجھے حاصل ومعلوم نہ تہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ ایمان کے فرایض واحکام ہین ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی سے بہی مومن تہے ساتھ توحید حق تعالی کے اوس سے پیچھے فرایض نازل ہوی کہ علم اوس کا آپکو نہ حاصل تہا یا مراد ایمان تفصیلی ہے بشرایع یا مراد ایمان سے صلوۃ ہے جیسے کہ بیچ اس قول سبحانہ وتعالی کے آیت ما کان اللہ لیضیع ایمانکم مراد صلوۃ ہے طرف بیت المقدس کے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید کرتے تہے اور بتونکو برا جانتے تہے اور حج وعمرہ ادا کرتے تہے زمانہ جاہلیت مین ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہے مرفوعا کہ اتفاقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے جد امجد عبد المطلب کی پاس سے گم ہوے تہے بچپن مین حضرت فرماتے ہین کہ مارے بہوک کی قریب ہلاکت ہو گیا تہا کہ راہ دکہائی مجہے میرے پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہے امام فخر الدین نے اور اسی طرح ہے مواہب مین اور مشہور یون ہے کہ حلیمہ شیردہ آپکی اپنے گہر سے حضرت کو مکہ مین لائی تہین تا اہل وعشایر مین لا کر سونپ دے راہ مین سے حضرت کہوی گئے اور ظاہر امر اد امام کی بہی یہی ہے ثالث یہ کہ ضلال اس جگہ ضل الماء فی اللبن سے ہے یہ ایک بولتے ہین جبکہ پانی مغلوب ومغمور ہو جاوے دودہ مین مراد یہ کہ تہا تو مغلوب کفار مین پس قوت وغلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا رابع وہ

کہ جو درخت جنگل میں یکہ اور اکیلا ہو اوسے ضالہ محاورہ عرب میں بولتے ہیں گویا حق سبحانہ فرماتا ہے کہ تو ای محمد یگانہ و یکتا و بے ہمتا تہا تو اون شہروں میں مثل اوس
درخت کے کہ وحید و فرید ہے جنگل میں اور ایمان و توحید تیرا اسیوہ ہے کہ ہدایت کیا حق تعالی نے خلق کو تیری طرف تا بہرہ ور ہووے ساتہ تیرے۔ خامس
یہ کہ بسا اوقات سردار و سرگروہ کو مخاطب کرتے ہیں اور مراد اوس سے قوم ہوتی ہے یعنے پہنے تیری قوم کو گمراہ پایا پس ہدایت کیا بسبب تیرے اور
شرع تیری کے۔ سادس یہ کہ مراد ضال سے محبت ہے یعنے پایا تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور وجہ تسمیہ محبت کا ضال کے ساتہ
یہ ہے کہ گم ہوتا ہے ہستی و قرار و اختیار اپنے سے لقائی محبوب و معشوق میں جیسیکہ یہ دو آیتیں اسپر دال ہیں آیت انا لنریہا فی
ضلال مبین یعنے بدرستی کہ ہم دیکھتے ہیں اوس زلیخا کو گمراہی ظاہر میں آیت وانک لفی ضلالک القدیم یعنے بتحقیق کہ تو ای یعقوب گمراہی
پہلے میں واقع ہے تو یعنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہے عطا سے کہ وہ تابعین میں سے ہے۔ سابع وہ کہ
پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجیہہ کو حالت لیلۃ المعراج پر حمل کرتے ہیں کہ دہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے آپ
سب بہول گئے تہے کہ کیا کہیں اور کیا چاہیں اور کس طریق پر حمد و ثنائی الہی بجا لاویں پس ہدایت کیا اونہیں حق تعالی نے کیفیت ثنا سے اور کہا
لا احصی ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک یعنے شمار نہیں کر سکتا میں ثنا و تعریف کا تیری اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تو نے اپنی ذات کو
اور شاید کہ بعض کسی اور وقت میں بہی حضرت سے سہو و نسیان وقوع میں آیا ہو جیسیکہ خطا اجتہادی میں بعض نے کہا ہے پہر آگاہ کر دیا حق تعالے
نے حضرت کو اوسپر اور ثابت کر دیا حق و ثواب کے اوپر کہ یہ آیہ کریمہ اوسکے امتنان و احسان میں نازل ہوئی۔ ثامن مراد وہ ہی کہ پایا تجھے
درمیان اہل ضلال کے کہ مظنہ وقوع ضلال اور پڑنا ورطہ جہل و اختلال میں اوس سے متصور تہا پس معصوم و محفوظ رکہا اوس سے اور ہدایت
کیواسطے ایمان ابرار و رشاد اونکی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے ان دو آیتوں سے آیت وان کادوا لیفتنونک یعنے ہر آینہ قریب تہا کہ فتنہ
میں ڈالیں تجھے اور لقد کدت ترکن الیہم یعنے ہر آینہ قریب تہا کہ میل کرے تو طرف اونکے یا مثل اسکے اور آیات کہ دلالت اسی مطلب پر رکھتی
ہیں۔ تاسع کہ پایا تجھے متحیر بیان لطایف سے مرسولہ یعنی قرآن میں طرف تیرے پس ہدایت و رہنمائی اور تشفی اوسکا فرمایا ساتہ
ان آیات کے آیت ثم ان علینا بیانہ یعنے پس تحقیق ہمپر ہے بیان اوسکا اور فرمایا وانزلنا علیک الذکر یعنے اوتارا ہم نے تجھپر ذکر اور
یہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے۔ عاشر مروی ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ میں نے کسی وقت و حال میں قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا نہیں کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکہا حق تعالی نے اپنے حول و قوت
و فضل سے میرے تئیں اوس سے اور حایل اور ساتر ہوئی عصمت و ہدایت اوسکی بیچ میں اور اوس عمل میں تا ارتکاب اوس عمل سے
باز رہا میں پہر مکرم و مشرف کیا مجہے حق تعالی نے ساتہ رسالت اپنی کے اور رند کو اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بحمایت الہی اونکے ارتکاب سے

باز رہے ہے اوپر بالتفصیل بیان ہوچکا ہے اسواسطے بیان تکرار لاطایل ہے وصل اور آیات سو ہین سے ایک یہ آیہ ہے آیت ووضعنا عنک
وزرک الذی انقض ظہرک یعنے اور اوتارا اور ہمسو رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا کہ باعث شکستگی پیٹھ تیری کا تھا۔ کہ ظاہر ہین سو موہوم اثبات بار گناہ کہ
سبب شکستگی پشت طاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے معلوم ہوتا ہے اسکے ازالہ مین علما و مفسرین نے بہت سے وجوہ و تاویل لکھے اور
بیان کیے ہین کہ اونکے لکھنے سے بسط کلام ہوتا ہے ایک اونہین سے لکھی جاتی ہے کہ مراد وزر سے گناہ امت ہین کہ رایماول رؤف و رحیم حضرت
شفیع المذنبین مغموم و محزون رہا کرتا تھا بس مطمئن و مستمال فرمایا خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا و آخرت مین آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کے ساتھ اور
فرمایا آیت وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے نہین منظور الٰہی کہ عذاب کرے اونکو دنیا مین باوجود ہونے تیرے اونمین اور فرمایا بوعدہ قبول
شفاعت آخرت مین آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے قریب ہے کہ دیوے تجھے پروردگار تیرا پس راضی و خوشنود ہوویگا تو اور قول سبحانہ
تعالے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی چاہیے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے اگلے گناہ تیرے اور پچھلے یہ آیت عمدہ اور اشہر ہے اس مطلب
مین لیکن تاویلین اسکی علمانے ذکر کین ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مراد ذنوب سے بہ تقدیر وقوع اور فرض امکان عقلی ہے
نہ از روی وجود و فعل اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد وقوع و صدور ذنوب بسبب غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی اور قشیری نے اختیار
کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مراد ما تقدم سے خطیہ آدم علیہ السلام اور ما تاخر سے ذنوب امت یہی حکایت کیا ہے سمرقندی نے۔ اور قول
بعض کا یہ ہے کہ مراد ساتھ ذنب کے ترک اولی ہے اور ترک اولی حقیقت مین گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل دونو شریک ہین
اباحت مین قول محقق اور مسلم اس باب مین یہ ہے کہ یہ کلمہ تشریف و تکریم کا ہے بے اوسکے کہ اس جگہہ کوئی گناہ ہووے اور تمام تحقیق
اس کلام کی ذکر فصل حضرت کی مین بآیات قرآنی گذری ہے فلیطالع ثمہ وہان دیکھیے اور آیت یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکفرین
والمنفقین یعنی اے نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمان برداری کفار و منافقین کی مت کر۔ کہ موہم امکان عدم تقوی اور
وجود اطاعت بمقتضای صیغہ امر و نہی ظاہر یہ ہے کہ مراد استقامت اوپر تقوی کے اور عدم اطاعت کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نہین
خطاب ساتھ نبی کے ہے اور مراد امت ہے اسیواسطے فرمایا آیت ان اللہ کان بما تعملون خبیرا یعنے بدرستی اللہ تمہارے عملون پر
خبردار ہے۔ اور نہایت عجیب نادان اور ناقصون سے کہ اس آیہ کو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور نسبت توہم نقص اور صدور ذنوب بعلو جناب
رسالت مآب اعاذنا اللہ منہا ہم سبکو خدا اوس سے مامون و محفوظ رکھے اور اس قول حق سبحانہ تعالی مین کہ آیت فان کنت فی
شک مما انزلنا الیک فاسئل الذین یقرءون الکتب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا
بایات اللہ فتکون من الخسرین یعنے اگر ہے تو شک مین اوس چیز سے کہ اوتارا ہمنے تیری طرف پس پوچھ اون لوگون سے کہ پڑھتے ہین

کتاب تجھسے پہلی البتہ تحقیق آیا ہے تیرے پاس راست اور ٹھیک تیرے رب کے پاس سے یعنے قرآن پس نہووے تو ہر آئینہ شک کرنیوالو نسے اور ہر آئینہ نہووے تو
اون لوگونمین کہ جھٹلایا اونہون نے ہماری نشانیونکو پس ہوگا تو زیان کارونسے ۔ مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ مخاطب اس کلام کے ساتھ کون
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اونکے سوا کوئی اور جو کہ مخاطب آنحضرت علیہ السلام مراد لیتے ہین اونہون نے تین وجہ کے اوپر اختلاف کیا ہے
اول یہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہے لیکن مراد تعریض بغیر ہے جیسیکہ اس آیت مین **آیت** لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنے ہر آئینہ اگر شریک گردانے
تو ہر آئینہ ضایع و نابود ہوجاوینگے عمل تیرے **اور** جیسیکہ قول حق سبحانہ تعالی عیسی بن مریم علیہما السلام کے باب مین **آیت** ءانت قلت للناس
اتخذونی وامی الہین من دون اللہ یعنے کیا تو ہی نے کہا ہے لوگونکو کہ پکڑو مجھے اور میری مانکو معبود خدا کے سوا غرضکہ اس روش کے کلام
بہت مستعمل ہین جیسیکہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہے ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق مین ایسا کرونگا ظاہر
مین خطاب امیر کیطرف ہوتا ہے اور مراد رعیت **ثانی** یہ ہے کہ خدا خوب جانتا ہے کہ اوسکا رسول مقبول شاک یعنے شک کرنیوالا نہین ہے لیکن بسا
اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ اپنے بیٹے کو اور مولی اپنے غلام کو کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا حکم بجا لا اور اطاعت میری کر
باوجودیکہ یقینا جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہے لیکن تشدد اور تاکید آ یہ بات کہتا ہے اسیطرح حق تعالی تعریضاً و کنایتاً فرماتا ہے ۔ **ثالث** کہ مراد
اس جگہہ ضیق صدر اور تنگدلی ہے ایذا و عداوت کفار سے یعنی اونکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھ اس حال کو پہلی کتابین پڑھنے والونسے
اور احوال انبیا ما تقدم سے کہ کیونکر اونہون نے صبر کیا اور استقلال رکھا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت رانی کے اوپر پس انجام کار تائید
سبحانی و نصرت یزدانی نے اونکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیا کو مخذول و منکوب کردیا چنانچہ قرآن مین تحقیق ان قصص کا ہی اسیواسطے
بوقت نزول اس آیہ کے حضرت نے فرمایا لا اشک ولا اسئل یعنے نہ مین شک کرتا ہون اور نہ مین پوچھتا ہون ۔ ابن عباس کہتے ہین سو گند بخدا کہ
آپ نے نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبدالحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزایا الصدق والیقین وعصمہ عن الشاک والتخمین کہتے ہین کہ یہان مراد شک سے
وہ معنی ظاہری نہین ہین کہ منافی و مباین تصدیق کی ہووین بلکہ ایک حالت ہے کہ بیش از معاینہ و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہووے حاصل
ہوتی ہے **اور** یہ جو یا حمل خطاب پر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قول حق تعالی کا ہے **آیت** قل یا ایہا الناس ان کنتم فی شک من دینی
الایہ یعنے کہہ ای محمد ای لوگو اگر ہو تم شک مین دین میرے سے ۔ ولیکن قول خدا تعالی کا **آیت** ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین
یعنے اگر چاہتا خدا ہر آینہ جمع کرتا سب آدمیونکو ہدایت کے اوپر پس نہو تو نادانون سے قاضی عیاض نے کہا ہے مراد یہ نہین کہ نہو تو نادان باوجودیکہ
اگر مشیت الہی تقاضا کرے جمع کرے سب لوگونکو اوپر ہدایت کے اسواسطے کہ اثبات جہل ہے ساتھ ایک صفت کے صفات حق تعالی سے اور
جہل بصفات الہی جائز نہین اوپر انبیا کے سیما اوپر سید الوری پس مقصود بیان وعظ و پند حضرت کی ہے کہ اپنے امور مین تشبہ بسمات جہال

منکرین پر دلیل اس آیہ مین نہین کہ حضرت مین صفت جہل ہے کہ اوس سے منع کیا ہے بلکہ امر کیا ہے اوپر التزام صبر کے مخالفت اور اعراض قوم سے کہ باہر لانا ثبات وصبر سے عادت وخصلت جاہلونکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب امت کو ہے کہ تم جاہلونسے نہو جیسا کہ اور مواضع مین کہا ہے اور مثل اسکے قرآن مین بہت ہے اور ایسا ہی قول حق تعالی مین آیت وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنے اور اگر اطاعت کرے تو اکثر لوگونکی کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرینگے تجہے راہ خدا کی سے کہ مراد حضرت نہین بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی آیت وان تطیعوا الذین کفروا الایہ یعنی اور اگر اطاعت کرو تم اونکی جو کافر ہوئی اور آیت فان یشاء اللہ یختم علی قلبک یعنی اگر چاہے اللہ مہر کردے اوپر دل تیرے کے ساتہ صبر کرنیکے اوپر اذیت کفار کے اور مثل اسکے اور آیتین کہ مراد سب جگہہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسے کہ گذرا اور اللہ تعالی امر ونہی کرتا ہے اپنے حبیب کو ساتہ جس چیز کے کہ چاہتا ہے حالانکہ حضرت سے کبہی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا آیت ولا تطرد الذین یدعون ربہم الایہ یعنی اور دور مت کر اور مت ہانک اونکو کہ پکارتے ہین اپنے پروردگار کو صبح اور شام حالانکہ حضرت نے کبہو اونہین طرد نہین فرمایا اپنے پاس سے اور قول حق سبحانہ آیت وان کنت من قبلہ لمن الغفلین یعنے اگرچہ تہا تو پہلے اسکے غافلونسے مراد نہ غفلت آیات حق سے ہے بلکہ مقصود غفلت قصہ یوسف علیہ السلام سے کہ کبہی مخطور دل مبارک اور مسموع گوش شریف نہوا تہا مگر بوحی الہی اور سوائے اسکے بہت آیات فرقانی اور اقوال سبحانی ایسے مضامین موہمہ کے اوپر دال ہین کہ اون سبکے بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسیواسطے بعض پر اختیار کیا گیا وصل بیان مین ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم وتبجیل اونکی اور اخبار اونکی رسالت وکمالات کا توریت وانجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا اوسکے ساتہ قال اللہ تبارک وتعالی آیت الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التورۃ والانجیل یامرہم بالمعروف وینہاہم عن المنکر یعنے کہا خدا بابرکت وبرتر نے جو لوگ کہ پیروی کرتے ہین بہیجے گئے خبر دینے والے ناخواندہ کی ایسا ناخواندہ کہ پاتے ہین توریف اوسکی لکہی ہوئی اپنے پاس توریت وانجیل مین حکم کرتا ہے اونہین ساتہ امور شرعیہ کے اور روکتا ہے اونہین اشیاء نامشروعہ سے اور یہ بڑی دلیل ہے اوپر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہے ساتہ ہونے احوال وصفات اونکی کتابت یہود ونصاریٰ مین اور الزام اونکا اوسکے ساتہ کہ اگر مطابق واقع نہوتا البتہ موجب نفرت وتکذیب اونکی کا ہوتا خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین خوب جانتے اور پہچانتے تہے احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کوئی یہودی نہ تہا کہ وصف آپکا توریت وانجیل مین نہ پڑہا تہا اور مدینہ طیبہ مین ہو آکے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکہنے علامات ظہور اوسکے مین بیٹہے تہے اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان رہتے تہے اور نصاری کہ معادات ومخالفت رکہتے تہے ساتہ بعثت پیغمبر آخر الزمان کے استفتاح واستنصار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ نزدیک پہنچا ہے وہ وقت کہ سایہ دولت نبی آخر الزمان مین دربار روزگار تم مخالفین ومعاندین ومکذبین کا نکالین ہم اور اونکے باپ دادا اوس وقت ارتحال

اس عالم سے وصیت نامہ لکھکر اپنی اولاد کو دیتے تھے اور یہ بات کہتے تھے کہ ہمارا اسلام پیغمبر علیہ السلام کو پہونچانا اور کہنا کہ ہمنے تمہارے اشتیاق میں جان
دی اور با ایمان اس جہان سست بنیان سے کوچ کیا ہے قولہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ کافر آنحضرت کو پہچانتے ہیں
جیسے کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹونکو۔ کہ باوجود اونکی علم یقینی شہودی رکھتے ہیں بخلاف باپ دادے کے کہ علم اونکا بسماع اخبار حاصل ہے لیکن جب اس
نور نے ظہور کیا سابق شقاوت ازلی نے کشان کشان اونہیں حسد و عناد و تکذیب میں ڈالا اور کفر انکار اختیار کیا اور دیدہ و دانستہ براہ کتمان حق جا کر
تحریف و تغیر کتاب اللہ کردیا اور محبت دنیاے دون اور حب ریاست دائرہ دون میں بدرک اسفل شقاوت و خسارت و ذلت پہنچے اور باوجود تحریف و تغیر آیات کے
دلائل نبوت و رسالت اور اعلام شریعت اونکی کتاب میں واضح و لائح ہیں اور روایت ہے کہ نام حضرت کا سریانی زبان میں مشفح اور مشفح سے کہ معنی
اوسکے محمد ہیں اسواسطے کہ شفح اونکی زبان میں بمعنی حمد ہے جب حمد خدا تعالی کی کرتے ہیں اور کہتے ہیں شفحا لالاہا بمعنی الحمد للہ پس جو شفح بمعنی حمد
ہوا مشفح بمعنی محمد ہو دے اور احوال و صفات و علامات و امارات نبوت حضرت اور زمان بعثت و خروج اونکا متیقن و متعین تھا جس روز کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے عبد اللہ بن سلام کہ احبار و اشراف یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا ایمان لایا اور جس روز
سے کہ خروج آنحضرت کا مکہ میں سنتا تھا اوس دن سے منتظر حصول سعادت لقائے شریف تھا بیت مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ۔ لاجرم روی ترا دیدم
و از جان رفتم غم ۔ اور جب بلقائے شریف مشرف ہوا آپ نے پوچھا کہ ابن سلام تو ہی ہے عالم اہل یثرب نے کہا نعم یعنی ہاں فرمایا میں تجھے سوگند
خدا کی دیتا ہوں کہ جسنے توریت بھیجی ہے آیا پاتا ہے تو ذکر و توصیف میری کتاب خدا میں کہا البتہ گواہی دیتا ہوں میں کہ تو رسول خدا ہے اور خدا
ظاہر و غالب کرنیوالا تیرا ہے اور دین تیرا سب دینوں کے اوپر غالب ہی اور پاتا ہوں میں صفت تیری کتاب خدا میں کہ خدا نے بھیجا ہے شاہد اور امت
کے تصدیق و تکذیب و نجات و ہلاک اونکی اور بشارت دینے والا مطیعوں کا ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیوں کا ساتھ عقاب کے اور حرز امیین
کہ مراد اوس سے عرب ہیں کہ اکثر خط و کتابت نہیں رکھتے اور تعلیم و تعلم نہیں جانتے باوجودیکہ جناب حضرت سید الوری بعثت و پناہ تمامہ عالم میں تخصیص
بوجہ بعثت حضرت کے اونمیں اور قرب اونکا آپکے ساتھہ زیادہ غلو و انہماک اس قوم کے جہل و قساوت میں اور بعد مقام علم و ہدایت سے
دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ کیونکر پاتا ہے تو نعت رسول مقبول کی توریت میں کہا یوں لکھا ہے محمد بن عبد اللہ
عبدی المختار مولدہ بمکۃ و مہاجرہ بالمدینۃ و ملکہ بالشام لا فحاش ولا غلیظ ولا سخاب بالاسواق ولا یجزی السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو و یغفر یعنے محمد بیٹا عبد اللہ کا
بندہ میرا ہے مختار کہ مولد اوسکا مکہ ہے اور مہاجرت اوسکی مدینہ اور ملک اوسکا شام نہیں ہے درشت خو اور نہ سخت دل اور نہ فریاد و برلانیوالا
بازاروں میں اور نہیں جزا دیتا بدی کو ساتھ بدی کے لیکن عفو فرماتا ہے اور درگذر کرتا ہے اور اس روایت میں مدح امت مرحومہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی بھی ہے کہ فرمایا ہے کہ امت اوسکی شکر گذار ہوگی غم و شادی میں خوشی و ناخوشی میں تکبیر کہنے والے ہر ٹیلہ پر ہیں حمد کہنے والے ہر پستی میں

رعایت کرتے ہین آفتاب کی نماز مین اور جب پونچھے وقت نماز ادا کرتے ہین اگرچہ خاک رو یہ مین ہووین ازار باندہتے ہین نصف ساقون اپنی کے اوپر اور وضو کرین اور اطراف اعضا اپنی کے موذن اونکا ندا کرتا ہے جو آسمان مین یعنے جای بلند پر صفین اونکی قتال و نماز مین یکسان ہووین اور اونہین رات مین تر ہووے شل زمزمہ زنبور مراد اس سے اوراد شب ہین اور روایت ابوہریرہ رضی مین آیا ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جب اوتری موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑہا اوسے پایا اوسمین ذکر امت حضرت کا کہا خداوندا پاتا ہون مین الواح مین ذکر اس امت کا کہ وہ آخر و سابق ہین یعنے آخر وجود مین اور سابق فضل مین شفاعت کیجاتی ہے اونکی واسطے برستا ہے مینہہ اونکی دعا سے اور کہاتی ہین غنائم اور یہ خواص اس امت سے ہے کہ آسان کیا گیا کام اونکی اوپر اور حلال ہوئین غنائم اونکیواسطے اور صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب ارادہ کرتا ہے ایک انمین سے بدی کا اور نہین کرتا وہ بدی بخطورہ لکہی نہین جاتی بوقت عمل البتہ لکہی جاتی ہے ایک اور جب کرتا ہے ایک نیکی لکہی جاتی ہین دس اور دیا گیا ہے اونمین علم اول و آخر اور ماریگے مسیح دجال کو اور بعض روایت مین آیا ہے کہ موسی علیہ السلام نے الواح توریت سے قریب بیشتر صفت کی اس امت کی کہ آخر مین آویگا ذکر کین اور کہا ای خداوندا اوس امت کو میری امت گردان فرمان الٰہی آیا کہ یا موسی اوس امت کو تیری امت کیونکر گردان کہ وہ امت میرے حبیب کی ہوگی پہر دعا کی موسی نے کہ یارب مجہے اوس امت مین گردان پس دیئے گئے موسی نزدیک اس کلام کے دو خصلت کہ آیت یموسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشکرین یعنے ای موسی بتحقیق مینے برگزیدہ و اختیار کیا تجہے سب لوگونکے اوپر ساتہ رسالت و کلام اپنی کے پس لے اور پکڑ جو چیز کہ دی ہے مینے تجہے اور ہو شکرگذارونمین سے پس کہا موسی نے خداوندا مین راضی ہوا ساتہ اوسکے اور

ابونعیم سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ مینے دیکہا خواب مین کہ گویا لوگ واسطے حساب کے جمع کیے گئے ہین پس پکاری گئے کلی انبیا اور آئی ہر نبی کی ساتہ امت اوسکی اور دیکہے گئے ہر نبی کیواسطے دو نور اور اونکے متابعون اور پیرونکے لیے ایک نور کہ جاتا تہا اونکی ساتہ پس پکارے گئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تہا ہر موی شریف کہ اونکی بدن مبارک مین تہے اوس سے ایک نور اور ہر ایک کو اونکی متابعین و معتقدان سے دو نور پس کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تہا کہ یہ مرد اپنے خواب سے خبر دیتا ہے ای مرد تجہے اس حدیث سے کسنے خبر دی ہے اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور کہا مینے اپنے خواب مین یہ معاملہ دیکہا ہے پس کعب نے کہا سوگند بخدا کہ جان کعب کی اوسکے دست قدرت مین ہے یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی امت کی ہے اور یہ صفت انبیا اور اونکی امتونکی کتاب خدا مین کیا تو نے توریت مین پڑہا ہے غرضکہ کتب سابقہ و صحائف سالفہ سب آپکی فضیلت و بعثت کا اوپر خبرین و مشتمل اخبار بیشمار سبق علمائے یہود مین ساتہ صدق اور نبوت حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و انکار اون اشرار نابکار کا بعد از ظہور اس دولت پایدار کے بگروہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال اونکی ہوئی اکثر ہین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت صلعم توریت مین درس کہتی تہے اور تکرار کرتی تہے اور اپنی اولاد کو تعلیم و تلقین کرتی تہے اور حلیہ شریف بیان کرتی تہے اور وقت خروج و بعثت حضرت تعین کرتی تہے اور کہتے تہے کہ خروج اونکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کے

ہوگی اور جب حضرت مبعوث ہوئے از راہ حسد و عناد یہ بات کہنے لگے کہ یہ وہ شخص موعود نہیں ہے کہ جسکے حال سے ہم خبر دیتے تھے بلکہ از روئے اغراض کے انحراف تحریف لگے کرنے لیکن باوجود تحریف و تغیر اتنے دلائل و شواہد اوسکے توریت میں لائح و واضح ہیں۔ ابو عامر راہب ایک شخص تھا قبیلہ اوس سے اور کوئی شخص اوس و خزرج میں سے زیادہ تر وصاف راہب سے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تھا۔ حال اوسکا یہ تھا کہ یہود مدینہ کی ساتھ معرفت و مصاحبت رکھتا تھا اور پوچھا کرتا تھا اونسے باتیں دین کی اور یہود اوسی صفات رسول رب العالمین سے آگاہ و خبردار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مدینہ دار ہجرت اوسکا ہے از انجا یہود تیما پاس گیا اونھون نے بھی مثل اوسکے خبر دی پھر طرف شام گیا اور نصاری سے سوال کیا اونھون نے بھی بہ نعت و صفت آنحضرت خبر دی لیکن باہر آیا اور نکلا وہانسے ابو عامر اور ترہب اختیار کیا اور پلاس پہنا اور کہا کرتا تھا کہ میں اوپر ملت حنفیہ اور دین ابراہیم علیہ السلام کے ہون اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان کا اور رہبانیت اسی ابو عامر مخذول نے جنھون سے بہی صفات و منقبات حضرت کی سنے تھے لیکن جو وقت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا خذلان کمبخت آل پر رہا اور نفاق وانکار اختیار کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز پر کہ اوپر تو مبعوث ہوا ہے آپ نے فرمایا اوپر ملت حنفیہ کے کہا نہیں بلکہ خلط و آمیزش کردیا تونے اوسکو اوسکے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا میں اوسی دین کو بیضا و نقی پاک و صاف تجھے کیا ہوا ای ابو عامر وہ احبار کہ تجھے خبر دیتے تھے احبار یہود میری صفات سے کہ آیا وہ نہیں ہون کہ جسکی توصیف و تعریف یہود بیان کرتے تھے آپنے فرمایا تو جہوٹا ہے ای ابو عامر کہا میں دروغ گو نہیں ہون تمہارا دعوی دروغ ہو حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو جیسے و طرید و غریب مارے بعد از ان رجوع کی ابو عامر نے مکہ میں اور متابعت اختیار کی دین قریش کی اور تدین و مذہب کہ پہلے رکھتا تھا چھوڑ دیا پس از ان ملحق بشام ہوا اور وہان جاکر غریب طرید و وحید مرا بدعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوسکے حق میں کی تہی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و دانش کچھ کام نہیں آتی بغیر توفیق و ہدایت کے آیت واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم یعنے اور حق تعالی ہدایت کرتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے بیت این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدای بخشندہ + اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اوسی غسیل الملائکہ کہتے ہیں بملازمت خدمت بابرکت حضرت میں حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سے ہوا اور قصہ اوسکے تسمیہ کا بغسیل مشہور و معروف ہے۔ ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم مستدرک میں لائے ہیں کہ وہ نوکد خدا تھا بلکہ اوسی دن تزویج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کہ ناگاہ آواز شدت حرب و جنگ کفار روز احد میں سنی بیطاقت ہوا اور فرصت غسل جنابت نپائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہوکر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اوسے غسل دیتے ہیں فرمایا حقیقت حال حنظلہ کیا ہے اور کس سبب اوسی شہدا میں سے مخصوص بغسل کیا ہے اور روایات میں یون آیا ہے کہ جنب تھا جاؤ اوسکی زوجہ سے پوچھو جو وہ حقیقت حال عرض و بیان کردی اور اسی جگہ سے ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ شہید جنبی کو حکم غسل فرماتے تھے اور امام شافعی اور صاحبین امام صاحب کے ساتھ خلاف رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ غسل کہ جنابت اوسکا موجب تہی بجہت خروج دائرہ تکلیف سے ساقط ہوا اور وہ غسل کہ

بسبب موت تہا مستقل اوسکی شہادت ہوئی پس اوس غسل واجب نہووے اور امام صاحب اسی قصہ حنظلہ کو دلیل و سند لائے ہین اپنے قول کی اور قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعض روایات مین آیا ہے کہ وہ جنب تہا اول و اقوی دلیل ہے اوسپر ابیات مثنوی کہ در ہزارہ مجلد توان نوشت دیباچہ
صحیفہ مدیح و ثنای تو + در ہر طرف کہ عقل کند استراق سمع + ذکر جمیل میشنود از برای تو + کروبیان عالم علوی نمی برند + از سینہ ہای اہل تولا دعای تو +
رضوان ابریشم سرمہ گرش و سترس او + حوریدہ ہای خویش کند خاکپای تو + نظم + سرا صفت و ثنای سید + سرامین نظم سید و انی علوم و من لدنی اقتباس
شاہ او ادنی ز سریر بہ فتدلی التماس + سعی وحی او بشستہ چرک شرک از ثوب دل + امر و نہی او نہادہ قصر ملت را اساس + راز او در غار القاء لی مع اللہ بشمار + نازاد
در بارگاہ شب الی اللہ بقیاس + طبل فضل رد لیش در آسمانہا میزنند + در تواضع در زمین او مشت جو میکرد داس + گفت حق ای گنج رحمت رنج تو از بہر کیست
گفت یا رب از برای عاصیان بیقیاس + کذا فی درج الدرر و آثار النبوۃ و مدارج النبوۃ یون ہی ہے درج الدرر اور آثار النبوۃ اور مدارج النبوۃ مین - اب وہ
اخبار کہ توریت و انجیل اور زبور اور صحف ابراہیم و آدم وغیرہا سے صفت و مدح حضرت مین آئی ہین نقل کرتے ہین و حصل و انشوران عقل بلند اور طالبان
سیر ارجمند پر مخفی و پوشیدہ نرہے کہ بعد از اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات و احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ناطق ہے اثبات اس مدعا
مین حاجت کسی کتاب سالفہ اور دلیل قاطعہ کی نہین ہے لیکن واسطے الزام و افحام آن کفار معاند شعار کی وارد کرنا اوسکا در کار ہے تا مومنین
موقنین کو بھی زیادہ موجب اطمینان و مزید نور افزایش ایمان و ایقان ہووے - جاننا چاہیے کہ توریت مین بعد انحذف و تحریف و تبدیل و خیانتہا کہ جانب
اون اشقیا سے وقوع مین آئی یون لکہا ہے کہ تجلی کی خدا تعالی نے سینا سے اور چمکا وہ نور ساعیر سے اور آشکارا ہوا فاران سے معلوم کرنا چاہیے کہ سینا نام
ایک پہاڑ کا ہے کہ اوسے طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی حق سبحانہ نے اوس کوہ پر اور کلام کیا اوسکے اوپر عیسی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور
نازل ہوئی انجیل اوسپر اور فاران نام عبرانی ہے جبال بنی ہاشم سے مکہ مین کہ ایک مین اونمین سے حضرت تعبد فرماتے تہے اور بدو وحی وہین ہوا ہے اور وہ
تین پہاڑ ہین - ابن ابی قتیبہ کہ علمای امت سے ہین اور شرح نسخہ والا کتب سالفہ اور مترجم اونکا اعلام النبوۃ مین لکہتا ہے کہ اسمین کچہ غموض و خفا نہین کیونکہ
اوپر کتامل و تدبر کرے اوسمین ثابت ہوا ہے کہ مراد تجلی خدا سینا سے انزال توریت ہے اوپر موسی علیہ السلام کے طور سینا مین اور مقصود اشراق
حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسی علیہ السلام کے اوپر ہے کہ وہ وہان سکونت رکہتے تہے ساعیر مین بیچ ارض خلیل کے ایک گانو مین کہ اوسے ناصرہ
کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی بہ نصاری یہی ہے اور ایسا ہی ثابت ہے کہ استعلان اوسبحانہ جبل فاران سے بانزال قرآن ہووے اوپر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور توریت کی سفر خامس مین آیا ہے کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتہہ کہ تیرا پروردگار پیدا کریگا اور
برپا کرتا ہے واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیرے بہائیون سے اور ایک روایت مین اونکے بہائیون سے - پس اس کلام سے دلالت واضح
ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعضے یہود کہتے ہین کہ مراد ساتہ اس نبی موعود کے یوشع بن نون ہے یہ قول باطل ہے اسواسطے کہ

یوشع کنود مثل موسی کا نہ تہا بلکہ خادم اونکی حیات مین اور موکد و موید اونکی دعوت کا پیچھے وفات کی پس ثابت و تحقیق ہوا کہ مقصود نبی سے وہ محمد ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کنود مماثل موسی علیہ السلام کے تہے نصب دعوت مین اور تحدی بمعجزہ و تشریع احکام و اجرای نسخ اوپر شرایع سالقہ کے اور بہت دلیلین باہر ظاہر ہین کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین کہ اوسمین کچہ شک و شبہ نہین اور فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکہتا ہونمین اپنا کلام اوسکے منہ مین دلیل واضح ہی کہ مراد اوس سے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اسواسطے کہ غرض اوس سے یہ ہی کہ وحی کرتا ہونمین طرف اوسکے کلام نہ صحف و الواح اسواسطے کہ وہ امی ہی لکہہ پڑہ نہین جانتا وصل وہ جو ذکر کیا ہی ابن ظفر نے کہ نا قل قول یوحنا ہی کہ وہ حواریون سی ہے انجیل مین مسیح سے یون لاتا ہی کہ مسیح نے کہا کہ طلب کرتا ہونمین اپنے باپ سی کہ دی تمہین فارقلیط دوسرا کہ ثابت و قایم رہی تمہاری ساتہ ابد تک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تمہین ہر چیز اور کہا پسر جانیوالا ہی کنایہ کیا اپنی ذات سی اور آتا ہی بعد اوسکے فارقلیط زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمہاری اور تفسیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا میری واسطے جیسیکہ مین گواہی دیتا ہون واسطے اوسکے اور لاتا ہونمین تمہاری واسطے امثال اور وہ لاویگا تاویل اوسکی کہ مراد تاویل قرآن سے ہے کہ محتمل تاویلات و معانی بہت کا ہی بخلاف اور کتابون کے پس اگر مجہے دوست رکہتی ہو اجابت کرو اور نگاہ رکہو میری وصیت اور مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دیوی تمہین فارقلیط دوسرا کہ ہووی تمہاری ساتہ انقراض تک اور اختلاف کیا ہی نصاری نی فارقلیط مین بعضے کہتی ہین بمعنی حامد ہے اور بعضے بمعنی مخلص پس مخلص رسول ہی کہ آتا ہی واسطے خلاص عالم کی اور یہ تفسیر موافق ہماری غرض کی ہے اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہے کفر و شرک سی اور اسی بات پر شاہد ہی قول مسیح کا انجیل مین کہ آتا میرا واسطے خلاصی عالم کی ہے اور جب ثابت ہوا کہ مسیح نے اپنے کو فارقلیط کہا اور باپ سے دوسرا فارقلیط طلب کیا پس مشارکت لفظی و معنوی حاصل ہوئی۔ اور اگر فارقلیط بمعنی حامد ہووی پس کونسا لفظ قریب تر ہے ساتہ احمد و محمد بی اس لفظ سے اور اطلاق لفظ پدر کا بہ نسبت باری عز اسمہ محرفات اہل کتاب سے ہے اور اشارہ ہی ساتہ پروردگار سبحانہ و تعالی کے اسواسطے کہ یہ لفظ تعظیمی ہے کہ خطاب کرتی ہین ساتہ اوسکی معلم کو کہ استفادہ علم اوس سی حاصل کرتے ہین نہ معنی حقیقی پدر کی اور ہمیشہ عادت بنی اسرائیل اور بنی عیص کی تہی کہ کہتی تہے نحن ابناء اللہ یعنے ہم بیٹے خدا کی ہین اپنی سوہم فہم تدبیر ہو اور یہ جو مسیح نے کہا کہ بہیجتا ہی اوسی میرا باپ بنام میرے یہ اشارت ہی بشہادت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے حق مین ساتہ صدق و رسالت کی کہ متضمن ہی اوس سے قرآن مدح و تنزیہ اوسکی سے کہ افترا و بہتان کیا گیا ہی اوسکے حق مین اور دوسری ترجمہ انجیل مین آیا ہی کہ کہا مسیح نے نہین آتا فارقلیط جب تک کہ نجاؤنمین اور جبکہ وہ آوی توبیخ و تشدید کری عالم کو اوپر تخطیہ کی اور نہین کہتا وہ کلام اپنی طرف سی بنا کر اور خبر دیتا ہی بحوادث آئندہ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ نہین کہتا وہ اپنے نفس سی بلکہ تکلم کرتا ہی جو کچہ سنتا ہے خدا کی طرف سے بوحی جیسیکہ فرمایا ہی اوسکے حق مین آیت وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے اور نہین کہتا خواہش نفس سی وہ کہتا اوسکا حکم بوحی کہ وحی کیا گیا ہی طرف اوسکی اور کہا ہی کسی نے تحقیق و نقاب نہین کی باپ مسیح مین جیسی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کی ہی کہ وصف کیا اوسی برسالت اور پاک و مبرا کیا اوسی اور اوسکی ماکو نسبت ظلم خاسد اوسکی امت سی پس یہ تمام صفات حضرت کی ہین کہ مسیح نے خبر دی ہی اور کون ہی جسنے توبیخ کیا ہی علمای

بنی اسرائیل کو اوپر کتمان حق کی اور تحریف کلم کے اونکی سو فضیحت کی اور بیع دین سے ساتھ ثمن قلیل کے اور انجیل مین حق تعالی نے وحی کیا عیسے علیہ السلام کو
کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنی امت کو آگاہ کر کہ جو کوئی اونمین سے ادراک زمان حضرت کا کرے ایمان لاوے اور پیروی اوسکی کرے تو اول یہ جان لے کہ
اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوتا آدم و بہشت و دوزخ کو مین پیدا نکرتا اور جب مینے عرش کو ایجاد و پیدا کیا مضطرب تھا قرار نپکڑتا تھا پس عرش کے اوپر
لکھا مینے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ساکن ہوا اور قرار پکڑا اور مواہب لدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جب جارود نصرانی ملازمت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور اسلام لایا کہا سوگند بخدا کہ سچا ہے تجھے بحق بتحقیق پائی صفت و تعریف تیری انجیل مین اور بشارت دی ہے تیرے ساتھ
ابن بتول نے اور بیہقی دلایل النبوۃ مین ابو امامہ باہلی سے اور وہ ہشام بن العاص اموی سے لایا ہے کہ کہا بھیجا گیا مین اور ایک شخص دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کے
تا اوسے دعوت باسلام کرین ہم پس ایک رات ہرقل نے ہمین اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق زراندود کہ اوسمین بیت خانہ چھوٹے چھوٹے تھے منگا کر کہولا کہ اوسمین
تصویرین آدم سے تا محمد مصطفے تک سب انبیا علیہم السلام کی موجود تہین ہمکو ہر ایک تصویر دکہا کر پوچھا کہ آیا اس تصویر کو جانتے ہو ہمنے جواب دیا کہ نہین
جسوقت تصویر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دکہائی اور کہا اسے پہچانتے ہو ہمنے کہا ہان یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس رونا کیا ہمنے
اور اوٹھا ہرقل واسطے تعظیم شبیہ حضرت کے اور بیٹھا اور کہا کیا یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ہمنے کہا ہان اس شبیہ کو کہ تونے دکہایا گویا زیارت حضرت نصیب ہوا تو
پس ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکہا اور کہا واللہ یہ آخر نبوت ہے اس صندوق مین تصاویر انبیا علیہم السلام ہین اور سوای اونکے کہا ہمنے
کہا تمنے تجہے یہ حاصل ہوئی ہین کہا آدم علیہ السلام نے جناب باری عزاسمہ سے درخواست کی تھی جو انبیا علیہم السلام کہ اوسکی اولاد مین ہونگے اونکو مجھے
دکہلا ہمین بھیجین حق تعالی نے صورتین اونکی آدم کے پاس اور تہین یہ صورتین خزانہ آدم مین جہان کہ سورج چھپتا ہے پس نکالا اونکو ذوالقرنین نے اور سونپا
دانیال کو بیان ذکر شریف در زبور وہ جو چوالیسوین مزبور زبور مین حق تعالی نے پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہی فاضت النعمت
من شفتیک یعنے ٹپکتی ہے نعمت دنیا و آخرت دونو ہونٹون تیرے سے من اجل ذلک بارک اللہ لک الی الابد اسی سبب سے برکت دی اللہ نے تیرے واسطے ابد تک
تقلد ایہا الجبار السیف حمایل کر اے بزرگ شکستہ بنا اپنی شمشیر کو فان شرائعک وسننک مقرونۃ بہیبۃ یمینک یعنے پس بدرستیکہ تیری شریعتین اور
حکمتین ملی ہوئی ہین ساتھ بزرگی اور ڈر دہنے ہاتھ تیرے کے وسہامک مسنونۃ اور تیر تیرے تیز کئے گئے ہین والامم یخرون تحتک اور ساری
امتین اور تمام عالم سنعہ کے بل گرینگے نیچے تیرے غرضکہ مراد اس مزبور سے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ فیضان نعمت شیرین کلامی اور برکت
ابد تک اور تقلد سیف کہ عادات عرب سے ہے اور آنحضرت عربی ہین اور کسی امت مین بجز عرب شمشیر کو اپنی گردنون مین حمایل نہین کرتے اور حضرت صاحب
شریعت و سنت ہین کہ ظلمت کفر ساتھ سیف اسلام کے دور کر دی اور یہی زبور مین آیا ہے کہ داؤد علی نبینا و علیہ السلام نے گریہ و زاری بجناب حضرت
باری عرض کیا کہ یارب جلد بھیج ظاہر و پیدا کرنیوالے سنت کو تا لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے اور یہ دعا داؤد نے پیش از وجود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حضرت مسیح علیہ السلام کی تھی مراد وہ ہی کہ خداوند محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج تا لوگونکو بشارت دی اور آگاہ کری کہ مسیح بشر ہے نہ الہ اور داؤد کی یہ ہی کہ لوگ
باپ مسیح مین دعوی الوہیت کرینگے اور زبور داؤد علیہ السلام بھی آیا ہی کہ آنحضرت کو حق تعالی نی برگزیدہ کیا ہی ساتھہ راستی و درستی کردار و گفتار کا اور دیا
ہے اونکو ظفر و نصرت اوپر اعدا کی اور اوسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھہ کرامت کی تسبیح کرتی ہین حق تعالی کو اپنی خواب گاہ مین اور تکبیر کہتی ہین ساتھہ آواز
بلند کی اونکی ہاتون مین شمشیرین تیز ہین واسطے انتقام دشمنون خدا کی امتونسے کہ عبادت نہین کرتی اوسکی اور قید و بند کرتی ہین بادشاہ اون امتونکو ساتھہ قید و
اور اونکی اشراف کو ساتھہ طوقونکی اور زبور مین آیا ہی کہ خدا تعالی نی صیہون سے کہ مراد اوس سی مکہ ہی ظاہر کیا ہی تاج سر صحیح محمود کہ مقصود تاج سے
ریاست و امامت رکھی ہی اور محمود سی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری مقام مین آیا ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جود و بخشش کرتا ہی دریا سے دریا تک
اور انہار سی انقطاع ارض تک پہنچتی ہین اہل جزایر آگی اوسکے بزانوی ادب کے اور چاٹتے ہین دشمن اوسکی خاک کو ساتھہ زبان کی آتی ہین ملوک ساتھہ تحفون
اور خواصون اپنی کی اور سجدہ کرتی ہین اور سر زمین پر رکھتے ہین اور فروتنی ظاہر کرتی ہین اوسکے روبرو ساتھہ فرمان برداری و گردن نہی کی خلاص کرتے
ہین اندوہ و ستم دیدہ کو اوس شخص سی کہ قوی و زبردست ہی اوس سی اور رہائی دیتی ہی ایسی ضعیف کو کہ اوس کا کوئی نصیر و یاری دہ نہین ہی اور مہربانی
کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بھیجی جاتی ہی اوپر اوسکے اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہی ذکر اوسکا ابد تک و مثل عیسی کہ کتب ثلثہ
توریت و انجیل و زبور مین وصف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور و مذکور ہی صحف اور انبیا مین بھی مسطور و مرقوم ہی چنانچہ صحیفہ حضرت آدم
ابو الانبیا کی نقل کیا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس نی وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کی کہ مین ہون خدای مکہ اور اہل مکہ کہ میری ہمسایہ ہین اور
زایر اور جانیوالے کعبہ کی میری مہمان اور کنف عنایت و حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میری مین ہین معمور و آباد کرونگا مین وہ خانہ ساتھہ اہل آسمان
و زمین کی آوینگے وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ آواز نالی دالی لبیک کہنی والے اور اشک آنکھونسے گرانیوالی اور جو کوئی زیارت اوس گھر کی آوے
اور مقصود اوسکا بجز زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی میری کی کہ صاحب خانہ ہون نہووے ایسا ہووے کہ گویا میری زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار
و لایق میری کرم کی وہ ہی کہ اوسکو تکریم کرون مین اور محروم نہ پھیرون اور کام اوس گھر کا ایک پیغمبر کو سونپ دون تیری فرزند سے کہ اوسی ابراہیم کہین اور صحف
ابراہیم مین آیا ہی کہ ای ابراہیم تیری دعا شان اسماعیل تیری فرزند مین مینے قبول کی اوسپر اور اوسکی نسل پر برکات فایض کرونگا مین اور اوس سے
ایک فرزند پیدا کرونگا بہت معظم و مکرم کہ نام اوسکا محمد ہووے اور بلند قدر اور برگزیدہ ہووے اور امت اوسکی بہتر سب امتونسے اور کتاب حیقوق مین کہ ایک
پیغمبر تہے معاصر دانیال پیغمبر منقول ہی کہ لاتا ہی اللہ تعالی جبال مکہ معظمہ سے احمد کو کہ پر ہوتی ہی زمین اوسکی تعریف و توصیف سی اور مالک ہوتا ہی سب زمین
و گردنون کا اور کتاب مین یہ بھی آیا ہی کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہی آسمان بہائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی روشنی سی اور نہایت کو پہنچتا ہی کام
دین و ملت کا اوسکے زمانہ نبوت مین جیسکہ قرآن شریف مین آیا ہی اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنی پورا کیا مینے تمہاری واسطے دین تمہارا اور تمام

کیت تمہارے نعمتین۔ وہب بن منبہ سی منقول ہی کہ بیچ کتب قدیمہ مین پڑھا ہی کہ خدا تعالی و تقدس اپنی عزت و جلال کی سوگند یاد کرتا ہی کہ بھیجون مین جبال عرب پر ایک
نور کہ بھر دے مابین مشرق و مغرب کو اور پیدا کرون مین اولاد اسماعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاوین اوسپر سب ستارے آسمان کے اور روئیدگان زمین کے اور میری
ربوبیت اور اوسکی رسالت پر سب ایمان لاوین اور اپنی دین آبائی سی بیزار ہون اور بھاگین اور موسی علیہ السلام نے کہا کہ پاکی تجھکو خدا اور تیرے نامونکو تحقیق گرامی
رکھا تو نے اس پیغمبر کو کہا انتقام کھینچونگا مین اوسکے دشمنوں سے دنیا و آخرت مین ظاہر و غالب کرونگا اوسکی دعوت ہر دعوت کی اوپر اور خوار و ذلیل کرونگا اوسکے مخالفین
شریعت کو اور بعدل تربیت کیا مینے اور واسطے عدل و داد کی برانگیختہ کیا مینے قسم بعزت اپنی کی کہ خلاص کرون مین بسبب اوسکی امتونکو آتش دوزخ سے آغاز کیا مینے
دنیا کو ساتھ ابراہیم کے اور ختم کیا مینے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی پاوے اوسے اور ایمان نلاوے اوسپر اور اوسکی شریعت مین نآوے پس وہ خدا سے بیزار ہے
و صحف اور صحف اشعیا پیغمبر علیہ السلام مین آنحضرت کا مذکور ہے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ بندہ محبوب میرا ہی کہ شاد و خورم ہی ساتھ اوسکی دل میرا اسبارہ مختار میرا خود پسندی
میری نفس کی افاضہ کرتا ہون اوسپر روح اپنی اور بھیجتا ہون وحی پس ظاہر ہوتا ہی اوپر امتونکے عدل ایسا بندہ کہ خندہ نہین کرتا سنی نہین جاتی آواز اوسکی
بازارونمین بینا کرتا ہی آنکھین اندہونکی شنوا کرتا ہی کان بہرونکی زندہ کرتا ہی دلون مردونکو۔ دونمین اوسی جو کسیکو نہین دیا احمد کہ حمد کرتا ہی میری حمد تازہ و توصیف
ومغلوب نہین کیا جائیگا اسیل در رغبت نہین کرتا بسوائی نفس خوار نہین رکہتا صالحین کو اور سوائی اسکے بہت تعریف و توصیف اپکی مذکور ہی اور یہ بھی آیا ہے
ای محمد مین خدا ہون کہ عظیم و رفیع و قوی کیا مینے تجہے بحق اور کیا مینے نور امتونکا تاکہ کرے آنکھین کورونکی اور خلاصی بخشے تو اسیران نفس اور مقیدان ہوا و ہوس کو
تاریکیون جہل سی طرف نور ایمان کے اور یہی اوسی صحیفہ اشعیا مین آیا ہی کہا مجھے پروردگار نے اوٹھ اور دیکھہ اور خبر دے جو کہ دیکھتا ہی تو پس اوٹھا مین اور دیکھا
مینے دو سوار سامنے سے آتے ہین ایک سوار حمار اور دوسرا سوار جمل کہتا ہی ایک دوسرے کو گرا بابل اور دو ہانکے بت کہ تراشتے تھے۔ ابن قتیبہ کہ علمای تسنیع اور متفحص اور مصنف
کتب سماویہ کا کہتا ہی کہ مراد صاحب حمار مسیح بن مریم ہین باتفاق ہمارے اور نصاری کی پس کیون نہ مراد صاحب جمل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووین اسواسطے
کہ سقوط بابل اور دو ہانکی بتونکا اوپر ہاتہ ہمارے پیغمبر کے نہ اوپر ہاتہ مسیح کے اور کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب اشعیا مین ذکر مکہ و بیت و حجر اسود کا ہی جسے بوسہ دیتے ہین اور
کہا پروردگار نے مکہ کو کہ خوش ہو ای عاقر اور نطق کر بہ تسبیح کہ تیرے اہل بیت ہووین میرے اہل سی مراد اپنے اہل سے اہل بیت المقدس رکہتی مین بنی اسرائیل و حاج سے
کہ عمارت مکہ بہت ہووین اونمین سے اور تشبیہ کیا زن عاقر سے اسواسطے کیا کہ نتھا اوسمین پیلے مگر اسماعیل کہ اوسپر کتاب نہین نازل ہوئی بخلاف بیت المقدس کے کہ انبیا
وہان بہت اور مہبط وحی تہی حاصل کلام صفات آنحضرت و احوال شریف کتب متقدمہ مین بہت ہی کہ اوسمین کچھ خفا و اشتباہ نہین بہ نسخہ و جزرہ حامل اوسکا
نہین ہوسکتا ہر چند اعدای دین و متبع شیاطین نے تمام شریعت مصطفوی اپنی کتابون سے تغییر و تحریف کر دیا ہے باوجود اوسکے دلایل و شواہد اوسکے ظاہر
باطل ہین آیت یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی چاہتے ہین کہ بجھاوین اپنے مونہون کی پہونک سے خدا کے نور کو
حالانکہ خدا تمام کرنیوالا اپنے نور کا ہے اگرچہ مکروہ رکہین کافر وصلی اللہ علی سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

وصل مجملا معلوم ہوا کہ ذکر شریف حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب سالفہ سماویہ مین مذکور و مسطور ہی اور اہل کتاب کو اوسکا علم قطعی حاصل تہا
لیکن براہ حسد و عناد و غلبہ شقاوت و خسارت جا انکار و استکبار و استبعاد کرتے تہے اور تحریف و تغییر دیتے تہے پس اگر اس جگہ بعض حکایات و روایات کہ متضمن اوپر
تبیین و تفصیل اوسکی ہو لائی جاوین مناسب ہے اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہو لیکن ذکر اوسکا موجب مزید علم و یقین ارباب دین اور ذوق و نشاط محبان سید المرسلین کا
ہوتا ہی سو ذکر اوسکے ہی پہنچا پسے کنتا مصرع کہ ہر چہ بگذرد سخن دوست خوشتر است ✻ ابو سعید خدری اپنے باپ مالک بن سنان کہ شہدای احد سے ہین ناقل ہین
کہ کہتا آیا مین بنی عبد الاشہل پاس ایکدن واسطے بیٹھنے کی تا حدیث کرون مین اور تہے ہم اوس ایام مین صلح کرنیوالے یہود کی ساتھ پس سنا مینے یوشع یہودی کو
کہ کہتا تہا نزدیک پہونچا ہی زمانہ خروج اوس پیغمبر کا کہ نام اوسکا احمد ہی حرم سے اور ہجرت گاہ اوسکی مدینہ ہی پس آیا مین اپنی قوم کیطرف متعجب قول یوشع سے
پس سنا مینے ایک مرد کو اپنی قوم سے کہ کہتا تہا تنہا یوشع قایل اس قول کا نہین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتے ہین وہانسے باہر نکلا مین تا بنی قریظہ پاس جاؤن
کیا دیکھتا ہون کہ وہ ساری تذکرہ آنحضرت کر رہی ہین اور زبیر باطا کہ روسای یہود ہی کہتا ہی کہ ستارہ سرخ نہین طلوع کرتا مگر بخروج و ظہور اوس پیغمبر کے کہ نام اوسکا
احمد ہے اور اب ماتہ خروج اوسکا عنقریب آیا ہی اور یہ شہر مدینہ جای ہجرت اوسکا ہی۔ ابو سعید خدری کہتا ہی کہ بوقت قدوم رسول خدا کی مدینہ منورہ مین قول
زبیر یہودی سی خبردار کیا مینے فرمایا کیا خوب ہوتا اگر زبیر بشرف اسلام مشرف ہوتا کہ تمام روسای یہود اور ساری اوسکے تابع اسلام لاتے اور قتادہ سے
روایت ہی کہ کہا کرتے تہے یہود خداوندا نبی امی کو کہ ذکر اوسکا توریت مین ہم پاتے ہین مبعوث فرما تا عذاب کرے کفار عرب کو اور قتل کرے آرزو اونکی یہ تہی کہ وہ
نبی اونکی جنس سے ہو بنی اسرائیل مین سے جو مبعوث ہوے اونکی غیر سے حسد لیگیے اور کفر و انکار کیا روایت ہی سعد بن زید سے کہ نکلا اوسکا باپ زید بن عمرو طلب
و جستجوی دین مین پس آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تہا اور زید کو کہا کہ کہانسے آتا ہی تو کہا بیت ابراہیم سی کہا کس چیز کا تو طالب ہے بیٹے کہا دین کا
کہا راہب نے اوٹہ اور پہر جا کہ ہے کہ جسکا تو طالب ہے تیری ہی زمین مین ظاہر ہووے اور یہ زید بن عمرو بن نفیل ہو حالت جاہلیت ہو سہ کہ ذبیحہ مشرکین کا
نکہاتا تہا اسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ خدا تعالی نی برانگیختہ کیا اپنی پیغمبر کو واسطے بہشتی کرنے ایک شخص کے
اور قصہ اوسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن کنیسہ مین تشریف لائی ایک یہودی کو دیکہا کہ توریت اپنی قوم پر پڑہ رہا ہے جب اوپر مقام
صفت پیغمبر آخر الزمان کی پہونچا خاموش ہوا پڑہنے سی اتفاقا گوشہ کنیسہ مین ایک بیمار پڑا تہا اوسنے پوچہا کس واسطے باز رہا تو پڑہنے سے پس روبا شل رونے
لگے کیلئے اور آیا یہودی پاس اور لیا نسخہ توریت اور پڑہی صفت آنحضرت اور کہا یہ ہی صفت تیری اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ اسی کلمہ پر
جان دی پس فرمایا حضرت نی اپنے یارونکو کہ تیاری تجہیز کرو اپنی بہائی کی اور تہے یہود قریظہ و نضیر و فدک و خیبر کہ پاتے تہے صفت آنحضرت اپنی پاس پیش از برانگیختہ
ہونیکے اور کہتے تہے کہ مدینہ اوسکا دار ہجرت ہی جب حضرت متولد ہوی کہا آجکی رات طلوع کوکب اقبال ولادت باسعادت آپکا ہوا ہی اور جسوقت مبعوث ہوے
کافر ہوگئے اور منع اور باز رکہا وشمین ایمان سی مگر بغی و حسد و عناد نے اور ہشام بن عروہ نی اپنی باپ سی اور اوسنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت

کی ہی کہ مکہ میں ایک یہودی آ رہا تھا جب شب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس میں مجالس قریش سے بیٹھا تھا کہا آیا آجکی رات تمہارے بیچ میں کوئی لڑکا وجود
میں آیا ہی کہا ہم نہیں جانتے کہا دیکھو اور دریافت کرو ای معشر قریش اور تحقیق کر دیوی اس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اس امت کا احمدؐ درمیان دو شانوں
اوسکے کی ایک علامت ہوگی اوس میں بال ہیں لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اوسکا نام محمدؐ رکھا ہی پس اوس یہودی کو خبر دی
اوسنے کہا مجھے لے چلو پس لیگئے اوسے آمنہؑ کے پاس دیکھا یہودی نے علامت کو پشت مبارک میں اور بیہوش گر پڑا جب ہوش میں آیا پوچھا سبب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی اسرائیل
میں سے اور کتاب انکے ہاتھ سے گئی یہ ایسا مولود ہے کہ اونہیں مار یگا اور ہلاک کریگا اب نبوت عرب میں آئی تم خوش ہوئی ای معشر قریش اور خبردار ہو خدا کی قسم تمہارا
غلبہ و سطوت ہوگا مشرق سے مغرب تک اور اسیطرح ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایتیں بسند شریف اور دعوی نبوت نبانی یہود و راہبوں کے
باخبار ثابت و متحقق ہیں اور جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ بوقت بھیجنے حق تعالی کی اپنے پیغمبر کو اور ظاہر و ہویدا ہونا اوسکے امر کا مکہ میں اتفاقاً بجانب شام میں
بھی جاتا تھا جب بصرہ میں پہونچا میرے پاس ایک جماعت نصاری آئی اور کہا تو مکان حرم سے ہے ہم نے کہا ہاں پوچھا پہچانتا ہی تو صورت اس پیغمبر کی جسنے دعوی
نبوت کیا ہی تم میں سے میں نے جواب دیا کہ پہچانتا ہوں نہیں پس میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے دیر میں لیگئے اور کہا انتظار کر یا ان صور و تماثیل میں سے اوس مرد مدعی نبوت کی
کہ تم میں پیدا ہوا ہی کون سی صورت ہی پس نگاہ کی میں نے اور صورت حضرتؐ کی اون صورتوں میں نہ دیکھی بعد ازان لائے مجھے ایک اور دیر بڑے میں کہ وہاں
بھی تصاویر کثیرہ بہ نسبت دیر اول تھیں پس کہا دیکھ آیا پاتا ہی تو صورت اوسکی اس جگہ پر نگاہ کی میں نے دیکھی صورت و صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ زانو حضرت کی پکڑے ہوئے ہیں کہا صفت حضرت پہچانی میں نے کہا البتہ پھر کہا یہ شخص کہ دونوں زانو پکڑے ہوے ہی اسے بھی پہچانا کہا ہاں
یہ یار و خلیفہ اوسکا ہی بعد اوسکے میں نے کہا مجھے یہ خوف ہی کہ مبادا قریش اسے مار ڈالیں کہا خدا کی قسم اسے نہ مار سکینگے وہ پیغمبر آخر الزمان ہی غالب کریگا اوسے خدا تعالی
سب کے اوپر اور صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی سے کہ امہات المومنین میں ہیں روایت ہی کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ترددل اونکے قبا میں
گیا میرا باپ حیی بن اخطب علی الصباح اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب بوقت تاریکی شب میں حضرت پاس اور نہ آئی یہانتک کہ ہنگام شام ہو گیا جسوقت گھر میں متثاقل و کسل
و غم و اندوہ آکر گھر میں پڑ رہے اور میں محبوب ترین اولاد تھی نزدیک اونکے پس بعادت ملاقات اون پاس گئی یہانتک کہ میرا غم و اندوہ شکستہ و محزون سے
کہ اصلاً و مطلقاً میری طرف متوجہ و ملتفت ہوئی اثنای اس حال میں چچا نے میرے باپ سے پوچھا کیا یہ مرد وہی ہے جو پیغمبر آخر الزمان ہوکر نعت اوسکی
توریت میں سنتے تھے میرے باپ نے کہا نعم واللہ وہی ہے چچا نے پوچھا سوگند بخدا وہی ہے کہا ہاں قسم بخدا یقیناً وہی ہے پوچھا کہ نسبت
اوسکے تو اپنے دل میں کیا پاتا ہی محبت یا عداوت جواب دیا کہ عداوت واللہ جب تک میں زندہ ہوں اسکی عداوت سے باز نہیں رہونگا پس دونوں شقی ازلی بعداوت
آنحضرتؐ گرفتار وبال و نکال ابدی ہوئے نعوذ باللہ من ذلک اور بعضے ان اشقیا جہنم مادا نے حیلہ و نفاق کو وسیلہ جمع و اخذ حطام دنیاوی اور مباہات
حیات فانی سمجھکر بدرک اسفل السافلین گئے اور بعض علما و احبار یہود کہ سابقہ رحمت ازلی نے ناصیہ اقبال اونکے پر حرف سعادت لکھا تھا طرف دین

اسلام کی مبادرت کی اور احراز دولت سعادت حاصل کیا جیسے کہ عبداللہ بن سلام اور امثال اونکی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مخیریق کہ حبر او عالم و غالب تر اول
تھا ہمیشہ منتظر تھا جب روز جنگ احد ہوا کہا ای معشر یہود محمدا تم جانتے ہو کہ نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم سب پر واجب و حق ہے پس حاصل کرو
اس سعادت کو کہا آج یوم السبت ہے یعنے روز شنبہ ہے مخیریق نے کہا کچھ مانع نہین پس مسلح ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر مین مارا
جاؤن اس جنگ مین سارا مال میرا واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جو کچھ چاہین کرین سے جو چاہین دین پس مارا گیا وہ رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کی تصرف
مین آیا اکثر صدقات اوس مال سے فرماتے تھے اور قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب مین ساتھ سننے خبر بعثت تین سو برس تک اور ایک روایت مین
زیادہ اوس سے اور دیکھنا منہ مقصود کا مشہور ہے غرض کتب اخبار اسمین مشحون ہین الا بقدار و یکفی دو فصل ذکر فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
کہ مشترک ہین درمیان حضرت اور سوائے حضرت اور انبیا مین اور فضائل و کمالات مخصوصہ کہ اونمین کوئی سہیم و شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و
آخرت مین نہین جاننا چاہیے کہ حق جل و علی نے جواہر نفوس مختلف پیدا کیے ہین بعضے نہایت مرتبہ صفا اور غایت جودت و بہا مین اور بعضے متوسط اور بعضے
غایت کدورت و نہایت ردارت مین اور ہر قسم مین مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم السلام ساری صاف تر و جید تر اور بدن اونکے بھی اکثر
نقصان اور سلیم ترکیب سے نسبت بسیار نفوس بشریہ کے اور ریاضت و مجاہدہ کے سبب اونکو کمال مین داخل اور اپنی غیر سے فاضل و کامل ہین لیکن اونمین بھی
تفاضل و تفاوت حاصل ہے اور سید ہمارا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اصح و اعدل مزاج مین اور اتم و اسلم بدن مین ۔ اور اصفی و ازکی
روح مین اور اکمل و اعلیٰ خلق مین اور الطف و اشرف نور مین اور کچھ خلاف نہین کہ حضرت افضل البشر اور سید ولد آدم اور افضل الناس منزلت مین
اور اعلی الناس درجہ مین اور جو کچھ اور انبیا کو حاصل تھا ایکو بھی مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے حاصل اور وہ جو آنحضرت کو حاصل اونہین بھی حاصل سے آدم
علیہ السلام کو دی گئی یہ فضیلت کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا اونہین ساتھ قدرت اپنی کے اور نفخ روح اونمین کیا اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دیے گیے یہ کمال
کہ متولی شرح صدر اونکا ہوا خود ذات باری عز اسمہ اور رکھا اونمین ایمان و حکمت پس متولی ہوا آدم سے خلق وجودی کا اور ہمارے پیغمبر سے خلق نبوی کا
اور سجود ملائکہ آدم کو کہ حقیقت مین وہ سجدہ واسطے نور محمدی کو تھا جو ہر روح مین اوس ظاہر کرنا اوس نور کا جبہہ شریف تھا مین اور تشریف و تکریم حضرت
بسند آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یعنے بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین اوپر نبی کے ۔ اتم و اجمع ہے تشریف آدم سے سجود
ملائک اسواسطے کہ حق تعالیٰ ساتھ ملائکہ کو شریک سجود نہ تھا کہ یہ حق تعالیٰ پر جائز نہین اور صلوٰۃ و سلام مین شریک بلکہ مقدم فرشتون پر اور سجود
ملائکہ مین تعظیم و تشریف ایک مرتبہ اور صلوٰۃ و سلام مین افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس دایم و مستمر و متجدد ہے جمیع ازمنہ مین اور مومن بھی اس تشریف
مین مامور ہین اور فضیلت تعلیم اسما آدم کو اصحاب دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث ابو رافع سے یون کیا ہے کہ حضرت کی امت ماء و طین
مین آپ پر متمثل کی گئی ہے اور سب کے نام تعلیم کر دیے تھے جیسا کہ آدم کو تعلیم اسما فرمائی ایسے ہی حضرت کو ساتھ زیادتی ذوات و مسمیات کے

اور شک نہیں کہ یہ تسمیات تیسا سماؤ زیادہ ہی بیان دونو موجود اور ادریس علیہ السلام کے حق مین فرمایا ایت ورفعنہ مکانا علیا یعنے اوٹھایا اور دیا ہمنے اوسے
مکان بلند اور حضرت کو شرف وقرب معراج فرمایا کہ یہ مرتبہ کسی اور کو بجز حضرت ﷺ نہین عطا فرمایا اور نوح علیہ السلام اور جو شخص کہ اوسکے اوپر ایمان لائے
تہے طوفان غرق سے نجات بخشی اور حضرت ﷺ کی امت کو عذاب نازل کیا سکئے آسمان سے قال اللہ تعالی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اور نہین
اللہ کہ عذاب کرے اونہین حالانکہ ہو تو اونہین موجود۔ امام فخر رازی اپنی تفسیر مین لائے ہین کہ اکرام حق تعالی کا نوح کو یہ تہا کہ نگاہ رکہا سفینہ اونکا پانی پر اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتہ اوس سے عظیم تر چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ بیٹہے تہے آنحضرت ﷺ ایکدن کنارہ آب پر اور بیٹہا تہا عکرمہ بن ابی جہل اوس جگہہ پس کہا
عکرمہ نے اگر تو دعوی نبوت مین سچا ہو تو بلا اس پتہر کو کہ دوسرے کناری پر ہے پانی کے تا شنا کرے اور نہ ڈوبے اور اسطرف چلا اوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے تا منقلع
ہوا حجر اپنے مکان سے اور سباحت وشناوری کی اور آگے حضرت ﷺ کے آکر کہڑا ہوا اور شہادت دی آپکی رسالت ونبوت کی اوپر پس فرمایا حضرت ﷺ نے آیا خاطر جمع ہوئی
تیری ای عکرمہ کہا اس پتہر کو کہہ تا رجوع کرے جہاں سے آیا ہے پس شناکی سنگ نے اور گیا جس جگہہ کہ تہا پس شنا کرنا سنگ کا اور نہ ڈوبنا اوسکا پانی مین عظیم تر
وغریب تر ہے قایم رہنے کشتی کے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اوسکا کہ خاصیت چوب کی ہے اور برد وسلام ہونا نار نمرودی کا ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ کی اوپر اس سے
عجیب وغریب نہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر نار حرب کفار کا اطفا وخاموش ہونا کما قال اللہ تعالی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ یعنے کہ جو بایا
خدا تعالی نے جس وقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے جنگ کے سرد کر دیا اوسی پروردگار اور ہر چند چاہتے کہ سرد کرین نور دین ساتہ نار کفر کے پس ابا وانکار لایا
اللہ جبار وقہار مگر یہ کہ تمام کرے اپنا نور اور سرد کرے نار شرور اور لیوے واسطے محمد ﷺ کے سرور ظہور آیت ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون
یعنے اور انکار کرتا ہے خدا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور اور اگرچہ مکروہ جانین کافر۔ اور مذکور ہے کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریائے آتش پر گذرے
کہ حکم اوسے کرو مار سکتے ہین اور سلامت ومحفوظ رہے اوس سے اور روایت کیا ہے نسائی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا کہ ایام طفولیت مین میرا اوپر دیگ جوشان
آن پڑی تہی اور تمام پوست میرے بدن کا سوختہ ہوگیا پس لیگیا مجہے میرا باپ حضرت ﷺ کے پاس اور ڈالا آپ نے میرے بدن پر کہ جل گیا تہا آب دہن مبارک اور
کہا اذہب الباس رب الناس یعنے لیجا اور دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیون کے پس شفا پائی مینے گویا کوئی آفت مجہے نہ پہونچی تہی اور ردوکد
ابراہیم علیہ السلام کو ساتہ خلعت خلت ممتاز کیا حضرت ﷺ کو ساتہ مقام محبوبیت کہ مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے اور اختصاص ساتہ شفاعت
عام برگزیدہ کیا اور بعض کہتے ہین کہ آنحضرت ﷺ جامع مقام خلت ومحبت ہین اور خلت حضرت ﷺ کی ارفع واکمل وافضل واعلی خلت ابراہیم سے ہے اور
تحقیق اس کلام کی آخر بیان تخصیص آنحضرت ﷺ بفضایل آخرت مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کہ بکسر اصنام موصوف ہین
کہ ساتہ تبر کے بتونکو توڑا سیدنا ومولانا ومولی الثقلین نے اصنام مضبوط دیوار ہای کعبہ کو باشارہ ایک چوب کے۔ اور یہ نہین مگر ساتہ قوت ربانیہ
اور قدرت الہیہ کے اور کہا آیت جاء الحق وزہق الباطل یعنے آیا حق اور گیا باطل اور بنا ابراہیم علیہ السلام کو ساتہ بنا بیت الحرام شرف حاصل ہوا

حضرت کو ساتھ وضع حجر اسود کی اوس مقام میں جیسے کہ قصہ بناء قریش میں مذکور ہے اور ردّ جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا کہ وہ سانپ بن جاتا تھا لیکن وہ سوکھے
فقط یہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی میں روتا و فریاد کرتا چوب ستون کا کہ مسجد میں تھا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہے کہ قصہ اسکا باب معجزات میں آویگا اور امام فخر رازی نے
اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ایکدن ابو جہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے کیا دیکھتا ہے کہ کتفین شریفین کی اوپر دو اژدہے ہیں مارے ڈر کے بھاگا
اور روشنی ید بیضا موسی کی اوسکے نور سے چشم بینندہ خیرہ ہوتی تھی ذات حضرت سر سے قدم تک نور ہی تھی کہ دیدۂ حیرت جمال باکمال حضرت میں خیرہ ہوتا تھا
اور مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر نقاب حجاب بشری میں وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب و طاقت کسی میں کہ نظر حسن و ادراک اودہر
نظر کرتا اور ردّ قتادہ بن النعمان نے کہ صحابہ کرام سے ہیں ایک رات نماز عشا حضرت کی ساتھ ادا کی اوس رات تاریکی ابر و باران بہت تہا حضرت نے شاخ خرما
اونکے ہاتھ میں دی اور فرمایا اسی لیجاؤ روشنی بخشیگی آگے سے اور پیچھے سے تمہارے دس گز اور جب گھر میں آؤ وہ مار سیاہ معلوم ہوگا اوسی مار کر باہر ڈال دینا
روایت ابو نعیم اور صحیح بخاری اور کتابوں میں مذکور ہے کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر شب تاریک میں بملازمت شریف آئے اور ہر ایک کی ہاتھ میں عصا تھا
پس روشن ہوا عصا کہ ہاتھ میں ایک کے اون دونوں کے تھا کہ اوسکی روشنی میں قطع مسافت راہ وقوع میں آیا اور جب جدا ہوئے عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتھ میں تھا
روشن ہوا اور بخاری تاریخ میں اور بیہقی اور ابو نعیم حمزہ اسلمی سے لائے ہیں کہ تھے ہم حضرت کی ساتھ ایک سفر میں پس متفرق و جدا ہوئے ہم رات اندہیری میں
روشن ہوئیں میری انگلیاں تا سبب اوس روشنائی میں جمع ہوئے اور ایک کوئی ہلاک نہوا اور انگلیاں میری روشن تھیں اور حدیث میں آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت اوسکی قوم کی بہیجا تہا اوسنے ایک نشان چاہا کہ حجت ہووے اوسکے پس حضرت نے انگشت مبارک شریف
اوسکی دونوں آنکھوں میں ماری اوس جگہ سے ایک سفیدی اور نور پیدا ہوا پس اوس صحابی نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہے کہ لوگ برص خیال نکریں پس
نقل کیا اوس نور کو حضرت نے ساتھ تازیانی اوسکے اور یہ حدیثیں دلیل ہیں حضرت کی نورانیت پر اور سرایت نورانیت حضرت خادمان درگاہ میں اور شگافتہ
ہونا دریا کا واسطے موسی علیہ السلام کی اور ردّ شق القمر اوس سے زیادہ تر ہے کہ وہ تصرف عالم ارض میں ہے اور یہ تصرف عالم سما میں اور فرق ان دونوں میں
ظاہر ہے والفرق بینہما واضح اور بہت روایتوں میں آیا ہے کہ درمیان آسمان و زمین کے ایک دریا ہے کہ نام اوسکا مکفوف ہے اور دریای زمین اوسکی نسبت
حکم ایک قطرہ کا رکھتا ہے نسبت ساتھ بحر محیط کی ایسا دریا منشق و شگافتہ ہوا اوسواسطے حضرت کی شب معراج میں یہ امر بہت بڑا ہے انفلاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام
کے اور ردّ جو موسی علیہ السلام کو معجزہ مار حجر سے اور بہنا چشمہ کا اوس سنگ سے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انفجار آب اصابع مبارک سے اور یہ
اوس سے ابلغ و اکمل ہے اسواسطے کہ سنگ جنس میں ہے سے کہ باہر آتی ہیں اوس سے چشمیں بخلاف روان ہونے چشموں کے گوشت و پوست سے اور ردّ جو
فرمایا حق تعالی نے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اور کلام کیا حق تعالی نے موسی کی ساتھ کلام کرنا مرتبہ ہوئی حضرت ہماری کو اوس سے زیادہ شب اسری میں دونوں کے
ساتھ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسی علیہ السلام طور سینا اور ردّ وہ جو دی گئی ہارون

علیہ السلام کو فصاحت لسانی جیسے کہ آیا ہے کہ واقعی ہارون ہو افصح منی لسانا یعنی میرا بھائی ہارون وہ فصیح تر ہے مجھسے از روئے زبان کے عطا ہوئی ہمارے
حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر اوس سے بلکہ مانند اوسکے متصور نہین اور فصاحت ہارون غایت اوسکی عبرانی مین اور عربی زبان عبرانی پر افصح ہے
اسواسطے موسی علیہ السلام نے افصح منی کہا نہ افصح مطلق اور زبان موسی علیہ السلام مین لکنت تھی جیسے کہ قصہ اوسکا مشہور ہے اور یوسف علیہ السلام کے
بشرف حسن شہرت رکھتے ہین ہمارے حضرت تمام حسن و جمال و صباحت و ملاحت وجہ تھا کہ اوروں مین نہ تھا اور تعبیر رویا و تاویل منام کو حضرت یوسف علیہ السلام
عنایت ہوئی تھی اوس سے بہتر چیزین منقول و معلوم ہین ایک یہ کہ اونھین نے دیکھا کواکب و شمس و قمر کو سجدہ کنندہ واسطے اپنے — دوسرا دیا یا صاحبی السجن کا تیسرا
خواب بادشاہ کا اور حضرت کے فضائل و شمائل اس باب مین زیادہ از حد و عد ہین جو کوئی تصفح اخبار و تتبع آثار کرے اوسی بخوبی معلوم ہووے اور
وہ جو داؤد علیہ السلام کو دیا گیا تھا آہن حدید کہ بوقت مسح نرم ہوجاتا تھا اور چوب خشک اوسکے ہاتھ مین سبز اور برگ آور ہوتی تھی — شاۃ ام معبد کہ بہت دبلی
و نزار و خشک ہو گئی تھی ببرکت دست مبارک شیر اوسکی پستانون سے جاری اور میزان ہوا زیادہ معجزای حادثانے یہی کہ گویا ایک طرح کی سخت چیز کا نرم کرنا ہے
اور آپکے واسطے بھی سنگ سخت نرم ہو گیا ہے حافظ ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مائل نماز ہوے اور سر مبارک فرو کیا طرف سنگ کو تا پنہان کرین
اپنے جسد شریف کو پس نرم کیا حق تعالی نے سنگ کو تا لائی سر مبارک غار مین اور استقرار حاصل کیا ساتھ سنگ سخت کے پس نرم ہوا اوسواسطے حضرت کے اور
اثر کیا بازوی شریف نے اوسمین اور یہ معجزہ بیت المقدس مثل خمیر کے باندہا اوسکے ساتھ اپنا اور یہ اور تسبیح کی جبال نے داؤد کے ساتھ اور تسبیح کی سنگ نے
دست شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر اور تسخیر شیاطین و ریح و ملک کہ نہین دیا گیا بعد اون کے
کسی کو دیا گیا ہمارے سید و سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اوسکے اور زیادہ اوس سے اما کلام طیر کہ فرمایا وعلمنا منطق الطیر یعنے اور سکہائی گئی ہمکو گویائی
جانورونکی سخن کیا حضرت کی ساتھ سنگ نے اور تسبیح کی اوپر ہاتھ آپکے حصی نے ذکر جا دی اور یہ اعلی و اغرب ہے کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کے ساتھ ذراع
شاۃ مسمومہ نے اور کلام کیا اونٹ نے اور شکایت کی صبر سے جیسے کہ باب آویگا اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک حمّرہ آیا اور گرد سر مبارک پھرا اور کچھ سخن کہا
آپ نے فرمایا کہ ستایا ہے کسینے تم مین سے اس طائر کو بچہ اوسکے بچونکے چاہیے کہ پھیر دی اوسکو طرف بچے اوسکے اور قصہ کلام گرگ حضرت کی مشہور ہے اور ریح
کہ لیجاتی تھی تخت سلیمان کا جس جگہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے اقطار زمین سے حضرت کو براق عنایت ہوا تھا کہ شریف تر ریح سے بلکہ تیز تر برق خاطف سے کہ لیگیا
حضرت کو فرش سے عرش تک ایک ساعت مین اور مسخر کی گئی واسطے سلیمان علیہ السلام کے زمین تا دیکھا مشارق و مغارب ارض اور ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے کی گئی اور گردائی گئی واسطے اونکے زمین تا دیکھا مشارق ارض اور اوسکے مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث
صحیح مین آیا ہے کہ سامنے آیا حضرت کے شیطان نماز کے اندر پس قدرت عطا فرمائی اللہ تعالی نے حضرت کو اوسکے اوپر اور چاہا کہ اوسے باندہ دین ساتھ
ایک ستون کے ستونون مسجد سے کہ بازی کرین اوسکے ساتھ لڑکے کوچہ کے اور وہ جو دیے گئے عیسی علیہ السلام ابرای اکمہ و ابرص و احیاء موتی —

دی گئی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر روکی آنکھ ابو قتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تھی پس ہو گئی بہتر اوس سے کہ بہتر تھی اور روایت کی گئی ہے زن معاذ بن عفرا
برص رکھتی تھی پس شکایت اس امر کی حضرت کے پاس لائی حضرت نے چوب دستی سے مسح اوسپر فرمایا پس دور کیا حق تعالی نے برص اوسکا نقل کیا اسے مواہب
لدنیہ میں امام فخر سے اور بیہقی نے دلایل النبوۃ میں قصہ ایک مرد کا نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ایمان لاتا ہوں اگر
زندہ ہو جاوے یہ میری بیٹی مردہ پس جناب محمد مصطفےٰ اوسکی قبر پر تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور ندا کی یا فلانہ اوسکی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
الحدیث احیاء موتی جناب آنسرور سے بمواضع متعددہ واقع ہوا ہے کہ باب معجزات میں آویگا غرضکہ وہ جو فضایل و کمالات و معجزات تمام انبیا و رسل میں تھے وہ
سب ذات شریف میں موجود تھے بلیت خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ **وصل** یہ فضایل و معجزات کہ
مذکور ہوے مشترک تھے درمیان انبیا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن وہ فضایل کہ مخصوص بذات شریف ہیں اور اونہیں خصایص نبوی
کہتے ہیں خارج حد و عد و حصر سے ہیں لیکن وہ جو قید و ضبط میں محصور ہیں مذکور ہوتی ہیں خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم ہیں ایک قبیل
احکام شرع سے اور دوسری قسم صفات اور احوال و معجزات سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تکلم قسم احکام میں اور بحث کرنا اوسمیں بیفایدہ ہے اور متعلق نہیں ہے اب
اوسکے ساتھ کوئی حکم دنیا کا امر کہ لاید او صواب یہ ہے کہ فایدہ اوسپر مترتب ہے اول علم بحال شریف حضرت کی اور تحقیق وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال ہے
کہ اتباع و اقتدا اوپر اوسکے موقوف ہے جب تک کہ نجانا جاوے عمل اوسپر نہیں کیا جاتا پھر یہ قسم چار قسم ہے قسم پہلی وہ جو مخصوص آپکے ساتھ ہے واجبات سے
اور حکمت اوسمیں زیادتی قرب و درجات ہے جیسا کہ وجوب نماز ضحی میں بیچ ایک قول کے اور صواب اوسکے خلاف ہے اور قول عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسبح سبحۃ الضحی محمول اسی نماز پر ہے یعنے نہیں دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضحی اور جیسے کہ
نماز تہجد حضرت کے اوپر فرض تھی اور بعضوں نے کہا کہ امت کے اوپر بھی فرض تھی پس مرفوع ہو گئی اونسے جیسے مسواک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت مامور
بوضو تھے واسطے ہر نماز کے جب شاق و دشوار آیا اونپر مامور ہوے بمسواک واسطے ہر نماز کے اور حدیثیں اور بھی شان مسواک میں آئی ہیں کہ دلالت اونکی
وجوب قطعی پر نہیں اور قسم دوسری خصایص آنحضرت حرمت میں یعنی احکام کہ حضرت پر حرام ہیں اونکے غیر پر حرام نہیں جیسے کہ تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ
اوپر قول صحیح و مشہور کی منصوص بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انا لا نأکل الصدقۃ یعنے ہم نہیں کھاتے صدقہ روایت کیا اسے مسلم نے
پس بعضونکے نزدیک امتناع اکل سے جہت حرمت ہے اور بعضونکے نزدیک تنزہ سے بہر حال امتناع اکل صدقہ سے خواہ تحریما ہو خواہ تنزیہا خصایص
حضرت سے ہے جیسے کہ تحریم زکوۃ آل و موالی حضرت پر اور جیسا کہ کھانا چیز کریہ الرایحہ کا مانند سیر و پیاز کے احادیث میں آیا ہے اور جیسے کہ تحریم نکاح کتابیہ
اسواسطے کہ ازواج مطہرات حضرت امہات المومنین ہیں اور زوجات حضرت بہشتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اغر و اشرف ہیں اس بات سے کہ رکھیں
نطفہ پاک اپنا رحم کافرہ میں اور جیسے کہ تحریم نکاح امۃ مسلمہ لیکن تسری یعنی کنیز گردانا جایز ہے باتفاق قسم تیسری وہ کہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھ

مباحات سے جیسیکہ نہ ٹوٹنا وضو کا ساتہہ نوم کا اور بعضون نے لکہا ہی یہ حکم عام ہی سب انبیا علیہم السلام کو اور جیسیکہ اباحت صلوۃ بعد العصر اور جواز نماز وتر اوپر
راحلہ کی باوجود وجوب وتر اور نماز جنازہ اوپر غائب کی نزدیک حنفیہ کی اور شافعی کی نزدیک عام ہی ساری امت کو اور صوم الوصال کی تحقیق اوسکی باب الصیام
مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور اباحت نظر باجنبیات اور جواز خلوت باجنبیہ اور اس جگہہ کلام ہی کہ اوسکی محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورت سے
اور اسیطرح اور انبیا کو اور نو سے زیادہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسمین خلاف ہی اور جواز نکاح بلفظ ہبہ جانب زن سے کہ بخشے ایک عورت اپنی نفس کو
اور مہر طلب نکری بغیر ولی و شہود کی نسبت با آنحضرت نہ اونکی غیر کی اور آنحضرت کو جائز تہا کہ تزویج کردین کسی عورت کو ساتہہ کسی مرد کی بدون اذن اوسکے اور
اوسکے اولیا کی اور نکاح زن بی رضائی زن اور رغبت فرمانی حضرت طرف نکاح ایک کی کہ شوہر نہین رکہتی لازم ہوتا تہا اوس عورت کی اوپر اجابت اوسکی اور
حرام ہوتی تہی دوسرے پر خواستگاری اوسی زن کی اور اگر شوہر دار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اوسے اور اس جگہہ امتحان ایمان اوس شخص کا تہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ واہلہ وولدہ والناس اجمعین یعنے مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے
یہانتک کہ ہوؤن مین محبوب تر طرف اوسکے اوسکی ذات اور اہل اور اولاد اوسکی اور سب لوگون سے اور اسیواسطے واجب تہا اوپر اوس مرد کے کہ
احتیاج رکہتا ہو طرف طعام و شراب کے صرف کرے اوسی صورت احتیاج مین حضرت کی اوپر اور خدا اگرچہ اپنی نفس کو اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فان النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس تحقیق نبی بہتر ہے مومنین کو اونکی ذاتون سے اور مصداق اسکا قصہ زید و زینب کا ہی اور حاصل اس قصہ کا یہ
ہے کہ حق تعالی نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرت کی ساتہہ اور ڈالی کراہیت اوسکے دل زید مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرتے تہے اوسکی اظہار سے
تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑین پس وحی نازل ہوئی جانب حق تعالی سے کہ تو خدا سے ڈر اور خلاف اوسکے امر کے نہ کر لوگون سے خوف و شر
بیفایدہ ہی پس تزویج فرمایا آنحضرت نے اور اپنے گہر مین لائے اور بعضے مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہی کہ نہین لایق منصب نبوت اور
اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین سی شمار کیا ہی اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتہہ زن عزیز یعنی زلیخا کی اور قصہ داود علیہ السلام ساتہہ زن اوریا کے
اور مقرر کرنا عتق کا بجائی مہر جیسیکہ مقدمہ صفیہ مین واقع ہوا اور وجوب نفقہ ازواجات مین حضرت کی اوپر اختلاف ہی نووی نے لکہا اصح وجوب ہے
اور واجب نہ تہا حضرت پر رعایت قسم درمیان زنان نزدیک اکثر علما اور حنفیہ بہی اسیطرف گئی ہین اور وہ جو حضرت نسبت ازواج رعایت فرماتے
بطریق تفضیل تہا بسبیل وجوب اور حلال ہوتا حضرت پر جمع درمیان زن و عمہ و خالہ کی دو وجہ ہین ایک ہمشیرہ و مادر دوم دختر ہین کہ یہ درست نہین اور
اہل تحقیق نے لکہا ہی کہ مرجع ان سب خصایص کا اسطرف ہی کہ نکاح آپکے حق مین حکم تسری رکہتا تہا یعنی کنیزگی اسواسطے کہ سب مرد و عورت حکم داو
وغلام حضرت مین تہی اور مباح تہا حضرت کو کہ لین مال غنیمت سے پیش از قسمت جو چاہین لونڈی و شمشیر وغیرہ سے اور مباح تہا حضرت کو قتال
مکہ مین اور دخول مکہ مین بلا احرام کہ تحقیق اور تفصیل اوسکے باب فتح مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور خصایص حضرت سے تہا کہ حکم کرین ساتہہ علم

اپنے سب اور حکم کرین اپنے واسطے اور واسطے اولاد اپنی کے اور گواہی دیوین واسطے النفس اپنے کے اور ولد اپنی کے اور رشتہ دارون اوسکا قرابت و رحمت اور
مباح تھا خاص حضرت کو کہ قسمت کرین اراضی جیش از فتح کہ مالک الملک نے مالک کر دیا تھا حضرت کو خزانہ اراضی و ممالک کا کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
جملہ حضرت کے اختیار قسمت اراضی جنت حاصل ہووے پس قسمت ارض دنیا بطریق اولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصل اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی قبیل احکام سے نہیں بلکہ قبیل صفات و احوال سے ہین لاتعد ولاتحصی ہین خصوصا صفات و احوال باطن کہ علم کسی فرد انسانی کا اوسکی
کنہ کو نہیں پہونچتا اور مذکور ہوا بعض صفات کا ظاہر ہے کہ علمانے اونکا شمار کیا ہے اور معجزات سارے اسی قبیل سے ہین کہ کسی ایک انبیا علیہم السلام سے
ظاہر نہیں ہوے لیکن اونکے واسطے جو اسباب جمع کیا گیا از جہت عظمت و کثرت اونکی اور فضیلت اجل و اکمل حضرت کی وہ ہے کہ پروردگار تعالی نے اونکی
روح پیشتر ارواح خلائق سے پیدا کی اور ارواح سائر مخلوقات کی اونکی روح مبارک سے منشعب کین اور سب کو آپکے نور سے پیدا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نبی تھے اور آدم ہنوز درمیان روح و جسد جیسے کہ روایت کیا ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح مین یعنی فیض بارواح انبیا
روح سید الوری سے پہونچتا تھا اور جب تک کہ آفتاب روح حضرت پردہ غیب مین تھا کواکب ثواقب حضرات انبیا کے مستنیر نور حضرت سے ہین تھے ظہور کیا اور
جب آفتاب عالمتاب نبوت حضرت نے ظہور کیا سب محو و مختفی ہوے جیسے ستارے رات مین بوقت طلوع آفتاب کے اور ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہے
کہ حضرت نے فرمایا ہین اول انبیا پیدایش مین ہون اور آخر اونکا بعثت مین اور فضائل عظیمہ حضرت کی سے وہ ہے کہ جوامع الکلم عطا کیے گئے کہ مراد
اوس سے کلمات مختصر شامل وحاوی معانی کثیرہ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول وہ شخص کہ جنکا لیا گیا اوس سے میثاق روز الست مین اور
سبقت قول بلی مین اوس روز جیسا کہ آیا حدیث مین اور عالم و آدم سب واسطے اونکے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدایش عالم سے وجود حضرت ہے
اور لکھا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور ابواب جنت و ما فیہا کے اور لیا حق تعالی نے عہد انبیا سے آپکے باب مین کہ بوقت بعثت حضرت کے
اوپر ایمان لاوین اور نصرت و تائید اونکی کرین جیسا کہ سابق گذرا اور واقع ہوئین اخبار و تبشیر بوجود شریف حضرت کتب سالفہ مین اور نسب شریف
مین تا زمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا جیسے کہ عہد جاہلیت مین عادت تھی جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ برگزیدہ کیا حق تعالی نے کنانہ کو اولاد اسمعیل
سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے حضرت کو بس برگزیدہ اور بہتر و مہتر سبکے حضرت ہووین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف سارے بت سرنگون پڑے اور جنون نے اشعار پڑھے اور پیدا ہوے شکم آمنہ سے مختون و نظیف و بریدہ
وناف بریدہ ولادت کے وقت اور رافع نظر طرف آسمان اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا ماں نے اوسکے کہ ایک نور اوس سے خارج ہوا
کہ بسبب اوس نور کے کوشک شام کے روشن ہوے اور متحرک تھا مہد مبارک ساتھ تحریک ملائک کے اور کلام کیا مہد مین اور لکھا ہے سخن کرنا
قمر کا ساتھ حضرت کے اور میل کرنا جس طرف کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اور سایہ کرنا حضرت کے اوپر ابر کا حرارت آفتاب مین اور یہ امر ہمیشہ تھا بلکہ

اوقات متعدد مین واقع ہوا ہے۔ اول زمان صغر مین کہ ہمراہ اپنے عم ابو طالب کے سفر مین نکلے تھے اور بحیرا راہب نے آپکو پہچانا اور بعضون نے اسیواسطے
سایہ کرنے ابر کو بھی خصائص مین ذکر کیا ہے اور شق صدر شریف سے کہ صحاح مین آیا ہے اور وقوع اوسکا چار بار اتفاق ہوا۔ اول اوسوقت کہ
صغیر السن تھے بنی سعد مین۔ دوسرے دس برس کی عمر مین۔ تیسرے قریب بعثت کے۔ چوتھے شب معراج مین اور فشار دون جبرئیل کا حضرت کو ابتدائی
وحی مین اور تصرف کرنا وجود مبارک مین اسے بھی خصائص سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کسی ایک کو انبیا سے یہ نہین ہوا اور تفاصیل ان معانی کی
اونکے مواضع و مواقع مین آویگی اور حق تعالی نے ہر عضو آنحضرت صلعم کو قرآن مین ذکر کیا ہے قلب کو اس اپنے قول مین آیت نزل به الروح الامین
علی قلبک یعنے نازل کیا جبرئیل امین نے قرآن کو تیرے دل پر اور لسان کو آیت فانما یسرناہ بلسانک یعنے پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہم نے
قرآن کو تیری زبان پر آیت وما ینطق عن الهوی یعنی اور نہین نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتھہ آیت مازاغ البصر وما طغی یعنے
کجی و میل نکیا بصر نے اور نہ تجاوز اور روی مبارک کو ساتھہ آیت قد نری تقلب وجهک فی السماء کے تحقیق دیکھتے ہین ہم روگردانی تیری
طرف آسمان کے واسطے انتظار وحی کی اور عنق کو ساتھہ آیت ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک کے یعنے اور نہ بند کر اپنے ہاتہ کو اتفاق سے اور صدر
وظہر مبارک کو ساتھہ آیت الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک کے یعنے کیا نہ کہولا ہمنے سینہ تیرا اور اوتارا ہمنے تجھسے
بوجھ تیرا وہ کہ توڑی اوسنے پشت تیری۔ اور یہ دلالت رکھتا ہے کمال محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور نکالا حق تعالی نے اپنا اسم
محمود سے احمد و محمد سے کہ پہلے اسکے اس اسم کو ساتھہ کوئی تسمیہ نہین کیا گیا اور کہلاتا پلاتا تہا آپکو حق تعالی طعام و شراب بہشت سے کہ ذکر اوس کا
صوم وصال مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور دیکھتے تھے حضرت پیچھے سے جیسے دیکھتے تھے آگے سے اور شب و تاریکی مین جیسے دن اور روشنی مین اور
ذکر اوسکا حلیہ شریف مین گذرا ہے اور جسوقت حضرت سنگ پر چلتے نشان دونو پائی مبارک کا اوسمین پڑجاتا جیسے مقام ابراہیم مین متواتر ہے
اور اثر قدمین شریفین کا سنگ مکہ مین مشہور ہے اور اثر حافر بغلہ شریف کا مسجد بنی معاقہ مین مدینہ مین واقع ہے اور آب دہن مبارک
شیرین کر دیتا تہا آب شور کو اور کفایت کرتا تہا طفل شیرخوار کو جیسا کہ باب حلیہ مین گذرا اور بغلین حضرت کی سفید تہین بال نرکھتی تہین
بعضون نے کہا ہے یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ ابطین شریفین مین رائحہ کریہہ نتھی بلکہ نظیف و طیب الرائحہ جیسے کہ ثابت ہوا ہے صحیح مین اور آواز حضرت کی
دور رس تھی کہ وہان کسیکی آواز نہ پہونچتی تہی اور مگس بدن مبارک پر نہ بیٹھتی تہی اور شپش یعنی جون لباس مبارک مین نہ پڑتی تہی اور
حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہرگز اور ایسی ہی اور انبیا کو روایت کیا ہے اسے طبرانی نے اور بعض علماء نے انزال تجویز کیا ہے کہ شاید
بجہت غلبہ ماء کے ہوتا ہو نہ خواب شیطانی سے اور تہا عرق شریف خوشبودار زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تہا کہ محل کثافت
و نجاست ہی اور نہین دیکھا گیا سایہ حضرت کا آفتاب و ماہتاب مین۔ ایسا ہی بیان ہے علماء سے لیکن مقام استعجاب و استغراب ہے کہ کسی نے

ذکر چراغ نہین کیا اور حدیث طویل مین کہ پڑھنا اوسکا بعد از نماز شب آیا ہے اور بعض مشائخ درمیان سنت فجر کے پڑھتے ہین درخواست کیا ہے حضرت نے
خدا سے کہ سائر اعضا آپکے مین نور بخشے اور اس حدیث کے آخر مین فرمایا واجعلنی نورا یعنے تمام جسم میرا نور کردے پس آنحضرت جب نور ہووین نور کا سایہ نہین
ہوتا اور جب مشے فرماتے دراز قدون کی ساتھہ اون سب مین دراز معلوم ہوتے اور مگس جامہ مبارک پر نہ بیٹھتی تھی ذکر کیا ہے فخر رازی نے
پس اندام شریف پر نہ بیٹھنا مگس کا بطریق اولی ہووے اور کاٹا اور چوسا نہین خون حضرت کا پشہ نے اور نہین ستایا جون نے یہی ہے عبارت قوم کی
اور مراد عدم وجود قمل ہے اور یہ کہ بعض احادیث مین آیا ہے کہ کان یفلی ثوبہ یعنے تھے حضرت کہ ڈھونڈتے جون اپنے کپڑون مین سے مراد
اس سے حقیقت نہین ہے اسیطرح کہا لوگون نے اور منجملہ خصائص حضرت سے انقطاع کاہنون کا ہے نزدیک مبعث آپکے اور حراست وحفاظت
آسمان کی استراق سمع اور رمی شہاب سے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ محجوب وممنوع نہ کیجاتی تھے شیاطین آسمان سے اور آتی تھے اسمانون پر
اور لاتے تھے خبرین اور سکھاتے کاہنون کو کہ اونکی ارواح کو ساتھہ ارواح خبیثہ جنون کی علاقہ ومناسبت روحانی تھا اور بسبب اس علاقہ کے اون سے
کسب علوم کرتے تھے اور دروغ اپنی طرف سے اوسپر بڑھاتے تھے جیسا کہ حضرات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو ساتھہ ارواح طیبہ ملائکہ کے
کہ اوس مناسبت سے مورد وحی اور اخبار صادقہ ہوتے تھے جب حضرت سید الثقلین امام القبلتین پیدا ہوئے ممنوع ومزجور ہوئے اور باز رکھے گئے
عروج وولوج سموات سے اور کہا ہے کہ جو تولد عیسے علیہ السلام کی ممنوع ہوئے تھے تین آسمانون سے اور ساتھہ تولد حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تمام آسمانون سے جو کوئی قصد وارادہ کرے عروج آسمان واستراق سمع کا رمی شہاب کے شعلۂ نار سے روکا جاتا ہے کہ ہرگز خطا نہین
کرتا بعض کو مارتا ہے اور بعض کا منہ جلاتا ہے اور بعض کو فاسد وتباہ کرتا ہے اعضا وعقل معمر نے کہا مینے پوچھا زہری سے کہ آیا رمی شہاب
وسقوط نجوم ایام جاہلیت مین بھی تھا کہا البتہ لیکن تغلیظ وتشدید وقت بعثت حضرت سے شروع ہوئی اور یہی تحقیق ہے کہا کہ رجم پیش از بعثت
حضرت تھا لیکن بعد از بعثت شدت کی گئی حراست مین اور بعضون نے کہا ہے کہ سقوط نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا جاتا تھا لیکن جیسے
مشہور کر آتے ہے اپنی جگہہ ذکرہ البغوی اور شب اسرا شب لیگئے حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے اور مرفوع ہوئی بمحل اعلی اور ظاہر کی گئین اوسپر
آیات کبری اور محفوظ رکھی گئی نظر سے طرف ماسوی کے اور حاضر کیے گیے واسطے حضرت کے انبیا اور امامت کی اونکی اور ملائکہ کی اور
مطلع اور خبردار کیا حضرت کو بہشت ودوزخ پر اور پہنچے ایسی جگہہ کہ علم وقیاس کسیکا وہان پرواز نکرسکے اور دیکھا پروردگار کو بچشم سر جیسا کہ ذکر
معراج مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور جمع کیا حق تعالی نے درمیان رویت وکلام کے اور مشرف کیا حضرت کو اسی عالم مین برویت جمال الہی کی کہ ملک
نبی وولی کو یہ فضیلت حاصل ومیسر نہین ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سے پیشی کرتے تھے پس پشت جیسا کہ آپ فرمایا کہ چھوڑدو صحابہ کرام کو واسطے پیٹھ
میری کے کہ پس پشت ملائکہ کے لیے باقی رہے اور قتال کیا ملائکہ نے آپکے ہمراہ کہ غزوہ بدر وحنین مین اور نگاہ رکھی گئی حضرت کی کتاب مقدس قرآن

تبدیل و تحریف سے ہر چند کہ سعی کی بہت سی ملاحدہ و معطلہ و قرامطہ نے تغیر و تبدیل اوسکی مین لیکن راہ نپائی اونہون نے اور قادر نہوئی اوسکے الفاظ پر اور
تغیر ایک کلمہ کلیہ اوسکے کلمات سے اور ایک حرف بہی اوسکے حروف سے اور باوجود توفیر دواعی ملاحدہ اور یہود و نصاری کے اوسکے تغیر و تبدیل و افساد
و ابطال اوسکے فرمایا اللہ تعالی نے آیت لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنے نہین آتا قرآن مین باطل روبرو اوسکے سے
اور نہ پیچہے اوسکے سے نازل کیا گیا ہے حکمت والے ستودہ سے یہہ کتاب عزیز مشتمل ہے اوپر خیر کثیر کے مشتمل ہین اوپر جمیع کتب اور جامع ہی اخبار قرون
سالفہ اور احوال امم ماضیہ پر اور شرائع و احکام کو کہ نشان اونکا ظاہر و پیدا نہین اور نہین جانتا اوسے مگر ایک احبار اہل کتاب سے کہ قطع کرے عمر عزیز
اپنی اوسکی تعلیم مین باوجود تمام ایجاز و اختصار کے اور سارا کلام صفات حسن کتاب عزیز مین معجزات مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور آسان کیا حفظ اوسکا
جو کوئی چاہے تحصیل اوسکا اور راستہ کہ کوئی نہین ایک کو بہی انبیا علیہم السلام کا کتاب اپنی یاد نہ تہی کیا حکم مع تغیر کی باوجود مرور قرون و سنین کے اور پہر اور قرآن میسر و آسان ہے
بچا اطفال و غلمان کو مابین قریب و قلیل مین اور نازل کیا ہی اوپر سات حروف کے واسطے تسہیل و تیسیر و ترحم و تخفیف کے اور تحقیق سبع احرف کی
شرح مشکوۃ مین کی گئی ہے اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہے اوسکی حراست و حفاظت کا اور یہی سبب ہے اوسکی سلامت تحریف و تبدیل و زیادت
و نقصان سے جیسے کہ فرمایا ہے آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی بدرستی ہمین نے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اوسکے واسطے البتہ نگاہبان
ہین اور حفظ توریت و انجیل کا انبیا و احبار پر چہوڑا اسیواسطے راہ پائی اوسمین تحریف و تبدیل نے اور بعضے شافعیہ نے کہا ہے کہ اس جگہہ دلیل
قوی ہی اوپر ہونے بسملہ کی جزو ہر سورہ کا سورہ قرآن سے بجہہ اثبات اوسکے قرآن مین اگر نہین تو لازم آوے زیادتی مین جب زیادتی متحقق ہوئے
گمان نقصان بہی متصور ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ لکہنا بسملہ کا اوپر سر ہر سورہ کی باجماع صحابہ ثابت ہے اور بسملہ نازل واسطے فصل و جدائی کے درمیان
سورکے ہے اور یہہ داخل تغیر نہین ہے کہ موجب شبہہ کا ہووے اور مخصوص کیا حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتہہ فاتحۃ الکتاب
اور آیۃ الکرسی کے اور آمن الرسول خزانون تحت العرش کے سے ہے کہ نہین دیا گیا کوئی ایک پیغمبر قبل سے مثل اوسکے اور حدیث ابن مسعود مین
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر یہہ کہ موکل کیا گیا ہے ساتہہ اوسکے قرین اوسکا جن سے اور قرین اوسکا
ملائکہ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے واسطے بہی فرمایا البتہ لیکن اعانت و یاری دی مجہے میرے پروردگار نے اوسپر پس اسلام لایا
اور امر نہین کرتا مجہے مگر ساتہہ خیر کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و اطاعت اور نہ تصرف کرنا آنحضرت کی بابت مین اور قول اکثر کا
یہہ ہے کہ مراد حقیقت اسلام ہی اور یہہ غیرت نہین خصوصیات آنحضرت سے ہے اور یہہ کہ جائز نہین آنحضرت پر ذکر کیا ہے اسے ماوردی اور حجازی نے مختصر مین
اور ایک قوم نے یہہ کہا ہی کہ نسیان بہی جائز نہین حکایت کیا ہے یہہ قول نووی نے شرح مسلم مین اور اسیطرح ذکر کیا ہے صاحب تہذیب لدنیہ نے تفصیل
اور ذکر اختلاف و تفصیل یہہ ہے کہ اجماع کیا ہے اوپر ہونے نسیان کے اقوال و اخبار مین کہ متعلق تبلیغ شرائع اور وحی کے ہین اور بعضون نے

اخبار مین اختلاف کیا ہے اور نسیان جائز رکہا ہے یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اخبار خلاف واقع کذب ہے اور منقصت کہ واجب ہے تنزیہہ ساحت عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسے اور مذہب جمہور علما یہی ہے لیکن نسیان افعال مین جائز ہے اور وقوع اوسکا نماز مین ساتھہ صحت کے پہونچا ہے پس چارہ نہین قابل ہونے سے ساتھہ اوسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام مین متضمن حکمت تقرر حکم شریعت اور مشتمل اوپر فائدہ بیان مسئلہ واسطے امت کے اور ادراک امت کا سعادت اقتدا آنحضرت کو اس امر مین اور ایقاع صفہ بشریت اور احکام جبلیت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساتھہ احتمال حصول شہود خاص اور استغراق اونمین کہ موجب نسیان اس عالم جو ماسوا کی حق ہوتا ہو اور افعال اعضا اور حرکات جوارح اسی عالم سے ہین واللہ اعلم بحقیقة الحال اور خطا اگر مراد ساتھہ اوسکے خطا فی الاجتہاد ہے بعض مواضع مین واقع ہوئی ہے جیسیکہ فدیہ لینا اسیران بدر سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نرکہتی تہے بلکہ آگاہ و خبردار کرتی تہے اور ایسا ہی نسیان مین لیکن شک حضرت سے ہرگز واقع نہین ہوا کہ متردد ہووین کہ دو رکعت ادا کین ہین یا تین اور فرمایا شک شیطان سے ہے اور یہہ بہی کہ میت سوال کیا جاتا ہے آنحضرت سے قبرمین اور کہا جاتا ہے کہ کیا کہتا تہا تو حق مین اس مرد کے کہ درمیان تمہارے مبعوث ہوا الحدیث جیسا کہ کہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انمین اور انبیا کی سؤال نہین ہوتین اور انبیا سے قبرمین اور حرام کی گئین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچہے حضرت سے قال اللہ تعالی وازواجہ امہاتکم فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہاری مائین ہین یعنے حرمت مین حکم ماؤن کا رکہتی ہین جہت تکریم و تعظیم آنحضرت کے اور فرمایا آیت وما لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا یعنے اور نہین تمکو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کی ساتھہ بعد حضرت کی کبہی - روضة الاحباب مین کہا ہے کہ کہتے ہین کہ طلحہ بن عبیداللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرماوین مین عائشہ صدیقہ کی ساتھہ نکاح کرون پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعضی کتابون مین لکہا ہے کہ یزید مرد نے طمع کی درباب عائشہ رضی اللہ عنہا کی پس پڑہی یہ آیت اوسکے سامنے پس ممنوع ہوا اوس ارادہ سے اور یہ حکم سب ازواج مطہرات کا انمین غیر مخیرات کا ہے جنہون نے ترک دنیا و زینت اوسکی چاہی یا خدا اور رسول کو چاہا پس جن ازواج نے کہ دنیا چاہی اور آنحضرت سے جدا ہوئین اونکی حل مین خلاف ہی - امام الحرمین اور غزالی نے جزم کیا ہے ساتھہ حل اونکی لیکن وہ ازواج کہ وقت وفات تک حضرت کی ساتھہ تہین حرام ہین غیر حضرت پر اور جواز نظر مین دو وجہ ہین اشہر منع ہے اور حکم امومت احترام و اطاعت تحریم نکاح مین ہے نہ جواز خلوت و نفقہ و میراث مین اور تعدیہ و تجاوز نہین کرتا یہ حکم غیر ازواج سے جیسا کہ نہین بنات حضرت اخوات مومنین ہین اوپر قول اصح کے اسیطرح مرتبہ امہات مین ہے اور حقیقت مین سبب حرمت ازواج کا یہی ہے کہ آنحضرت قبر شریف مین حی اور زندہ ہین اسیواسطے کہا ہے کہ عدت وفات اونپر واجب نہین و محل اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہے حضرت کیطرف جیسے کہ آپنے فرمایا ہے ہر پیغمبر کی اولاد اوسکی صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما مین آئی ہے ہذان ابنای وابنا بنتی اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما

یعنے یہ دونو دو بیٹے میرے ہین اور دو بیٹے میری بیٹی کے یا خدایا بدرستیکہ مین دوست رکھتا ہون ان دونونکو پس دوست رکھ تو ان دونوکو اور دوست
رکھ جو ان دونونکو دوست رکھے اور دوسری حدیث مین آیا ہے ان ابنی ہذین ریحانتان من الدنیا یعنے بدرستی یہ دونون فرزند میرے دو ریحان ہین میرے
دنیا سے اور یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فرماتے تھے بلاؤ میرے پاس میرے دونون فرزندونکو پس
گلے سے لگاتے اور پیار کرتے اونہین اور شان امام حسن مین فرمایا ان ابنی ہذا سید یعنی تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت
امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دونون صاحبزادون سے سجدہ مین حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپنے سر مبارک سجدہ سے نہ اوٹھایا اور سجدہ
دراز کیا پس صحابہ نے سبب درازی سجدہ سے سوال کیا اور کہا مگر وحی تمہارے پیغمبر نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا یہ بیٹا سوار ہوا میرے پس ناخوش
جانا مینے شتابی کو جب تک وہ اپنی قضائی حاجت کرے اور از انجملہ یہ ہے کہ ہر نسب و سبب روز قیامت منقطع ہے یعنے سود مند نہین الا نسب و سبب
حضرت اور مراد یہ نسب اولاد ہے اور مقصود یہ سبب ازدواج اور اسیواسطے تزویج کیا امیر المومنین عمر نے بنت فاطمہ زہرا کو باامید داری اتصال با آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک یہ ہے کہ تزویج نکیا جاوے اوپر بنات حضرت کی یعنے اگر کوئی دختر دختران حضرت سے نکاح مین کسی مرد کے ہووے نہین
سزاوار اوس مرد کو کہ اوپر دوسری زن خواستگاری کرے اور اصل اس باب مین قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے
دختر ابوجہل کو کہ مسلمان ہو کر مدینہ مین آئی تھی خواستگاری فرمائی جب یہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ نے سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئین
پس آنحضرت اوٹھے اور اوپر منبر کے تشریف لیگئے اور خطبہ پڑہا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشہ میری ہے اور مین روا نہین رکھتا اور خوش نہین آتا مجھے
کہ ستاوین اور فتنہ مین ڈالین اوسے اور مجھے ایذا دیتا ہے جو کوئی ستاتا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور مینے سنا ہے کہ علی خواستگاری کرتا ہے دختر
ابی جہل کو سوگند بخدا کہ جمع و فراہم نہین ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کے نکاح مین چاہیے کہ علی طلاق دیوے فاطمہ کو بعد
از ان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی آئے اور عذر چاہا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت نے حرام کیا حضرت علی پر
نکاح اوپر حضرت فاطمہ کی تا مدت حیات فاطمہ تک اور فرمایا اے علی مین تجکو دوست رکھتا ہون اور ڈرتا ہون کہ آزار دیوے تو فاطمہ کو کہ
لازم آوے اوس سے آزار میرا اور متعلق اس حدیث کا مخصوص ہے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ لیکن چونکہ علت ایذا ابھی جاری کیجاتی ہے سب
بنات مین تقدیرا اور یہ کہ اجتہاد و تحری نکیجاوے قبلہ محراب مسجد نبوی مین کہ مدینہ مین ہے چپ و راست اور روایات مین آیا ہے کہ دور کیا گیا
حجاب کہ درمیان تھا پس دیکھا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب مسامت عین کعبہ کو اور منجملہ خصایص حضرت سے ایک یہ ہے کہ جسنے دیکھا حضرت کو
خواب مین دیکھا اوسنے حق و راست بیشک و شبہ اسواسطے کہ شیطان بصورت شریف متمثل نہین ہوتا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا من
رانی فقد رای الحق یعنے جسنے دیکھا مجھے پس تحقیق دیکھا حق و راست مراد یہی دیکھنا خواب مین اور روایت جابر مین آیا ہے من رانی فی المنام

فقد رآنی یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب مین پس تحقیق مجھی کو دیکھا اگرچہ حق تعالی نے شیطان کو قدرت بخشی ہے ہر صورت کہ چاہے متمثل ہووے لیکن
قادر نہین کیا اوسکو کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر ہووے اسواسطے کہ آنحضرت مظہر ہدایت ہین اور شیطان مظہر ضلالت اور ہدایت
و ضلالت مین تضاد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ فضیلت شامل ساری انبیا کو ہے کہ شیطان متمثل نہین ہوسکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن صاحب
مواہب لدنیہ اسی خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین لایا ہے اور دیکھنے حضرت رسول مقبول مین یہ شرط نہین کہ بصورت خاص حضرت مشرف
بزیارت ہو بلکہ جس صورت مین دیکھا حضرت ہی کو دیکھا بعضون نے تعریف مراد رکھی ہے اور بعض نے تنکیر اور رکھتے ہین کہ جو کوئی ابن سیرین پاس
کہ معبرین خواب سے تھا آتا اور کہتا کہ مینے خواب مین حضرت کو دیکھا ہے پوچھتا کس صورت پر میرے سامنے ظاہر کر اگر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت
اوس صورت پر نہ تھے ابن سیرین کہتے کہ تو نے حضرت کو نہین دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہے واللہ اعلم اور کسی نے روبرو حضرت عباس کے
کہا کہ مینے حضرت کو خواب مین دیکھا ہے پوچھا کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تو نے قول جمہور محدثین یہ ہے ہر صورت کہ دیکھی
گویا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت خاص اتم و اکمل ہے اور تفاوت حال در آیا ہے جیسا کہ آئینہ خیال صاف تر اور بنور اسلام منور تر
رویت اوسکی درست تر اور کامل تر غرض کہ تحقیق اس مقام کی بہت ہے تمام و کمال شیخ نے شرح مشکوۃ مین لکھی ہے وہان دیکھنا چاہیے اور بعض
روایات مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پاس آکر عرض کیا کہ میرا باپ بوڑھا ہے ملازمت شریف مین حاضر نہین ہوسکتا لیکن خواب مین مشرف بزیارت
ہوا ہے فرمایا من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ یعنے جسنے دیکھا مجھے خواب مین عنقریب ہے کہ دیکھے مجھے بیداری مین علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مین حالت بیداری مین بعد از وفات شریف اختلاف ہے صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ کہا نہین پہونچا ہمین
کسی ایک صحابہ و من بعدہم سے یہ قول صحت کو باوجودیکہ رنج و اندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شدید و
سخت ہوا تھا یہانتک کہ وفات پائی اوسی اندوہ نہانی مین بعد از حضرت چھ مہینے پیچھے حالانکہ گھر فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تھا نقل نہین کیا اونسے
رویت حضرت اس ایام فراق مین لیکن صلحا سے حکایتین اس باب مین سے توشیح عری المازری اور بہجۃ النفوس ابن ابی جمرہ سے اور روضۃ الریاحین
عفیف یافعی سے اور رسالہ شیخ صفی الدین بن ابی منصور اور سوا اسکے اور تصانیف مین اور بھی مواہب مین عبارت ابن ابی جمرہ سے نقل کیا ہے
کہ کہا بتحقیق ذکر کیا گیا ہے جماعۃ خلف و سلف سے کہ تصدیق کی ساتھ اس حدیث من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ کے کہ دیکھا اونھون نے
حضرت کو خواب مین پس ازان دیکھا بیداری مین اور حضرت سے پوچھین وہ چیزین کہ اونمین متشوش تھے پس خبر دی اونہین کشود کار اونکا اور ظاہر کین
راہین کہ اونسے کشود حاصل ہوا اور ویسا ہی وقوع مین آیا بے زیادت و نقصان اور کہا ہے کہ منکر رویت آیا کرامات اولیا تصدیق رکھتا ہے
یا نہین اگر نہین رکھتا اوس سے بحث نہین چاہیے کرنا جو چیز ہم اثبات کرین وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق رکھی کہنا چاہیے کہ یہ اونہین مین سے ہے

اسواسطے کہ کشف کیا جاتا ہے اولیا کو بطریق عادات اشیای غریب عالم علوی و سفلی مین کہ سایر الناس کو اوسطرف راہ نہین اور صبحی صاحب مواہب نے
کہا کہ شیخ ابو المنصور نے اپنے رسالہ مین کہا ہے کہتے ہین شیخ ابو العباس قسطلانی ایک مرتبہ آئے حضرت پاس پس فرمایا حضرت نی اوسین اخذ اللہ بیدک
یا احمد یعنی دستگیری کری خدا تعالی تجھے ای احمد اور کہا شیخ ابو العباس حران نی کہ آیا مین نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایکبار دیکھا مین کہ آنحضرت
مناشیر اولیا و ولایتون کو لکھتے ہین اور لکھا آنحضرت نی واسطے میری بہائی کے کہ محمد نام رکھتا تھا ایک فرمان کہا مینی یا رسول اللہ میری واسطے نہین
لکھتے جیسا میرے بہائی کیلیے لکھا آپ نی فرمایا کہ اوسکو ایک مقام ہی سوائی اسکے اور امام حجۃ الاسلام کتاب المنقذ من الضلال مین کہتے ہین کہ
ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہین بیداری مین ملائکہ او ارواح انبیا کو اور سنتے ہین اونسے آوازین اور اقتباس کرتی ہین اونسے انوار اور استفادہ کرتی ہین
حکایت کیا گیا ہی سید نور الدین ریجی والد سید عفیفی الدین اور سید عفیف الدین سے کہ سنا بعض زیارات مین جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر
شریف سے اور مواہب لدنیہ مین اسی قبیل سے حکایات لاتا ہے اور حکایت کرتی ہین شیخ ابو العباس مرشی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طرفۃ العین ہین اپنی کو مسلمانون سے نہین شمار کرتا اور یہ محمول او پر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت سنن و آداب
سلوک مناہج حضرت او پر طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہے الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنی احسان وہ ہی کہ عبادت
کرے تو خدا کی گویا کہ تو اوسے دیکھتا ہی۔ حاصل کلام یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از وفات بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکھا جاتا ہے بیداری مین یہی
اور وہ شخص شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدسہ مین آسودہ و زندہ ہین وہی شخص بصورت مثال ایک آن مین ساتھ صورتون بہت کی متصور ہوتا ہی عوام کو
خواب مین اور خواص کو بیداری مین اور مواہب مین کہا ہے جو کوئی تصدیق بکرامات اولیا رکھتا ہی قائل ہی اسبات کا کہ منکشف ہوتا ہی اون پر
احوال اشیا عالم علوی و سفلی مین مشکل و مشتبہ نہین ہوتی اوسپر کوئی چیز اس باب مین اور امام غزالی نی کہا ہے کہ جو چیز عوام خواب مین دیکھین خواص
بیداری مین پاوین اور جو کچہ کہ وہ بکسب حاصل کرین خواص بمو ہبت اور جملہ خصائص حضرت سے وہ ہی کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کی میمون مبارک
و نافع ہے دنیا و آخرت مین روایت کیا گیا ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ ایستادہ کیے جاوینگے دو بندے
درگاہ حق مین اور حکم ہوگا کہ انہین بہشت مین لیجاوین وہ دونون عرض کرینگے کہ ہم کس سبب مستحق و سزاوار بہشت کی ہوی حالانکہ ہمسے کوئی عمل استحقاق
بہشت کا وقوع مین نہین آیا رب العزت جل جلالہ فرماویگا انہین بہشت مین لیجاؤ کہ مینی سوگند بنفس خود یاد فرمائی ہے کہ آتش مین نہ آوی جسکا کہ نام احمد
و محمد ہے اور علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ کہا کوئی مائدہ نہین کہ حاضر ہووے اوسپر وہ شخص کہ نام اوسکا احمد یا محمد ہے مگر یہ
کہ پاک کرے خدا تعالی اوس منزل کو کہ رکہا گیا ہے وہ مائدہ اوسمین ہر روز دو بار روایت کیا اسے ابو المنصور دیلمی نی اور آیا ہے کہ اگر جمع ہو ایک
قوم واسطے مشورت کی اور اوسمین نام کسیکا محمد ہے البتہ برکت ہووے اوس مشورت مین اور آیا ہے جسکا نام محمد ہو آنحضرت اوسکی شفاعت

فرماوین اور بہشت مین لاوین — اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ میرے حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ آگے اونکے بنا بر تعظیم کے کھڑا ہوگیا حاضران مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرتا ہے پس حضرت غوث پاک کھڑے ہوئے اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دوزخ تمپر حرام ہے ظاہرا یہ بشارت نتیجہ اس تسمیہ بابرکت کا ہے اور علما کو جواز تسمیہ باسم مبارک آنحضرت اتفاق ہے اور کنیت مین اختلاف کہ وہ ابوالقاسم ہے خواہ محمد نام اوسکا ہو یا نہو بعضون نے جمع کرنے سے درمیان نام وکنیت کی منع کیا ہے اور تنہا نام یا کنیت کو جائز رکھا ہے اور یہ قول صحیح تر ہے اور نووی نے کہا کہ اس مسئلہ مین چند مذہب ہین — مذہب شافعی منع مطلق ہے — اور مالک نے مطلق بجواز حکم کیا ہے — اور مذہب ثالث یہ کہ جائز ہے اوسے کہ جسکا نام محمد نہو اور بعض کوئی کہ قائل بہ تجویز مطلق ہے مخصوص کرتا ہے منع کو بحیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ قول نزدیک تر بصواب ہے انتہی اور از انجملہ یہ کہ مستحب ہے غسل وتطیب واسطے قرأت حدیث آنحضرت اور چاہیے کہ نزدیک پڑھنے حدیث کی آواز پست کیجاوے جیسے کہ حالت حیات مین جب آپ تکلم فرماتے تھے قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ای ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو اوپر آواز پیغمبر کے — اسواسطے کہ کلام حضرت جل کہ مروی وماثور ہے بعد حضرت کے درحقیقت مین مثل کلام آپکے ہے کہ سنا جاتا ہے لفظ شریف حضرت سے اور چاہیے کہ نہ پڑھا جاوے اوپر مکان عالی مرتفع کے — روایت ہے مطرف سے کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتے باہر بھیجتے کنیز کو اور کہلا بھیجتے کہ تم کیا چاہتے ہو حدیث یا مسائل اگر کہتے مسائل جلد باہر آتے گھر سے اور تعلیم مسائل کرتے اور غیر اس روایت مین آیا ہے کہ کہہ بھیجتے اندر سے جواب مسائل کا اور اگر کہتے کہ ہم خواہان وطالب حدیث ہین غسل خانہ مین جاتے پس غسل کرتے اور جامہ سفید پہنتے اور عمامہ سفید سر پر رکھتے اور طیلسان پہنتے اور تطیب کرتے اور رکھی جاتی کرسی پس باہر آتے اور بیٹھتے اوسپر اور تبخیر بعود کرتے اور تحدیث کرتے بخشوع ووقار اور نہ بیٹھتے کرسی پر مگر وقت تحدیث مین اور کہتے ہین کہ امام مالک نے یہ روش سعید بن المسیب سے اخذ کی تھی اور تحقیق مکروہ رکھا ہے قتادہ اور مالک اور جماعہ نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے اور تہا اعمش کہ جب بے وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہین کہ احترام وتعظیم وتوقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت وسماع حدیث وسماع اسم مبارک وسیرت حضرت لازم مین لازم تھا اور چاہیے کہ وقت قرأت حدیث واسطے آنیکے کسیکے تعظیم نکرے کہ اسمین قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہے واسطے غیر کے خصوصا واسطے فاسقون کے اور بدعتیون کے اور تھے کہ قطع حدیث نکرتے تھے اور نہ حرکت اگرچہ کوئی ضرر وآفت لاحق ابدان اونکے ہوتی صبر کرتے اوپر محبت احترام حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ سترہ بار عقرب نے امام مالک رحمہ کو اثنای قرأت حدیث مین کاٹا اونہون نے جنبش نکی اور صبر وتحمل کیا اوسپر اور قطع نکیا حدیث نبوی کو از جہتہ تعظیم وتوقیر حدیث پیغمبر کے اگرچہ ایسی حالت مین معذور تھے پس حرکت وقیام بے ضرورت کیا گنجایش رکھتی تھی کہ مضاف ہو ساتھ اوسکے کلام بیہودہ ذکر کیا اسے ابن الحاج نے مدخل مین اور قوت القلوب مین لکھا ہے کہ بمجرد دیکھنے نظر کی اوپر جمال بااثر تمثال حضرت کی دو کشایش کار دشوار حاصل ہوتی ہے کہ اور ونکو اربعینات مین نہین حاصل ہوتی — اور یہ معجزات وخصائص سید انبیا سے ہوسکا اور انبیا مین نہ تھا اور اسے خصائص حضرت سے لکھا ہے قال الشاعر

قطعات منت ندا پرا کہ باآمدی و برو و توریہ ایت تو ظلام ضلال را بہ پرتو نور راستی [illegible] بر خویشتن محبت و فرخندہ فال اللہ تعالیٰ ہم قبول اکنی اعمال
و سعادت یابم ۔ مقبل آن روز شود بندہ کہ گردد مقبول ۔ دارم امید کہ امیدگاہ م زورت ۔ چون منم سائل و شد تو کریمی مسئول ۔ اور خصائص آنحضرت مین
مرقوم ہے کہ اصحاب حضرت سب عدول تھے باعتبار ظواہر کتاب و سنت کی کہ جرح و تعدیل اونکی مین واقع ہوئین پس بحث و تکرار نکی جاوے عدالت کسی ایک
کی اونمین سے جیسا سائر رواۃ حدیث میں اور حدیث کو بانفراد صحابی فرد و غریب نہین کہتے بلکہ تفرد اونکے تابعین و من بعدہم سے اور اہل سنت و جماعت
کا اجماع کیا ہے اوپر تعدیل صحابہ کی اگرچہ بعضے اونسے ملابس فتنہ ہوئی ہین اور حسن ظن کہتے ہین کہ ملابست فتنہ اونسے اور وقوع اونمین جھگڑا
در اجتہاد اور تاویل مین تہا اور نظر کرتے ہین فضائل و مآثر اونکے مین بیچ امتثال و انتہا اوامر و نواہی آنحضرت کی اور حضور اونکا آپکے ساتھ غزوات و جہاد
و فتح اقالیم و بلاد مین اور تبلیغ احکام و ہدایت ناس ساتھ مواظبت و مداومت کی اوپر نماز و روزہ و زکوۃ اور انواع قربات و صفات کمال کی شجاعت
و براعت و کرم و اخلاق حمیدہ کہ نہ تہا کسی امت مین امم سالفہ سے اور جمہور علما اس بات پر ہین کہ صحابہ خیار امت اور افاضل تکے تہین اور جو کوئی
انکے پیچہے ہی انکے مرتبہ کو نہین پہنچا اور بقول بعض محدثین کا یہ ہی کہ خیریت و افضلیت مخصوص اون صحابہ کی ساتھ ہی کہ مستفید دراز تک صحبت اونکی اور
بہت تہا استفاضہ و استفادہ اونکا حضرت سے لیکن مختار اول ہے اور حق یہ ہے کہ فضل رویت حضرت بحصول ایمان عیانی اور یقین کی مخصوص
بصحابہ ہے کہ اور کوئی نہین رکہتا اور احادیث کہ فضل آخر امت مین وارد ہو چکینت دوسری سے ہین کہ ایمان بالغیب جیسیکہ یؤمنون بالغیب مین ساتھ
اس وجہ کی تفسیر کیا ہے واللہ اعلم اور خصائص آنحضرت سے ایک یہ ہی کہ نمازی خطاب کرتا ہی حضرت کو السلام علی اللہ السلام علی جبریل السلام علی میکائیل
السلام علی فلان پس آنحضرت نماز سے پہری منہہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السلام علی اللہ نکہو اسواسطے کہ خدا خود سلام ہی یعنی سالم نقائص و حوادث
سے اور سلامتی بخشنے والا بندونکا پس سلام اوسپر کہ موہم خوف و احتیاج ہو کیا ہے اور کچہ معنی نہین رکہتا اور جب تم نماز مین بیٹہو کہو التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جسوقت مصلی نے یہ کہا پہنچا ہر عبد صالح
کو کہ آسمان و زمین مین ہے الحدیث پس اس جگہ تخصیص واقع ہوئی ساتہ سلام کی آنحضرت پر علی الخصوص اور اوروں پر علی العموم اور کرمانی
شرح صحیح بخاری مین کہا ہے کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تھے نہ بصیغہ خطاب واللہ اعلم اور از انجملہ یہ ہے کہ جسے حضرت پکارین
اجابت کرے اگرچہ نماز مین ہو اور شاہد اس حدیث کا سعید بن المعلی سے ہے کہ کہا در حالت نماز مجہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا مین نے جواب نہ دیا آپنے
فرمایا کیا نہین کہا خدا تعالی نے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی جواب دو خدا اور رسول کو جسوقت پکارین تمہین اسواسطے کہ زندہ کرے تم کو
نہین پس یہ اجابت [illegible] گناہ ہوگا [illegible] نہین ہی کہ آیا نماز باطل ہوتی ہے یا نہین بقول صاحب مواہب [illegible] تصحیح کیا
ایک جماعت شافعیہ وغیرہ سے کہ باطل نہین ہوتی اور بقول بعض باطل ہوتی ہے لیکن حدیث سے کوئی چیز معلوم نہین ہوتی واللہ اعلم اور

از انجملہ ہے کہ دروغ کہنا حضرت پر مثل دروغ کہنے کے ہے غیر اونکی پر اور جو کوئی دروغ باندہے آنحضرت پر قبول نہیں ہوتی ہے روایت اوس سے کبھی اگرچہ توبہ کرے جیسا کہ ذکر کیا ہے جماعہ محدثین نے اور سعید بن الجبیر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت کی اوپر دروغ کہا پس بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابیطالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا اگر پاؤ اوس شخص کو مار ڈالو اور شیخ محمد جوینی پدر امام الحرمین اسطرف گئی ہیں کہ تعمد کذب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر ہے لیکن ائمہ حدیث نے اونکی موافقت اس قول میں نہیں کی اور حق وہ ہے کہ دروغ باندہنا حضرت پر فاحشہ عظیمہ اور موبقہ کبیرہ ہے لیکن کافر نہیں ہوتا مصاحب اوسکا استحلال نکرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اوسکے عیان ہوویں مقبول ہے اور نہیں شہادت و روایت میں اور از انجملہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع انبیا علیہم السلام گناہوں صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہیں خواہ عمداً خواہ سہواً مذہب مختار یہی ہے اور کتب کلامیہ میں تفصیل اسکی ہے لیکن حق یہی اجمال ہے اور از انجملہ یہ کہ حضرت اور جمیع انبیا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین پر جنون اور اغماء طویل جائز نہیں اور تنبیہ کیا ہے سبکی نے اسپر کہ اغماء انبیا کا مخالف اغماء اور ونکے ہے اور غلبہ اوجاع سے ہی اوپر حواس ظاہرہ کے نہ اوپر قلب کے اسواسطے کہ وارد ہوا ہے کہ آنکھیں انبیا کی سوتی ہیں نہ دل اور جب نگاہ داشتن انکی دلونکی خواب سے کہ سبکتر اغماء سے ہی کی گئی پس اغماء سے بطریق اولی اور یہی سبکی نے ذکر کیا ہے کہ انبیا پر کوری جائز نہیں کہ یہ نقص ہے اور اعمی نہیں ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہے شعیب سے ثابت نہیں ہوا اور یعقوب علیہ السلام کی بصر پر ایک پردہ حائل ہوا تہا بسبب شدت حزن لیکن مرتفع ہو گیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ و ابیضت عیناہ من الحزن میں یعنی اور سفید ہو گئیں دونو آنکھیں اوسکی غم سے کہا ہے کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر بکاء بسبب اوسکی سفیدی معلوم ہوتی تہی اور دلیل صحت اس قول پر یہ کہ تاثیر حزن غلبہ بکا میں ہے نہ حصول عمی میں بعد ازان کہا گیا ہے کہ اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام اندہے ہو گئے تہے بالکل پس کیا حق تعالی نے اونہیں بصیر بیچ وقت القای قمیص یوسف علیہ السلام کی اور بعضے کہتے ہیں کہ بصر اونکی کثرت بکا سے ضعیف ہو گئی تہی بوقت القای پیرہن یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی منہہ پر قوی و تیز ہو گئی بصر اونکی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ عمی شعیب علیہ السلام کا مشہور ہے بعلم ساتہہ عدم ثبوت اوسکے تحکم ہے اور صحیح یا یعقوب میں عمی ہے اسواسطے فرمایا فارتد بصیرا یعنی پس ہو گیا بینا اور مقاتل نے کہا ہے کہ مدت چہہ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے تا قمیص یوسف علیہ السلام کے اشتمام سے بصر حاصل ہوا اور از انجملہ یہ کہ جو کوئی دشنام گوئی یا تنقیص جناب آنحضرت کرے ساتہہ کسی وجہ کے وجوہ سے بصریح یا بکنایہ واجب ہی قتل اوسکا اس قول میں اتفاق ہے اختلاف اسمیں ہے کہ یہ قتل بطریق حد ہے یا بقتل مارنا چاہیے بطلب توبہ نہیں چاہیے یا بجہتہ ردت کہ توبہ چاہیے بلکہ کرنا اگر توبہ بجا لاوے عفو کریں لیکن مختار قول اول ہے اور یہ اوس صورت میں ہے کہ مسلمان ہو ویں اگر کافر ہے اور اسلام لایا درگذر کریں اور یہ بحث آخر کتاب میں بتفصیل آویگا انشاء اللہ تعالی اور منجملہ خصائص حضرت سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام بفرمان ملک العلام تین مرتبہ مرض حضرت میں واسطے عیادت اور پرسش کے آئے اور مواہب میں مذکور ہے کہ نماز دوگانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

فوج فوج مسلمانون نے بی امام بی دعا بی جنازہ کے کہ مشہور ہے ذکر کیا اس روایت کو بیہقی اور ابن سعد وغیرہما نے اور مدفون ہوئے حضرت بعد تین دن وفات کے
اور بچھایا گیا واسطے آنحضرت کی لحد مین قطیفہ کہ بچھاتے تھے نیچے آپکے اور یہ دونو امر جائز نہین غیر آنحضرت کیواسطے انتہی اور بعضون نے لکھا ہے کہ قطیفہ شقران نے
کہ موالی آنحضرت سے تھا بچھا دیا تھا بی علم و اطلاع صحابہ کی تاکہ کوئی اور بعد آنحضرت نیچے اپنے نہ بچھاوے کہ اوسکے حق مین مکروہ ہے اور زمین مظلم و تاریک
ہوئی بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسا کہ محل اوسکے مین آویگا اور از انجملہ یہ ہے کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیا کو نہین کہاتی اسیطرح
مواہب مین بہی مرقوم ہے اور بعض اولیا اللہ سے بہی نقل کرتے ہین جیسے کہ قبر شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی بعد چودہ برس کے کسی تقریب سے کہولی تہی بدن و
کفن باقی تھا بیان تقریب یہ ہے کہ لوگ چاہتے تھے کہ برادر زادہ انکی کہ جوان صالح تھا اونکی قبر مین دفن کرین چنانچہ مکہ معظمہ مین عادت ہے کہ اموات کو
شہر کا قبر بزرگون مین دفن کرتے ہین اور ظاہر وہ ہے کہ نکھانا زمین کا جسد شریف کو کنایہ ہے حیات سے اور یہ مخصوص باآنحضرت اور حضرات انبیا ہے اور
خصائص حضرت سے یہ ہے کہ میراث مال حضرت مین جاری نہین ہوتی بلکہ باقی رہتے ہین ترکہ حضرت کے اونکی ملک مین اور بعض نے کہا ہے کہ وہ مال صدقہ
ہو جاتا ہے اور یہی قول صواب ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے ما ترکناہ صدقۃ یعنے متروکہ ہمارا صدقہ ہے صرف کیا جاوے جس مصارف مین کہ آنحضرت
صرف فرماتے تھے اہل و عیال و فرزندان و فقرا و صبایا اور مصالح مسلمین مین اپنی حیات مین اور مباح ہے حضرت کو وصیت کرنا بجمیع مال اپنے کے
اور غیر کو جائز نہین مگر ثلث اور اسیطرح حکم سارے انبیا کا ہے کہ اونکی اموال مین ارث نہین ہوتی اور اس طریق پر جواب دیا جاتا ہے قول حق تعالے
و ورث سلیمان داود یعنے میراث لیگیا سلیمان داود سے اور قول حق سبحانہ سے رب ہب لی من لدنک ولیا یرثنی یعنے ای رب میرے
بخش مجھے اپنے پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوے مجھسے مراد وارث سے نبوت و علم ہے کذا فی المواہب و المدارج اور از انجملہ یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اپنی قبر مین اور اسیطرح سارے انبیا علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑھتے ہین اپنی قبر مین باذان و اقامت اور حکایت کیا
ابن زبالہ نے اور ابن النجار نے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ مین تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید بن المسیب مسجد مین تھا کہتا ہے سعید کہ متوحش ہوا مین
جب وقت ظہر ہوا تو نزدیک قبر شریف کے گیا مین آواز اذان سنی تہی اور نماز ظہر کی ادا کی پس تر سنتے تہے اذان و اقامت قبر مین واسطے ہر نماز کے
تاکہ گذر گئے تین دن رات اور پہرے لوگ اور عود کیا موذنون نے پس سنی تہی اذان اونکی جبکہ سنی تہی قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہتا ہے
قول صاحب مواہب اور مدارج کا تنبیہ جاننا چاہیے کہ بعد از اتفاق حیات پیغمبر اختلاف کیا ہے کہ زندہ قبر مین ہین یا نہین جاہی معین مین
بلکہ جس جگہ خدا چاہے بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہ مین کہ مقید بجائی معین نہووے بعضے کہتے ہین کہ ہمنے جب شریف قبر مین رکھا اور اوسکی
خروج پر دلیل نہین رکھتے ہم پس ظاہر یہ ہے کہ اسی بقعہ مین ہے اور اگر کہین یہ تو تنگ ہے مناسب نہین جسد شریف او مین جواب اوسکا
یہ ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ وسعت و فراخی لیجاتی ہے قبر مومن مین منتہی درستر کیا جگہ قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وسعت اوسکی دائرہ

قیاس سے باہر ہے اور اگر کہین کہ فردوس اعلیٰ انسب و اولیٰ ہی واسطے تمکین و استقرار آنحضرت کی بقعہ قبر سے جواب دیکھا یہ ہی کہ کوئی بہشت بہتر و شریف تر زمین سے
نہین اگر حضرت صلعم اوس جگہہ ہووین - امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی اگر اس بقعہ کو کہ ضم اعضائی شریفہ حضرت صلعم کیا ہے تمام اماکن و مواضع پر تفضیل
دیجیے تو صحیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ اور عرش مجید پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اوسمین اور حدیث شب معراج کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھا مینے موسیٰ کو کہ نماز
ادا کرتا تھا اپنی قبر مین موید اس قول کا ہی اور حدیث دیکھنا انبیا کا شب معراج مین آسمان پر اور یہ حدیث دوسری کہ دیکھا مینے موسیٰ کو کہ ساتھ ستر ہزار
بنی اسرائیل کی حج مین آتے تھے اور تلبیہ کہتی تھے ناظر اطلاق مکان ہین سے اور اگر کہین قرآن مجید ناطق ہے بموت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قال
اللہ تعالیٰ انک میت وانہم میتون یعنے بدرستیکہ تو مرنیوالا ہے اور یہ سب مرنیوالے اور یہ فرمایا آنحضرت نے انی رجل مقبوض یعنی بدرستی کہ مین ایک
مرد مقبوض ہون اور صدیق اکبر نے فرمایا فان محمدا قد مات یعنے پس بدرستی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوئی اور اجماع امت اسی پر ہے
جواب اوسکا یہ کہ حضرت نے ذوق موت چکھا بعد ازان زندہ کیا اونہین حق تعالیٰ نے جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مین گرامی تر ہون خدا کی نزدیک کہ چھوڑے مجھے قبر مین
زیادہ اوپر چالیس دن کے اور یہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے اجساد انبیا کو زمین پر پس آنحضرت صلعم زندہ ہین بحیات جسمانی دنیاوی کے
ساتھ اوس بدن کی کہ حیات شریف مین رکھتے تھے اور یہ اکمل ہی حیات شہدا سے کہ روحانی اخروی ہی اور حق تعالیٰ قادر ہی کہ تجاوز رکھے ارواح کو بیچ
ابدان ولیکن نقل وارد ہوئی ہی بوجود ارواح ابدان مین جیسا کہ ہونا موسیٰ علیہ السلام کا نماز گذار زندہ قبر مین اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جیسے دنیا مین
حاجت بطعام و شراب وغیر ذالک صفات جسمانی سے مشاہدہ و محسوس تھا وہان بھی معاملہ بھی منقبض علیہ ہی پر ہو بلکہ اونہین عالم برزخ مین اور احکام ہووین اور
احتیاج بطعام و شراب و امثال اوسکے امر عادی ہی اور وہان حال برخلاف عادت ہووی اور ہو سکتا ہی کہ بطرح دنیا ہم اور مانند اونکی ارزاق روحانی سے
ہووے جیسا کہ شان شہدا مین واقع ہوا ہی یرزقون فرحین یعنے روزی دیے جاتی ہین اوس حال مین کہ خوش و خورم ہین اور اگر طعام بہشت سے
مراد ہو تو بھی عجب نہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی یطعمنی و یسقینی یعنی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہی - لیکن علم و ادراک و سماع انبیا مین شک نہین بلکہ سائر موتا
مین تصریح کیا ہی اسے علما نے الانبیا ہی پایا جاتا ہی مواہب و مدارج مین اور احادیث مین آیا ہی کہ حج ادا کرتی ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور ذکر و تسبیح کرتے ہین
اور اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ آخرت دار عمل نہین اور وہان تکلیف نہین یہ اعمال کسواسطے کرتے ہین جواب اعتراض یہ ہی کہ عالم برزخ پر احکام
دنیا جاری ہین استکمال اعمال و زیادت اجور سے اور کاہی حاصل ہوتا ہی عمل بی تکلیف اور براہ تلذذ و ذوق و شوق کی جیسے کہ نوافل و تطوعات کا
حال ہی اور اسیواسطے بہشت مین تسبیح پڑھتے ہین اور قرآن خوانی اور یہ جملہ خصائص حضرت صلعم سے یہ ہے کہ معین و مقرر روضہ مبارک حضرت پر ایک
فرشتہ ہی کہ پہونچاتا ہی صلوٰۃ و سلام طرف زائر سے روایت کیا ہی اس حدیث کو احمد اور نسائی اور حاکم نے اور تصحیح کیا ہی اوسے حاکم نے ساتھ اس
لفظ کے ان اللہ ملٰئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام یعنے بدرستی واسطے خدا کی فرشتے ہین کہ پھرتے ہین زمین مین پہونچاتے ہین مجھے میری

امت کی طرف سے سلام اور از انجملہ وہ ہی عرض کیے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کے اور استغفار فرماتے ہین خاص اوسکے لیے اور روایت
کیا ابن المبارک نے سعید ابن المسیب سے کہ کوئی دن نہین مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کے صبح و شام پس پہونچاتے ہین اونکو حضرت ساتھ نشانون اونکے
اور اعمال اونکے اور بعض روایت مین یون آیا ہی کہ عرض کیے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کے جو اونمین بد ہین اونکو مین ستر و پوشش کرتا ہون اور وہ جو نیک ہین عرض
کرتا ہون بدرگاہ رب العزت اور مراد ستر سے عرض نکرنا گناہونکا ہوگا گویا سنت الٰہی جاری ہی اوسپر کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتے ہین اور جو عرض نہین کیے جاتے
محو و ساقط ہوتے ہین درجہ اعتبار سے فافہم و باللہ التوفیق اور مدارج مین ہے کہ حدیث کعب الاحبار مین آیا ہی کہ ہر گاہ و بیگاہ ستر ہزار فرشتے قبر شریف پر نازل ہوتے ہین اور طواف
کرتے ہین اور مارتے ہین بازو اپنے اور جب آپ مبعوث ہوتے ہین قبر سے باہر آتے ہے درمیان ان فرشتون کے اور لیجاتے ہین آنحضرت کو بدرگاہ رب العزت اور از انجملہ وہ ہے
کہ منبر آنحضرت کہ مسجد شریف مین ہے بالا حوض حضرت کی ہے اور ایک گروہ اسطرف گئی ہین کہ یہ اخبار ہی اوس منبر سے کہ اوسدن واسطے حضرت کی بنا کرین نہ یہ منبر کہ مسجد مین
ہی اور یہ قول نہایت بعید ہے سیاق لفظ حدیث سے کہ فرمایا ہی مابین حجرہ میری اور منبر میرے ایک باغ ہے باغون جنت کی سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے
ظاہر و متبادر اس کلام سے وہی منبر ہے کہ واسطے تجدید روضہ مقدسہ کی مذکور ہی ایسا ہی مذکور ہے تاریخ مدینہ مین اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ اختلاف کیا
کسی ایک نے علما سے بیچ اسکے کہ یہ محمول اوپر ظاہر کی ہے اور یہ حق ہی اور محسوس و موجود اور قدرت شامل ہی سب چیز کو اور جس چیز کی خبر دی ہی مخبر صادق نے
امور غیب سے ایمان اوسپر واجب ہے اور از انجملہ وہ ہی درمیان منبر اور قبر شریف حضرت کی ایک روضہ ہی ریاض جنت سے روایت کیا امام بخاری نے ساتھ لفظ مابین بیتی
و منبری کے یعنی درمیان میری گھر اور میری منبر کے اس جگہ تکلم کیا ہی بعض نے کہا ہی کہ مراد تشبیہ بقعہ شریفہ ہی بروضہ جنت نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے
کہا ہی کہ طاعت و عبادت اس مقام مین موصل الی الجنۃ ہی اور یہ دونو قول ضعیف ہین اور بعید اسواسطے کہ تشبیہ بریاض جنت و نزول رحمت و ایصال خیر
بروضہ بہشت اور ترتب ثواب اوسپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع خیر کو ہی اور مخصوص ساتھ اس مسجد شریف و منبر منیف کی نہین اور اگر حمل اوپر رحمت خاص
اور روضہ مخصوص کیے جنت سے کرین یہ بھی خالی بعید سے نہین اور تکلف سے اور راہ حق وہ ہی کہ کلام محمول اوپر حقیقت ظاہر و اپنی کے ہے کہ مابین حجرہ آنحضرت
و منبر شریف ایک روضہ ہی ریاض جنت سے باعتبار اس معنی کے کہ فردای قیامت اوسی بہشت برین مین نقل کرین اور مانند سائر بقاع ارض فانی
و مستہلک نکرین جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہی اور اتفاق جماعہ علما کو اوسکے ساتھ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی
اور اکثر علماء حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہے اور ابن ابی جمرہ کہ کبار علما مالکیہ سے ہی فرمایا ہی کہ احتمال رکھے ہے کہ عین یہ بقعہ شریفہ روضہ ریاض جنت سے
ہووے کہ اوس جگہ سے دار دنیا مین پہونچا ہو جیسا کہ شان حجر اسود اور مقام ابراہیم مین واقع ہے اور بعد از قیام قیامت بھی بمقام اصلی اوسکی لیجاوین
اور نزول رحمت و استحقاق جنت لازم ضرب فضل اور علو مرتبت اس مقام کو ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آتا ہون مین باب جنت پر بیچ
دن قیامت کے اور استفتاح کرتا ہون پس کہتا ہی خازن جنت بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک یعنی ساتھ تیرے امر کیا گیا مین کہ کھولون نہین دروازہ بہشت

واسطے کسی ایک کے پہلے تجہسے اور جائز ہو کہ سب یکبار میں واسطے قسم کے ہووی اور یہ معنی احسن الاذہان ہیں اور ازانجملہ وہ ہی کہ محشور ہووین حضرت سوار اوپر براق کی اور لبسوت خلعت دیا جاوی اعظم وانفس حلل جنت سے۔ حدیث میں آیا ہی کہ حشر کیے جاوینگے لوگ قیامت کے دن پس پہنونگا اور میری امت مقام بلند پر اور پہناوی مجھے میرا پروردگار حلہ سبز اور ایستادہ ہون حضرت اوپر آستان کرسی کی نہین کہڑا ہوتا وہان کوئی ایسے مقام میں کہ رشک لیجاوین اوسپہ اولین وآخرین اور ازانجملہ یہ ہو کہ دیا جاوی اونہین مقام محمود۔ مجاہد نے کہ ائمہ تفسیر سے ہی کہا کہ مراد مقام محمود سے جلوس حضرت کا ہی اوپر عرش کے اور عبداللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس اوپر کرسی کے اور تفسیر بیضاوی میں کہا ہی کہ ایسا مقام کہ تعریف اوسکی کرین جو کوئی وہان کہڑا ہی اور جو کوئی اوسے دیکہا اور یہ مطلق ہی ہر تمام میں کہ متضمن ہی کرامت کو اور مشہور یہ ہی کہ وہ مقام شفاعت ہی کذا فی المواہب اور ازانجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے حضرت کو لواء حمد قیامت کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوای اونکے نیچے اوس لوا کے ہووین اور عطا کیا جاوی وسیلہ کہ اعلی درجہ بہشت میں وہ بہی مخصوص ساتہ آنحضرت ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیمت وانا اکرم الاولین والآخرین وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی یعنے میں ہون سید اولاد آدم قیامت کے دن اور میں ہون کریم تر بین پہلون اور پچہلونکا اور میرے ہاتہ میں ہے نشان حمد اور نہین فخر اور نہین کوئی نبی اوسدن آدم اور غیر اوسکے مگر دے نیچے نشان میرے کے ہی اور ازانجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالی نے ساتہ کوثر کے کہ سیلان کرتے ہین اوسمین دریا قوت اور پانی اوسکا بہت شیرین ہی شہد سے اور بہت سفید ہی دودہ سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بہت سفید ہی برف سے اور کوزی اوسکے ستارون سے زیادہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر پیغمبر کے لیے آخرت میں ایک حوض ہووی اوپر قدر فضل ومرتبت اوسکے اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے عظیم تر اور شریف تر ہے اور ازانجملہ وہ ہی کہ جو چیز انبیا ماسبق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو بے سوال ارزانی رکہا۔ ابراہیم خلیل اللہ نے کہا ولا تخزنی یوم یبعثون یعنے رسوا نکر مجھے دن بعث کے اور آنحضرت کی شان اور اون کی امت کے حق مین فرمایا یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیۃ یعنے دن ہے کہ نہین رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو کہ ایمان لائے اوسکے ساتہ آخر آیہ تک اور موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا رب اشرح لی صدری یعنے ای رب میرے کہول میرے لیے سینہ میرا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہین کہولا ہمنے تیرے لیے سینہ تیرا اور اونہین سے یہ ہی کہ حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلت اور مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے کہ اول ذکر اوسکا گذرا اور آخرین بہی کلام اوسکے بیان میں آویگا اور بعضے عارفین نے علماء سے فرق بین درمیان خلیل وحبیب کے ایک کلام لطیف کہا ہی کہ خلیل خلت سے ہی بمعنی حاجت اور ابراہیم علیہ السلام محتاج ومفتقر تہا طرف خدا کی اسی جہت سے اوسے خلیل پکارا اور حبیب فعیل ہے بمعنی فاعل یا مفعول اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں وجہ محب ہین اور دونوں وجہ محبوب بے وساطت غرض کے اور بعض نے کہا ہے کہ خلیل کا فعل برضای حق ہوتا ہے اور فعل حبیب رضا وخوشنودی

حبیب اور خلیل کا ہی شتابی نہین کرتا واسطے لقائی محبوب کی جیسے کہ بوقت آنے ملک الموت کی ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کی لیے توقف کیا ابراہیم
علیہ السلام نے اور کہا پروردگار سے پوچھہ جو اوسکا حکم ہو بلا توقف بجالا اور آنحضرت نے فرمایا اخترت الرفیق الاعلی یعنے اختیار کیا مین رفیق اعلی کو اور
از انجملہ وہ ہی کہ نماز نافلہ حضرت کہ بیٹھکر ادا فرماتی ثواب اوسکا برابر ثواب ایستادہ نماز کی تہا بخلاف اوروں کے کہ فرمایا من صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم
یعنی جو کوئی بیٹھکر نماز پڑہے اوسکے لیے ثواب آدہا بنسبت قائم کی ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کا عام ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھہ
مخصوص ہین اور منجملہ خصایص یہہ ہے کہ جیسا حضرت روبرو سے دیکھتے ویسا ہی پیچھے سے اور جیسا تاریکی مین دیکھتے ویسا ہی روشنی مین اور
کلام اسکی تحقیق مین ذکر معجزات شریف مین پہلے گذرا ہی یونہین ہے مواہب و آثار النبوت مین اور از انجملہ یہ ہی کہ جو کچھ دنیا مین ہے زمان آدم
تا نفخہ اولی تک سب حضرت پر منکشف و ہویدا کردیا تا سب اول سے آخر تک معلوم ہو وے اور حضرت نے بھی یاروں اپنی کو بعض اون احوال سے مطلع و آگاہ
فرمایا اور بعض صلحا و اہل فضل سے سنا گیا ہی کہ بعض عارفون نے ایک کتاب لکہی ہے اور اوسمین اثبات کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
تمامہ علوم الٰہی تعلیم و معلوم کروا دیے تہی ایک ہی مرتبہ اور یہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلوں کی ہے تا قائل اوسکے نے کیا قصد کیا ہو واللہ اعلم

وصل فضایل و خصایص امت مرحومہ محمدیہ بھی بیشمار ہین اور یہ بھی راجع طرف فضائل آنحضرت کی ہے کہ ایسی امت اور ایسی پیرو رکہتے ہین جیسکہ فضائل
آنحضرت داخل امت مین ہین کہ ایسا پیغمبر رکہتے ہین اور متبع اور مقتدی ساتھہ ایسی ذات کامل الصفات کی ہین جاننا چاہیے کہ جب پیدا کیا پروردگار تعالے
وتقدس نے اور ابراز و اظہار کیا عنصر لطیف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم عیان مین نہایت احکام و اتقان کے ساتھہ متوجہ و ملاحظہ ہوئی
عنایت ربانیہ ساتھہ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ جن و انس ساری امت حضرت کی ہین بحیثیت خصوصیت و قابلیت کہ انکو ظہور کیا
اور دوسری جا ہی ظہور نکیا اور فرمایا آیت کنتم خیر امت اخرجت للناس یعنے تہے تم بہترین امت نکالی گئے واسطے لوگونکے اور یہ خطاب بواسطہ ساتھہ
اوائل اس امت کی ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سابقان اور مقربان درگاہ ہین اور ان صفات مین کہ آیت تامرون بالمعروف
وتنہون عن المنکر یعنے امر کرتے ہو تم ساتھہ معروف کی اور منع کرتی ہو منکر سے ، درحقیقت مصیبت اور شرط خیریت مین اتم و اکمل و اسبق ہین اور ساتھہ فضل
صحبت رسول مقبول اور مشاہدہ جمال جہان آرای حضرت اور اقتباس و استفاضہ انوار و آثار اونکے بواسطہ مخصوص ہین اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا
کہ اول اس امت کا افضل ہے مابعد اپنی سے کہ اس باب مین شایع سے ترتیب بہی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا خیر القرون قرنی الذین انا فیہم
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنے بہترین اہل زمانہ ہم زمانہ میرے ہین کہ مین اونمین ہون پہر وہ کہ متصل ہین اونکے ساتھہ پہر وہ کہ پیوستہ ہین
ساتھہ اونکے پیوستہ ، یہ تین مرتبہ ہین صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتہا بہی معلوم ہوتا ہی کہ اونہین
اتباع تبع کہتے ہین ثم یفشوا الکذب یعنی پہر ظاہر و آشکارا ہوگا جہوٹ ، وہ مبطلہ ربط دین اور صدق و تقوی و یقین کہ اوائل مین تہا نہ رہا اور ایک

جماعت صحابہ سے یہ تھا کہ ایک لحظہ بھی بذات شریف حضرت مشرف ہوئی اور ایمان لائے اور چلے گئے اور ساتھ کاروبار اپنے کی مشغول ہوئی اور ساتھ استمداد صحبت اور طول خدمت کی استفادہ اور استفاضہ حاصل کیا جو لوگ ساتھ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کی لطلق قائل ہین کہتے ہین کہ اونہین بھی کمال حاصل ہی کہ موجب افضلیت ہی سن البعد ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہی اگر چاہتے ہین کہ برکت رویت و مشاہدہ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتی ہین جیسا کہ متاخرین رکھتے تھے پس یہ محل توقف ہی اور مستلزم عدم تفاضل و تفاوت کو ہی درمیان صحابہ کی اور خلاف واقع ہے یا چاہتی ہین کہ وہی رویت و مشاہدہ آنحضرت فضیلت ہی کہ اکمل و اتم ہی سب فضائل و کمالات سی اور کوئی فضیلت اوسکے ساتھ برابری نہین کرتی اور حاصل کلام صحابہ من حیث الصحبۃ اگرچہ مدت قلیل اوسکی ہو افضل ہین سن دراپنے سے اور جماعہ اصولیین اطلاق اسم صحبت کا بھی مخصوص رکھتی ہین ساتھ جماعہ اول کی اور یہ خلاف مذہب محدثین کی ہے کہ صحبت مین ساتھ رویت و ملاقات ایکبار کی اکتفا کرتے ہین اور پہلے بھی تھوڑا سا اس باب مین مذکور ہوا ہے اور چاہیے کہ بعد بھی بتقریب مذکور ہوا اور فضائل و خصائص اس امت کے علی الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار و آثار اوسمین بہت وارد ہے بڑا اون سب فضائل مین ہونی امت محمد مین جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضائل و کمالات جمیع انبیا کی ہین اور مکارم اخلاق و محامد صفات حضرت پر منتہی ہوئی امت اونکی خاتم الامم ہے اور مخصوص ہے ساتھ کمال دین اور اتمام نعمت کے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنے آج کے دن کامل کیا مینے تمہاری لیے دین تمہارا اور تمام کین مینے تم پر نعمتین اپنی اور صفتین اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور ہین جیسے کہ ذکر اونکے پیغمبر کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا موسی علیہ السلام نے ای رب آیا کوئی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سے کہ سایہ کیا تو نے اوپر ساتھ غمام کی اور نازل کیا اوپر من و سلوی پس فرمایا خدا تعالی نے یا موسی نہین جانتا تو کہ فضل امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب امتون پر مانند فضل میرے ہے سب مخلوقات پر کہا موسی نے یا رب کہا مجھے وہ امت کہا نہ دیکھیگا تو انہین لیکن سنواتا ہون تجھے کلام اونکا پس ندا کی حق تعالی نے اونہین پس جواب دیا سب نے بیک آواز لبیک اللہم لبیک اور حال آنکہ وہ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تھے پس فرمایا حق سبحانہ نے صلواتی علیکم و رحمتی سبقت غضبی و عفوی سبق عذابی یعنی درود و رحمت میری تم پر اور رحمت میری نے سبقت کی میرے غضب پر اور عفو میرے نے پیشی کی میرے عذاب پر اور جو کوئی پاوے مجھے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بخشتا ہون مین گناہ اوسکے فرمایا حضرت نے پس چاہا حق سبحانہ نے کہ منت رکھے مجھ پر اس نعمت کی ساتھ کہا و ما کنت بجانب الطور اذ نادینا یعنے نہ تھا تو ای محمد یعنے نشأ عنصری مین وقتیکہ ندا کیا ہمنے تیری امت کو تا سنوا دین ہم موسی کو کلام اونکا روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے اور زیادہ کہا یہ کہ کہا موسی علیہ السلام نے یا رب کیا عجب نیک ہی آواز امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے دوبارہ سنوا اور ابو نعیم نے حلیہ مین انس سے روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی حق تعالی نے موسی پیغمبر بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مجھے پاوے اوس حال مین کہ منکر ہے ساتھ احمد کے لاؤنگا مین اوسے آتش دوزخ مین

کہا موسی نے یا رب احمد کون ہے خدا تعالی نے کہا احمد وہ شخص ہے کہ پیدا نہین کیا مینے کسی پیدائش کو گرامی تر اپنے نزدیک اوس سے لکھا تھا مینے نام اوسکا اپنے نام کے
ساتھ عرش پر پہلے اس سے کہ پیدا کرون مین آسمان و زمین اور جنت حرام ہے تمام خلق پر جب تک آوین حضرت اور اونکی امت پس اس حدیث سے معلوم ہوتا
کہ امت حضرت کو جنت حضرت کے پہلے اور انبیا سے بہشت مین لاوین اور کیا عجب کہ جو مہمان عزیز ہے اوسکے طفیلے بھی عزیز ہووین مگر وہ کہ مراد خلق سے
غیر انبیا ہووین اگرچہ کہا ہے جمیع خلق اسی پر یہ کہ امت افضل انبیا سے ہووے برابر ساتھ اونکے پس حاشا وکلا اسواسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہنچتا
کہا موسی نے اور کون لوگ ہین امت محمد اور کیا ہین صفات اونکی پس ذکر کیا حق تعالی نے صفات اونکی کا پس کہا موسی نے خداوندا مجھے نبی اوس
امت کا کر دے فرمایا خدا تعالی نے نبی اوس امت کا اونہین کی جنس سے ہوگا پس کہا موسی نے خداوندا کر دے مجھے امت اوس نبی کی اور بعضون نے
کہا ہے کہ وضو بھی خصائص امت محمدی سے ہے بنسبت امم سابقہ اگرچہ اونکے پیغمبرونکو یہ صفت حاصل تھی اور استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے ان امتی یدعون
یوم القیمۃ غرا محجلین من آثار الوضوء یعنے امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے سفید رو سفید دست و پا نشانیون وضو سے کہ یہ جزا وضو مخصوص ساتھ
اونکے ہے اور فتح الباری مین قصہ سارا مین ساتھ اوس جبار کے کہ پکڑا اوسے بظلم وتعدی کہا ہے کہ جب چاہا اوس کافر نے قربت سارا سے سارا اوٹھی
اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور ایک روایت مسلم مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سیما ہے کہ نہین غیر تمہارے کو
اور ظاہر حدیث احمد سے بھی کہ مشکوۃ مین بیچ کتاب الطہارت کے لایا ہے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور مجموع صلوۃ خمس کے خصائص اس امت سے ہے
کہ امت سابقہ مین چار نمازین تھین سوا عشا کے پیغمبر ہمارے اول گذارندہ عشا تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تاخیر
کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمہین تفضیل عطا ہوئی ہے ساتھ اس نماز کی سائر امم پر اور نہین ادا کیا اس نماز کو کسینے پہلے تمہارے اور اذان واقامت بھی
خصائص اس امت سے ہے اور بسملہ بھی کسی امت پر نازل نہین ہوئی پہلے اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر اور آمین کو خصائص امت محمدیہ رکہا ہے
اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہود حسد نہین لیجاتے اوپر ہمارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد لیجاتے ہین اوپر جمعہ کے اور
ہدایت کیا ہمکو خدا تعالی نے اور پر کہنے آمین کی پیچھے امام کے اور خصائص اس امت سے ہے رکوع نماز مین۔ روایت ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا پہلی وہ نماز کہ رکوع کیا بیچ اوسکے ہمنے نماز عصر تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا ہے یہ رکوع کہ ہرگز نہین کیا تمنے اور آج کے دن کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسکے امر کیا گیا مین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اوائل ہمارے دین مین بھی رکوع نہ تھا جیسا کہ نماز یہود ونصاری مین
بیچ اوسکے حکم ہوا اور واقع مین انتقال قیام سے برکوع اور رکوع سے بسجود اور تدریج اوسمین ادخل ہے حدوث حضور اور وجود خشوع مین ولیکن اس
جگہ اشکال لازم آتا ہے کہ قول حق سبحانہ تعالی یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین یعنے اے مریم قنوت کر اپنے رب کیلیے اور سجدہ کر
اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنیوالونکے دلالت رکھتا ہے اوپر وجود رکوع کے امم سابقہ مین اور کہتے ہین کہ مراد بقنوت دوامت طاعت ہے اور

یعنی طاعت وقیام وخشوع ہی مشتمل ہے اور خصائص اس امت سے وہ ہی کہ صفوف اونکی نماز وقتال مین مانند صفوف ملائکہ کی ہین قدر ومنزلت اور قرب
درگاہ مین اور خصائص اس امت سے تحیہ سلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہی کہ جو چیز اوس ساعت مین حق تعالی سے چاہین حاصل ہووے - اور اس
مقام مین اقوال ہین قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت مین وہ اقوال بالتطبیق منقول ہین اور صحیح ترین اونہین سے دو قول ہین کہ وہ ساعت بعد از خروج
امام ہے خطبہ کے لیے فراغ نماز تک اور قول دوسرا آخر ساعت مین روز جمعہ سے اور از انجملہ یہ ہے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہے نظر کرتا ہی حق سبحانہ
طرف اونکے نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا تعالی طرف اوسکے نظر عنایت عذاب نکرے اوسے کبھی اور زینت دیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے
بہشت کو اوس مہینہ مین اور کرتا ہے بوی فم صائم خوشبوتر نزدیک بوی مشک سے اور استغفار کرتے ہین واسطے صائمون کے ملائکہ شب
بوقت افطار اور ہر آخر شب رمضان سے ہوتی ہے بخشتا ہی سب روزہ دارونکو اور دی گئین اس امت کو شہر رمضان مین پانچ خصلتین کہ نہین دی
گئین امت کسی پیغمبر کو اور بند وزنجیر مین کیے جاتے ہین مردہ شیاطین اور از انجملہ استحباب سحور اور تعجیل افطار اور اباحت اکل وشرب وجماع رات مین کہ
ناجائز وحرام تہا اون لوگون پر کہ پہلے ہمسے تھے بعد از خواب اور ایسا ہی تہا بیچ ابتداء اسلام مین بعد از ان منسوخ ہوا اور از انجملہ شب قدر ہی اور روایات
مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تہا کہ ہزار مہینہ راہ خدا مین لڑا تہا اور سلاح بدن سے نکہولی تہی - صحابہ نے کہا کسے طاقت ہے ہم مین سے کہ ایسا کرسکے
پس نازل ہوئی سورۂ قدر کہ شب قدر بہتر ہزار ماہ سے ہی اور قیام اس ایک رات مین فاضلتر جہاد سے ہی راہ خدا مین ہزار مہینے باقی کلام تحقیق اس مقام مین اپنے
محل مین آویگا اور اختلاف کیا ہی کہ صیام رمضان خصائص اس امت سے ہی یا امم سابقہ بہی شریک اس خطاب مین ہین اور آیت کریمہ کتب علیکم الصیام
کما کتب علی الذین من قبلکم یعنے فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسا کہ فرض کیا گیا اوپر اون لوگون کے کہ پہلے تمسے تھے - کہ مراد صیام ماہ رمضان مین ظاہر یہ ہے
کہ امم سابقہ پر بہی مکتوب تہی اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تہے جیسا کہ تمپر اور اسناد اس حدیث
مین ایک مرد مجہول ہی اور اگر کہین ہم کہ مراد مطلق صیام مین نہ قدر اور وقت او تہا پس تشبیہ در رفع اوپر مطلق صوم کے ہے اور قول جمہور یہی ہے اور خصائص
اس امت سے استرجاع اونکا ہے وقت مصیبت کے کہ مستوجب ومستحق اب صلوۃ ورحمت ہو پروردگار تعالی سے اور سب ہندا کا ہے خاص اونکو اور سعید
بن جبیر سے روایت ہی کہ کہا تحقیق دیا گیا ہے اس امت کو نزدیک مصیبت کی وہ کہ نہین دیا گیا انبیا کو مانند اوسکے اور وہ قول الہی ہے انا للہ وانا الیہ
راجعون یعنے نزدیک مصیبت کی اور اگر دیا جاتا انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتی کہ کہا یا اسفی علی یوسف اور بدر یعنی کہا یعقوب نے فصبر جمیل واللہ
المستعان اور یہ نہین استرجاع ہے اور قول یعقوب یا اسفی علی یوسف منافی اوسکا نہین اور از انجملہ وہ ہی کہ خدا تعالی نے اوٹہایا اس امت سے اصر
واغلال کہ امم سابقہ اوپر تہا مثل تعیین قصاص بحرم خطا مین اور قطعہ اعضاء خاطیہ در رفع موضع نجاست اور نار اقتیس کا توبہ مین اور تہی بنی اسرائیل
اگر کرتے تہے گناہ رات مین اور رکہا پاتی تہے صبح کو اونکے گہر کے دروازہ پر کفارہ اس گناہ کا یہ ہی کہ نکال تو دو آنکہین اپنی پس نکال ڈالتے اور مروی ہے

ابن عباس سے کہ کیا جو کچھ کرتا اوپر بنی اسرائیل کے شدائد و مکارہ سے اوتارا حق تعالے نے اس امت سے **اور** از انجملہ
یہ ہے کہ خدا تعالے نے رفع کیا ہے اس امت سے مواخذہ خطا و نسیان اور جس چیز پر اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کا و
خاطر اور وسوسہ کہیں اور تھے بنی اسرائیل کہ نسیانا یا خطاءً مرتکب کسی چیز کے ہوتی اوسیوقت عقوبت اوس گناہ کی اونپر ہوتی اور پر انداز اوس گناہ کا
طعام و شراب ہے **اور** تحقیق فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ تعالی رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ یعنے بدرستیکہ اٹھایا
اللہ تعالی نے امت میری سے خطا اور فراموشی اور وہ چیز کہ اکراہ کیجاوین اوسپر روایت کیا اسے احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے **اور** از
خصائص کاملہ اس امت سے وہ ہی کہ شریعت انکی اکمل ہے جمیع شرائع متقدمہ سے اور یہ ظاہر و واضح ہے محتاج بیان نہین **اور** چونکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہین واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق و محامد افعال کی لاجرم دین اور شریعت اونکی اتم و اکمل ادیان و شرائع ہوے اور
یہ شریعت غرا جامع ہے میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط و اعتدال مین نظر بشریعت موسی علیہ السلام کرنا چاہیے کہ کیا تکالیف شاقہ
اوسمین تہی قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات و تحمیل اغلال و بارگناہان اور اظہار آثار قہر و جلال **اور** تھے موسی علیہ السلام اعظم و اشد
خلق اللہ ہیبت و غضب و بطش مین کہ خلق اللہ اونکیطرف دیکھہ نہ سکتی تہی ۔ لائے ہین کہ جسوقت تھے موسی علیہ السلام بشرف تکلم و تجلی مخصوص
ہوی برقع روی مبارک پر رکہتے تھے تاتاب قہر و جلال اونکے سے لوگ بیتاب نہون اور نفوس اونکی امت کی بہی شدید و غلیظ و معوج کہ سوای
تکالیف غلیظہ اور احکام شدیدہ اصلاح و استقامت نہین قبول کرتے تہے جیسیکہ حق تعالی فرماتا ہے **آیت** ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ
او اشد قسوۃ یعنے پہر سخت ہوگئے دل تمہارے اس سے پیچھے پس وہ دل مانند سنگ کے ہین یا سخت تر سختی مین **اور** تہے علیہ السلام مظہر صرف
جمال و لطف و احسان جیسیکہ تہے موسی علیہ السلام مظہر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہمارے پیغمبر صلوات اللہ علیہ مظہر کمال اور جامع میان جلال
و جمال تہے قوت عدل و شدت و لین و رافت و رحمت مین اور شریعت اونکی اکمل شرائع اور امت اونکی اکمل امت اور احوال انکے اکمل
احوال اور مقامات انکے ارفع مقامات **اور** اسیواسطے آیا ہے کہ شریعت حضرت غایت توسط و اعتدال اور نہایت جامعیت و کمال مین تہی
کبہی وارد ہوا الزام و ایجاب اور کبہی ندب و استحباب موضع شدت مین شدید اور جای لینت مین نرم کسی جگہہ شمشیر مارتے اور کہین عطا کرتے
کبہی عدل کرتے اور کبہی فضل اور کسیوقت **آیت** وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلا بدی کا بدی ہے مثل اوسکے کرتے تہے اور یہ عدل ہے **اور** کاہے
آیت فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ یعنے پس جسنے بخشا اور اصلاح کیا پس اجر اوسکا اوپر خدا کے ہے اور یہ فضل ہے **آیت** انہ لا یحب
الظلمین یعنے بدرستی حق تعالی نہین دوست رکہتا ظالمونکو تحریم ظلم ہے **آیت** وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ یعنے اور اگر عذاب کرو تم پس
عذاب کرو مانند اوسکے کہ عذاب کیے گئے تم ساتہ اوسکے یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہے **آیت** ولئن صبرتم لہو خیر للصبرین یعنے اور

ہر آئینہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالون کے تنبیہ ہے اوپر فضل کے اور خصائص اس امت سے وہ ہی کہ مجتمع نہین ہوتی اوپر ضلالت کی
اور یہ حدیث مشہور ہے باسانید کثیرہ اور واسطے اوسکے ہین شواہد عدیدہ اور حدیث مین آیا ہے کہ سوال کیا مینے پروردگار اپنے سے کہ جمع
نہووے میری امت اوپر گمراہی کے پس سوال میرا مجھے دیا اور یہ دلیل ہے اوپر حجیت اجماع اور اجماع حجت ہی اور اختلاف اونکا رحمت اور اختلاف
امم سابقہ کا عذاب تھا اور حدیث مین آیا ہے اختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنے اختلاف میرے اصحاب کا تمہارے لیے رحمت ہی اور مشہور اس لفظ کے
ساتھہ ہی کہ اختلاف امتی رحمۃ اور بعض نے اس حدیث سے اختلاف امت حرف و صناعات مین مراد رکہا ہے کہ موجب تیسیر و تسہیل امور دنیا اور انتظام
کارخانہ معیشت کا ہی جیسے کہ اختلاف علما کا مسائل فقہیہ مین سبب نفی حرج و توسعہ امر دین کا ہے اور خصائص اس امت مرحومہ سے وہ ہی کہ طاعون
شہادت و رحمت ہی اس امت کے لیے اور امم پر عذاب تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے الطاعون شہادۃ لامتی و رحمۃ لہم و رجز علی الکافر یعنے
وبا شہادت ہی واسطے امت میری کے اور رحمت ہی اونکے لیے اور عذاب ہی اوپر کافر کے اور فرار اوس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہی جیسے کہ حدیث عائشہ رضہ
اور جابر رضہ مین آیا ہی جسکا معصیت اور گناہ کبیرہ ہی اور خصائص اس امت سے ہی کہ نزدیک گواہی دو شخص کی انہین سے کسی بھلائی کے حق مین بخیر
واجب ہوتی ہی واسطے اوس بندے کے جنت اور امم سابقہ مین فقط گواہی دیوین سو آدمی اور حدیث مین آیا ہے من اثنیتم علیہ بخیر وجبت
لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ بشر وجبت لہ النار یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھہ خیر کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جسکو ثنا کرو تم ساتھہ بدی کے واجب
ہوئی اوسکے لیے آتش دوزخ۔ اور کہا گیا ہے کہ معتبر شہادت اہل عدالت و صدق کی ہے کہ جو آمیزش غرض اور کذب کی ہووے اور خصائص
اس امت سے ہی کہ عمرین انکی اقصر اور اعمال انکے اقل نسبت باامم سابقہ کے اور اجر انکا اکثر اور وافر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داستان
تمہاری اور داستان انکی کہ پہلے تمسے تھے یہود و نصاری سے مانند داستان اوس شخص کے ہے کہ لیے تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور
ایک پیشین سے عصر تک اور ایک عصر سے شام تک اور واسطے ہر ایک کے ایک درہم اجرت مقرر کی جب وقت دینے مزدوری کا ہوا مزدور گہڑے ہووے کہ کیونکر
روا ہووے کہ کام ہمارا متفاوت اور مزدوری برابر اوس شخص نے کہا کچھ شرط اور دینا تمہین کیا تہا دیا باقی میرا فضل ہی جسے چاہون دون اول
مثال یہود اور ثانی مثال نصاری اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہے اور جملہ خصائص اس امت سے وہ ہی کہ دیے گئے ہین یہ اسناد
کہ ساتھہ اوسکے سلسلہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہے اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا اور یہ خصوصیت ذاتی اور سنت
سنیہ ہی کہ اکرام کیا حق تعالی نے اوسکے ساتھہ اس امت کو اور تشریف و تفضیل دی اونہین اوسکے ساتھہ کسی ایک کو امم سابقہ سے نہین دیا اور
تہی صحیفی انبیا کے اونکے ہاتھو مین اور خلط کیا اوسکے ساتھہ اپنی اخبار کو کہ لیا ہے اوسے غیر ثقات سے اور نہین اونکے پاس تمیز و تفرقہ درمیان
توریت اور انجیل کے اور درمیان اوس چیز کے کہ لاحق کیا اخبار سے اور اس امت فاضلہ شریفہ نے اخذ کیا احادیث کو ثقات سے کہ معروف

و مشہور تھے اپنے زمانہ مین ساتھہ صدق و امانت کی اور اونہون نے اور دوسرے تا تقی ہوا سلسلہ حضرت تک اور بحث و تفتیش حاصل کی تا بیچا تا احتفا و ضبط کو مرتبہ مین اور تمیز و تفرقہ کیا اونمین کا طول تھے مصاحبت و مجالست اوسکی ساتھہ شیخ اپنے کے اوس شخص سے کہ قصیر و قلیل تھی صحبت اوسکی اور لکہا احادیث کو بطریق سنی دہ اور ضبط کیے حروف و کلمات اوسکے غلط و خطا و زلل و خلل سے اور تہذیب و تنقیح کیا خصوصا صحاح نے کہ عمدہ اونمین سے بخاری اور مسلم ہین کہ نیرین آسمان جلالت و عدالت کے ہین۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ نہ تھا کسی امت مین امم سابقہ سے ہنگام پیدایش آدم علیہ السلام سے علما اور امتین کہ نگاہ رکہین آثار رسولون اپنے کو مگر اس امت مرحومہ مین اور معرفت تواریخ و انساب بہی خصائص اس امت سے ہے کہتے ہین کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائی ہین کہ صحبت کرتے تھے ساتھہ التزام اور حفظ دواوین شعرا اور لغات عرب کیواسطے معرفت وجوہ تفسیر قرآن اور اوسکے اعراب کا اور منجملہ خصایص سے یہ ہے کہ یہ امت مخصوص و موفق ہوئی ساتھہ تصنیف کتابو سنکے اور لیس کا ہم مین مصداق حدیث کے ہین لا یزال طائفۃ منہم ظاہرین علی الحق حتی یاتی امر اللہ و مجاہدین فی سبیل اللہ و متمسکین بسنۃ رسول اللہ یعنی ہمیشہ اونمین سے ہوگی ایک جماعت مددگار اوپر حق کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا اور لڑنیوالی راہ خدا مین اور چنگل مارنیوالی ساتھہ سنت رسول خدا کی اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نہ آیا تہا اگرچہ کتابت علم اور جمع احادیث نہ اوپر وجہ تصنیف و ترتیب کی موجود تہا لیکن یہ منہاج بہ تبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع اور مسائل مسلوک نہ تہا بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد و حصر سے باہر آیا کہ بجز علم علام الغیوب کے احاطہ اوسکا نہین کرسکتا اور خصائص امت محمدیہ سے وجود اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال کا ہے اونمین۔ حدیث مرفوع مین انس سے آیا ہی کہ ابدال چالیس مرد و زن ہین جب مرتا ہے ایک اون مرد یا زن سے پیدا کرتا ہے حق تعالی بدل اوسکا مرد یا زن دوسرا اور روایت کیا ہے طبرانی نے ساتھہ اس لفظ کی کہ خالی نہین ہوتی زمین چالیس مرد سے مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ساتھہ اونکے قایم ہے زمین اور ساتھہ برکت اونکی سیراب ہوتی ہین لوگ نہین مرتا ایک کوئی اونمین مگر وہ کہ بدل کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو اور تسمیہ بابدال اسی جہت سے ہی اور بعض مشائخ عظام نے کہا ہے کہ اس لیے ابدال کہتے ہین کہ صفات ذمیمہ اونکی مبدل بصفات حمیدہ کی گئی ہین اور منسلخ ہوئی ہین صفات بشریت سے اور مراد ہوتی انکے سے مانند خلیل الرحمن کے ہونا اونکا ہے بیچ ایک صفت کی صفات کمال سے کہ اخص صفات بہی شریک ساتھہ اوس علیہ السلام کے اور یہی معنی ہین قول اوس قوم کے کہ کہتے ہین کہ ہر ولی اوپر قدم نبی کے ہے نہ مثل نبی کے جمیع صفات مین حاشا اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہے کہ بائیس ان چالیس کے شام مین ہوتے ہین اور اٹھارہ عراق مین اور جب امر الہی ہوگا کہ سب مقبوض ہو وین قایم ہو وے قیامت اور اسیطرح مروی ہے نزدیک امام احمد کے مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سے مرفوعا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیار میری امت کے

ہر قرن مین پانچسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین نہ پانچسو کم ہوتے ہین نہ چالیس جسوقت کہ ایک مرتا ہی دوسرا اوسکے بدل آتا ہے اور یہ مرد تمام روی زمین ہوتے ہین **اور** بیچ حلیہ مین ابن مسعود مرفوعاً لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس مرد ہین میری امت سے کہ دل اونکے اوپر دل ابراہیم کے ہین دفع کرتا ہی خدا تعالی ساتھ برکت اونکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہی اونہین ابدال اور اونہون نے پایا یہ درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ کے۔ پوچھا ابن مسعود نے پس یہ درجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتھ سخاوت و خیر خواہی مسلمانون کے یعنی نماز و روزہ مین شریک ہین مسلمانونکے ساتھ لیکن صفت خاص اونکی کہ جسکے سبب یہ درجہ پایا ہی یہی دونون صفتین ہین **اور** نقل ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی ہر روز کہے اللھم ارحم امۃ محمد لکھین اوسے ابدال سے **اور** آیا ہی کہ نشان ابدال وہ ہے کہ پیدا نہین ہوتی اونکی اولاد اور نہ وہ نفرین نہین کرتے کسی چیز کو **اور** یزید بن ہارون نے کہا کہ ابدال اہل علم ہین **اور** امام احمد نے کہا کہ اصحاب حدیث **اور** تاریخ بغداد خطیب مین ایک کتاب سے منقول ہی کہ نقبا تین سو ہین اور نجبا ستر اور ابدال چالیس اور اخیار سات اور عمد چار اور غوث ایک مسکن نقبا مغرب مین ہے **اور** مسکن نجبا مصر مین **اور** اخیار سیاح ہین زمین مین **اور** عمد گوشہ ہای زمین مین **اور** مسکن غوث مکہ مین **اور** جب کچھ عارض ہوتا ہے امر عامہ سے دعا و ابتہال کرتے ہین برآمد اوس حاجت کے لیے نقبا بعد ازان نجبا بعد ازان اخیار اور پیچھے عمد اونکے پیچھے ابدال اگر مستجاب ہوی دعا اون سب کی فبہا نہین تو ابتہال کرتے ہین غوث اور اجابت کیجاتی ہے دعا غوث کی پہلے تمام ہونے مسئلت سے **اور** خصائص اس امت سے وہ ہی کہ داخل ہوتے ہین قبور مین بگناہ اور خارج ہوتے ہین بیگناہ پاک کیجاتی ہین گناہون سے باستغفار مومنین کے اونکے لیے۔ روایت کیا اسی طبرانی نے اوسط مین حدیث انس سے **اور** ساتھ اس حدیث کے استیناس حاصل ہوتا ہی وہ جو بعضے علما نے لکھا ہی اگرچہ قول شاذ ہے کہ عذاب قبر خاص اس امت سے ہے تا اونہین پاک و صاف آخرت مین لیجاوین اور یہ عذاب ونیز نہو **اور** ازانجملہ وہ ہی کہ پہلے سب امم سے یہ اپنی قبور سے جو شگافتہ ہونے زمین کی باہر آوین **اور** حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض عنی و عن امتی یعنے مین اول اوس شخص کا ہون کہ شگافتہ ہوتی ہی زمین مجھسے اور میری امت سے **اور** ازانجملہ وہ ہی کہ یہ موقف مین مکان بلند پر ہووین۔ حدیث جابر مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہونگا مین اور میری امت اوپر جای بلند کی مشرف اوپر خلائق کے اور نہین کوئی مرد مگر یہ کہ دوست رکھتا ہے کہ ہمسے ہووین اور نہین کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اوسے اوسکی امت نے مگر وہ کہ گواہی دونگا مین اوسکے حق مین اوپر ابلاغ رسالت پروردگار کے **اور** حدیث دوسری مین آیا ہے کہ فرمایا پس ہونگا مین اور امت میری اوپر تل کے **اور** ازانجملہ وہ ہے کہ اونکے واسطے علامت و نشان ہوگا اوپر منہہ کے اثر سجود سے **قال اللہ تعالی** سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی نشانیان اونکی اونکے مونہون پر اثر سجود سے۔ آیا یہ علامت دنیا مین ہے یا آخرت مین پس دو قول ہین۔ ایک وہ کہ یہ سیما دنیا مین ہی اور مراد ساتھ اوسکے سمت حسن ہے اور سیمای اسلام اور خشوع **اور** بعضون نے صفرت رو اثر بیداری سے کہ گمان لیجاوے دیکھنے والا کہ یہ بیمار ہین حالانکہ بیمار نہین۔ قول دوسرا وہ کہ یہ سیما آخرت مین ہوگا کہ موضع

سجدہ اونکے مونہوں سے روشن و تابان ہونگے تا امتیاز و شناخت حاصل ہو کہ یہ ساجد تھے دنیا مین اور از انجملہ وہی کہ دیے جاوین اونکے نامہ اعمال
داہنے ہاتھہ مین روایت کیا اوسے احمد و ترمذی اور بیہقی نے مواہب و مدارج و آثار النبوت مین اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا نامہ اعمال کا داہنے
ہاتھہ مین خصائص اس امت مرحومہ سے ہے اور مشکوٰۃ مین بھی حدیث احمد ابی الدردا سے لاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین
اپنی امت کو پہچانتا ہون دن قیامت کے تین علامت سے ایک تحجیل غرہ اور دوسرے ہونا کتاب کا داہنے ہاتہ مین اونکے اور تیسرے سعی کرتی ہوگی اونکے
ذریات اونکی شیخ ابن حجر شرح مین لکھتا ہے کہ ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ دینا کتاب کا داہنے ہاتہ مین خصائص اس امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ہے اور وجہ دلالت کرتے ہین اوسپر اوسکے آیات و بقیہ احادیث عموم ہے مگر یہ کہ حمل کیا جاوے اوسپر کہ دیے جاتی ہین پہلے اور دوسرے یا وہ یہی
صفت کہ نہین حاصل اونکے غیر کو و لیکن سعی ذریت ہو سکتا ہے کہ خصائص سے ہو اسواسطے کہ نہین پائی جاتی کوئی چیز کہ معارض اوسکی ہو تھی اور از انجملہ
وہ ہی کہ نور اونکا دوڑتا ہے آگے اونکے اور جانب اسبت اونکے جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہے۔ اور امام احمد نے باسناد صحیح اوسے اخراج کیا ہے اور
جملہ خصائص اونکے سے وہ ہی کہ وہ جو اونہون نے سعی و کوشش کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ جو سعی کیجاوی واسطے اونکے اور نہ تھا اون لوگون کے لیے
کہ پہلے اونسے تھے مگر وہ چیز کہ سعی کرتی تھی بذات خود ایسا ہی کہا ہے عکرمہ نے اور اس مقام مین اشکال وارد ہوتا ہے ساتھہ قول حق سبحانہ و تعالیٰ کے
آیت وان لیس للانسان الا ما سعی یعنی اور درستی نہین واسطے آدمی کے مگر وہ کہ کیا اپنی حیات مین اسواسطے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اسپر کہ آدمی کو
نفع نہین مگر اس بات کا کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب اس اشکال سے بچند وجہ ہے ایک یہ کہ منسوخ ہے ساتھہ قول حق تعالیٰ کے آیت
واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی اور تابع ہووین مومنونکی اولاد اونکے ایمان مین لاحق کرین ہم ساتھہ اونکے اولاد اونکی پس کیا جاوے
ولد طفل میزان والدین مین اور ہووے فرد واسطے والدین کا اور قبول کرتا ہے حق تعالیٰ شفاعت آبا حق ابنا مین اور شفاعت ابنا کی حق آبا مین
بدلیل اپنی قول کے آیت اباؤکم و ابناءکم لا تدرون ایہم اقرب لکم نفعا یعنے باپ دادا تمہارے اور بیٹے تمہارے کون اونمین سے نزدیک تر ہے
تمہارے واسطے از روی نفع کے۔ قرطبی نے کہا احادیث بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہونچتا ہے ثواب عمل صالح کا
غیر اوسکے سے اور صحیح بخاری کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جو کوئی موا اور رہا اوسکے روزہ رکھے اوسے ولی اوسکا
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی حج کرے غیر اپنے سے حج کرے پہلے اپنی طرف سے پیچھے غیر کیطرف سے اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ اعتکاف کیا اور اعتاق اپنے بہائی عبد الرحمن کیطرف سے اور کہا سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میری مان مرگئی آیا تصدق کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا ہان کہا کونسا صدقہ فاضلتر ہے فرمایا پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ
اور کہا یہ واسطے ام سعد کے ہے اور عبد اللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تھا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے پس مرگئی اور وہ خانگی

پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو کہ جاوے اوسکی طرف سے **اور** مفسرین سے بعض نے کہا ہے کہ مراد انسان سے وان لیس للانسان الا ما سعی مین ابوجہل ہے **اور** بعض نے کہا مراد یا انسان اس جگہ جی سے زینت **اور** بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط **اور** بعض نے کہا ولید بن مغیرہ **اور** بعض نے کہا ہے کہ یہ اخبار ہے شرایع من قبلنا سے اور دلالت کیا ہے ہماری شریعت نے کہ انسان کو سعی اوسکی اور اوسکے غیر کی دونون ہین **اور** صاحب کشاف نے کہا ہے کہ سعی غیر کیونکر نافع نہین ہے اوپر سعی نفس اپنے کے ساتھ ہونے اوسکے مومن مصدق پس ساتھ اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیچ حکم سعی نفس کے واسطے ہونے اوسکے تابع اور قائم مقام ۔ اور بیچ سعی غیر نافع نہین وقتیکہ وہ عمل کرلے واسطے نفس اپنے کے ولیکن جو نیت کی غیر کے لیے موافق شرع کے وکیل اور قائم مقام اوسکا ہوا انتہی ۔ اسیطرح سے مواہب ومدارج و آثار النبوت مین **اور** تحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ ثواب قرات قرآن کے آیا پہونچتا ہے میت کو یا نہین اکثر اوسپر ہین کہ نہین **اور** مشہور مذہب شافعی اور مالک اور جماعہ حنفیہ سے یہ ہے **اور** اکثر شافعیہ اور حنفیہ اسپر ہین کہ پہونچتا ہے اور ساتھ اسیکے قائل ہین امام احمد بن حنبل بلکہ منقول امام احمد سے وہ ہے کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف و قرات قرآن و ذکر وغیر ذلک پہونچتا ہے ولیکن کہا ہے کہ قرات قرآن قبر کے اوپر بدعت ہے اور ذکر کیا ہے شیخ شمس الدین قسطلانی نے کہ صحیح وصول ثواب قرات ہے قریب و اجنبی وارث و غیر وارث سے جیسا کہ نافع ہے صدقہ اور دعا و استغفار باجماع **اور** امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تکملہ روضۃ الریاحین مین ذکر کیا ہے کہ شیخ عزالدین ابن عبدالسلام کو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین کہ ہم حکم کرتے تھے دنیا مین ثواب قرات میت کو نہین پہونچتا اب معلوم ہوا کہ پہونچتا ہے اور ثواب اوسکا پہونچا **اور** فتوی دیا ہے قاضی حسین نے کہ استیجار واسطے قرات قرآن کے قبر پر جائز ہے جیسیکہ استیجار اذان و تعلیم قرآن کے لیے ۔ اور چاہیے کہ دعا کرے میت کے لیے بعد از قرات اسواسطے کہ لاحق ہوتی ہے اور دعا بعد از قرات باجابت اور اکثر ہے از روی برکت کے **اور** ذکر کیا ہے شیخ عبدالکریم سالوسی نے اگر نیت کرے قاری ساتھ قرات اپنی کے کہ ہووی ثواب اوسکا واسطے میت کے نہین پہونچتا اسواسطے کہ نیت کرتا ہے پیشتر از تلاوت قرآن عبادت بدنی ہے پس غیر سے واقع نہین ہوتی لیکن اول پڑھا بعد ازان کہا وہ جو اوسے حاصل ہوا ہے اجر سے واسطے میت کے اور یہ دعا ہے بحصول اوس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہے میت کو **اور** کہا ہے کہ موضع قرآن موضع برکت ہے اور نزول رحمت ہے اور میت بیچ حکم زندہ حاضر کے ہے پس امید رکھا جاتا ہے اوسکے لیے نزول رحمت اور حصول برکت وقتی کہ بھیجے قاری ثواب اوسکے لیے **اور** ذکر کیا ہے صاحب عدہ نے اگر بنا کرلایا چشمہ یا کھودا کنوان یا لگایا درخت یا وقف کیا مصحف حال حیات اپنی مین یا کین یہ باتین غیر اوسکے نے بعد از موت اوسکی پہونچتا ہے ثواب اوسکا میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہے خبر مین اور مخصوص نہین حکم وقف مصحف کا بلکہ ملحق ساتھ اوسکے ہر وقف اور یہ قیاس تقاضا کرتا ہے جواز اضحیہ طرف میت سے اسواسطے کہ وہ ایک نوع صدقہ سے ہے ولیکن تہذیب مین کہا ہے کہ جائز نہین اضحیہ غیر سے بدون اذن و امر اوسکے اور ایسا ہی میت سے مگر اوس حال مین کہ وصیت کیا ہو ساتھ اوسکے **اور** تحقیق روایت کیا گیا ہے

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے اور ابی العباس محمد بن اسحق سراج سے
آیا ہے کہ ختم کیا ہے آنحضرت سے ستر ختم یعنی لیکن امام ثواب قرأت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں پہچانتے ہم اور نہیں کوئی امر واثر و
انکار کیا ہے اوسکا ایک جماعت نے اور کہا ہے کہ نہیں کیا یہ صحابہ نے اور بعض فقہای متاخرین نے مستحب کہا ہے اور بعضے اوسے بدعت جانتے ہیں اور
کہا ہے کہ آنحضرت غنی ہیں اوس سے اسواسطے کہ حضرت کے لیئے ثابت ہے اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت میں سے بلا اوسکے کہ نقصان ہووے اجر عامل کو کچھ نیز
امام شافعی نے کہا ہے کہ کوئی خیر نہیں کہ عمل کرتا ہے ایک امت اوسکی سے مگر یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل ہیں اوسمیں اور جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ
اونکے صحائف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں زیادہ اوسپر کہ عامل کو اجر سے ہے نا مضاعف کہ نہیں جانتا اوسے مگر خدا تعالی اور اسی قبیل سے ہے
وہ جو مشروع ہے نزدیک رویت کعبہ کے کہتے ہیں اللھم زد ہذا البیت تشریفا و تعظیما یعنے ای پروردگار زیادہ کر اس گھر کی تشریف و تعظیم یہ سب مذکور ہے مواہب
اور مدارج و آثار النبوت میں اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے من سن سنۃ حسنۃ فلہ مثل
اجر من عمل بہا یعنے نکالی راہ و روش نیک پس اوسکے لیئے ہے مانند اجر اوسکے ہے کہ عمل کیا اوسپر بعد از ترغیب تحریص امت کی اور تسنن سنت حسنہ کی فعل و کمال اتباع
اثبات اجور غیر متناہی ہیں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خصائص اس امت سے ہے کہ بہشت میں اوین پیش انبیاء امم سے روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں روایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا بہشت اوپر انبیاء کے جبتک
کہ داخل ہوئیں اور حرام کیا گیا امتوں پر جبتک کہ آوے میری امت اور آیا ہے کہ داخل ہونگے بہشت میں اوسمیں سے ستر ہزار بغیر حساب کے روایت
کیا شیخین نے اور نزدیک بیہقی و طبرانی کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وعدہ کیا میرے ساتھ پروردگار میرے نے کہ لاوے امت میری سے ستر ہزار کو بہشت
بحساب میں سوال کیا میں نے زیادتی کا پس دیا مجھے ساتھ ہر ایک کی ستر ہزار ستر ہزار اور حاصل کلام کا دیا ہے پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہیں دیا
اور امتوں کو جیسا کہ دیا ہے اونکے پیغمبر کو وہ جو نہیں دیا اور پیغمبروں کو اور وصل اوس اخص خصائص اور اشرف فضائل اور کمالات اور اعظم معجزات و کرامات
وتخصیص خدای عز وجل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فضیلت اسری اور معراج کے ہے کہ کسی شخص کو انبیاء و رسل سے ساتھ اوس تشریف کے عزت
و تکریم نہیں کیا اور جس جگہ کہ حضرت کو پہونچایا اور جو کچھ کہ حضرت کو دکھایا کوئی نہیں پہونچا اور نہیں دیکھا آیت سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من
المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیتنا یعنے پاک و منزہ ہے وہ کہ لیگیا بندے اپنے کو رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک
کہ برکت دیا ہم نے گرداگرد اوسکے تا دکھلاویں ہم اوسے آیتوں اپنی سے - اسری کہ لیجانا حضرت کا ہے مکہ سے مسجد اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اوسکا
کافر ہے اور اوس جگہ سے آسمان پر لیجانا کہ معراج نام اوسکا ہے ثابت ہے با حادیث مشہورہ کہ منکر اوسکا مبتدع اور فاسق و مخذول ہے اور
ثبوت جزئیات عجائب غرائب احوال کا با خبار آحاد ہے کہ منکر اوسکا جاہل و محروم ہے اور صحیح وہ ہے کہ وجود اسری و معراج سب بیداری میں بجسد شریف

اور جمہور علما از صحابہ و تابعین و اتباع و من بعدہم محدثین و فقہا و متکلمین اسپر متفق ہین اور متواتر ہین اوسکے ساتھہ احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ اور بعضے
یہ کہتے ہین کہ بروح تھا منام مین اور ایک جماعت اوسپر ہے کہ قضیہ متعدد تھا ایک وقت مین بیداری مین بجسد اور اوقات دیگر مین بمنام و بروح بعض
مکہ مین تھا اور بعض مدینہ مین اور باوجود اوسکے سب اتفاق رکھتے ہین کہ رویای انبیا وحی ہے کہ اونہین شبہ کو اوسمین اور بیدار رہتے دل اون کا
اوسمین اور پوشیدہ ہے چشم اونکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور و مراقبہ مین تا شاغل نہو وے کوئی چیز محسوسات سے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے
کہا کہ وقوع اوسکا نوم مین واسطے توطیہ و تربیت کے تھا جیسے کہ ابتدای نبوت مین رویای صادقہ دیکھتے تھے تا سہل و آسان ہو اونپر اوٹھانا ثقل وحی کا
کہ ایک امر عظیم ہے اور عاجز ہین اوسسے قوای بشریہ اسیواسطے معراج اول منام مین واقع ہوئی تا قوت و استعداد وصول اوسکا بیداری مین حاصل ہووے
بلکہ بعض قائلین اس قول کی کہا ہے کہ وقوع اوسکا منام مین پیش از بعثت تھا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ آنحضرت کی اسرات و معاریج ثابت تھے
اور بعضون نے چونتیس کہے ہین ایک اونمین سے بجسم تھا اور یقظہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتی ہے کہ اسری مسجد حرام سے مسجد
اقصی تک بجسد بیداری مین تھا اور معراج وہان سے سموات تک بروح منام تھا اور تحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری کی مدارج النبوت مین یہ ہے
کہ اشارہ قول حق سبحانہ لنریہ من آیاتنا معراج ہے یعنی مسجد اقصی لیگئے پھر وہانسے سموات لیجا کر آیات دکھائی اسواسطے کہ آیات ظہور عجائب
کرامات و معجزات سموات مین تھا نہ مقصود مسجد اقصی مین اور لیجانا اسری اقصی مین مبدا اوسکا ہے اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصی کو اور واقع مین اگر معراج
منام مین ہوتی استبعاد نکرتے اوسے کفار اور فتنہ مین نہ پڑتے ضعفا اور مومنین اور یہی وقوع ان سب وقایع اور قضایا کا خارج حد اور اطوار غیر متعارف سے
ہے نوم مین اور یہی اسری نوم مین اطلاق نہین کرتے اور جب اسری بیقظہ ہوا معراج کہ پیچھے اوسکے واقع ہوئی بھی بیداری مین ہووے اور کوئی دلیل
نہین ہے منام پر پیچھے اوس سے اور شبہہ قائلین کا بوقوع معراج منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ تعالی آیت وما جعلنا الرؤیا التی
اریناک الا فتنۃ للناس سے اور نگردانا ہمنے خواب کو جو دکھایا ہمنے تجھے مگر آزمایش لوگونکے لیے کہ بعض مفسرین نے اوسکو حمل اوپر قضیہ
معراج کے کیا ہے اور رویا نام رویت کا منام مین ہے اور جواب اوسکا وہ ہے کہ یہ رویا محمول اوپر رویای قضیہ حدیبیہ یا رویای واقعہ بدر ہے
اور کہا ہے کہ رویا بمعنی رویت بصر کے آیا ہے اور استشہاد لاتے ہین ساتھہ قول متنبی کے کہ کہا ہے مصرع ورؤیاک احلی فی العیون من الغمض
یعنے اور رویت اور دیکھنا تیرا شیرین تر ہے آنکھون مین چشم پوشی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ تسمیہ رویا بجہتہ وقوع اوسکے رات مین ہے اور وہ
کہ حدیث مین آیا ہے کہ خبر پایا فاستیقظت اس جگہہ بھی دلیل اوپر ہونے اسری و معراج کے منام مین نہین ہے جیسا کہ واقع ہوا ہے ثم استیقظت
وانا فی المسجد الحرام یعنی ہو گیا مین بیدار حالانکہ مین مسجد حرام مین تھا اور محققین نے کہا ہے کہ مراد باستیقاظ افاقہ و ہشیاری اور بحال خود
آنا ہے اوس حالت سے کہ سخت پکڑ لیا تھا حضرت کو مشاہدہ عجائب جبروت ملکوت سموات و ارض اور مشاہدہ ملا اعلی سے اور وجود دیکھنا آیات کی

آلٰہی اور انوار اسرار نامتناہی سے ولیکن تکلم کرنا اوس زبان تاویل اور اثبات اوسکے امکان کا ساتھ دلائل کلامیہ کے کہولنا اور گرفتار عقل اور حیلہای عقلیہ کا
ہونا مقام ایمان وعبودیت سے بعید ہے اور ہم مومنین کو کوئی دلیل ورای قول خدا اور رسول خدا کے نہین جو کچہ کہ اونسے سنا ایمان لائے ہم اور
بیشک وشبہ دل مین ٹہر گیا اور فرقہ اسی تقلید کہتے ہین اور اس بات کو نہین سمجہتے کہ یہ تقلید کیس شخص کی ہے یہ تقلید ایسے شخص کی ہے کہ ثابت ہے
تحقیق اوسکی بمعجزات باہرہ اور تقلید محقق عین تحقیق ہے اور حقیقت مین یہ تقلید نہین یہ اتباع صراط مستقیم ہے تم لوگ مقلد ہو کہ تقلید عقل کی کرتے ہو اور
عقل سکے کہے پر کہ ثابت نہین ہوئی تحقیق اوسکی باور کرتے ہو کہ تمام شکوک وشبہات اوسکی راہ مین ہین فلاسفہ خود در اصل منکر انبیا کے ہین اونسے
کیا کام اونکا پیغمبر اونکے عقل سے ہے ان متکلمان خانہ خراب کو کیا ہوا کہ باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفتگو اور شبہہ وجدل پڑی اگرچہ نیت مین
اونکی مخالفت فلاسفہ اور رد اونکے قول پر تہا لیکن سلوک راہ عقل مین پیرو اور موافق اونکے ہوئے اور گمراہ ہوئے اور اوروںکو بہی گمراہ کیا فضلوا
واضلوا واللہ الہادی یعنے بہکے اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنیوالا ہے **نظم** شاہ معراج جنی وافراست ٭ آنکہ بدین نیست مقر کافر است ٭ دستگہ سلطنت
این وصال ٭ نیست بپا مردی خیل خیال ٭ طبع مدار از معارج فرج ٭ لیس علی الاعرج فیہا حرج ٭ خلق چہ داند کہ مدام است این ٭ عشق شناسد کہ چہ دام است این
جام کشان ساغر جم می کشند ٭ خاک خوران درد شکم می خورند ٭ قصہ قوسین کجا وکمان ٭ نیست بیازوی کمان این کمان ٭ **نظم** ای زدہ شب
بگام اسری ٭ از حجرہ ملک تا باقصی ٭ از شوق ہوای پای بوست ٭ رفتہ دل سنگ صخرہ از جا ٭ بربام سپہر راندہ از شام ٭ چون صبح براق سدرہ پیما
جبریل ز سرعت رکابت ٭ واماندہ نشستہ پای برجا ٭ تو تاج لقدرآی نہادہ ٭ بر تارک لامکان ز نعلہا ٭ از جام مراد خوردہ ہر دم ٭ در بزم دنی مدام اوحی
دیدہ ہمہ رازہای پنہان ٭ در جام جہان نمای سبحان ٭ **نظم** ای بردہ قدمت بعرش محمل ٭ او رد ہنوز گرم منزل ٭ نیم شبان کان مہ گردون غلام
کرد بدولت سوی گردون خرام ٭ ولولہ در عالم بالا فتاد ٭ غلغلہ در گنبد مینا فتاد ٭ تق تق دہشت خیم خاستند ٭ ہفت ونہ خویش بیاراستند
ثابت وسیارہ در ان انتظار ٭ ماندہ زبیرون ودرون بیقرار ٭ روضہ براورد غبار بخور ٭ ساختہ جاروب زگیسوی حور ٭ حور براہ داشتہ چشم سیاہ
کردہ زدیدہ درم افشان راہ ٭ سدرہ طوبی سوئی بدر چنان ٭ سجدہ کنان در شب قدر چنان ٭ **فصل** بیان کہ حدیث معراج کو جمع کثیر نے صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہے بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات مین روایات مختلف آئی ہین اور مشہور اوس سے حدیث اولی ہے
کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے اور انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ سے لائے ہین اور
اس حدیث مین ذکر شق قلب نبوی اور دہونا اوسکا آب زمزم طشت ذہب مین اور پر کرنا حکمت وایمان اور رکہنا اوسکا سینہ شریف مین
اور التیام اوسکا واقع ہوا ہے اور شق صدر شریف چار مرتبہ ہوا - اول عہد طفولیت مین کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تہے - دوسرا دس
برس کی عمر مین کہ قریب بوقت بلوغ پہونچے تہے - تیسرے نزدیک بعثت کے - چوتہے اس وقت مین کہ وقت اسری تہا - تا بکمال طہارت وصفا

مستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہووے اور پر قیاس وضو و تطہیر ہے کہ پیش از نماز کرین کہ نمونہ معراج کا ہے اور یہ بھی ایک موافق و تیزی ہے
کہ حکما طبیعیین اس سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شق صدر و قلب موت ہے کہ حیات کے ساتھ جمع نہین ہوتی اور ارباب عقل تاویل کرین اور کہین کہ
مراد تطہیر و تلطیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لوث حدوث و امکان سے اور اہل ایمان تصدیق کرین بے تاویل و صرف ظاہر سے
اور کہین یہ سب اسباب عادی ہین اور خدا پر کوئی چیز محال نہین اور لانا طشت ذہب کا اور دہونا اوسمین ایک نوع تکریم ہے بسبب عرف و
عادت کے اور اشارہ ہے کہ حضرت مکرم و معظم ہین سب عوالم ہین اور رہ وہ کہ استعمال ذہب شریعت محمدیہ مین حرام ہے اور دار آخرت مین مومنون کے
واسطے خالصا ہووے باشارہ قول حق تعالی کے آیت قل ہی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ یعنے کہ وہ اون لوگون سے جو
ایمان لائے زندگانی دنیا مین خالص دن قیامت کے اور قضیہ اسری حقیقت مین عالم آخرت سے ہے یا یہ کہ استعمال و استمتاع مذہب بذاتہ حضرت سے
حاصل نہین ہوا بلکہ ملائکہ سے کہ غیر مکلف ہین ساتھ اوسکے یا یہ کہ احتمال ہے کہ یہ واقعہ پہلے حکم تحریم سے ہووے اور فی الحقیقت یہی ہے اسواسطے
کہ تحریم اوسکی مدینہ مین ہوئی ہے بعد قضیہ اسری کے اور حکمت دہونے قلب مقدس مین آب زمزم وہ کہا ہے کہ آب زمزم تقویت کرتا ہے قلب کو
پس دہویا قلب شریف کو تا قوی ہوا اوپر مشاہدہ عالم ملکوت کے اور بعض علمانے استدلال کیا ہے اوسپر کہ آب زمزم افضل ہے آب کوثر سے
کہ دہویا گیا قلب مکرم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساتھ افضل میاہ کے اور قول بعض کہ آب زمزم قریب و حاضر تہا اور آب کوثر بعید و غائب
نہایت ضعیف ہے اسواسطے کہ قرب و غنیمت یہان معقول نہین سب برابر ہے واللہ اعلم بعد ازان لائے جبرئیل علیہ السلام آپکے واسطے دابہ سفید کہ نام
اوسکا براق ہے نیچا خچر سے اور اونچا حمار سے کہ رکھتا تہا قدم کو باندازہ نظر ابیات اسپی از باد سبکپای تر + آتش از آب تن آسای تر
مرتع فردوس چراگاہ او + آئینہ خور خورد ماہ او + ظل قصورش شدہ ماوای خواب + حور زچاہ و قنش دادہ آب + بال و دم خویش چو برجی بگشاد
بر سر شب عنبر تر می فشاند + گرد شدہ مکہ وداع حرم + دیدہ زمزم شدہ وزان عین نم + از غم موئیش لیشب مشک بیز + اختر ہ سان شدہ حجر کند تیز + بر حرم مکہ
چو دامن فشاند + تا حرم قدس مقدس براند + منادی عنایت گوش جان مین یہ لطیفہ غیبیہ پہونچاتا ہے پس مقتضی حال و زمان اور مناسب عہد
و اوان یہ ہے کہ وظیفہ حرفیہ اس روز کا وصف شب معراج مین پڑہا جاوے اور ہیچ عرض جوہریان مجامع فضل و فصاحت او منبران اقالیم فہم و
بلاغت کے پہونچایا جاوے ا آرام و قرار شب مین حاصل ہے ب بہجت افطار شب مین ہے ت تجلیات آثار شب مین ث ثواب
ہزار ماہ شب مین ج جود عاشقان بے اختیار کے شب مین ح حلاوت طاعت ابرار شب مین خ خزائن عبادت اخیار شب مین د
دیرینہ تسبیح سبحان عالی مقدار شب مین ذ ذوق قرأت مقربان شیرین گفتار کا شب مین ر راحت متعطشان دیدار شب مین ز زینت تسکین
و قار شب مین س سودا و خواب ہیچ خلوت خانہ انکہون طالبان انوار کے شب مین ش شرف نزول قرآن گوہربار شب مین ص صلوت

وہست طول اسرا شب مین ص صباح ابد اثر سیہ ہای تو تارکرد از شب مین ط طرب راکبان و صاحبان شب بیدار شب مین ظ ظہور روشنائی آشنایان
بااعتبار شب مین ع عشرت مومنان روزہ دار شب مین غ غبطہ ہوا ہوس مشتاقان جمال پروردگار شب مین ف فتح و ظفر جانبازان
وفادار شب مین ق قافلہ نافلہ مخدوم مہاجر و انصار شب ستہے ک کفایت کار او طالب بزرگوار شب مین ہوا ہے ل لذت سیر و سلوک و اختیار
شب مین م معرفت حقائق و مرگ معنوی پوشیدہ و آشکار شب مین ن نور در قیامت از بیداری شب ہی او پر رخسار بردبار کے ہو و نگا
ہ وسیلہ تسنیم سلطان جبار کے شب مین ہ ہیبت ولباس اشرار شبتہ بظلمت شب ہے لا لائی تدبیر و تفکر صنایع کردگار شب سے ہی یمین سفر
احمد مختار بعالم افتخار شب مین نظم شب چیست چراغ جاودانی + از شعلہ شمع آن جہانے + شب برقع اطلس سیاہ ہست + بر چہرہ
شاہد سماء + در ظل شب است ہوش جان + سرمست مدام لن ترانے + باعاشق اشک ریز شب خیز + شب راست کرشمہ نہانے
ای دولت سین سرجانت + کز لذت شین شب بدانے اور حدیث مین آیا ہے پس سوار کیا گیا مین اور لیگیا مجھے جبرئیل آسمان پر اور
ظاہر اس حدیث مین معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تھے اور ہوا مین جاتے تھے جیسے کہ زمین پر چلا مین اور یہ بھی خارق عادات
ہے کہ بشر ہوا پر نہین جاتا اور خصوصًا بوقت سواری چارپایہ پر غرضکہ سب وسعت قدرت الٰہی مین ہے اور قدرت مقید نہین بجریان عادت اور
بعض روایات مین آیا ہے کہ اوس براق کے دو بازو تھے کہ اونکے ساتھ اوڑتا تھا اور حکمت بیچ بھیجنے براق کے تعظیم و تکریم حضرت محبوب
رب العالمین کی تھی جیسا کہ محب محبوب کے لیے گھوڑا بھیجے اور اخص خواص کہ محرم وانیس مجلس خاص کا ہے واسطے بلانے کے بھیجے اور
رات مین کہ زمان خلوت خاص ہے پوشیدہ بچشم اغیار سے بلا وے اور حکمت ہونے براق مین ہیئت ترکیبی سے اور طبیعت حمار سے اوپر
شکل فرس کے اشارہ ہے کہ بلانا مسلم و امن مین تھا نہ حرب و خوف مین اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتھ وقوع اسراع شدید کے ساتھ
دابہ کے کہ موصوف نہین ہے اوسکے ساتھ عرف و عادت مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ جب حضرت نے پاے مبارک رکاب مین رکہا
براق نے سرکشی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہوا تجھے کہ سرکشی کرتا ہے تو سوار نہین ہوا تجھپر کوئی گرامی تر محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر بیٹھا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی پیٹھ پر بیٹھے اور یہ سخن دلالت
کرتا ہے اسپر کہ براق آمادہ تھا واسطے سواری انبیا علیہم السلام کے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر نبی کو براق تھا اور براندازہ قدر و مرتبہ اوسکے
جیسا کہ روایات مین آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آتے تھے سوار اوپر براق کے بیت المقدس سے مکہ مین واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے
اور گویا اشارہ جبرئیل کا بجنس براق کے ہے واللہ اعلم اور وجہ استصعاب براق یا اس جہت سے ہے تھی کہ ہرگز کوئی اوسپر سوار نہوا تھا
یا جہت بعد عہد سے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ استصعاب براق بجہت ناز و طرب و افتخار تہا نہ بطریق استبعاد و سرکشی اور کہتے ہین

کہ رکاب براق کی جبرئیل کے ہاتھ میں تھی اور زمام میکائیل کے ہاتھ میں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تھے اور اور شاید کہ
اول رکاب میں ہووین بعد ازان اثنای راہ میں محبت و عنایت حضرت نے یہ اقتضا کیا ہو کہ اونہین ردیف اپنا کر لیا یا پہلے ردیف ہوں
ازان بعد برعایت طریقہ ادب اور تکریم آنحضرت اتر لیے ہوں واللہ اعلم اور ایک روایت میں آیا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسے
علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہے تھے اپنی قبر میں پس کہا اشہد انک لرسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہوں میں بدرستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہے اور جو
انبیا زندہ ہیں اپنی قبرین خدا کے نزدیک تعبد کرتے ہیں جیسیکہ ذکر کرتے ہین اہل جنت جنت میں بی آنکہ مکلف ہوں ساتھ اوسکے بعد ازان
گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ میں اوپر اقوام و طوائف انام کے نیکوں اور بدوں سے کہ عالم برزخ و مثال میں ساتھ آثار
و ثمرات و افعال احوال اپنے کے مشغول و گرفتار ہیں اور ذکر اوسکا طول رکھتا ہے بعد ازان پہونچے بیت المقدس میں اور باندہا براق کو
ساتھ حلقہ باب مسجد کے کہ اب اوسے باب محمد کہتے ہیں پس آئی مسجد میں اور پڑہیں دو رکعت کہ ظاہرا یہی دو رکعت تحیۃ المسجد ہوں اور حاضر ہوئے
ملائکہ اور متمثل کی گئیں ارواح انبیا آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک اور ثنا کہی خدا کے لیے اور درود بہیجی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور اعتراف و اقرار کیا سب نے ساتھ فضل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اذان کہی اور تکبیر واسطے نماز کے اور مقدم کیا محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو پس آنحضرت نے امامت فرمائی اور سب انبیا اور ملائکہ نے آپکا اقتدا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ یہ نماز نفل تھی یا فرض
اور اگر فرض تھی نماز عشا تھی یا صبح اور ظاہر اسیاق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنا بیت المقدس میں پیش از عروج باسمان ہووے
پس نماز عشا تھی اور اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے یہ قضیہ بعد از نزول ہے نماز صبح ہووے شیخ کبیر عماد الدین ابن کثیر کہ اعلم
علمای حدیث و تفسیر سے ہیں کہا ہے کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا انبیا کے ساتھ پیش از عروج و بعد ازان دونو حال میں تہا اور جب باہر آئے
حضرت مسجد سے لائی جبرئیل ایک ظرف خمر اور ایک ظرف لبن اور تخییر کیا کہ ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لبن کو۔ کہا جبرئیل نے اختیار فرمایا آپ نے فطرت کو اور مراد فطرت سے اس جگہہ دین اسلام ہے اور استقامت
اوسپر اسواسطے کہ شیر اسہل و طیب و طاہر و سائغ ہے پینے والونکو جو کوئی خواب میں دیکھے کہ شیر پیتا ہے تعبیر اوسکی وہ ہے کہ علم دین پاوے
بخلاف خمر کہ ام الخبائث اور جالب انواع شر ہے خال و بال ہین اگرچہ اوسوقت میں مباح تھی اسواسطے کہ قضیہ اسری مکہ میں تہا اور تحریم
خمر مدینہ میں لیکن انجام کار حکم اوسکا حرمت تہا اور حدیث ابن عباس میں دو قدح آئی ہیں ایک لبن سے اور دوسرا عسل سے اور
ایک روایت میں تین ادانی لبن و خمر اور ذکر عسل نعین کیا۔ اتیان آن اوانی کا متصل وصول سدرۃ المنتہی بہی آیا ہے تصریح کیا
اسے حافظ عماد الدین کثیر نے اور تحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ پر تخفیف صلوۃ میں پچاس سے ساتھ پانچ کے

اور کہا ہے کہ یہ رحمت تخصیصی موسیٰ علیہ السلام سے اس امت مرحومہ کے اوپر بجہت اوسکے تھی کہ موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں صفات امت کی پڑہین تہین اور ارزو کی کہ اونہین میری امت گردان حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوویگی اس ارزو کو قطع کر پس کہا مجہے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان **وصل** ازان بعد برداشتہ ہوے آنحضرت طرف سدرۃ المنتہیٰ کے کہ اوسی طرف منتہی ہوتے ہین اعمال و علوم خلق کے اور اوسی جگہہ سے اوترتا ہے امر اور لیے جاتے ہین احکام اور اوسکے نزدیک وقوف کرتے ہین ملائکہ اور کسیکو مجال تجاوز و عروج اوس سے نہین اور اوسیطرف منتہی ہوتا ہے جو کچہ صعود کرتا ہے عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہے عالم علوی سے اور تجاوز نہین کیا اوس مقام سے کسینے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور باز رہے اور جدا ہوے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا ای جبرئیل یہ کیا جگہہ باز رہنے اور جدا ہونیکی ہے یہ وہ جگہہ نہین کہ دوست دوست کو تنہا چہوڑے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار سر انگشت نزدیک ہو نہین سوختہ ہو نہین **ابیات** بگفتا فراتر مجالم نماند + بماندم کہ نیروے بالم نماند + اگر یک سر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم

بعض روایات مین ایا ہے کہ آنحضرت نے کہا جبرئیل علیہ السلام کو اگر تمہین کچہ حاجت ہو کہو تا بحضرت رب العزت عرض کرون جبرئیل نے کہا حاجت میری وہ ہے کہ درخواست و خواہش کرو درگاہ حق سے کہ فراخ کرو نہین بازو اپنے اوپر صراط کے قیامت کے دن تا اوسپر امت تمہاری گذرے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ آسمان ششم مین ہے **اور** دوسری روایت مین ساتوین آسمان مین ہے **اور** تطبیق بین الروایتین یہ ہے کہ بیخ اوسکے آسمان ششم مین ہے اور شاخین آسمان ہفتم مین **اور** وجہ تسمیہ سدرہ کہ معنی کنار ہے مفوض و موقوف بر علم شارع کے ہے **اور** کہتے ہین کہ اس درخت مین تین طرح کی منفعت ہے ظل ممدود و طعم لذیذ و رائحہ طیب اور بمنزلہ ایمان کے ہے کہ جمع کرتا ہے قول و نیت و عمل ظل بمنزلہ عمل کے ہے اور طعم مشابہ نیت اور رائحہ بمنزلہ قول کذا قالوا **اور** ہوسکتا ہے کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان مین جیسکہ لگائے جاتے ہین زمین مین **اور** قدرت شامل ہے جیسا کہ اور درخت زمین مین لگائے جاتے ہین یہ درخت ہوا مین ہو جیسے کہ سیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا مین **اور** ہوسکتا ہے کہ مغروس ہو تراب مین جیسکہ درخت جنت کے اور درخت کا بہی احتمال ہے کہ مغروس نہو اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو جاننا چاہیے کہ سدرۃ المنتہیٰ سے چار نہرین نکلی ہین دو باطن مین اور دو ظاہر مین دو باطن کی بہشت مین جاتی ہین اور ظاہر نیل و فرات ہین **اور** حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نہرین جنت سے ہین نیل و فرات و سیحان و جیحان پس بعضے کہتے ہین کہ ہونا انکا جنت سے باین معنی ہے کہ منافع و ثمرات اونکے دائم و بسیار ہین واللہ اعلم **اور** احوال نیل مین جو کہ عجائب و غرائب لکہے ہین عقل اونمین حیران ہے **اور** نہرین ماء و لبن و عسل و خمر جدا ہین کہ بہشت مین جاری ہین جیسا کہ منطوق قرآن عظیم کا ہے **اور** روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگئے ایک

نہر ہین اور پتھر اوسکی ہین یاقوت و زمرد کے جاری ہے اور اوانی اوسکی ذہب و فضہ و یاقوت و لولو و زبرجد کے ہین اور پانی اوسکا صفید زیادہ دودہ سے اور شیرین زیادہ شہد سے **اور** حدیث ابی سعید مین آیا ہے کہ بہشت مین جاری ہوتا ہے ایک چشمہ کہ اوسے سلسبیل کہتے ہین کہ نکلتی ہین اوس سے دو نہرین ایک کو کوثر کہتے ہین دوسری کو نہر رحمت اور یہ وہ نہر ہے کہ جسوقت عقبات دوزخ سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلین جب اوسمین پڑین اوس وقت تر و تازہ ہو جائین **اور** سدرة المنتہی کو انوار نے پوشیدہ مانند ملخ و پروانہ کے طلا سے اوپر ہر ایک کے ایک فرشتہ ہے اور وصف اس مقام کا باہر حد قیاس عقل سے ہے **اور** اس جگہ بہی آیا ہے کہ واسطے آنحضرت کے اوانی ہین خمر و لبن و عسل سے پس اختیار فرمایا لبن کو جیسا کہ بیت المقدس مین معلوم ہوا **اور** درمیان ہی نماز پڑہی انبیا کے ساتھہ اور امامت کی جیسی کہ بیت المقدس مین ہے بعد از آن دکہایا گیا حضرت کو بیت المعمور اور اوٹہایا گیا اوس سے پردہ پیر دیسے یہی ہے لفظ حدیث کا ثم رفع الی البیت المعمور اور تفسیر کیا اوسے ان معنون کے ساتھہ کو درمیان اوسکے اور بیت المعمور کے عوالم تہے کہ قدرت اوپر ادراک اونکی نہتی پس اوٹہایا گیا حجاب اور رفع کیا گیا اور لایا گیا بیچ بصر و بصیرت حضرت کے تا دیکہا اوسے اور بیت المعمور ایک مسجد ہے محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر گرے اوپر کعبہ کے **اور** کہتے ہین یہ وہ گہر ہے کہ بہیجا گیا واسطے آدم علیہ السلام کے بعد از ہبوط اور اوٹہایا گیا از ان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و مرتبت اوسکی اوپر آسمان کے مانند خانہ کعبہ کے ہے زمین مین اور طواف کرتے ہین آدمی اور نماز پڑہتے ہین وہان ملائک جیسے کہ طواف کرتے ہین کعبہ کو آدمی اور آتے ہین بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین آتے اوسطرف پہر دوسری مرتبہ اور دوسرے دن پہر ستر ہزار اور آتے ہین کہ نہین آئے اس سے پہلے **اور** یہی حال ہے جس روز سے کہ پیدا کیا ہے ابد تک اور یہ دلیل ہے اوپر عظمت قدرت پروردگار تعالی و تقدس کے اور کوئی خلق عظیم تر اور بیشتر ملائکہ سے نہین **اور** روایت ہے کہ نہین آسمانون اور زمینون مین جگہ ایک بالشت کی مگر وہ کہ رکہی ہے فرشتون نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہین کوئی قطرہ دریا سے مگر وہ کہ موکل ہے اوسپر فرشتہ **اور** آیا ہے کہ آسمان مین ایک نہر ہے کہ اوسے نہر الحیوة کہتے ہین آتی ہین جبرئیل علیہ السلام وہان ہر روز اور نہاتی ہین اوس نہر مین پہر باہر آتے ہین اور جہاڑتے ہین پر و بال اپنے اور جدا ہوتے ہین اوس سے ستر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہے پروردگار تعالی ہر قطرہ سے فرشتہ پس یہی فرشتہ ہین کہ نماز پڑہتے ہین بیت المعمور مین اور پہر دوبارہ اوسطرف نہین آتے۔ اسیطرح سے مواہب اور آثار النبوت مین **اور** نقل کیا ہے امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول حق تعالی مین ویخلق مالا تعلمون یعنے پیدا کرتا ہے وہ چیز کہ تم نہین جانتے + عطا و مقاتل و ضحاک کہ ائمہ تفسیر ہین روایت کیا ہے ابن عباس سے کہ کہا داہنی عرش کی ایک نہر ہے نور سے باندازہ ہفت آسمان و ہفت زمین و ہفت دریا کے اور جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے ہین اور زیادہ کرتے ہین نور پر نور اور جمال پر جمال اپنا اور جہاڑتے ہین پر اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ہر قطرے کہ گرتا ہے اوسکے پر سے کئی ہزار فرشتے قیامت تک **اور** روایت کیا گیا ہے کہ اوس جگہ فرشتے ہین کہ تسبیح کرتے ہین خدا تعالی کی اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ساتہہ تسبیح کے فرشتہ واسطے اوسکی

شی قدیر ہے اور حق تعالی ہر چیز پر قادر ہے ۔ صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ یہ باعداد اون فرشتون کے ہین کہ واسطے تعقب کے ہین اور ریاسا
اون ملایک سے کہ موکل اوپر نباتات اور ارزاق اور حفظ اور موکل اوپر تصویر بنی آدم اور ملایک کہ نازل ہوتے ہین سحاب مین اور فرشتے الکتبین ہین
حسنات لوگون کے جمعہ کے دن اور خزنہ جنت اور فرشتے کہ آتے ہین تعاقب لیکن و نہار تا ضبط کرین اعمال بندون کے رات اور دن مین اور فرشتے زایرین
کہ اوپر قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہین اور مخلوق کرتے ہین اوسے اور وہ کہ آمین کہتے ہین اوپر قرات مصلی کے اور وہ کہ کہتے ہین
ربنا ولک الحمد اور وہ کہ دعا کرتے ہین منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہین عورتون چھوڑان جامہ خواب مرد کو اور اوپر ہر ایک کے اسما ہونے
فرشتے ہین کہ ہر طایفہ کو تسبیح جدا ہے اور آیا ہے کہ ہر فرشتے کو حملہ عرش سے مونہہ مین جیسا ملین کہ مشتبہ نہین ہوتے بعض بعض کے ساتھ اور
اگر ایک فرشتہ پھیلاوے بازو اپنا ڈہانک لیوے دنیا کو پر و بازو اپنے سے اور حملہ عرش اللہ فرشتے ہین ساتھ اس عظمت و بزرگی کے
کہ مسافت نرمہ گوش سے دوش تک اونکی دو سو برس کی راہ اور ایک روایت سے سات سو برس کی اور کتاب العظمہ مین کہ ابی الشیخ کی ہے
وہ چیزین ذکر کی ہین کہ اعجب العجایب سے ہین اور اسی جگہ سے عظمت و کبریائی خالق تعالی کی تصور کرنا چاہیے اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب معود کیا مین اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم خلیل کو دیکھا مین کہ تکیہ ساتھ بیت المعمور کے بیٹھے ہین اور ہمراہ
اونکے ایک قوم ہے خوشرو پس سلام کیا مین اوپر اور سلام کیا اونہون نے مجہ پر اور اپنی امت کو دو قسم پایا مین ایک جماعت لباس سفید
رکھتی ہین مثل قرطاس اور ایک گروہ لباس چرکین پس آیا مین ساتھ اوس کہ لباس سفید رکھتے تھے بیت المعمور مین اور محجوب رہے جو
کہ لباس چرکین رکھتے تھے پس نماز پڑھی مین بیت المعمور مین اور اونکے ساتھ کہ لباس سفید رکھتے تھے اور سفیدی جامہ کنایہ حسن اعمال سے ہے
اور آیا ہے کہ فرمایا کہ نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکھی مین سفید رو خوش رنگ مانند قرطاس کے اور دوسری کہ اونکے رنگون مین تیرگی تھی
پس آئی وہ قوم ایک نہر مین غسل کیا پس اونکے رنگون سے کچھ خالص ہوا پھر دوسری نہر مین آئی اور خالص ہوئے اور اونکے رنگ تمام مثل ہم
قوم کے سفید رو خوش رنگ تھے پس پوچھا آنحضرت نے وہ سفید رو کون لوگ ہین اور یہ تیرہ رنگ کون اور یہ نہر کہ بیٹھا ہے کون ہے اور
یہ نہرین کہ جن مین نہائی کیا ہین حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ مرد باپ تمہارا ہے ابراہیم علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہے کہ نہ ملایا
ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہین کہ خلط کیا اعمال صالحہ کو ساتھ اعمال بد کے لیکن توبہ کی اور رحمت فرمائی حق تعالی
اونپر یہ نہرین اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعمت اور ثالث نہر شراب طہور ہے بعد ازان بالا تر گئے اور اوس جگہ پہونچے کہ سنی جاتی تھی آواز اقلام کہ
کتابت کرتے تھے ساتھ اوسکے فرشتے اقدار الہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الہی قدیم ہے ولیکن کتابت اوسکی حادث اور کتابت لوح محفوظ
کہ کائنات اوسمین ثبت ہین پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہے و جف القلم بما ہو کائن یعنی خشک ہوا قلم ساتھ اوس چیز کے کہ ہونیوالی

اشارہ ہے ساتہہ اوسکے ولیکن یہ کتابت صحف ملائکہ مین مثل فروع منتسخ ہے اوس اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان مین اور دیگر ایام و لیالی مین
لکہتے ہین اور محو اثبات اوسمین جاری ہوتا ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت یعنے نابود کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے اور ثابت رکہتا ہے - عبارت
اوس سے ہے جیسا کہ آثار مین آیا ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے ابن قیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقلام بارہ ہین اور متفاوت
ہین درجہ اور رتبہ مین اعلی و اجل قلم قدر ہے کہ لکہا ہے پروردگار جل و علی نے ایا ان مقادیر خلائق کو جیسے کہ سنن ابی داود مین عبادۃ الصامت
سے آیا ہے کہ کہا سنا مینے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے اول ما خلق اللہ القلم یعنے اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہے - کہا
قلم کو لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا لکہہ مقادیر خلائق قیامت تک پس یہ قلم اول اقلام ہے اور اجل اوسکا او تحقیق کہا ہے سبقون ذی جلال تقسیم
کہ یہ قلم ہے کہ سوگند کہائی حق تعالی نے ساتہہ اوسکے - ثانی قلم وحی ہے - ثالث قلم توقیع بین اللہ و رسولہ - رابع قلم طب کہ جو حفظ ابدان
ساتہہ اوسکے متعلق ہے - خامس قلم توقیع ملوک اور اونکے نائبون کا کہ اوسکے ساتہہ اصلاح کیجاتے ہین امور ممالک - سادس قلم
حساب ہے کہ ضبط کیا جاتا ہے ساتہہ اوسکے مال مستخرج و مصروف اور مقادیر اوسکی اور یہ قلم ارزاق ہے - سابع قلم حکم کہ ثابت کیجاتے ہین
ساتہہ اوسکے حقوق اور جاری کیےجاتے ہین اوسکے ساتہہ فرمایا - ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکہی جاتی ہین اوسکے ساتہہ حقوق - تاسع
قلم تعبیر اور وہ کاتب وحی منام اور تفسیر و تعبیر اوسکی کا ہے - عاشر قلم تواریخ عالم اور وقائع اوسکا ہے - حادی عشر قلم لغت اور اوسکی تفاصیل کا
ثانی عشر قلم جامع اور وہ قلم رد اوپر مبطلین اور دفع شبہات محرفین کے - بعد ازان دکہائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ جیسیکہ
مذکور ہین کتاب و سنت مین پس دیکہا بہشت کو کہ مظہر رحمت الہی ہے اور دوزخ محل غضب حق تعالی اور کہولا گیا بہشت اور بند کیا دوزخ
پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل مین اور وہ ہو گئے بین الاثنین کون وحدت کی ظاہر و باطن حضرت سے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ کہالیا
آپ کو اوپر ایک درخت سے درختون بہشت سے کہ تہا بہشت مین کوئی درخت احسن و اطیب اوس سے کہایا سیب اوسکا جو نطفہ ہوا صلب حضرت مین
اور جب پہنچے اسے زمین پر مواقعت فرمائی ساتہہ خدیجہ کے پس باردار ہوئین ساتہہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس جگہ اشکال صحیح ہے
کہ ولادت حضرت فاطمہ کی پیش از نبوت بتشبات ہے برس کچہہ اوپر ہے اور اسری بعد از نبوت مگر وہ کہ التزام کرین کہ آنحضرت کو پیش از نبوت بہی اسری تہا مقام
مین ہو وسے اور یہ حکایت اوس مقام کی ہے آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت مین لائی ہون اسرے اور یہ واقعہ دیکہا ہے ولیکن ذکر اوسکا
بیچ قضیہ اسرے کے درست نہو وسے واللہ اعلم و فصل اور جب رویت آیات الہی اور رویت اونکی مشہد غیب و شہود مین پہنچی اور عیاں سے
انقطاع قبول کیا اور تنہا رہے اور کوئی فرشتہ اور انیس آپکے ساتہہ نہ رہا اور ہنوز حجاب ہای نورانی کہ ستر تہے اور ہر حجاب پانچسو برس
کی راہ تہا در پیش رہے اور سب حجاب بامداد و اعانت حق جل و علی قطع کیے حیرت و دہشت جلال و عزت کبریا سے پیش آئے اور منادی نے

بحوالہ قصص العلماء جلد دوم

بلغت ابی بکر صدا دی کہ قف یا محمد فان ربک یصلی یعنے ٹھہر ای محمد پس بدرستی پروردگار تیرا نماز ادا کرتا ہے حضرت تفکر مین گئے کہ یہ آواز ابی بکر کی کہان
سے آئی اور انس کہ ساتھ اوس آواز کے پایا باہر آئے وحشت و تحیر سے کہ حاصل ہوا تھا پس حضرت پروردگار سے ندا آئی ادن یا خیر البریہ ادن
یا احمد ادن یا محمد یعنی پاس آ ای بہترین خلائق پاس آ ای احمد پاس آ ای محمد پس نزدیک کیا مجہے اپنے ساتھہ میرے پروردگار نے اور ایسا ہوا
جیسے کہ فرمایا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یعنے نزدیک ہوا پس نیچے آیا پس تھا بعد فاصلہ دو کمان کا یا کمتر - اور پوچھا مجھسے میرے پروردگار نے
کچہ پس مین جواب نہ دی سکا پس رکہا دست قدرت اپنا درمیان دو شانون میرے کے پس ٹھنڈک و بی تحدید پس پائی مینے خنکی اوسکی اپنے سینہ مین
پس دیا مجہے علم اولین و آخرین - اور جمیع انواع علم تعلیم فرمائے - ایک علم تہا کہ اوسکے کتمان کا مجھسے عہد لیا کہ کسی سے نکہون مین اور
کوئی شخص طاقت برداشت اوسکی نرکہے میرے سوا اور ایک علم دوسرا کہ مخیر کیا اظہار و کتمان اوسکے مین اور ایک علم تہا کہ امر کیا مجہے
ساتھہ تبلیغ اوسکے تمام عام و خاص میری امت سے پس کہا آنحضرت نے ای پروردگار میرے متوحش ہوا مین پہلے قدم اپنے سے تیرے پاس ناگاہ
ندا سنی مینے ساتھہ لغت کہ مشابہ لغت ابی بکر کہ ہے کہتا ہو قف فان ربک یصلی پس تعجب کیا مینے اس سے کہ ابو بکر یہان کہان سے پہونچا اور پروردگار
میرا دنیا سے نماز ادا کرنے سے حکم ہوا کہ مین بی نیاز ہون نماز پڑہنے سے واسطے دوسرے کے اور مین کہتا ہون سبقت رحمتی علی غضبی یعنی پیشی کیگی
رحمت میرے نے غضب پر میرے - پڑہ ای محمد یہ آیہ ہو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما یعنے وہ خدا
ایسا ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے تمپر اور فرشتے اوسکی تاکہ نکالے تمہین تاریکیون سے طرف روشنی کی اور مومنون پر مہربان ہے پس رحم کرنا خدا کا ہے پس
صلوات میری رحمت ہے تمپر اور تیرے امت پر اور سنوانا میرا تجہے آواز یار تیرے کی کہ ابی بکر ہے اوس واسطے ہے کہ تا انس پکڑے تو اور بحال خود
آوے تو اوس مقام پر ہیبت سے ای محمد اور رجب چاہا تہا مینے کہ کلام کرین ہم تیرے بہائی موسی کی ساتھہ پس بکڑا اوسے ہیبت عظیم نے
پس پوچہا مینے اوس سے وما تلک بیمینک یا موسی یعنے اور کیا ہے یہ داہنے ہاتہہ مین تیرے ای موسی پس حاصل ہوا موسی کو انس
ساتھہ ذکر عصا کی اور بحال ہوا - ایسے ہی تو ای محمد چاہا مینے کہ انس پکڑے ساتھہ آواز یار اپنے کے کہ وہ انیس تیرا ہے دنیا و آخرت مین پس
پیدا کیا مینے فرشتہ کو اوپر صورت ابی بکر کے کہ نداکرے تجہے بلغت اوسکے تا زائل ہووے استیحاش تجہے اور لاحق نہووے ہیبت سے کچہ کہ
باز رکہے تجہے سمجہنی اوس چیز کے سے کہ چاہا ہے مینے تجہے - بعد ازان پوچہا حق تعالی نے کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل کی کہ تجہسے چاہی تہی
کہا مینے ای خداوند تو خوب جانتا ہی اوسے - فرمایا قبول کی مینے حاجت اوسکی لیکن اوس شخص کی حق مین کہ تجہے دوست رکہے پس بہیجا گیا
میری واسطے رفرف سبز کہ غالب تہا نور اوسکا اوپر نور آفتاب کی پس چمکی اوس نور سے میری آنکہہ اور رکہا گیا مین اوپر اوس رفرف کے اور اوٹہایا
گیا مین تا پہونچا مین اوپر عرش کے پس دیکہا مینے ایک امر عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکرسکین پس نزدیک ہوا میرے ساتھہ ایک قطرہ عرش سے

اور پڑا میری زبان پر پس چکھا مینے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھنے والے نے شیرین زیادہ اوس سے اور حاصل ہوئی مجھے خبر اولین اور آخرین کی اور روشن
کیا دل میرا۔ اور ڈھانکی نور عرش نے بصر میری پس دیکھا مینے سب چیز کو اپنے دل مین۔ اور دیکھا مینے پیچھے سے جیسا کہ دیکھتا ہون مین آگے سے
اور یہ رفرف بساط کو کہین اور اصل مین اوس بساط کو کہین کہ رقیق ہو دیبا سے اور اوسکے سوا اور جاننا چاہیے کہ یہ دنو و تدلی کہ مذکور ہوے
اور تعبیر کیا گیا اوس سے ساتھ قاب قوسین او ادنی کے اور مذکور رہے احادیث معراج مین غیر دنو و تدلی کی کہ مذکور سورۂ والنجم مین ہے کہ وہ نسبت
ساتھ رویت اور نزدیکی جبرئیل کی ہے ساتھ قول برگزیدہ کا اور سیاق و سباق آیۂ کریمہ ظاہر ہے اوسمین اور بعضے اوپر رویت و قرب حق تعالے
کے بھی حمل کرتے ہین جیسا کہ کتابون تفسیر مین مذکور ہے اور تمام ترین کمال ادب اور بزرگ داشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی
اور رعایت سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور موافقت بینائی اور بصیرت کا وہ کہ جو ظاہر ہوئی ان کرامات و آیات کے
ساتھ کسی ایک کے اوسمین توجہ اور التفات نفرمایا اور دیدہ خواہش و رغبت نکھولا جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا مازاغ البصر وما طغی یعنی نہ کج
ہوئی چشم اور نہ حد سے گذری جیسا کہ نوکر بارگاہ سلطانی مین نگاہداشت آداب کرتے ہین اور یہ کمال ہے کہ سوا ہی کاملترین بشر اور سید
و سرور انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس اوسپر ہے کہ جب بمقام عالی اقامت کرین مقام اعلی کو مستطلع
و مستشرف ہوتی ہین جیسا کہ کلیم جب بمقام مناجات و تکلیم پہونچے طالب رویت ہوے اور یہ ایک نوع سکر و انبساط سے ہے کہ مقام قرب مین
رعایت ادب سے دور پڑتا ہے اور سید و سرور ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مقام قرب مین مقیم کیے گئے اوسکا حق وفا کیا اور باوجود
قربت التفات نکیا بصر نے بجز اوس چیز کے کہ اقامت ہوئی اوسمین اور ارادہ و خواہش وری اوسکی نفرمایا اسیواسطے بجمیع مرادات و مراتب
و درجات کہ اقصے اور اعلی اوسکا رویت حق ہے اور اقامت فیما اقام اللہ اعلی مقامات اہل صحو و ارباب تمکین کا ہے فائز ہوئی اور فرمایا
ما کذب الفواد ما رای یعنی دروغ نجانا دل نے وہ جو دیکھا آنکھ نے بصر و بصیرت دونون متوالی و متصادق ہوئی جو کچھ کہ بچشم دیکھا دل نے اوسکی
تصدیق مین ارتیاب نکیا سب حق و تصحیح تھا پس پہونچے آنحضرت بکمال کہ سبقت لیگئے اولین و آخرین کے اوپر اور ہوئی مقتدا انبیا و مرسلین کے
اور مستقیم ہوسے صراط مستقیم پر دنیا و آخرت مین آیت ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم یعنی یہ فضل خدا کا ہے دیتا ہے
جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے۔ اور فرمایا آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنی وحی بھیجی طرف بندے اپنے کے جو وحی بھیجی
تمام علوم و معارف اور حقوق و بشارات و اشارات اور اخبار و آثار اور کرامات و کمالات حیطۂ اس ابہام مین داخل ہین اور کثرت عظمت اونکی
سبب ہے کہ مبہم لایا اور بیان نکیا اشارہ اسواسطے کہ علم کسیکا بجز علم علام الغیوب اور رسول محبوب کا اوسپر محیط نہین ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا
یا وہ جو مقابلہ اور محاذات روح اقدس حضرت سے اوپر بواطن بعضے اکمل اولیا کی کہ بطریقہ اتباع حضرت کے مستفید اور روشن ہین چمکا واللہ اعلم

وصل اور جب چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مراجعت فرماوین طرف اس عالم کی کہا خداوند ظاہر قادر کو سفر سے تحفہ ہوتا ہے میری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہے فرمایا تبارک وتعالی نے مین اونکے واسطے کافی ہون مدت حیات ممات اور قبور ونشور مین سب حال مین مدد معین اونکا ہون پس خوشحال تمہارا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت تمہاری لیے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اور جب رجوع فرمایا آنحضرت نے اسری سے اور صبح ہوی بیان کیا لوگون کے روبرو۔ مرتد ہوئی ایک جماعت ضعیف ایمانون سے اور دوڑے بعضے مشرک طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کہا کچہ تمہین خبر ہے اپنے یار کی کہ کیا کہتا ہے مجھے آج رات طرف بیت المقدس کے لیگئے کہا ابو بکر نے آیا تحقیق کہتا ہے وہ یہ بات کہا البتہ اور بہ تکرار کہتا ہے کہا پس جو کچہ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے ایمان لایا مین ساتہ اوسکے کہا تصدیق کرتا ہے تو اوسکو کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح بیابان آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہون مین اوسے دور تر مین اوس سے اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا مین اور پہر آیا مین باور کرون مین کیا جای بیت المقدس پس اوسیدن سے اوسکا لقب صدیق ہوا پس آئی ابو بکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا حدیث کرتے ہو تم یا رسول اللہ ساتہ انکے خبر بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف بیت المقدس میرے سامنے بیان کرو کہ مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابو بکر صدیق نے مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول اللہ ہو اور حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچہا بیت المقدس کی در کتنا ہے فرمایا آپ نے کہ مینے نہین گنا تہا اب کہ مرفوع ومکشوف ہوا میرے اوپر گنا مینے اور خبر دی مینے اور لائی ہین کہ آنحضرت نے جسوقت رجوع کیا سفر اسری سے گذری ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اوٹہایا تہا اور اوسمین دو غرارے تہے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اوٹہای مین مقابل شتر کے لانے ڈرتا اور بہاگتا پس گر دلایا اوسے ایک اونمین سے کہا حضرت نے پس سلام کیا مینے اونکے اوپر کہا کہ یہ آواز محمد کی ہے پس آئے مکہ قبیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکہا تہا اور کہا نشانہ اوسکا وہ ہے کہ گذرا مین اوپر شترون تمہارے کہ فلانی جگہ مین آتی تہے اور گم کیا ایک شتر کو اور لایا اوسے ایک فلانا مرد اور آگے آتا تہا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ کا اوپر اوسکے پلاس سیاہ ہے اور دو غرارے فلانے روز بیابان پہونچتے ہین جب وہ دن ہوا نہ آئے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کہولا قریب نصف نہار تہا کہ قافلہ پہونچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف کیا تہا اور منہہ مین دشمنون اور منکرون کے خاک پڑی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چہارشنبہ قافلہ آویگا آفتاب نزدیک بغروب پہونچا اور ہنوز قافلہ نہ آیا آنحضرت نے دعا فرمائی اور حبس کیا آفتاب کہ قافلہ آگیا وصل اختلاف کیا ہے اگلے پچہلے صحابہ اور تابعین ومن بعدہم نے بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج مین اور عائشہ صدیقہ رضی اور ایک جماعت صحابہ اور سلف سے جانب نفی مین ہین اور بخاری حدیث مسروق سے لایا ہے کہ کہا مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ای مادر میری آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو

پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے تحقیق میرے بال کھڑے ہو گئے اس بات کے سننے سے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس تحقیق
دروغ کہا بعد ازاں پڑھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت آیت لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار وہو اللطیف الخبیر یعنے نہیں پاتیں اوس کو بینائیان
اور وہ پاتا ہے بینائیون کو اور وہ لطیف ہے خبردار اور روایت مسلم میں آیا ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد اعظم
الفریۃ یعنے جو کوئی حدیث کرے تجھ سے کہ بدرستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس افترا بزرگ کیا اور دروغ اور بدرستی مخالفت کی بعضے
صحابہ نے اوسکو اور صحابی جو کہے ایک قول اور مخالفت کرے اوسکی غیر اوسکا صحابی سے نہیں ہوتا وہ قول حجت باتفاق اور آیہ میں تاویلات ہین ادراک
اخص ہے رویت سے اور لازم نہیں آتا نفی اوسکی سے نفی رویت ادراک معرفت حقیقت ہے اور وہ منفی ہے جیسا کہ کوئی تم کو دیکھتا ہے اور ادراک
حقیقت اور کنہ اوسکی نہیں کرتا اور بعض نے کہا ہے کہ ادراک احاطہ ہے اور عدم احاطہ سے عدم رویت لازم نہیں آتی جیسا کہ عدم احاطہ العلم سے عدم علم
لازم نہیں آتا اور منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ملا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے نعم اور کہا دی خدا نے خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسیٰ علیہ السلام کو اور رویت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بصری سے منقول ہے
کہ اون نے سوگند کھائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی آیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
پروردگار کو دیکھا اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے عروۃ الزبیر سے کہ اثبات و جزم کیا ہے ساتھ اوسکے کعب احبار اور زہری و معمر اور اونکے سوا نے
اور یہی ہے قول اشعری کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہے کہ اوسنے پوچھا حضرت سے حال رویت پروردگار کا پس کہا نور انی اراہ یعنے نور ہے کیونکر دیکھوں
میں اوسے اور یہ حدیث معارض ہے ساتھ حدیث دوسری کے کہ واقع ہوا ہے رایت نورا یعنے دیکھا میں نے نور کو اور امام احمد سے بھی اثبات
رویت منقول ہے اور اوس سے کہ قول عائشہ کو کس چیز سے دفع کریں ہم کہا بقول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا رایت ربی یعنی دیکھا میں نے اپنے رب کو
اور قول پیغمبر اکبر ہے قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دیکھا بدل نہ بچشم اور مراد ساتھ دیکھنے دل کے نہ علم جاننا ہے کہ وہ ہمیشہ
اوپر وجہ اتم کے حاصل تھا بلکہ مراد وہ ہے کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت کو حضرت کے دل میں جیسا کہ چشم میں کذا قیل پس جاننا بدل اور ہے اور دیکھنا
بدل اور تطبیق کرتے ہین ساتھ اس توجیہ کے قول عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما میں اور ظاہر یہ ہے کہ اختلاف رویت بچشم میں ہے نہ رویت
بدل میں اور دیکھنا بدل چاہیے کہ متفق علیہ ہووے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور اسیطرح ہے مواہب لدنیہ میں شیخ محی الحق ابن سیف الدین
قصد اللہ تحریر الصدق والیقین یعنے خاص کرے اوسے خدا ساتھ زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام علما کا نظر بدلایل و اخبار و آثار ویسا ہو کہ مذکور
ہوا لیکن یہ خلجان کرتا ہے کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ کوئی انبیا سے اوس جگہ حضرت کے ساتھ
شرکت نرکھتا اور کسی بشر و ملک کو گنجایش اوس مقام کی نہ تھی پس عجب ہے کہ اوس مقام میں لیگئے اور خلوت خاص میں لائے اور ساتھ اعلی مراتب

اور اقصی مآرب دیدار کے مشرف نکیا اور آپ اسبات پر راضی ہوئے اگرچہ کمال تشنگی اور ادب سطوت کبریائی حق اسکو تقاضا کرتا ہے کہ سوال نکر سکے
اور ذوق کلام سے سست ہیکر انبساط اسقدر ظاہر کیا اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت کہ حضرت
جناب قدس سے رکھتے ہین کہان چہوڑتے اور روا رکہے کہ حجاب درمیان رہے یہ دولت بطلب ہاتہ نہین آتی اور رکھتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو طلب
وسوال وانبساط ہوا آگاہی ناخواستہ دیتے ہین کہ مانع دیدار موسی کو طلب وسوال وانبساط ہوا اور اگرچاہین خواستہ ہی نہوین قول غریب
وہ ہے کہ ایک قوم کہتی ہے کہ جب موسی علیہ السلام طلب سے باز رہے اور بیہوش ہوے دیکہا وہ جو دیکہا اور لن ترانی خراشتابی اور بیتابی کی تہی اور
تحقیق وہ ہے کہ سبب ناکامی موسی علیہ السلام کا وہ تہا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہ دولت دیدار کے مشرف نہین ہوے دیرکی
کیا طاقت کہ طالب دین ہوے اور دیکہے اور علما بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان رویت کے دنیا مین اور جب اتنا امکان کون مانع ہوا اور خود مقام
معراج در حقیقت عالم آخرت سے ہے اور جو کچہ عالم آخرت مین دیکہنا اور حاصل کرنا چاہیے دیکہا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کرے
جیسا کہ کہا ہے مصرع اندیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ٭ واللہ اعلم **وصل معجزات آنحضرت مین** کہ دلائل وآیات صحت نبوت اور صدق
رسالت حضرت کی مبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ امر خارق عادت ہے کہ ظاہر ہووے اوپر ہاتہ مدعی رسالت کے کہ مقرون ہووے ساتہ تحدی کے
اور معنی تحدی کی یہ ہین کہ عاجز کرنا کسی کا کام مین اور آگے بلانا خصم کو اور غلبہ دہونڈہنا اور تحقیق یہ ہے کہ معجزہ مین تحدی شرط نہین ہے اتنے معجزات حضرت
رسالت سے ظاہر ہوے تہے کہ تحدی اوس جگہہ نتہی مگر وہ کہ کہین مراد وہ ہے کہ شان اوسکی سے تحدی ہووے اور اوپر تقدیر اس قید کے
وقوع ہاتہ مدعی رسالت سے کافی ہے اور سخن مشہور وہ ہے کہ وہ جو مدعی رسالت سے واقع ہوا اوسے معجزہ کہین اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہووے
اگر مقرون بکمال ایمان و تقوی اور معرفت و استقامت ہووے کہ ولایت عبارت اوس سے ہے کرامت ہے اور وہ جو عوام مومنین اہل صلاح سے
وقوع پاوے اوسے معونت کہین اور وہ جو کافرون اور فاسقون سے صادر ہووے استدراج کہین مگر وہ کہ باعث اوپر تقویۃ اور اسلام کے
ہووے اور سخن تحقیق معجزہ مین علم کلام مین بہت ہے اگر ساتہ اوسکے اشتغال کرین ہم اور جو غرض کہ اس جگہہ رکہتے ہین ہم آوین ہم بہتر ہے اور
تمام انبیا اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور کوئی پیغمبر بے معجزہ نہین اور معجزات ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر اور فزون
اقوی اور ابہر و ازہر اشہر معجزات ہین اور تعبیر معجزات سے کلام انکہ مین بدلائل وآیات بہت واقع ہوی ہین اور دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے وہ اخبار ہین کہ واقع ہوی ہین توریت و انجیل اور سائر کتب منزلہ مین ذکر و نعت اور خروج اور نکالے عرب سے جیسیکہ تہوڑا اوسمے گذرا
اور وہ جو ظاہر ہوا ہے ایام مولد و بعثت مین امور غریبہ عجیبہ کہ ماحی آثار کفر اور موہن ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر اونکا اونکے محل مین تفصیل آویگا
جیسے کہ قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس اور سقوط اشرفات ایوان کسری اور خشک ہونا آب دریاچہ ساوہ از خواب موبدان اور سماع ہواتف

صاحب نبوت وصفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا گیا ہے اخبار مین مشہور ہے ظہور عجائب ولادت شریف مین اور ایام رضاعت مین اور پیچھے
اوس سے زمان بعثت تک اور ظہور غلبہ وتصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال کہ استمالت کرین دو قلوب کو اور طمع مین پڑین
لوگ واسطے مال کی اور نہ قوت کہ غالب وقاہر ہووین ساتھ اوسکے لوگون پر اور نہ اعوان وانصار کہ ساتھ مال وعقل کی مظاہرت کرین اوپر دین کے ظاہر کیا
اور بلایا لوگونکو طرف اوسکے حالانکہ سب مجتمع ومتفق تھے اوپر عبادت اصنام اور التزام ازلام متمکن اوپر عادت جاہلیت بیچ عصبیت اور حمیت اور تعادی وتباغض
اور فسق وفساد اور سفک دما اور الفت وغلو اور انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور باز نرکہتا تھا اونکو سوء افعال سے نظر طرف عاقبت کی
اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال وافعال اونکے اور تالیف کیے دل اونکے اور جمع کیے
کلمہ اونکے تا آنکہ متفق ہوئین آرائے اور مجتمع ہوئے دل اور سب منقاد ومسخر اور یکدل ویکرو ہوئے نصرت حضرت مین اور عاشق ہوئے اوپر طاعت حضرت کے
اور چھوڑ دیئے بلاد واوطان وخانمان اور قوم وعشائر اپنی محبت ومودت حضرت مین اور فدا کیا جان ومال اپنا نصرت حضرت مین اور حاکم کیا اپنی
ذاتونکو مقابلہ سیوف مین بیچ اعزاز کلمہ حق کے اور دلائل نبوت حضرت سے وہ ہے کہ تھے آپ امی ناخواندہ کہ اصلا خط وکتابت نہ جانتے تھے اور جاہل
وناخواندہ مولود ہوئے اوس قوم مین کہ سب امی وجاہل وناخواندہ تھے اور نشو ونما ہوئے درمیان اونکے ایسی بلد مین کہ نہ تھا اوسمین کوئی کہ جانے
اخبار ماضیہ اور سفر نکیا شہر دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہووے تا ملازمت اوسکی کرین اور پڑہین اوسکے آگے اور جانین اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ
اور جاری رہے تھے عالم ان کتب کی مگر قلیل ونادر پس محبت ودلیل آپکے سامنے نہ آسکے اور عاجز وساکت ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچہا کہا
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ۔ کتب خانہ چند ملت بشست ۔ **وصل** اور اونمین سے قرآن ہے کہ اعظم ترین معجزات ہے
تا آنکہ عاجز ہوئی ہین فصحا معارضہ اوسکے سے اور قاصر رہے ہین بلغا اوسکے مثل لانے سے پس نہ لاسکے کوتاہ ترین سورہ مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکے
بعض کو معاون ومددگار ہوئے اور قرآن مشتمل ہے اوپر بہت وجوہ اعجاز کے تا آنکہ تقریبا دس ہزار معجزے اوسمین شمار کیے ہین اور متعرض ہوا ہے
قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جہتہ ضبط انواع واقسام اوسکے بکفایت شرح الجواہر اور معارج مین مذکور ہے کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہے
جیساکہ روایت کیا امیر المومنین علی ابن طالب رض اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس بن مالک اور حذیفۃ الیمان اور جبیر بن المطعم رضی اللہ
عنہم اجمعین کہ ایک جماعت منکرین حوالی کعبہ مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس جمع ہوئے اور کہا اگر دعوی نبوت مین تم صادق ہو چاند کو آسمان مین
دو نیم کرو اور وہ شب چہار دہم تہی ماہ بمرتبہ کمال کو پہونچا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرون ایمان لاؤ گے کہا ہان ایک روایت
مین ہے کہ آنسرور نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بعد ازان ہاتھ بدعا بلند کیا اور حق تعالی سے درخواست کر کر ساتھ انگشت مسبحہ اپنی کے اشارہ طرف
ماہ کے کیا ماہ دو ٹکڑے ہوا اور آسمان پر رہا اور درمیان کوہ نمایان ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو بلاتے تھے اور فرماتے تھے ای فلان

اور ایک روایت وہ کہ دو ٹکڑے شق ہوکر فلان کوہ پر ہوا اور ایک روایت مین وہ کہ آدہا ماہ اوپر پہاڑ قعیقعان اور آدہا دوسرا اوپر پہاڑ ابوقبیس کے ظاہر ہوا اور
آپس سے ایسے جدا ہوئے کہ کوہ حرا کو درمیان اون دو شق کے دیکہا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معجزات اونکو دکہائی کہا محمد نے ماہ پر سحر کیا ہے
اور ابوجہل لعین فریاد کرتا ہوا یا سحر مستمر یعنے یہ سحر ہے کہ سب کو پہونچا اور مراد استمرار سے عموم ہے نہ استمرار بحسب دوام اور بعضون نے کہا کہ اگر نسبت ہمارے
سحر کیا ہو لوگون پر نہ کرسکے لاجرم جو مسافر کہ آتے تھے پوچہتے تھے وہ کہتے تھے کہ البتہ فلانی رات مین انشقاق قمر ہوا اور ہر ایک اوس سے ایک جانب گیا اونہون نے
کہا محمد نے ہم پر سحر کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت اور
شگافتہ ہوا قمر اور اگر دیکہتے تھے کوئی نشانی روگردانی کرتے تھے اور کہتے تھے جادو سبکو پہونچا ❊ نظم ❊ درچرخ را ماہ قفل زر است ❊ کلید وی انگشت پیغمبر
کلید فراز چو در شست او بست ❊ مہ از داغداران انگشت او ست ❊ ہم از نور آن پنجہ شگاف ❊ صف بدر شکست زو مصاف ❊ اور صاحب مواہب
لایا ہے کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب مین کہتا ہے کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہے کہ انشقاق قمر متواتر ہے منصوص علیہ قرآن مین اور مروی ہے
صحیحین وغیرہما مین بطریق کثیرہ صحیحہ کہ شک نہین کیا جاتا تواتر اور صحت اوسکی مین اور انکار کیا ہے اس معجزہ کو بعضے مبتدعون نے کہ موافق ہین مخالفان ملت کے
ساتہہ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق والتیام کو اور رد علما اور متبعان ملت کہتے ہین کہ عقل کو انکار نہین اوسمین اور شمس وقمر مخلوق خدا ہین کرتا ہے
اونمین جو کچہ چاہتا ہے جیسا کہ احوال قیامت مین نصوص مین مذکور ہے ❊ تنبیہ ❊ مواہب لدنیہ مین کہتا ہے کہ وہ جو بعض قصاص ذکر کرتے ہین کہ قمر
جیب نبی مین در آیا اور باہر آیا آستین شریف سے کچہ اصل نہ رکہے جیسا کہ شیخ بدرالدین زرکشی نے اپنے شیخ عماد الدین کثیر سے نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس
یعنے پہیرنا اوسکا بعد از غروب بہی معجزہ آنحضرت تہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے اسما بنت عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی حضرت پر اور سر مبارک
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ مین تہا پس اتفاق ادا نماز عصر علی ابن ابیطالب کو نہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرت نے
پوچہا آیا نماز عصر پڑہی تونے یا علی کہا نہین پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ بندہ تیرا تیری طاعت اور تیری رسول کی طاعت مین تہا پس اولٹا پہیر لا آفتاب
کو کہا اسما نے دیکہا مینے آفتاب کو کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اوسکی جبال وارض پر اور یہ واقعہ صہبا مین تہا خیبر کے اور تمام کلام
اس حدیث کا غزوۂ خیبر مین آویگا انشاء اللہ تعالی ❊ فصل ❊ اور ایک معجزہ مشہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکرر واقع ہوا ہے مواطن عدیدہ
اور مشاہد عظیمہ مین اور روایت کیا گیا ہے طرق کثیرہ سے اور نہین سنا گیا ہے کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ باہر آئے چشمے سنگ سے اوپر
ہاتہہ موسی علیہ السلام کے اور شک نہین کہ باہر آنا پانی کا اصابع سے ابلغ ہے اور اعجاز مین رواں ہوتا پانی کے حجر سے کہ باہر آنا پانی کا اوس سے
معہود و متعاد ہے بخلاف باہر آنیکے گوشت و پوست و استخوان سے ۔ اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعہ صحابہ سے اور مشہور اوس
حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہے لیکن حدیث انس صحیحین مین واقع ہوئی کہ کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت

نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوئے اور نپایا آخر الامر لایا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکھا آپ نے دست مبارک اپنا ظرف آب میں اور امر کیا لوگونکو کہ
وضو کریں اوس سے پس دیکھا میں نے پانی کو کہ باہر آتا تھا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا قوم نے تا آخر حدیث کہا میں نے انس سے
تم کتنے لوگ تھے کہا تین سو اور حدیث ابن شہاب میں انس کی روایت سے کہ گیا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس
کہا مسلمانوں نے یا رسول اللہ ہم اور اونٹ اور چوپائے ہمارے پیاسے ہیں فرمایا آیا ہے کچھ بچا ہوا پانی سے تمھارے پاس پس لایا ایک مرد تھوڑا سا پانی
بچا ہوا ایک مشک کہنہ میں پس فرمایا لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی اوس کاسہ میں اور رکھا کف دست مبارک اپنا پانی میں کہا انس نے کہ دیکھا میں نے باہر آتا چشمہ کا
میان انگشتان حضرت سے پس سیراب کیا ہم نے اپنے شترون اور چوپایونکو اور داخل کیا باقی پانی اور حدیث جابر صحیحین میں آئی ہی کہ کہا جابر نے
پیاسے تھے ہم روز حدیبیہ اور لگے حضرت کے رکوہ تھا کہ وضو کرتے تھے اوس سے اور گرد آئے لوگ آپکے پاس پوچھا حضرت نے کیا حال رکھتے ہو اور کسواسطے
آئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینے اور وضو کو نہیں رکھتے ہم مگر یہی پانی کہ آپ پاس دہرا ہے پس رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا رکوہ میں پس
جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشمون کے پس پیا ہم نے پانی اور وضو کیا کہا جابر سے تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکہ آدمی ہوتی کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم پندرہ سو آدمی
اور روایت کیا ہے حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح میں روایت علقمہ سے آئی ہے کہ کہا ابن مسعود نے اثناء
اوس حال میں کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو حضرت نے کہ طلب کرو کسی پاس کچھ تھوڑا سا پانی ہو
پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک ظرف میں اور رکھا دست مبارک اپنا پانی میں اور اون احادیث کو اگرچہ ایک نے صحابہ سے روایت کیا ہو مثل انس
یا جابر کے مثلا حقیقت میں گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تھے راوی وحاکی ہیں اور اگر انکار رکھتے سکوت نکرتے جیسے کہ جبلت انسانی اور عادت صحابہ تھی اور ساتھ
اس نکتے کے خبر واحد اگر ایک جماعہ صحابہ نے مثلا روایت کریں اور وہ سکوت کریں حکم اوسکا یہ ہے گویا سب راوی ہیں مختصر صحیح مسلم میں معاذ بن جبل سے
غزوہ تبوک میں لایا کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدرستی کہ تم وقت روشن ہونے دن کے بمشیت الہی چشمہ تبوک پر آتے ہو
پس جو کوئی وہاں اوسے چاہیے کہ ہاتھ نڈالے اور مساس نکرے پانی اوسکا جب تک میں آؤں کہا معاذ نے پس آئے ہم اوس چشمہ پر اور حالانکہ ہمسے
پہلے دو مرد وہاں پہونچے تھے اور چشمہ مثل شمشیر چمکتا تھا اور ٹپکتا اوس سے پانی پس پوچھا آنحضرت نے اون دونون مرد سے آیا مساس کیا تم نے اور
ڈالا اپنا ہاتھ پانی میں کہا نعم پس زبون کیا اونہیں اور کہا وہ جو چاہا تھا خدای عز وجل نے پس کہود اصحابہ نے اپنے ہاتھوں سے چشمہ کو تا جمع کیا اوسے
کچھ پانی اور جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز ہوئی مثل آواز صاعقہ پس دہویا آنحضرت نے منہہ اور دونوں ہاتھ لیکے پہر ڈالا اوس پانی کو چشمہ میں
پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان فرمایا حضرت نے ای معاذ نزدیک ہے اگر دراز ہو تیری حیات دیکھے تو اس جگہہ بساتین و عمارات
پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ خبر دینا بھی معجزات حضرت سے ہے اور اخبار بغیبت ایک قسم اوفی واوفر ہے معجزات سے اور قصہ حدیبیہ میں آیا کہ چودہ سو

آدمی سے اور چاہ او نکا سیراب نکرتا تھا پچاس بکریون کو پس نکالا پانی اوس کا اور چھوڑا اوسمین ایک قطرہ پس بیٹھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر لب
جانب چاہ کے اور کشیدہ کیا اوس سے ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اوسمین لعاب دہن مبارک اپنا اور دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا
پس سیراب ہوے لوگ اور سیراب ہوے اونٹ اونکے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نکالا ایک تیر اپنی ترکش سے اور ڈالا چاہ مین پس جوش مارا
پانی نے تا آنکہ سیراب ہوے اور حدیث جابر مین جیسا کہ گذرا حدیبیہ مین نکلنا چشمون کا میان اصابع سے شریف آیا ہے اور درمیان ان دونون قصون کے
مغائرت ہے اور کہا کہ توفیق سے میان قصتین یہ کہ ہر کدام ایک وقت مین تھا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز کی تھی جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی
رکوہ مین ڈالا پس زیادہ ہوا پانی چاہ مین اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین در باب جیش عسرت آیا ہے کہ لوگونکو عطش سے یہان تک ایذا پہونچی کہ نحر
کرتے تھے اپنے شتر اور فشردہ کرتے اونکے شکنبی اور پیتے پس چاہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اوٹھائی حضرت نے دونون ہاتھ
اور ہنوز باز نلائے تھے ہاتھونکو کہ برسا مینہ اور بھر لیے لوگون نے وہ جو اونکے پاس ظروف تھے اور تجاوز نکیا اوس مینہ نے لشکر کو ۔ آیا ہے
کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ردیف ابی طالب تھے ذی المجاز مین پس کہا ابو طالب نے مین تشنہ ہون یا ابن اخی اور نہین ہے پاس پانی
پس آنحضرت نیچے آئے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے پس باہر آیا پانی اور کہا پی ای عم اور صحیحین مین عمران بن الحصین سے لایا ہے کہ تھے ہم ساتھ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس شکایت کی لوگون نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوترے حضرت اور بلایا دو شخص کو
صحابہ سے کہ ایک اونمین سے علی بن ابیطالب تھے کہا جاؤ اور طلب کرو پانی اور آگاہ کرو اونکو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے
کہ اوسکے ساتھ دو مزادہ ہین پس روان ہوے وہ دونو اور سامنے آئی اونکے ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو سطیحہ رکھتی تھی پانی سے پس لاے
اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اوتارا اوسے اوسکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آوند اور ڈالا اوسمین پانی اور پکارا لوگونکو کہ لاؤ اور پیو
اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کھڑی دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی پھر چھوڑ دیا اوسکو اور حالانکہ خیال کرتے تھے ہم کہ زیادہ ہے
پانی اوس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا
صحابہ نے اوسکے لیے تمر و دقیق و سویق سے اور گردانا اون سبکو ایک کپڑے مین اور سوار کیا اوسکو اوسکے شتر پر اور رکھا بار آگے اوسکے
اور کہا آنحضرت نے جا۔ جانتی ہے تو کہ ہمنے کم نہین کیا پانی تیرے سے کچھ ولیکن خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سے پس آئی
وہ عورت اپنے لوگون پاس اور کہا بوالعجب پیش آیا مجھے دو مرد لیگئے پاس ایک مرد کے کہ کہا جاتا ہے اوسے صابی پس ایسا ایسا کیا
اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا تحقیق اسوگند یہ مرد یا ساحرترین مردم ہے یا رسول خدا ہے اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے تمہین رغبت طرف اسلام کے
الحدیث ایسا ہی ہے مواہب لدنیہ مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام مین اور حادث

استسقا ہے اسی باب سے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہو وینگی فصل جیسیکہ احادیث تکثیر آب قلیل مین ائی ہین تکثیر طعام سے بھی بہت ہین اور
یہ دونو اثر تربیت اور ولی نعمتی سید کائنات کا ہے جیسا کہ بسبب روحانیت مربی و مکمل قلوب و ارواح کے ہین عالم جسمانیت مین بھی پالنے
والے اور خورش دینے والے ابدان و اشباح کے ہین بیت شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار * کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست
اور مشہور اس باب مین حدیث جابر ہے رضی اللہ عنہ غزوہ خندق مین کر روایت کیا ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے کہا آیا مین آگے اپنی بی بی کے
اور کہا مینے آیا ہے کچھ تیرے پاس طعام سے کہ دیکھا مینے روی مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اثر گرسنگی سخت کا پس باہر لائی
بی بی ایک انبان کہ اوسمین ایک صاع جو تھے اور ہمارے گھر مین ایک بزغالہ تھا فربہ پس ذبح کیا مینے اوسے اور پیسا اوسنے جو کو اور ڈالا مینے
گوشت کو دیگ مین اور آیا مین نزدیک حضرت کے اور عرض کیا مینے یا رسول اللہ ذبح کیا مینے بزغالہ اور طحن کیا میری جورو نے اندکے
شعیر کو میرے گھر مین تھے تشریف لاؤ ساتھ چند نفر کے صحابہ سے حضرت نے فرمایا کہ جابر نے سور تیار کیا ہے آؤ اور مجھے فرمایا دیگ کو نہ اوتارنا
اور خمیر کو نگاہ رکھنا جبتک کہ مین آؤن پس آئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کے روبرو
پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعای برکت فرمائی اور کہا جورو میری سے بلا روٹی اور شریک کر اپنے ساتھ دوسری عورت کو
پکانے مین اور نکالتی جا دیگ سے گوشت کو اور نیچے نہ اوتارو دیگ کو اور نگاہ نکرو اوسمین پس سوگند ہے خدا اون ہزار شخص نے کھایا
اوس طعام سے اور ہنوز دیگ جوش مین تھی اور خمیر باقی اور حدیث انس کہ اوسے بھی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ کہا ابو طلحہ نے
ام سلیم سے قسم بخدا سنا مینے آواز رسول خدا ﷺ کو سست پہچانا مینے اوسمین آثار جوع آیا ہے تیرے پاس کچھ پس کہا ہاں لائی ام سلیم قرص چند جو کے
اور لپیٹا کپڑے مین اور مجھے دیا پس لیگیا مین پاس آنحضرت کے اور تھے حضرت کے ساتھ لوگ پس آپ نے کہا بھیجا ہے تجھے ابو طلحہ نے کہا مینے
ہان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے اون لوگون کو کہ آپ کے ساتھ اوٹھو پس روان ہوئے آنحضرت اونکے ساتھ
اور روان ہوا مین آگے آگے اونکے تا آیا مین اور آگاہ کیا ابو طلحہ کو کہ آتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے
کہا ای ام سلیم آئی رسول خدا ساتھ جماعت مردون کی اور نہین ہمارے پاس کچھ چیز کہ کھلاوین ہم اونہین سوا ان چند قرص کے کہ ہم نے
بھیجے تھے اونکی خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اوسکا دانا تر ہے یعنی جو واقع ہونے والا ہے گویا دریافت کیا ام سلیم نے
کہ آنا رسول خدا کا ساتھ جماعت کے باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہوگا پس گیا ابو طلحہ واسطے استقبال کے اور
آئے رسول خدا اور کہا ای ام سلیم جو تیرے پاس ہے حاضر کر وہ جو تیرے پاس ہے پس لائی ام سلیم وہ روٹیان کہ بھیجین تھین پس
فرمایا کہ توڑی جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اوس ظرف کو کہ اوسمین روغن تھا اور نان خورش کیا اوسے پس فرمایا اوسمین خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین جو کچھ کہ خدا نے چاہا یعنی دعای برکت بعد ازان کہا کہ بلاؤ دس آدمی پس آئے اور کہایا پیٹ بھر کر اور باہر نکلے
پھر فرمایا بلاؤ اور دس آدمی تا آنکہ سب نے کہایا اور سیر ہوئے ستر یا اسی شخص شک راوی سے ہے اور ایک روایت مین سلم کے
اسی ہشتک ہار دہوے ہین اور یہی آیا ہے کہ آپ نے تناول فرمایا اور اہل بیت ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ اور بعض روایات مین
آٹھ آٹھ بھی آیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ دوسرے قضیہ مین ہے اسواسطے کہ اکثر روایات صحیحین مین دس دس مین ہین - کذا فی المواہب اللدنیہ
اور حکمت جماعت جماعت بلانے مین نہ سبکو ایکبارگی وہ کہا ہے کہ اگر سب یکبارگی آتے طعام اونکی نظر مین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نہ دکہائی
دیتا اور یہ سوء ظن موجب ذہاب برکت ہوتا یا جگہہ تنگ تہی گنجایش سبکی اوسمین نہ تہی یا کاسہ ایک تہا تناول جماعہ کثیر کا اوس سے دشوار تہا
اور موجب اژدحام ہوتا اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب بیچ غزوہ تبوک کہ آخر غزوات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے
گرسنگی لوگون پر غالب ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ امر کرو لوگونکو تا بقایای توشہ اپنونکی جمع لادین اور دعا کرو ساتھ
برکت کے اوسمین فرمایا اچھا پس فرمایا نطع بچہا دین اور بقایای ازواد لادین ایک مشت ارزن لایا اور دوسرا روٹی کے ٹکڑے اور ایک
اونکا وہ تہا کہ لایا ایک صاع تمر سے تا گرد آئی نطع پر شئی اندک پس دعا فرمائی حضرت نے برکت اور فرمایا ڈالو اپنے ظروف مین پس نہ رہا
لشکر مین کوئی ظرف مگر یہ کہ بھر گیا اور کہایا سب نے اور سیر ہوئے اور رہی بقیہ اوس سے رہا تہا اور لشکر غزوہ تبوک مین بروایتے تیس ہزار
مرد تہے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہ معجزہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ملاقات نکرے خدا تعالی سے ساتھ ان دو شہادتونکے
کوئی بندہ کہ باز رکہا جاوے بہشت سے اور ایک روایت مین ہے انس سے کہ آنحضرت زینب کو عروسی مین لائے تہے پس بہیجا ام سلیم نے
واسطے حضرت کے ایک بڑے کاسہ مین طعام خرما اور روغن و قروت سے کہ تیار کرتے ہین اور کبھی بجای قروت ستو بھی ڈالتے ہین
اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیجا اور کہہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے آپ کے واسطے بہیجا ہے اور آپکو سلام کہا ہے اور عذر
قلت اس طعام کا عرض کیا ہے پس انس اوسکو ویسا ہی آنحضرت کے لایا فرمایا رکھہ اور جا فلان فلان جماعت کہ جنکا نام لیا بلا لا اور لے آ
جو کوئی تجھے اثنای راہ مین پیش آوے پس باہر گیا مین اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام لیا تہا اور جو کوئی میرے روبرو آیا جب پھرا مین دیکہا
کہ گہر لوگونسے پر ہے پوچہا انس سے کہ کس قدر آدمی ہین کہا بقدر تین سو کے پس دیکہا مینے کہ رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دست مبارک اپنا اوس طعام پر اور کچہ پڑہا اور طلب کیا دس دس آدمیونکو اور فرمایا کہاؤ بسم اللہ کہکر اپنے اپنے آگے سے پس کہایا اور
سیر ہوئے اسیطرح طائفہ طائفہ آتے تہے اور کہاتے تہے تا سب نے کہایا پس فرمایا ای انس اوٹہا پس اوٹہایا مینے مجھے نہین معلوم کہ
وہ طعام رکہتے وقت زیادہ تہا یا اوٹہاتے وقت روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے اور حدیث ابو ایوب مین آیا ہے کہ اونہے طیار کیا

حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طعام بقدر کفایت ان دونوں صاحبوں کے پس فرمایا حضرت نے طلب کر تیس آدمی اشراف انصار سے پس طلب کیا ابوایوب نے اونکو پس کھایا اونہوں نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ساٹھ آدمی اور اونہوں نے کھایا سب نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ستر آدمی اور اونہیں سے اونہوں نے کھایا اور باہر نہ آیا اونمیں سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کی کہا ابوایوب نے کھایا اس طعام میں سے ایک سو اسی مردوں نے اور مروی ہے سمرہ بن الجندب سے کہ کھاتے تھے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ نوبت بنوبت ہم کھاتے تھے صبح سے رات تک دس آدمی کھڑے رہتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کھاتے تھے کہا کس چیز سے برکت کھانے میں تھی پس اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہاں سے تھی روایت کیا اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما میں آیا ہے کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سو تیس تن اور خمیر کیا گیا ایک صاع طعام اور ذبح کی گئی ایک بکری پس بریان کیے گئے جگر دل اور گردے اور جو پیٹ میں ہوتا ہے اور سوگند بخدا نہ تھا کوئی ان ایک سو تیس تن سے مگر دکہ کاٹا آنحضرت نے اوسکے واسطے ایک پارہ اوس سے پس کیا اوس شاۃ سے دو کاسہ بزرگ میں اور طعام سے پس کھایا ہم سب نے اور باقی رہا وہ جو کاسہ میں تھا پس اوٹھایا ہم نے اوسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امر کیا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کر و تمیں اہل صفہ کو پس ڈہونڈہا میں نے اونکو اور جمع لایا میں پس رکھا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ طعام پس کھایا ہم نے جسقدر چاہا اور فارغ ہوئے ہم اور کاسہ ویسا ہی پر تھا کہ رکھا گیا تھا مگر اثر تھا کہ اوسمیں نشان اصابع تھا اور یہ بھی ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ میں نہایت گرسنہ تھا ایک کاسہ شیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا فرمایا طلب کر و اہل صفہ کو پس میں نے اپنے دل میں کہا یہ شیر کیا مقدار ہے اگر مجھے دیتے میں پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آپ کے فرمانے اور حکم سے چارہ نہیں پس بحکم آنحضرت باہر آیا میں اور یاروں کو بلایا میں نے پس سب آئے اور کھایا اور باقی تھا یہاں سے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس مجھے دیا بعد ازاں آپ پیا اور فرمایا ساقی القوم آخرہم شربا یعنی ساقی قوم کا آخر او نکا ہے اور مروی ہے علی بن ابیطالب سے کہ جمع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالمطلب کو کہ چالیس شخص تھے کہ کھاتے تھے جذعہ اور پیتے تھے فرق پس تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کھایا سب نے اور سیر ہوئے اور باقی رہا جیسا تھا اور طلب کیا ایک قدح پانی سے سب نے پیا اور سیر ہوئے اور ویسا ہی باقی رہا روایت فی الشفا اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک انصاریہ بھیجتے تھے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکہ میں روغن پس آتے فرزند اوسکے اور طلب کرتے نان خورش اور گر میں اوسکے کچھ نہوتا پس قصد کرتے ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ اوسمیں روغن حضرت کے واسطے بھیجتے تھے پاتی اوسمیں روغن پس ہمیشہ ہوتا اوسکو روغن اوس عکہ میں تا ایکدن اوسے نچوڑا پس آئی ام مالک نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کی اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت نے چھوڑا تو نے اوس عکہ کو اور اگر نہ چھوڑتی اوسکو بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن اوسمین سے لیے
اوس عکہ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی خدمت کرے حضرت سید المرسلین کی اور
اتفاق کرے محبت اونکی مین کچھ خیر و برکت دیوے حق تعالی رزق اور مال اوسکے مین اور سب خیر مین رزقنا اللہ محبتہ یعنے نصیب کرے ہم سب کو خدا
محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور بہی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا
پس دیا اوسکو نیم وسق شعیر پس ہمیشہ کہاتا وہ اور جورو اوسکی اور مہمان اوسکے اوس شعیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اوسے پس آیا وہ آگے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرتا تو قائم رہتی برکت اوسکی تیرے پاس اور کہاتے اوس سے ہمیشہ اور
کہا ہے حکمت جاتی رہنے برکت روغن کی بوقت افشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہی کہ نچوڑنا اور پیمانہ کرنا منافی
تسلیم و توکل اوپر خدا کے ہے اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس عوض دیا گیا فاعل اوسکا ساتھ زوال نعمت کے کیا ہوئے نے اور
مثل اسکی سے نگاہ کرنا ویک اور خمیر مین درمیان حدیث تکثیر طعام کی کہ گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی دربارہ قرضدار مرنے اوسکے باپ
عبد اللہ انصاری کی کہ بخاری نے روایت کیا ہے اس باب مین مشہور ہے کہ چھوڑا تھا قرض اور نہ ادا کیا واسطے غرما اپنے باپ کے اصل مال کو
اور قبول نکیا اور نہ تھا تمر نخیل اوسکے مین کفاف اونکے دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق حضرت جانتے ہیں
کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چہوڑا دام بہت اور مین چاہتا ہون کہ دیکہین تمہین غرما فرمایا جا اور خرمن تمر کو ایک گوشہ مین رکھ پس کیا جیسا کہ
حضرت نے امر فرمایا اور بلایا آنحضرت کو جب غرما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا لپٹ گئے مجہسے جب دیکہا آنحضرت نے اونکو پہرے گرد خرمن کے
کہ کلان تر تہا سب سے اوس پر بیٹھے اور کہا طلب کر اپنے غرما کو پس کیل کیا اونکے واسطے تا ادا کیا حق تعالی نے والد میرے سے امانت اوسکی
اور مین راضی تہا کہ امانت والد ادا کیجاوے اور کچھ واسطے خواہرونکے نرہے اور جابر رضی اللہ عنہ کی تہین تین بہنین کہ اوسکے باپ نے چھوڑا تھا
غرضکہ خرمن بہی باقی و سالم رہا اور قرض بہی ادا ہوا اور مین دیکہتا تہا اوس خرمن کو کہ اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹہے تہے گویا ایک
خرما اوس سے کم نہین ہوا پس تعجب کیا غرما نے اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ لوگ بہوک سے سخت عاجز ہوئے پوچہا آنحضرت نے مجہسے
کچھ چیز رکہتا ہے تو یا ابا ہریرہ مینے عرض کیا البتہ تہوڑے سے خرما رکہتا ہون توشہ دان مین لایا اور نکالی اوس سے ایک مشت فرمائی اور دعا برکت
فرمائی اور طلب کیا دس دس آدمی کو تا تمام لشکر اوس سے سیر ہوا اور کہا مجہسے لے جو کچہ لایا تہا اور ہاتھ ڈال اپنا توشہ دان مین اور
نکال اوس سے ایک مشت بوقت حاجت اور نہ الٹ کر اوس سے پس لیا مینے زیادہ اوس سے کہ لایا تہا مین پس کہایا مینے اور کہلایا اوس
خرما سے مدت حیات رسول خدا اور ابی بکر و عمر رض تک تا کہ وہ شہید ہوئے عثمان اور غارت کیا گیا میرا گہر گیا مجہسے وہ خرما اور روضۃ الاحباب مین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیت منقول ہے شعر للناس ہم ولی فی الیوم ہمان ، ہم الجراب وہم الشیخ عثمان ؓ یعنے لوگونکو ایک ہم ہی اور مجھے آج دو ہم
ہین ، ہم توشہ دان وہم شیخ عثمان ، واللہ اعلم اور مروی ہے کہ آنحضرت نے عمر بن الخطاب کو امر فرمایا تا اندک خرما سے چار سو شتر سوار کو زاد وتوشہ
ترتیب کیا اور وہ خرما باقی رہے گویا ایک خرما اوس سے کم نہوا تھا اور احادیث تکثیر طعام مین بہت وارد ہین اور رفائق سب مین حکایت غزوہ تبوک سے
کہ بقایائی ازواد کو باوجود قلت ایسی برکت دی بخشین کہ تیس ہزار آدمی اوس سے سیر ہوے اور تمام لشکر نے ظروف پر کیے جیسا کہ گذرا پروردگار تعالی
ہم سب کو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات سے محروم نہ کرے اور فقر وفاقہ کو نعمت ظاہر وباطن آنحضرت سے مجبور کرے حکایت
یاد رکھو تین کہ بازار مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیماً وتکریماً مین ایک ترہ فروش اوپر ترہ ہون اپنی کے پانی چھڑکتا تھا اور کہتا تھا یا برکۃ النبی تعالی وانزلی نزلی
ثم لاتزحلی اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اسی برکت پیغمبر آتا اور اوترہ سے گھر مین ہر نہ کوچ کرتو فصل کلام حیوانات اور اطاعت اونکی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع ومسخر ومنقاد امر دین وشریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہی کے کہ قرعہ سعادت بنام اونکے پڑا اہل ایمان
سے ہین ایسی ہی سائر حیوانات کو کہ مطیع ومنقاد امر ارادے الہی کے ہین بطریق اعجاز اور خرق عادات منقاد ومطیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کیا اسی جگہ سے ہو کہ بعضے ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بکافہ خلق حیوانات ونباتات وجمادات سے مبعوث
ہین لیکن وہ جو دائرہ عقل اور تکلیف امر ونہی سے باہر ہین اونسے بجز اطاعت وایمان اور شہادت بصدق رسالت نہ آوے اور موسوم بمعصیت نہوین
جیسے آدمی لیکن حیوانات از انجملہ سجدہ جمل وشکایت اوسکی ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت
کی ہے کہ خاص ہر ایک کو اہلبیت انصار سے ایک شتر تھا پس آئی وہ پاس آنحضرت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ تھا ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کھینچتے تھے ہم پر اوسکے
پانی اب سختی اور سرکشی کرتا ہے ہمپر اور منع کرتا ہے ہمکو پشت اپنی سے اور نخل وزرع ہمارے پیاسے ہین پس اوٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اصحاب
اور گئے طرف اوس شتر کے پس آئے باغ مین اور کھڑے رہے اور شتر ایک گوشہ مین بیٹھا تھا کہا یا رسول اللہ یہ شتر مانند سگ گزندہ ہوا ہے اور ہم
خوف کرتے ہین کہ ذات شریف پر مبادا گزند پہونچے فرمایا مجھے اوس سے کچھ خوف وخطر نہین پس جب دیکھا شتر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منہ لایا
آپکی طرف اور سجدہ مین گیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے حضرت نے موے پیشانی اوسکے اور کام مین لائے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
اس حیوان لا یعقل نے آپکو سجدہ کیا پس ہم سزاوار تر ہین ساتھ اوسکے فرمایا نہین سزاوار ولائق آدمی کو کہ سجدہ کرے آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا مین
زن کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو جہت بزرگی حق شوہر اوپر زن کے رواہ احمد والنسائی اور بعض روایات مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے اس مقام مین
نہین مابین آسمان وزمین کوئی چیز کہ میری رسالت کا اوسے علم نہو مگر عصات جن وانس اور دوسری خبر مین آیا ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ اوسے ذبح کرین پس
وہ شکایت لایا آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک شتر نے آکر اپنی گردن آگے آنحضرت کی خاک پر رکھی اور فریاد کی

درمیان تیرے اور اوسکے گر ہی دو پہاڑ سے جاتا ہے تو اوسکے حضور میں ادب ہوتا ہے تو جنود خدا کے کہا راعی نے پس غنم میری کو کون چراوے
کہا ذئب نے میں چراتا ہوں پس آیا نزدیک حضرت کے اور اسلام لایا اور ذبح کیا واسطے ذئب کے ایک شاۃ اونمین سے اور مثل اسکے حکایت
ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی لاتے ہیں کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو پکڑا اسنے جب آہو حرم میں آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ نے
عجب تر اس سے وہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ پکارتا ہے تمکو طرف جنت کے اور پکارتے ہو تم اوسکو طرف آتش دوزخ کے یدعوکم الی الجنۃ وتدعونہ
الی النار پس ابو سفیان نے صفوان سے کہا سوگند لات وعزی کی اگر ذکر کرتا ہے تو یہ حکایت مکہ میں چھوڑتا ہے تو زنان مکہ کو بے مردوں کے اور ابوجہل
اور اصحاب اوسکے سے بھی مثل اوسکے روایت کیا ہے اور اسی باب سے ہے حدیث ضب یعنی سوسمار اور کلام کرنا اوسکا یہ حدیث بھی مشہور ہے
اور روایت کیا ہے اوسے بیہقی نے احادیث کثیرہ میں اور ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے شفا میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک محفل میں اصحاب اپنے سے ناگاہ آیا ایک اعرابی بنی سلیم سے کہ شکار کیا تھا ضب کو اور رکھتا تھا اوسے اپنی آستین میں تا لیجاوے
منزل گاہ اپنی میں اور بریاں کرے اور کہا وسے میں جب دیکھا اعرابی نے ایک جماعت کو کہا کہ یہ کون ہے کہ ساتھ جماعت کے بیٹھا ہے کہا رسول خدا
ہیں پس باہر لایا اپنی آستین سے ضب کو اور کہا سوگند ہے لات وعزی کی کہ ایمان نہیں لانیکا میں تمپر جبتک یا ایمان لاوے یہ ضب اور ڈالا ضب کو آگے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ندا فرمائی آنحضرت نے ضب کو اور کہا اے ضب جواب دیا ضب نے ساتھ زبان فصیح کے کہ سنی تمام قوم
نے لبیک و سعدیک کہا اور کہا اے زینت تمام خلق پس فرمایا آنحضرت نے ضب کو کسکی عبادت کرتا ہے تو کہا خدا کو کہ آسمان میں ہے عرش اوسکا اور
زمین میں ہے سلطنت اوسکی اور دریا میں ہے راہ اوسکی اور بہشت میں ہے رحمت اوسکی اور آتش میں ہے عقاب اوسکا فرمایا آنحضرت نے میں
کون ہوں کہا رسول رب العالمین خاتم النبیین قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یعنے بدرستی فیروزی حاصل کی جسنے تجھے سچا جانا اور بے بہرہ
اور نا امید ہوا رحمت خدا تعالی سے جسنے تجھے جھوٹا جانا پس اسلام لایا اعرابی الحدیث بطولہ اور اشعار بھی نقل کیے ہیں کہ اس ضب نے آپ کی
تعریف میں پڑھے اور انمیں حدیث غزال ہے کہ روایت کیا اوسے ائمہ نے بطریق متعددہ کہ تقویت کرتا ہے بعض اوسکا بعض کو ذکر کیا ہے قاضی
عیاض نے شفا میں اور ابونعیم نے دلائل میں ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا میں پھرتے تھے ناگاہ سنی آواز ایک [illegible] کی کہ پکارتا تھا یا
رسول اللہ پس اوسطرف دیکھا آنحضرت نے کیا دیکھتے ہیں کہ آہو مادہ بستہ ہے خیمہ کے پیچھے ہے اور اعرابی سویا ہوا ہے [illegible] پس پایا
آنحضرت نے آہو کو کیا ہے حاجت تیری کہا اسیر کیا ہے اسی اعرابی نے مجھے اور میرے دو بچے ہیں اس پہاڑ میں رہا کر مجھے تا جاؤں اور دودھ پلا کر
پھر آؤنگی پاس تیرے فرمایا آنحضرت نے ایسا ہی کریگی تو کہا اگر اولٹی چلی آؤنگی کہا عذاب کرے مجھے خدا تعالی عذاب عشار اگر اولٹی نہ آؤں میں پس رہا کیا
اوسے آنحضرت نے اور گئی اور پھر آئی اور باندھا اوسے آنحضرت نے پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت رکھتا ہے تو فرمایا ہاں بیچ

کرو ہاں تو اس غلبیتہ کو پس رہا کیا اعرابی نے اوسے پس دوڑتی تہی صحرا میں خوش خوش اور پانی کو بی کرتی تہی اور کہتی تہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور بہی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر میں تہے اور سب لوگ پیاسے ہوئے باوجودیکہ پانی کے اوپر اونٹ تہے پس آہو مادہ حضرت پاس آئی اور آنحضرت نے اوسکا دودہ دوہکر سبکو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی کے تہے پس رافع کو کہ مولی حضرت کا تہا فرمایا کہ اسے نگاہ رکہو پس رافع نے اوسے باندہا بعد ایکساعت کے کیا دیکہتے ہین کہ چلی گئی فرمایا ان الذی جاء بہا ہو الذی ذہب بہا یعنے جو لایا تہا اوسے وہی اوسے لیگیا **اور** از انجملہ وہی کلام حمار روایت کیا ہے ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو تکلم کیا ایک حمار نے اور کہا آنحضرت نے نام تیرا کیا ہے کہا میرا نام یزید بن شہاب کہ پیدا کیے ہین پروردگار تعالی نے میرے دادا کی نسل سے ساٹہ حمار کہ سوار نہین ہوا اونپر سوای پیغمبر کے اور مین امیدوار تہا کہ حضرت مجہپر سوار ہون اور باقی نہین رہا نسل جد میرے سے میرے سوا اور انبیا بجز حضرت اور کہا کہ تہا مین اس سے پہلے ایک یہودی کے قبضہ مین اور تہا مین عمدا کا گرتا اوسکی سواری مین اور تہا وہ یہودی کہ مجہے شکم پر مارتا تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ نام تیرا یعفور ہووے اور تہا یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور آنحضرت دروازے پر اوسے بہیجتے کسیکے تا خبر کرے اور بلا دے اوسے پس آیا یعفور اوپر دروازہ کے اور کوٹتا در کو ساتہ سر اپنے کے جب باہر آتا صاحب دار اشارہ کرتا کہ اجابت کر رسول خدا کی تجہے بلاتا ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی یعفور اوپر سر چاہ ابو الہیثم بن التیہان کے آیا اور اپنے کو اوس چاہ مین ڈالا بجہتہ جزع اور حزن کے اوپر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** بہی اسی باب سے ہے تسخیر اسد اور تابع ہونا ساتہ سفینہ کے کہ صحرا مین لشکر سے دور پڑا اور راہ بہول گیا اور کہتا اوسکا کہ مین مولا رسول اللہ کا ہون پس راہ بتائی اور پہونچایا اوسے شیر نے لشکر مین اور یہ معجزہ آنحضرت تہا اور فی الحقیقت کرامات اولیا معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے **اور** ابن وہب نے روایت کیا ہے کہ کبوتروں نے مکہ مین اوپر حضرت کے سایہ کیا روز فتح پس دعا سے فرمائی اونکے حق مین ساتہ برکت کے **اور** تنسیج عنکبوت اوپر تبیض حمام اوپر در غار کے مشہور ہے اور کہتے ہین کبوتر حرم کے نسل اون کبوتروں کے سے ہین کہ غار مین مسکن رکہتے ہین **اور** روایت کیا گیا ہے کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ کو بقدر آدمی کے روئیدہ ہوا اور پوشیدہ کیا در غار کو ذکرہ فی الشفا **اور** قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث درباب کلام حیوانات اور اطاعت اونکی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہین وہ جو مشہور اور واقع کتب ائمہ مین تہین بیان کیں ہم نے **وصل** جیسا کہ حیوانات سب مطیع و منقاد امر آنحضرت تہے نباتات بہی حیطہ فرمان برداری اور اطاعت مین حاضر تہے اور اسی جگہ سے ہے کلام و سلام شجر اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اطاعت و شہادت رسالت آپکی۔ حدیث مین آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بہیجی گئی طرف میرے

نہ گذرتا تھا مین کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ سلام کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور حضرت علی رض سے آیا ہی کہ کہا تھا مین ساتھ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ مین پس باہر آئے ہم بعض نواحی اوسکی مین اثنا راہ مین پیش نہ آیا کوہ اور درخت کہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی اور یہ حال ابتدای وحی مین تھا جیسا کہ حدیث سابق مین گذرا یا ادہی اور زمانون مین واللہ اعلم اور حاکم مستدرک مین لایا ہے باسناد جید ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس پیش آیا اعرابی اور جب نزدیک حضرت صلعم کے آیا کہا اوسکو خاص حضرت رسول اللہ صلعم نے کہان جاتا ہی تو کہا جاتا ہون طرف اہل اپنے کے فرمایا آیا تجہے رغبت ہی طلب خیر مین یعنے چاہتا ہے تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے اپنے کہا وہ کیا ہے فرمایا شہادت اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے نہین کوئی معبود بحق سوا اللہ کے واحد ہے وہ نہین انباز واسطے اوسکے اور بدرستی محمد بندہ اوسکا اور فرستادہ اوسکا ہے ۔ اعرابی نے کہا آیا کوئی اسپر شاہد ہے جو کہتا ہی تو فرمایا یہ درخت میرا شاہد ہے پس بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس درخت کو اور وہ کرانہ وادی پر تھا پس شگاف کرتا تھا زمین کو اور آتا تھا حتے کہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر کہڑا ہوا پس شہادت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے تین مرتبہ اور گواہی دی اوس درخت نے بعد ازان پہر گیا اپنی جگہ الحدیث اور دارمی نے بھی روایت کیا مانند اسکے اور روز احد مین کہ کافرون نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خون آلودہ کیا اور دندان شریف مین آزار پہونچایا آنحضرت ایک گوشہ مین بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا پس محزون وغمگین پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیا دوست رکھتا ہی تو کہ دکھلاؤن تجہے ایک آیہ کہ موجب تسلی وتشفی خاطر تیری کا ہووے پس دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے طرف ایک درخت کے کہ پس وادی تھا کہ طلب کرای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درخت کو درخت نے مشئے کی اور آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہڑا رہا کہا جبرئیل علیہ السلام نے امر کر کہ پہر جاوے اپنی جگہ پس امر کیا اور پہر گیا وہ اپنی جگہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حَسْبِیْ حَسْبِیْ یعنے کفایت ہی سب مجہے کفایت ہی سب مجہے + رواہ الدارمی من حدیث انس روایت کیا ہے دارمی نے حدیث انس سے اور بریدہ اسلمی سے آیا ہے کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اعرابی کے کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجہے بلاتا ہی پس میل کیا اوس درخت نے راست وچپ اور پیش وپس اپنے سے اور جدا ہوئین رگین اوسکی پس آیا اوس حالت مین کہ پارہ کرتا تھا زمین کو اور کہینچتا تھا رگین اپنی اور کہڑا رہا آگے آنحضرت صلعم کے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہا پہر اعرابی نے امر کر اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہ پس بیٹھین رگین اوسکی اپنی جگہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت صلعم کو کہ اذن دو مجہے تا سجدہ کرون تمہین اذن نہ پایا پس کہا اذن دو مجہے تا دست وپای بوسی کرون نبین اسکا اذن دیا منلامی این کہ آنحضرت صلعم ایک سفر مین شب تاریک مین شتر پر سوار متصل درخت کنار کے

پہونچی خواب لوہ وہ دو سدرہ دو نیم ہوا تہا آنحضرت بسلامت درمیان اوسکے سے گذر سے اور وہ ویسا ہی منفرج رہا اور معروف بسدرۃ الشق ہوا
اور ابن عباس سے آیا ہی کہ کہا ایک اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھ کس چیز کے پہچانین ہم آپکو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھ اوسکے کہ پکارون مین
اس شاخ خرما کو کہ گواہی دیوی کہ مین رسول خدا ہون پس بلایا اوس شاخ کو جدا ہوئی وہ درخت سے اور گری زمین پر پس بلایا حضرت نے پہر جا لگی
پہر کی اور بجای اپنے گئی پس اسلام لایا اعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور آنا درخت کا نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا
اور اولٹا پہر جانا اپنی جگہہ بہت احادیث مین آیا ہی اور صحیح مین حدیث طویل جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرود آیا مین ایک صحرای کشادہ مین
پس تشریف لیگئے حضرت واسطے قضاے حاجت کے اور گیا مین پیچہے حضرت کے ساتھ چھاگل پانی کے پس نہ دیکھی کوئی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنارے وادی
نظر پڑے پس گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کی اور پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون سے اور فرمایا میرا انقیاد واطاعت کر باذن خدا عز وجل
پس منقاد ہوا وہ درخت مثل انقیاد شتر کہ مہار اوسکی ناک مین ہے پس نزدیک درخت دوسرے کے گئے اوسے بہی کہینچکر لائے اور کہا میرے
چسپیدہ ہو پس چسپیدہ ہوے اور روایت دوسری مین آیا ہے کہ فرمایا جابر کو کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا تجہہ کہتا ہی کہ ملحق ہو ساتھ صاحب
اپنی کے بیٹہون مین پیچہے تہارے پس گیا مین اور کہا مینے درخت کو وہ جو رسول خدا نے کہا تہا پس آیا اور ملا وہ درخت ساتھ صاحب اپنی
اور بیٹہے آنحضرت پیچہے اونکے اور باہر آیا مین اور نہ دیکہا مینے اور بیٹہا مین دور جگہہ اور اپنی نفس سے بات کر رہا تہا ناگاہ التفات کیا مینے کیا دیکہتا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آتے ہین اور دونو درخت آپس سے جدا ہو کر ہر ایک اپنی اپنی جگہہ استادہ ہین اور
حدیث اسامہ بن زید مین بہی مانند اسکے آیا ہی کہ کہا مجہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض مغازی اپنی مین آیا دیکہتا ہی تو واسطے حاجت
رسولخدا کے کوئی مکان کہا مینے نہین وادی مین کوئی جگہہ خالی آدمیون سے فرمایا دیکہتا ہی تو کوئی درخت خرما یا سنگ کہا مینے دیکہتا ہون نخلات
متقارب فرمایا حضرت صلعم نے جا اور کہہ ان نخلات کو کہ رسولخدا امر کرتا ہی تمہین کہ آؤ واسطے حاجت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور احجار سے بہی
مانند اسکے کہہ پس گیا مین اور کہا مینے سوگند ہی اوس خدا کی کہ بہیجا آنحضرت صلعم کو بحق دیکہا مینے نخلات کو کہ باہم متصل ہوئے اور احجار آپس مین قریب جب
حضرت قضای حاجت فرما چکے کہا اونکو کہ جدا ہو وین قرب اتصال سے اور امثال ان معجزون کی بہت آئی ہین وہ مثل جیسا کہ نباتات کو مطیع
ومنقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تہا جمادات بہی یہی حکم رکہین سلام کرنے حجر سے اور تکلم کرنا اوسکی سے ساتھ آنحضرت صلعم کے جیسا کہ گذرا
کوئی شجر وحجر نہ تہا مگر وہ کہ سلام کرتا تہا حضرت پر اور کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ اور علی مرتضے کرم اللہ وجہہ اور عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے بہی حدیث اس باب مین گذری اور جابر سے بہی آیا ہی اور ایسی ہی حدیث راہب وہ وقت مین کہ حضرت ہمراہ ابو طالب
ابتدای امر نبوت مین پیشتر از بعثت کہا باقی نرہا کوئی شجر اور حجر مگر وہ کہ سجدہ کیا حضرت صلعم کو اور ذکر اوسکا انشاء اللہ تعالی اپنی جگہہ پر حمل آئیگا

اور جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث جابر بن سمرہ کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستی مین پہچانتا ہون اوس سنگ کو
مکہ مین کہ سلام کرتا تھا مجہپر پہلے مبعوث ہونے میرے سی بدرستی تحقیق مین اوسی پہچانتا ہون اور لوگونکو اختلاف ہی اوس حجر مین کہ کونسا ہے
بعضون نی کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کی نزدیک سوای اوسکے کوچہ مین کہ اوسے زقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے
استوار کیا گیا ہی ایک دیوار مین اور لوگ تبرک جانتی ہین لمس اوسکا اور کہتے ہین یہہ وہی سنگ ہی کہ سلام کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
جسوقت گذرتی تہے اوس اوسی شیخ ابن حجر مکی ہیثمی نے کہا متواتر آیا ہی اہل مکہ سی یہہ حجر کہ زقاق الحجر مین ہی وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تہا اوپر حضرت کے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقابلہ اوسکے دوسری دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت صلعم ہے اور کہتے ہین کہ سنگ و آہن واسطی انبیا کے
نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ مین ایک جبل ہی کہ آنحضرت رعی غنم کبہی کرتے تہے اثر قدمین شریفین بیان کرتے ہین واللہ اعلم اور
صاحب مواہب لدنیہ ابوحفص میانشی سی لایا ہے کہ کہا خبر دیتا تہا مجہے جو کوئی کہ ملاقات کرتا تہا مین ساتہ اوسکی اہل مکہ سے کہ یہہ حجر مذکور
وہی حجر ہے کہ سلام کرتا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اور ازانجملہ آمین کہنا آستانہ اور در و دیوارون کا ہی جسوقت دعا فرمائی
آنحضرت صلعم نے خاص عباس اور اوسکی بیٹونکو واسطی روایت کیا اسی بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے مختصر اکہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل نجا اپنے گہر سے تو اور تیرے بیٹے کل جبتک آؤن مین تمہارے پاس اسواسطے کہ مجہے تمسے کچہ کام ہے
پس منتظر رہی تا آنکہ تشریف لای حضرت صلعم اون پاس بوقت چاشت اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم جواب دیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
فرمایا کیونکر صبح کی تمنے کہا صبح کی ہمنے بخیر و اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فرمایا نزدیک ہو آپسمین اور ملصق ہو ایکدوسرے سے پس اوڑہائی اونہین
حضرت صلعم نے چادر اپنی اور کہا یا رب یہہ عم میرا ہی اور صنو پدر میر کیا اور یہہ اہلبیت میرے ہین پس محجوب کر انکو آتش دوزخ سی جیسا کہ
محجوب کیا مینے اونکو ساتھہ اس چادر کے پس آمین کہا آستانہ اور دیوارون خانہ نی اور کہا آمین آمین آمین اور ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب
سفر مین خدمت آنحضرت صلعم مین تہے تشنہ ہوے پس آنحضرت صلعم نے اونہین ایک کوہ پر کہ وہان تہا بہیجا اور کہا کہ اس کوہ کو کہہ کہ پانی
دیوے کوہ گویا ہوا اور کہا پیغمبر خدا سی کہہ کہ جسدن سی یہہ آیت نازل ہوئی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِی وَقُودُہَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ گریہ سے پس ڈر اوس آتش
کی یہہ اوسکی آدمی اور سنگ ہین سا اشتہار و یا مین ترس خدا سی کہ پانی میری اجزا مین نہ رہا اور مشہور اس باب مین حنین جذع ہی اور حدیث حنین جذع
جماعہ کثیر صحابہ سے مروی ہی کہ مفید قطع اور یقین ہی اوسکی ساتھہ مواہب مین تاج الدین سبکی لایا ہی کہ شرح مختصر مین ابن حاجب نے کہا صحیح میری نزدیک یہ
وہ ہی کہ حدیث حنین جذع متواتر ہی روایت کیا ہی علما حدیث سی بخاری و مسلم وغیرہ نی بطریق کثیرہ متعددہ خارج حد وحصر احصا سی اور ہوسکی کہ متواتر
ایک قوم کی نزدیک غیر متواتر ہو دوسری قوم کے نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہی کہ حنین جذع اور انشقاق قمر نقل کیا گیا ہے

ہر ایک وجہ ہی نقل شائع کہ مستغنی ہو اوس قطع و یقین کو نزدیک اوس شخص کے کہ مطلع ہو اوپر طرق حدیث کے نہ غیر اوسکا کہ ممارست نہ رکھی اس کلام میں اور امام
اور بیہقی نے کہا کہ قصہ حنین جذع امور ظاہرہ سے ہے کہ نقل کیا ہی اوسکو خلف نے سلف سے اور رجیہ اکبر آیات اور اظہر معجزات سے ہے کہ دلالت کرتا ہی اوپر
نبوت ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہیں دیا ہی حق تعالی نے کسی پیغمبر کو وہ جو دیا ہی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
پس کہا شافعی کو کہ دیا ہی خدا تعالی نے عیسی علیہ السلام کو احیاء موتی تھا دیا پیغمبر صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اوسکی اور یہ اعظم
واکبر ہے اوس سے بعد ازان شمار کیا ہی علماء حدیث نے صحابہ کو کہ روایت کیا ہی اور روایت و اسانید اور طرق اوسکی کہ ذکر اونکا طول ہے
روایت کیے گئے ہین کہ تھے نبوی مسقوف اوپر جذوع نخل کے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیشتر از انکہ بنایا جاوے واسطے اونکے منبر کھڑے
رہتے تھے واسطے خطبہ کے ٹیکی بجذع اون جذوع سے اور جب بنایا گیا منبر مفارقت فرمائی اوس جذع سے پس سنی گئی اوس جذع سے آواز مانند آواز ناقہ
اور روایت انس مین آیا ہی کہ جنبش و لرزہ آیا مسجد کو اوسکی آواز سے اور بہت گریہ کیا لوگون نے بہت مشاہدہ حال غریب اوسکی اور ایک روایت مین
آیا ہی شگافتہ و پارہ ہوئی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رکھا دست مبارک اپنا اوسکے اوپر اور گلے سے لگایا پس تسکین و سکوت حاصل ہوا اوسے
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اس چوب نے گریہ کیا از جہت اوس چیز کے کہ گم کیا ذکر خدا سے اور اگر اوسے گلے نہ لگاتا مین ہمیشہ یونہین رہتا حال اوسکا روز قیامت تک
واسطے اظہار حزن کے اوپر میرے ۔ پس امر کیا آنحضرت صلعم نے کہ دفن کیا جاوے زیر منبر پس نماز پڑہتے تھے آنحضرت صلعم طرف اوسکے اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ بلایا اوسے آنحضرت صلعم نے اپنی طرف پس زمین پارہ کرتا آیا پس گلے سے لگایا اوسے اور فرمایا پھر چلا جا اپنے مکان کو اور
حدیث مین آیا ہی بروایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اوس چوب کو اگر چاہی تو سرسبز کر دون مین تجکو جس باغ مین کہ تو تھی تازہ و روئیدہ ہون
رگ و ریشہ تیرے اور کامل ہو خلقت تیری اور تر ہون شاخین تیری اور پیدا ہو میوہ تیرا اور اگر چاہی تو سرسبز کرون مین تجھے بہشت مین تا کہاوین دوستان خدا کے میوہ تیرا
بعد ازان گوش مبارک بسماعت اوسکے قول کے متوجہ فرمایا کیا کہتی ہی پس فرمایا کہتی ہی سرسبز فرما مجھے یا رسول اللہ صلعم بہشت مین تا کہاوین مجھے دوست خدا کے اور مین اوسمین کہنہ
اور فانی نہون پس سنا اس آواز کو جو کہ اوسکے متصل تھا پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا مینے او فرمایا اختیار کیا اوسنے دار بقا کو اوپر دار فنا کے اور تھے حسن بصری رضی اللہ عنہ
جب تحدیث کرتے ساتھ اس حدیث کے کہتے تھے ای بندگان خدا چوب نالہ کرتی ہی شوق پیغمبر خدا صلعم سے پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ مشتاق لقای آنحضرت صلعم کے ہو بیت
سنگ و گیاہی کہ در منقبتی ہست * به زادمی دان کہ در معرفتی نیست * اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہی جسقدر کہ ذکر کیا ہمنے کافی ہی اور اسی باب سے ہے
کلام کرنا آنحضرت صلعم کا جبل کے ساتھہ اور کلام کرنا جبل کا اونکے ساتھہ روایت کیا ہی انس نے کہ نکلا آنحضرت صلعم اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم جبل احد کیطرف کہ کوہ مدینہ ہے
اور وہ کی شاخین اوسمین قائم ہوا ہی احد جبل ہلنا و جنبہ دیعنی احد ایک پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور ہم دوست رکہتے ہین اوسکو پس جنبش کی ما مدد لیا آنحضرت صلعم نے اوپر پای مبارک اپنا اور کہا ثابت
رہ جا ای احد نہین تجہپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد و البخاری و الترمذی و ابو حاتم اور حدیث دوسری ابن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے آیا کہ تھے آنحضرت صلعم اور جبل

ثبیر کے کہ جبل مناسی ہی اور آپکے ساتھ ابوبکر اور عمر اور مین تھا پس جنبش کی جبل نے تا آنکہ گری اوسکے سنگ خفیف مین پس مارا آنحضرت نے
پای مبارک اپنا اور فرمایا اپنی جگہہ ثابت وقائم رہ یا ثبیر نہین تیرے اوپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ البخاری واحمد والترمذی وابوحاتم اور ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ تھے آنحضرت اوپر حرا کے اور ابتدا وحی مین اوسجگہ مشغول رہتے تھے اور وحی وہان نازل ہوتی تھی اور تھے حضرت کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان و علی
وطلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا صخرہ پس کہا حضرت نے آرمیدہ ہوای حرا نہین اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت مین سعد بن ابی وقاص سے
مذکور ہے نہ علی اور ایک روایت مین تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہین مگر ابوعبیدہ بن الجراح واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب طلب کیا آنحضرت
کو قریش نے کہا ثبیر نے اوتر یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ مارین تجکو میری پشت پر پس عذاب کرے مجھے خدای عز وجل پس کہا حرا نے مجھپر آ یا
رسول اللہ اور ثبیر اور حرا دو کوہ ہین مکہ مین مقابل آپس مین اور کہا ہی کہ جنبش ان جبال کی نہ بجنس رجفہ سے تھی کہ ساتھ قوم موسی علیہ السلام کے
واقع ہوئی جسوقت تحریف وتبدیل کلمہ کیا تھا اسواسطے کہ وہ رجفہ غضب تہا اور یہ رجفہ طرب اور اسیواسطے تنصیص فرمایا آنحضرت نے اوپر مقام نبوت اور
صدیقیت وشہادت کے کہ موجب سرور واستقرار جبال ہین اور اسی باب سے ہی تسبیح حصی اوپر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ روایت
کیا ہی انس رضی اللہ عنہ نے کہ لیا آنحضرت نے ایک کف حصی سے پس تسبیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھہ مین اور سنی ہمنے آواز تسبیح پس دیا اون
حصے کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین اور تسبیح کی بعد ازان ہمارے ہاتھہ مین دیا پس تسبیح نکی اور قاضی نے شفا مین کہا کہ روایت کیا مثل
اسکے ابوذر نے اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمر وعثمان رضی اللہ عنہما مین بہی اور حدیث طبرانی مین آیا کہ کہا ابوذر نے پس شرکہی گئی وہ سنگریزے
ہاتون ہمارے مین پس تسبیح نہ کی ساتھ کسی ایک کے ایسا ہی لایا اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین اور روضۃ الاحباب مین تمہید ابوشکور سالمی
سے نقل کیا ہی کہ کہا علی مرتضی رضی اوس مجلس مین تہے اور اوپر اونکے ہاتھہ کے بہی تسبیح کی اور ازانجملہ ہی تسبیح طعام ـ بخاری نے ابن مسعود
سے روایت کیا ہی کہ کہا تہی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طعام کہاتے تہے اور تسبیح طعام سنتے تہے اور جعفر بن محمد باقر بن علی بن العابدین
سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیمار ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آئے آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام ساتھہ ایک طبق کے کہ اسمین انگور
و انار تہے پس تناول فرمایا حضرت نے اور تسبیح کی فواکہ نے اوپر دست مبارک کے اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ پڑہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن منبر پر یہہ آیت آیہ وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنی اور نہ جانچا انہون نے اللہ کو پورا جانچنا بعد ازان کہا تہا کہتا ہی جبار اوپر ذات
اپنی کے اور فرماتا ہے انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال یعنی مین ہون زبردست مین ہون زبردست مین ہون بزرگ برتر پس ہلا منبر
تا کہا ہمنے کہ زمین پر گرے حضرت اور اسی حکم مین ہی تکلم صبیان اور شہادت اونکی ساتھہ رسالت حضرت کے ـ روایت ہی معیقیب یمانی سے کہ کہا حج کیا
مینے حجۃ الوداع اور آیا مین سرای مین بیچ مکہ کے دیکہا مینے اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا مینے حضرت سے ایک امر عجیب کہ آیا

آیا اونکے پاس ایک مرد اہل یمامہ سے لڑکا لیکر کہ گویا اوسیدن پیدا ہوا ہے پس کہا اوسکو رسول خدا نے من انا مین کون ہون کہا انت محمد رسول اللہ
تو محمد رسول اللہ ہے فرمایا حضرت نے صدقت بارک اللہ فیک یعنی راست گو ہے تو برکت و کرامت فرمائی خدا تعالی تجہین بعد ازان اوس
لڑکی نے تکلم نکیا جوانی تک اور نام رکہا ہمنے اوسکا مبارک الیمامہ اور فہد بن عطیہ سے روایت ہے کہ لائے ہین حضرت پاس ایک لڑکے کو کہ جوان
ہوا اور ہرگز تکلم نکیا آپنے پوچہا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی وصل اٹہارہ ذی العجائبات اور احیا موتی مین یعنی تندرست کرنا
بیمارونکو اور زندہ کرنا مردونکو روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک عورت خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چہوٹے
بیٹے اپنے کو ہمراہ لائی اور کہا یا رسول اللہ یہہ پسر میرا جنون رکہتا ہے اور غلبہ کرتا ہے اسے جنون وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور مکدر
کرتا ہے ہمیں وقت کو پس مسح فرمایا آپنے اوسکا سینہ پس قے کی اور باہر آئی اوسکے شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ کہ دوڑتے تہے رواہ الدارمی اور
آئی حضرت پاس ایک عورت خثعم سے اور اوسکے ہمراہ ایک طفل تہا کہ تکلم نکرتا تہا پس پانی طلب کیا حضرت نے اور مضمضہ فرمایا اور دہوئے دونو ہاتہ اپنے
اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست ہوا فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اوسکی عقل لوگونکی عقلون پر اور پہنچا روز احد ایک زخم قتادہ النعمان
کی آنکہہ پہ کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا قتادہ حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ ہے دوست رکہتا ہون مین اوسے ڈرتا ہون مین
کہ دیکہے مجہے اور اوسکی آنکہہ مین تقبیح و زشت آوے مین پس پکڑا حضرت نے اوسکی آنکہہ کو بدست مبارک اپنے کے اور رکہا بیٹہولے مین اور کہا
خداوندا پہنا اوسکی چشم کو حلیہ پس تہی وہ آنکہہ بہترین اور زیباترین اور بیناترین اوسکی آنکہون سے درد نکرتی تہی جسوقت کہ درد کرتی تہی
آنکہہ دوسری اور روایت کیا طبرانی نے اور ابو نعیم نے قتادہ سے کہ کہا تہا مین نگاہ کرتا تیرونکو اپنے موہنہ پر روے مبارک پیغمبر خدا سے
یعنی اپنے کو سپر آنحضرت کیا تہا مینے آخر کو تیر مجہے پہونچا کہ بیٹہولے میری آنکہہ کا نکل پڑا پس پکڑا مینے اوسکو ہاتہہ سے اور دیکہا مینے طرف رسول خدا
جب دیکہا حضرت نے میری چشم کو میرے ہاتہہ مین رو دئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خداوندا قتادہ نے جیسا کہ نگاہ رکہا موہنہ تیرے پیغمبر کا
اپنے موہنہ کے ساتہہ اور پہونچی آفت اوسکی چشم کو پس کردے یہہ چشم اوسکی بہترین چشمان اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص گرفتار علت
استسقا ہوا حضرت پاس کسیکو واسطے استشفا کے بہیجا پس لیا حضرت نے دست مبارک مین ایک کف خاک سے اور ڈالا اوسمین پانی دہن مبارک اپنے سے
اور اوس مرسل کو دیا وہ متعجب ہوا اور گمان لگیا کہ حضرت نے استہزا فرمایا اوسکے ساتہہ پس لایا اوسکو نزدیک اوس مریض کے کہ قریب المرگ تہا اور پلایا پس
شفا پائی اور ایک شخص اور تہا کہ دونو آنکہین اوسکی سفید ہو گئی تہین یہانتک کہ کچہہ معلوم نہوتا تہا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو
آنکہونکو بینا ہوا اور اسی برس کی عمر مین سوئی پر و لیتا تہا اور امثال اسکی بہت ہین اور غزوہ خیبر مین پوچہا کہ علی کہان ہے عرض کیا کہ بسبب
درد چشم حاضر نہین پس کسیکو بہیجکر بلایا اور رکہا سر اونکا اپنی بغل مین اور تفل فرمایا دونو آنکہون اونکی مین اور دعا کی پس فی الحال درد جاتا رہا گویا کہ کبہی نتہا

اور ہرگز درد نکیا چشم علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اور زخم فرمایا تین کرت اوپر ضربت ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فی الحال اچھا ہو گیا
اور ہرگز درد نکیا اور پاے یزید بن معاذ مین شمشیر لگی تھی پاشنہ پا تک جبکہ مارا کعب بن الاشرف کو پس تفل کیا درحال اچھا ہو گیا اور صحیح بخاری مین
آیا ہی کہ جب عبد اللہ بن عتیک نے ابو رافع یہودی کو مارا شب مہتاب تھی جسوقت پانو زینہ پر رکہا سمجہا کہ زمین ہے پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اوسکی
پس آنحضرت ص پاس آیا حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی ساق پر ملا فی الحال شفا پائی اور امثال ان حکایات کی نہایت کثرت اور شہرت سے ہین اور کتب
حدیث مین مذکور و مسطور ہے ولیکن احیای موتی — روایت کیا ہی بیہقی نے دلائل مین کہ آنحضرت ص نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اوس مرد نے مین
ایمان نہین لاتا تیرا اوپر تا زندہ کرے تو بیٹی میری کو کہ مردہ ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دکہا مجہے قبر اوسکی پس دکہائی قبر اوسکی اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ کہا ڈالا مین بیٹی کو وادی مین پس فرمایا آنحضرت نے دکہا مجہے وہ وادی پس ندا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس دختر کو پس جواب دیا
اوسنے اور کہا لبیک و سعدیک پس فرمایا آنحضرت ص نے آیا تو دوست رکہتی ہی کہ رجوع کرے تو دنیا مین کہا نہین یا رسول اللہ پایا مینے آخرت کو بہتر دنیا سے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ باپ اور مان تیرے ایمان لائے ہین اگر دوست رکہتی ہی راجع کرون مین تجہے اوپر اونکے
کہا حاجت نہین مجہے مان باپ کی پایا خدا کو بہتر اور مہربان زیادہ اونسے یہہ حدیث دلالت رکہتی ہی کہ اولاد مشرکین کو عذاب نہین ہے اور قصہ زندہ کرنی
بیٹون جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے گہر مہمان آئے اوسنے برہ بسمل کیا اور پسر بزرگ اوسکے نے ساتہہ دیکہنی اس حال کے چہوٹے بہائی اپنے کو
ذبح کیا جسوقت مان اوسکی پیچہے دوڑی وہ کوٹہی پر چڑہ گیا اور اپنے کو زمین پر ڈالا اور مر گیا پس دونو بیٹے اوسکے بدعای حضرت زندہ ہوے شواہد النبوت
مین تفصیل مذکور ہی اور احیا حضرت کا اپنے ابوین کو اور ایمان لانا اونکا جیسا کہ احادیث مین آیا ہی اسی قبیل سے ہی ولیکن محدثین کو صحت
ان احادیث مین کلام ہی اور بعض متاخرین نے اونہین بپایہ اثبات دیگر بدرجہ اعتبار پہونچایا اور انس رضی اللہ عنہ سے آیا کہ ایک جوان انصار مین سے مر گیا تہا
تہا اور اوسکی مان تہی بڑہیا اندہی پس تجہیز و تکفین کیا ہمنے اوس مردہ کو اور تعزیت کی ہمنے اوس عورت کی کہا اوسنے آیا مر گیا میرا بیٹا لوگون نے کہا البتہ مر گیا کہا خداوندا
تو جانتا ہے کہ مینے ہجرت کی ہی طرف تیرے اور تیرے پیغمبر کے بامید اوسکے کہ یاری اور فریادرسی کرے تو میری ہر شدت و محنت مین پس نرکہہ مجہپر بار اس مصیبت کا — پس ہم
اوس جگہہ سے نگئے تہے تا دور کیا ہمنے جامہ موتہہ مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کہایا اپنی مان کے ساتہہ — روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی
اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے اور یہہ ببرکت التجا اور استغاثہ اوس زن کے تہا ساتہہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
پس معجزہ حضرت کا ہووے اور ایسا ہی روایت کیا ہی ابو بکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار مر گیا تہا جب تکفین کر چکے اور لوگ
اوٹہانے کو تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ اور ایسا ہی آیا ہے کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی نے کہ بدر اور بیعۃ الرضوان مین حاضر ہوا تہا وفات پائی
خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور تکلم کیا بعد موت کے وہ کلام کہ محفوظ رکہا گیا اوسنے کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابو بکر الصدیق

عثمان بن عفان علیٰ منہاجہم الضعیف فی نفسہ القوی فی امرہ فی الکتب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتب الاول صدق صدق
مضت اربع سنین و بقیت سنتان اتت الفتن و اکل الشدید الضعیف و قامت الساعۃ یعنے احمد تعریف و ستائش کیا گیا لوح محفوظ مین راست راست ہے
ابوبکر صدیق ناتوان اپنی ذات مین زور آور ہے اپنے امو مین لوح محفوظ مین راست راست ہے عمر بن الخطاب قوی اور امین لوح محفوظ مین راست راست ہے
عثمان بن عفان اوپر طریق اور راہ اونکی کے ہی گذرے ہین چار سال اور باقی ہے دو سال آوین فتنے اور کہاوے زور آور کمزور کو اور برپا ہووے قیامت انتہی ایسا ہی
مذکور ہی جامع الاصول مین ہے اور مواہب لدنیہ مین یون بیان کیا ہی کہ نعمان بن بشیر نے کہا کہ تہا زید بن خارجہ سرداروں انصار سے درمیان مشی کے
راہ مین مدینہ کے راہون مین میان ظہر و عصر منہ کے بل گرا اور مرگیا پس اٹہا لائے زنان انصار اور رونے لگین اوپر اوسکے اور مرد اونکے پس اسی حال مین ناگاہ تہا
بامین المغرب و العشا سنی آواز کہ کہتا تہا خاموش ہو پس دیکہا لوگون نے کہ ناگاہ آتی ہی آواز زیر جامہ کفن سے پس کہولا مونہ اور سینہ اوسکا
کہتا تہا محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لا نبی بعدہ و کان ذلک فی الکتب الاول ثم صدق صدق ہذا رسول اللہ السلام علیک یا رسول اللہ
و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنے محمد رسول اللہ نبی ہی ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اوسکے اور ہی کہہ مسطور لوح محفوظ مین پہر راست راست ہے یہہ
رسول اللہ مین سلام اوپر تیرے ای رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی روایت کیا ہی ابوبکر بن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین
انتہی اور روایت کیا گیا ہی عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہا تہا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا تہا ثابت بن قیس بن شماس کو اور مارا گیا تہا وہ یمامہ
مین پس سنا ہمنے جسوقت داخل کیا ہمنے اوسکو قبر مین کہتا تہا محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان بن عفان البر الرحیم یعنے
محمد رسول ہین ابوبکر صدیق ہے عمر شہید ہی عثمان بن عفان نیکوکار ہین رحیم پس نگاہ کیا ہمنے اور دیکہا کہ مردہ ہے کذا فی الشفا اور اگر تشکیک کرین
اور کہین کہ شاید زندہ ہوا اور یہہ بات واقع ہوئی ہو اور یہی حضرت کے ہاتہہ پر واقع نہین ہوا تا معجزہ ہو تو کہین جواب اوسکا وہ کہ موت ایسا امر نہین
کہ پنہان رہے اور ذکر آنحضرت اور مدح اونکی ناظر ہے اس طرف کہ یہہ سب برکت و عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تہا اور اگر کرامت ہی تو یہہ
معجزہ حضرت کا ہی انتہی ابو نعیم نے روایت کیا کہ ذبح کی تہی جابر نے ایک شاۃ اور پکائی اور نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لایا پس کہلایا
حضرت نے قوم کو اور فرمایا کہاؤ ولیکن ہڈی نہ توڑو بعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکہا دست مبارک اپنا اوپر اونکے اور تکلم فرمایا بکلام ناگاہ اوٹہ
کہڑی ہوئی شاۃ کان جہٹکتی ہوئی انتہی یعنے اکمل اولیا کہ مظہر قدرت خدای جل شانہ کے تہے بشرف متابعت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے ایک پرتو اس خارق عادت سے بہی پڑا کہ ایک مرغ کہایا اور ہاتہہ اوپر ہڈیون اوسکی کے رکہا اور کہا قم باذن اللہ و رسولہ کالیا مرغ اوٹہ کہڑا
ہوا اور چلنے لگا پس یہہ بہی معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہی انتہی معلوم ہوا کہ تکلم شاۃ مسمومہ کہ خیبر مین ہوا بعض اوسکو قبیل موتی
رکہتے ہین اور بعضے کہتے ہین وہ تکلم ہی کہ پیدا کیا حق تعالے نے اوس شاۃ میت مین جیسا کہ شجر و حجر مین حروف و اصوات پیدا کرتا ہی پروردگار تعالی اور سنوانا

اوسنے بی تغیر اشکال اور نقل ہیات اون کے۔ اور مذہب شیخ ابوالحسن اور قاضی ابوبکر باقلانی کا یہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بغیر تو ایجاد حیات کی ہے اوسمین اولاً اور تکلم ثانیاً اور کہتے ہین کہ حق تعالی نے پیدا کیا اوسمین حیات اور شگافتہ کیا واسطے اوسکی مونھہ اور زبان اور قدرت دی اوسی اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہے واللہ اعلم **وصل** اور ایک انواع معجزات اور اقسام اوسکے سے اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے **اور** شفا مین کہا ہے کہ یہہ باب دعا واسع ہے جدًا اور اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو نفعاً وضرًا متواتر المعنی اور معلوم ہے ضرورةً **اور** حدیث حذیفہ مین آیا ہے کہ تھے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسیکے لیے ادراک کرتی دعا حضرت کی اوسکو مین اوسکے بیٹے تک اور اشہر اخبار ہے اس باب مین دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے انس بن مالک کو کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہے اور بانواع نعم وکرامات ظاہر وباطن مخصوص ہوے اوسے لائی مان اونکی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو واسطے انس خادم اپنے کے پس دعا کی آنحضرت نے اور کہا خداوندا زیادہ کر مال اور ولد اور برکت دے خاص اوسکو جس چیز مین کہ عطا کیا ہے نعمت سے۔ اور روایت کرتا ہے عکرمہ کہ کہا انس نے سوگند بخدا مال میرا بہت ہے اور اولاد میری زیادہ سو تن سے **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا نہین جانتا ہون کسی شخص کو کہ پہونچا ساتھہ رخا اور فراخی عیش اور خوش زندگانی کے جیسا کہ مین پہونچا اور کہا بتحقیق دفن کیا مینے ساتھہ ان دو ہاتھہ اپنے کے سو تن اپنے اولاد سے اور سقط اور ولد ولد نہین بیان کرتا مین اور آیا ہے کہ نخل اوسکے دو بار ثمر دیتے تھے **اور** ازانجملہ ہے دعا حضرت کی عبد الرحمن بن عوف کے حق مین ساتھہ برکت کی وہ رضی اللہ عنہ کہتا تھا اگر اوٹھاتا مین بالفرض سنگ کو امید وار ہون کہ پاتا نیچے اوسکے زر اور کھولے گئے اوسکے واسطے در واز رزق کے اور ہجرت کی تھی فقر مین کہ کچھہ چیز نہ رکھتا تھا اور صلح کی اوسکی زوجات نے کہ چار تھین ربع پر کہ حق اونکا ثمن ہے اسی ہزار پر اور ایک روایت مین لاکھہ پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صلح کیا گیا ساتھہ ایک ان کے اونمین سے کہ اوسے طلاق دی تھی حالت مرض مین اوپر اسی اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتھہ پچاس ہزار کے ورای صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین رکھتا تھا اور آزاد کرتا تھا ایکروز مین تیس غلام اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنے کو کہ اوسمین سات سو شتر تھے اور ہر جنس کا مال ساتھہ سامان اونکی اور باعث اوسکا یہہ تھا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اوسکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھا مینے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت مین کہ داخل ہوتا تھا مانند کودک کے پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان اپنا **اور** دعا کی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھہ تمکین کے بلاد مین پس پائی خلافت والمارت **اور** دعا کی واسطے عروہ بن ابی الجعد کے بین بیان کرتا ہے عروہ تہا مین کہ کھڑا رہتا تھا مین کناسہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے تا آنکہ فائدہ حاصل کرتا چالیس ہزار درہم ایکدم مین اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اوسمین بھی فائدہ ہوتا **اور** بھاگے ایک مرتبہ ناقہ آنحضرت پس دعا کی اور آواز دی ناقہ کو پس آئی ایک ہوا سے تند اور سونپا آنحضرت کو **اور** دعا کی واسطے مادر ابوہریرہ کی باسلام پس مسلمان ہوئی اوسیوقت باوجودیکہ برا

کہا کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دعا فرمائی واسطے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے کہ نگاہ رکھی گئی گرمی و سردی سے پس تھے حضرت علی
کہ پہنتے تھے شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین ثیاب شتا اور سردی و گرمی مضرت نکرتی تھی اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا کے حق مین کہ گرسنہ
نہو وین پس گرسنہ نہوتین بعد ازان ہرگز اور درخواست کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیل بن عمرو نے ایک آیت و کرامت واسطے
قوم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت نے اوسکے لیے اور کہا خداوندا بخش اوسے نور پس ساطع ہوا نور درمیان ہر دو چشم اوسکے پس کہا یا رسول اللہ
ڈرتا ہون مین کہ لوگ برص خیال نکرین پس پھر گیا اور آیا نور بجانب تازیانہ اوسکے اور روشن ہوتا تھا تازیانہ اوسکا شب تاریک مین اور نام
کیا گیا اوسکا ذو النور اور دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا اونپر پس مہربانی طلب کی قریش نے حضرت سے اور دعا کی دور ہوا قحط اونکا اور دعا کی
اوپر کسری کے جس وقت کہ پارہ کیا کتاب آنحضرت کو کہ پارہ ہو ملک وسکا پس باقی نرہا اوسکے لیے کوئی ملک اور باقی نرہی فارس کو ریاست
اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کی نماز کہ قطع کرے حق تعالی اثر اوسکا پس جا ماندہ ہوا وہ شخص اور دیکھا ایک
مرد کو کہ بائین ہاتھ سے کھاتا تھا فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھا کہا سیدھے ہاتھ سے نہین کھا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبھی نکھا سکیگا پس
نہ اوٹھا سکا ہاتھ اپنا سیدھا اور کہا عتبہ بن ابی لہب کو خداوندا مقرر و موکل کر اوپر اوسکے ایک سگ اپنے سگون مین سے پس کھایا اوسے شیر نے
اور حدیث دعای آنحضرت اوپر قریش کے کہ رکھا شکنبہ اوپر گردن مبارک کے مشہور ہے اور کشتہ ہوئے وہ لوگ غزوہ بدر مین اور
کج کرنا حکم بن العاص کا اپنے مونھ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد تہکم اور استہزا کے
اور فرمانا آپکا ایسا ہی ہووے تو پس ایسا ہی رہا جبتک ہوا اور دعا کی اوپر محلم بن جثامہ کے کہ قبول نکرے اوسے زمین اور جب
اوسے قبر مین رکھتے تھے باہر ڈالتی تھی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر رکھا اوسے دو طرف وادی مین اور اوٹھائی دیوار
ساتھ پتھرون کے اور ایسی ہی دعا کی اوپر ابن عامر کے سلب کے یموت طریدا وحیدا یعنی مرے رانده شده تنہا اور ایسا ہی ہوا اور کہا ہے
صاحب شفا نے کہ مثال اسکی بہت ہین اندازہ حصر و احاطہ سے **وصل** کرامتون اور برکتون آنحضرت مین جس چیز کو کہ لمس و مباشرت
فرماتے صحیح مین آیا ہے کہ باہر لائین اسما بنت ابی بکر جبہ طیالسہ اور کہا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے اور ہم اسے
دہوتے ہین واسطے بیمارون کے اور طلب شفا کرتے ہین اور تھے چند اشعار شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاہ مین خالد بن الولید کے
جس جنگ مین حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا آنحضرت نے بقیہ آب وضو اپنے سے بیر قبا مین پس خشک و کم نہوا پانی اوسکا
ہرگز اور آب دہن مبارک ڈالا بیر مین کہ دار انس مین تھا پس نتھا مدینہ مین کوئی چاہ شیرین تر پانی اوسکے سے اور گذرے آنحضرت
اوپر ایک چشمہ آب کی اور پوچھا نام اوسکا کہا ہے کہ نام اوسکا بیسان ہے اور پانی اوسکا شور ہے فرمایا بلکہ نام اوسکا نعمان ہے اور آب اوسکا

خوش پس خوش ہوا پانی اوسکا اور لایا گیا حضرت پاس ایک ڈول آب زمزم سے اور ڈالا آب دہن مبارک اپنا اوسمین پس ہوا خوشبو زیادہ
مشک سے اور ڈالا آب دہن مبارک ایک دلو مین چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ مین فایح ہوئی اوس سے بوے مشک اور دی زبان
شریف اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کے دہن مین پس چوسی اونہون نے اور ساکت ہوے حالانکہ روتی تھی قبل اوسکے عطش سے اور
ڈالتی تھے آب دہن مبارک اپنا لڑکون شیرخوارہ کے موٹھون مین پس کفایت کرتا اونکو تا بشب اور گذرا ہی ذکر اوسکا باب حلیہ شریف مین
اور از انجملہ ہی برکت دست مبارک شریف اور لمس اوسکا اور غرس نخل واسطے یہود کے اور ثمر دینا اوسکا اوسی سال قصہ اسلام سلمان
فارسی مین کہ مکاتب کیا تھا اونہین یہود نے اوپر چالیس اوقیہ کے اور غرس نخیل جبتک کہ بلند ہووے اور راوے گے مگر ایک نخل کہ کسی اور سے
تغرس کیا تھا اور روایت کیا ہی ابن عبد اللہ نے کہ وہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور بخاری نے کہا کہ سلمان اور شاید دونو
شریک ہون اوسمین اور اوس ایک نخل کو بھی آنحضرت نے قلع فرمایا اور غرس کیا اون نے بھی ثمر دیا اوسی سال مین اور دیا حضرت نے
مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گذارا اوسے زبان مبارک اپنی پر پس دیا اوسے چالیس اوقیہ اور باقی رہا اوس پاس مثل اوس
چیز کے کہ دیا تھا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہتے ہین اور خنس بن عقیل کہ ایک صحابہ سے ہین کہتے ہین کہ دیا مجھے آنحضرت نے شربت سویق
کہ پیا تھا اول اوس سے آپنے اور پلایا مجھے آخر اوسکو پس ہمیشہ تھا مین کہ پاتا تھا سیرابی اوسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اوسکی جب
گرم ہوتا تھا مین اور منجملہ برکت حضرت سے ہے شیرین گوسپندون کے مثل قصہ شاۃ ام سعید اور شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے
اور اونٹون اوسکی مین اور شاۃ عبد اللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تھا اوسکی ساتھ نر اور شاۃ مقداد اور سوای اوسکے اور
از انجملہ ہی توشہ دینا حضرت کا اصحاب کو مشک آب سے بعد ازانکہ باندہ دیا تھا موتھ اوسکا اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز
نزول کیا اور کہولا اوسے ناگاہ دیکھا کہ اوسمین شیر خوش و شیرین ہی اور کف اوسکی موتھ پر اور ہاتھ پھیرا آنحضرت نے اوپر سر بن سعد کے
اور دعا برکت فرمائی پس اسی برس عمر اوسکی ہوئی اور ہنوز جوان تھا اور جوان اس عالم سے گیا۔ شفا مین کہتا ہی کہ مثل ان
قصص کے بہتون سے روایت کیے ہین اور مسح کیا حضرت نے اوپر سر قیس بن زید خدامی کے اور دعا کی اوسکو پس سو برس کا ہوا
اور تمام سر اوسکا سفید ہوا تھا الا موضع کف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جہان دست مبارک گذرا تھا اور پاک کیا تھا آنحضرت نے موتھ
عائذ بن عمرو کے کہ مجروح ہوا تھا روز حنین اور دعا فرمائی اوسکے حق مین پس تھا غرہ مثل غرہ فرس اور نام کیا اوسے اغر اور مسح کیا موتھ
قتادہ بن ملحان کو پس تھا اوسکے موتھ کو براقت ولمعان یہانتک کہ دکہائی دیتا تھا موتھ اوسکے موتھ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہی
آئینہ مین اور مسح کیا راس عبد الرحمن بن زید بن الحارث بن الخطاب کا اور وہ قصیر تھا اور بدن اوسکا طویل پس دعا کی اوسکو

ساتھ برکت کی پس سر آمد فرد و تھا ہو اطول اور حسن اور جمال مین اور یہ برکت پاشیدگی آب تھا اوپر مونھہ زینب بنت ام سلمہ کے
پہچانا نجاتا تھا مونھہ کسی عورت مین وہ جو پہچانا جاتا تھا اوسکے مونھہ پر حسن و جمال سے اور کہتے ہین کہ وہ پاشیدگی آب از روی
مزاح اور ہزل تھا تعالی اللہ جو حال مزاح و ہزل یہہ تھا ع م وجد کو کیا تاثیر ہو گی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور یہ عتبہ ابن فرقد
ایک مرد تھا کہ زنان متعدد رکھتا تھا اور وہ بتعصب یکدیگر خوشبوئین ملتی تھین اور عتبہ طیب مین سب پر غالب و فائق ہوتا تھا اور
سبب اوسکا وہ تھا کہ آنحضرت نے مسح کیا تھا شکم اور پشت اوسکا بجہت عارضہ تھلہ کے اور یہ پیدا ہونا جودت و جلادت کا فرس
ابی طلحہ مین ساتھ برکت سواری آنحضرت کی ازان بعد کہ بغایت تنگ گام تھا اور ایسا ہوا کہ کوئی فرس مماشات و مجارات اوسکی
ساتھ نکر سکتا تھا اور یہ پیدا ہونا سرعت و سبکی کا شتر جابر مین بعد از سستی و ماندگی کے ساتھ برکت خلانیدن چوب کے کہ دست شریف
مین تھی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اوسکی نروک سکتا تھا اور یہ جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت اسپ پہ بیٹھ سکتا تھا
اور آنحضرت نے اوپر سینہ اوسکے مارا پس ہوا فارس ترین عرب و ثابت ترین اونکا اور یہ از انجملہ دینا حضرت کا ہے عکاشہ کو تیغ ذرت
وقت شکستہ ہونے اوسکی شمشیر کے روز بدر اور ہو جانا اوسکے ہاتھ مین اوس تیغ کا تیغ بران اور قتال کرنا اوسکا ساتھ اوس
شمشیر کے ہمیشہ مواقف و مشاہد مین تا وقتیکہ شہید ہوا قتال اہل ردت مین اور نام اس سیف کا عون تھا اور یہ ایساہی دینا حضرت کا
عبد اللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما اور ہو جانا اوسکا ہاتھ اوسکے مین شمشیر اور یہ شکایت کرنا ابو ہریرہ رض کا نسیان احادیث
کو اور امر کرنا اوسکو ساتھ بسط ردا کے اور رکھنا دست مبارک اپنا ردا اوسکی مین اور امر کرنا ساتھ ضم ردا کی اور حاصل ہونا
حفظ علم کا ساتھ برکت دست شریف کے مشہور ہے اور یہ انتقال اس عالم سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تا فتح کیا
حق تعالی نے مکہ و خیبر و بحرین اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض یمن تمامہ اور لیا جزیہ کو مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام اور ہدیے
پیشکش بھیجا حضرت کو ہرقل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ مقوقس ہووے اور ملوک عمان اور نجاشی ملک حبشہ
اور ایمان لایا جب رحلت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس عالم سے اور اختیار کیا حق تعالی نے اوسکے واسطے جو کچھ
حق تعالی کے نزدیک تھا کرامت سے قیام کیا بامر بعد از حضرت خلیفہ راستین اوسکی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس اصلاح
کیا اور جمع اور قوی وہ جو متفرق تھا اور پریشان اور سست ہوا بعد از حضرت اور ایسی شجاعت برروی کار لایا کہ کوئی
ایک صحابہ عظام سے مانع نہو سکا اونکو اوس سے باوجودیکہ سب ای توقف مارتی تھی خلیفہ اول نے کمر ہمت و شجاعت باندہی اور
طی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو اوپر بلاد فارس کے بمصاحبت خالد بن الولید کے پس فتح کیا

کہا مینے چھوڑ و مجھے تا آؤن مین اپنی منزل مین کہا اونہون نے ابھی باقی ہی تیری عمر تمام نہین کیا تونے اوسکو جب تمام کرے تو عمر اپنی کو آوے تو منزل اپنی کو روایت کیا اوسے بخاری نے اور اس حدیث مین کچہہ زیادتی ہی کہ دوسری روایت بخاری مین آیا ہی اور اور روایتین مذکور ہین اور غرایب اوس چیز سے کہ روایت کیا گیا ہی تعبیرات سے وہ ہی کہ زرارہ عمرو بن نخعی آیا آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفد نخع مین پس کہا یا رسول اللہ صلعم مینے آتے ہوے راہ مین ایک خواب دیکھا ہی کہ مادہ خر کہ چھوڑ آیا ہون مین اوسکو اپنی قبیلہ مین جنی ہی ایک بزغالہ کہ دو رنگ ہی سفید اور سیاہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا ہی تیرے ہان کوئی کنیز کہ چھوڑ آیا ہی اوسکو گھر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہی میرے گھر مین کہ گمان رکھتا ہون مین کہ حاملہ ہوئی ہو فرمایا آنحضرت صلعم نے بتحقیق جنی ہی وہ کنیز ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہی کہا زرارہ نے پس کیا سبب ہے کہ پیدا ہوا اوسکا ہان بچہ سفید وسیاہ فرمایا میری پاس آ پس نزدیک آیا مین فرمایا کیا تجھے برص ہی کہ چھپاتا ہی تو لوگون سے کہا ہان سوگند بخدا کہ بھیجا ہی تجکو بحق نہین دیکہا وہ برص میرا کسی مخلوق نے اور نہین جانا اوسکو فرمایا یہہ سفیدی اور سیاہی اوس بچہ کے بدن مین اثر تیری برص کا ہی کہ اوسمین ظاہر کیا ہے اور پھر کہا زرارہ نے دیکھا مینے نعمان بن منذر کو خواب مین اور یہہ نعمان بن منذر ایک ملوک عرب سے تہا زمان کسرے مین کہ اوسپر دو گوشوارے اور دو بازو بند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہے تعبیر فرمائی آنحضرت صلعم نے وہ ملک عرب ہی کہ رجوع کرے بحال خود زینت اور بہجت اور پوشش ور ہیات نیک مین اور کہا زرارہ نے دیکہا مینے ایک پیر دو موکہ موی سفید اوسکی ساتھ سیاہ کی آمیختہ ہین باہر آتا ہی زمین سے فرمایا یہہ بقیہ دنیا ہی اور کہا دیکہا مینے ایک آتش کو کہ نکلتی ہی زمین سے اور حائل ہوئی درمیان میرے اور میرے بیٹے کے کہ اوسکو عمرو کہتے ہین اور دیکہا مینے اوس آتش کو کہ کہتی ہی لظی لظی اور لظی نام زبانہ آتش اور نام دوزخ ہی اور کہتی ہی بینا اور نابینا کہاتی ہون مین تمکو اور کہا کہ اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ فتنہ ہی کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہی کہا زرارہ نے اور کیا ہی وہ فتنہ اور کونسا ہی یا رسول اللہ فرمایا فتک کرتا ہی لوگ لوگونکو ساتھ اونکے امام کے اور فتک ناگاہ گرفتن و ناگاہ کشتن اور فتک دلیر کو بھی کہین پھر اختلاف اور اشتباک کرتے ہین مانند اشتباک اطباق راس کی یعنے وہ عظام کہ باہم مشتبک ہین آپس مین آئی ہوئین کنایہ ہی ہرج و مرج سے اور باہم افنادن سے اور درہم لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگشتان مبارک اور فرمایا یَحْسِبُ الْمُسِیْئُ اَنَّہٗ مُحْسِنٌ یعنے گمان لیجاتا ہی اوس فتنہ مین بدکار کہ وہ نیکوکار ہی یعنے اشتباہ ہوتا ہی کہ بری کام کرتے ہین اور نیک سمجھتے ہین وَدَمُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ الْمُؤْمِنِ اَحْلٰی مِنْ شُرْبِ الْمَآءِ یعنی اوس وقت خون مسلمانونکا نزدیک مسلمانون کے شیرین تر ہو وی پانی پینے سے مراد کثرت تقاتل ہے کہا صاحب اہسنے پس نظر کرنا چاہیے ساتھ اس تعبیر کے طرف اسرار مشکوۃ نبوی کے محشو ساتھ حلاوت حق اور مکسو ساتھ طلاوت صدق مجلو ساتھ انوار وحی کے اور اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بمجرد اخذ مناسبت اور مشابہت کو نہین ہین اور اگر اس اسی بھی ہون احتمال تخلف اور خلاف

واقع کا نزدیک ہین جیسا کہ گذرا۔ اگر کہا جاوے کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجع ساتھ بشارت کی کیا اور فرمایا کہ تعبیر اوسکی وہ ہے
کہ ملک عرب عائد بزینت اور بہجت ہووے گا اور سابقا گذرا کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے سوارین کو اپنے ہاتھ مین گران اور مکروہ آیا حضرت پر
جواب اوسکا وہ کہ نعمان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکاسرہ سے اور وہ سوار پہناتے تھے ملوک کو اور متحلی کرتے تھے ساتھ حلی کے
اور سوار لباس نعمان تھا منکر اور مکروہ نہ تھا اوسکے حق مین اور موضوع نہ تھا غیر موضع مین عرفا ولیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
منع کیا ہے لباس ذہب واسطے احاد امت کے پس جگہ اوسکی تھی کہ اندوہگین کرے حضرت کو کہ اونکے لباس سے نہ تھا پس استدلال کیا ساتھ
اوسکے اوپر ایک امر موضوع کے غیر موضع مین لیکن محمود ہوا جانا اور اوڑجانا اوسکا اور قیس بن عباد سے صحیحین مین آیا ہے کہ بیٹھا تھا مین مسجد مدینہ
مین بیچ حلقے کے کہ اوسمین سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر تھے رضی اللہ عنہم پس گذرا عبد اللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا
ایک مرد کہ اوسکے موںھ پر اثر خشوع تھا پس کہا جماعت نے کہ بیٹھے تھے یہہ مرد ہے اہل جنت سے پس ادا کی دو رکعت نماز اوسکا ادا کی اور باہر آیا
اور گیا مین پیچھے اوسکے اور کہا مینے اوسکو اوس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد مین کہا اس جماعت نے کہ یہہ مرد ہے اہل جنت سے کہا نہ چاہیے کسیکو کہ کہے کچھ تعبیر علم کی
اور ایک روایت مین ہے نہین چاہیے اونکو کہ کہین وہ چیز کہ نہین اونکو اوسکا علم اور اس بات مین تواضع ہے اوس رضی اللہ عنہ سے اور ترس
عجب ہے اور ترس اوسکا کہ اشارہ الیہ باصابع نحو وی یعنے نہین جانتا مین کہ اونکے کہانسے علم حاصل ہوا ساتھ ان معنون کے جو چیز کہ ہے یہہ ہے
کہ مینے ایک خواب دیکھا تھا عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گویا ایک مرغزار ہے سبز بنہایت فراخی اور سبزی اور بیچ اوسکے ستون ہے
لوہے سے بلند کہ اسفل اوسکا زمین مین ہے اور اعلی اوسکا آسمان مین اور اعلی اوسکے مین ایک عروہ ہے اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو
اور اوسکے مانند کے لیے استعارہ کرتے ہین اور امر خیر کو کہ محکم پکڑین اوسکو کہتے ہین۔ پس کہا گیا مجھے اوپر چڑھ کہا مینے اوپر نہین چڑھ سکتا مین
اور طاقت چڑھنے کی نہین رکھتا ہون پس آیا میرے پاس ایک خدمتگار اور اوٹھائے میرے کپڑے پیچھے سے پس چڑھا مین اوپر عمود کے اور پکڑا
مینے عروہ کو اور کہا گیا محکم پکڑ اس عروہ کو پس بیدار ہوا مین اور حال آنکہ عروہ میرے ہاتھ مین تھا پس عرض کیا مینے یہہ خواب و پیغمبر خدا کو
فرمایا یہہ روضہ اسلام ہے اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروہ وثقی ہے کہ بوقت مرگ تو متمسک بعروہ وثقی ہوگا اور یہہ آنحضرت صلعم
تلمیح ساتھ قول خداتعالی کے آیہ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى پس جسنے کہ کفر اختیار کیا ساتھ بتون کے
اور ایمان لایا ساتھ خدا کے پس تحقیق چنگل مارا ساتھ عروہ وثقی کے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ پیش آیا میرے ایک مرد اور کہا اوٹھ
اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا مین اوسکے ساتھ ناگاہ ایک راہ پیش آئی بجانب شمال اور چاہا مینے اوس راہ جانا پس کہا گیا مت جا اس راہ کہ یہہ راہ
اصحاب شمال ہے اور تو اوسکا اہل نہین ہے پس ایک راہ پیش آئی یمین سے پس کہا پکڑ اس راہ کو اور پیش آیا مجھے ایک پہاڑ پس کہا چڑھ اس کوہ

تعبیر خواب عبد اللہ
تمسک بعروہ وثقی

پس ارادہ کیا مینے ہجرت کا مہر بار کہ ارادہ کرتا مین جو بنی کا نیچے گرتا مین اور جڑہ نسکتا پس جب عرض کیا مینے اس خوابکو اوپر آنحضرت صلعم کے فرمایا
کہ راہ محشر ارادہ جل پس وہ منزل شہدا ہی نہ پاوے تو اوسکو اور لکھا ہی کہ یہہ نشانیون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی ۔ اسواسطے
کہ عبد اللہ بن سلام شہید نہین مرا ہی اور اوپر فراش اپنے کے مرا ہے اول امارت معاویہ مین بیچ مدینہ کے ۔ کہا صاحب مواہب لدنیہ نے کہ یہہ
ایک انموذج ہی تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وگرنہ جو کچھ کہ منقول ہی لطائف تعبیر اور غرائب تاویل سے مجلدات بھر اوسکا نہین کر سکتے
اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت کہ دی گئی ہی ایک کو افراد امت سے علم یا عمل مین سب آثار معجزات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین
اور سبب تصدیق اور برکات طریق اور ثمرات اہتدی بہدی توفیق اونکی سے اور بہ ہوی زمین ساتھ اوسکی اثر وہی صدق و صواب و عجب عجائب
اور بحر عجائب کے اور اگر شمار کرے تو جو کچھ دیا گیا ہی امام محمد بن سیرین کو لطائف تعبیر سے وہ جو شائع اور ذائع ہی اور بھر گئی ہین ساتھ اوسکے
اسماع حکم کرے تو جو کچھ دیا گیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف سے احاطہ نہین کر سکتے اوسکا عبارات اور نہین پہونچتی ساتھ حقیقت
اور کنہ اوسکی کے اشارات ہذا اور جو ابن سیرین ایک امت سے ہے کہ نقل کیے گئے ہین اوس سے فن تعبیر مین وہ جو خارج حد و عد سے ہین پس آنحضرت صلعم سے
کسقدر اور کس حد ہوگا زَادَہُ اللّٰہُ فَضْلًا وَّ شَرَفًا وَّ مَدَدًا وَّ اَفَاضَ عَلَیْنَا سَحَائِبَ عُلُوْمِہٖ وَ مَعَارِفِہٖ وَ تَعَطَّفَ عَلَیْنَا بِعَوَاطِفِہٖ زیادہ کرے
اللہ تعالی اوسکا فضل اور شرف اور مدد اور ریختہ کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اوسکی اور مہربانی کرے اوپر ہمارے ساتھ مہربانیون
اوسکی کے **وصل** روایت کیا ہی بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تھے
اپنے اصحاب کو آیا دیکھا ہے کسیلنے تم مین سے کوئی خواب پس عرض کرتا تھا جو کوئی دیکھتا تھا خواب حضرت صلعم سے اور تعبیر دیتے تھے اوسکو آنحضرت صلعم
بعد ازان ترک کیا سوال کرنیکو اگر کوئی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتے اور حکمت سوال کرنے اور پوچھنے مین سابقا معلوم ہوگا اور اختلاف
کیا ہی اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سوال کو بعض نے لکھا ہی کہ سبب اوسکا حدیث ابی بکرہ ہی کہ ترمذی اور
ابو داود کے نزدیک ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ایکدن کون ہی جسنے دیکھا ہی تم مین خواب کہا ایک مرد نے مینے دیکھا ہی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اوتری ہی آسمان سے ایک میزان پس وزن کیے گئے آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پس راجح
اور فائق ہوے آپ اور وزن کیے گئے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما پس راجح آئے ابوبکر اور وزن کیے گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما
پس فائق ہوے عمر پس برداشتہ ہوئی میزان پس بد اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا جواب اور اندوہگین کیا آپکو اور دیکھے ہمنے آثار کراہیت
روے مبارک مین اسکے بعد ازین نہ پوچھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو خواب اوسکے سے اور لکھا ہی کہ سبب کراہیت آنحضرت کا
اس خواب سے اشارہ اور اختیار اوسکا ہی ستر عواقب اور اخفاے مراتب کو اور ہر گاہ کہ بیچ دنیا کا کشف منازل اور مراتب اور مبین فضل بعض کا اوپر بعض کی ہے

ذریہ کہ متواتر اور متوالی ہووی وہ چیز کہ ابلغ ہی کشف مین اوس سی اور خاص حق تعالی کو ستر احوال خلق مین حکمت بالغہ ہی اور مشیت نافذہ
کذا فی المواہب یعنی وہ جو دیکھا تو نی تفاوت مراتب سی اگرچہ حق ہی لیکن کشادہ ہونا اس راہ کا خوب نہین کہ بکشف استار منجر ہوتا ہی اور
بعضون نی لکھا ہی کہ وجہ بشارت اور کراہت کی وہ ہووی واللہ اعلم کہ اوٹھانا میزان کا دلالت رکھی اوپر انحطاط رتبہ امر دین کے
جس زمانہ مین کہ قیام ساتھ اوسکے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسواسطے کہ رعایت مواریث اشیاء متقاربہ مین ہوتی ہے
اور جب متباعد ہووی مواریث تھووی ایسا ہی لکھا ہی شارحین حدیث نی واللہ اعلم اور ابن قتیبہ سی منقول ہی کہ سبب تک سوال مین رویا کے
حدیث ابن زمل ہی کہ لکھا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کہتے تھے اور حال آنکہ وتا کرنیوالی ہوتی دو پانو
اپنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا پاک اور منزہ ہی خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون مین بہ تحقیق کہ اللہ تعالی
توبہ پذیر ہے ستر مرتبہ اور رکہتے تھے کہ ستر برابر ہین اور جزا دہندہ ساتھ سات سو بار کے خیر نہین جس شخص کو کہ ہون گناہ اوسکے ایکدن مین
زیادہ سات سو سے بعد ازان متوجہ ہوتی طرف لوگون کی اور فرماتے آیا دیکھا ہی کسینے تم مین سی خواب کہا ابن زمل نی پس کہا مینی ایکدن مین
دیکھتا ہون یا رسول اللہ صلعم فرمایا خَيْرٌ تَلْقَاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّاَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی خیر ہی کہ ملاقات
کرتا ہی تو اوسکو اور بدی ہی کہ باز رکھا جاتا ہی تو اوس سی اور نیکی ہمارے لیے ہے اور بدی واسطی دشمنون ہمارے کے اور تمام تعریفین
خدا کے لیے ہین کہ پروردگار عالم کا ہی ــ غرض کہ قصہ خواب نیچ کا کہا دیکھا مینی تمام لوگونکو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتی ہین جادہ پر
پس اوس درمیان مین کہ وہ جادہ پر جاتے ہین مشرف کیا اوس راہ نی اونکو اوپر چراگاہ بزرگ کی کہ نہین دیکھا ہی کسی چشم نی مانند اوس
چراگاہ کی اور جھلکتی تہی وہ چراگاہ ایسا چکنا کہ ٹپکتی تہی اوس سی تری اوسکی گویا پانی ٹپکتا ہی اوس سی اور اوس چراگاہ مین طرح طرح کی گیاہ ہے
اور گویا مین ملاقی اور آپسمین پیوستہ ہون یعنی ساتھ گلہ اسپ کے اور اہل وکی کہ پہلے اوسمین آئے ہین جسوقت کہ مشرف اور مطلع ہوے اوس چراگاہ پر
تکبیر بر لائی ہین یعنی تعجب کیا ہی خوبی اور تازگی اوسکی سے پھر چھوڑ دیا ہی اپنے رواحل شترونکو راہ ہین اور گم نہین کیا راہ کو چپ و راست بعد ازان
آیا گلہ دوسرا اور یہہ بیشتر اول سی چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے تکبیر بر لائی پھر چھوڑ دیا رواحل اپنون کو راہ مین پس بعض نے
اوسمین سی چرایا اور بعض نی لیا اور اوٹھائی دستہ گیاہ کی اور گذری اوپر اسی حال کے بعد ازان آمد عظیم اور کثیر لوگون سی یہہ بہی جب مشرف
ہوی تکبیر کہی اور کہا یہہ بہترین منازل ہی یعنی خوش لگا اوس جگہہ کو اور مقام او منزل کیا پس میل کیا اور پھری چراگاہ مین چپ و راست پس
جسوقت دیکھا مینی یہہ معاملہ لازم پکڑا اپنی راہ کو اور نہ ٹھہرا ہا مین اوس جگہہ تا آیا مین نہایت چراگاہ کو پس ناگاہ مین تمہارے ساتھ یا رسول اللہ
ایک منبر پر ہون کہ سات درجے رکھے اور تم اعلی درجہ اوس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہارے ایک مرد بلند بینی گندم گون

جب بات کرتا ہی بلند ہوتا ہی اور نزدیک ہی کہ بالا جاوی مردون سی درازی مین اور اوسپر دست چپ آپ کی ایک مرد ہی میانہ قد فربہ پر گوشت
سرخ خال بہت اوسپر مونہہ کی جب تکلم کرتا ہی کان ونہرتی ہین اور سنتی ہین بات اوسکی بجہت اکرام اور بزرگ رکھنے کے اوسکو اور آگی منبر کی ایک
پیر ہی بزرگ گویا تم سب اقتدا کرتے ہو اوسکی ساتھہ اور اتباع کرتے ہو اوسکا اور آگے ایک ناقہ ہی لاغر کلان سال اور گویا آپ اوسکو اوٹھاتی ہین
یا رسول اللہ صلعم کہا حاکی اوس روایت کہ ابن زمل ہی جب سنا آنحضرت صلعم نی متغیر ہوا رنگ روی مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساعت
پھر بحال اور کشادہ ہوا یہ حال گویا وحی نازل ہوئی کہ اوسوقت آنحضرت صلعم کو ایک حال پیش آتا تھا پستر کشادہ ہوجاتا تھا پس شروع کیا تعبیر اسا
خواب کی مین اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم سی تو نی دیکھی پس وہ راہ راستہ ہی کہ ظاہر اور ہویدا کی مینی اوپر تمہارے اور تم اوسپر ہو
اور چراگاہ کہ دیکھا تو نی اوسکو دنیا اور نضارت اور خوش عیشی اوسکی ہی کہ نہین چسپیدہ ہوی ہین ہم ساتھہ اوسکی اور نہین چاہا اوسنی ہمکو اور نہ ہمنے
اوسکو لیکن گلہ اور چراگاہ ثانیہ اور ثالثہ اور پڑہا آنحضرت صلعم نے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تہ ایک کلمہ ہی کہ نزدیک اصابت مصیبت
اوسکو پڑہتے ہین مقصود پڑہنا اوس جماعت کا ہی مراتع شہوات دنیا اور افراط وتفریط مین اور بہرہ مند اور متمتع ہونا ساتھہ متاع حیات دنیا
کی جیسا کہ ملوک وامرا اس امت نی کیا لیکن تو ای ابن زمل اوپر طریقہ صالحہ کے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوس طریقہ پر تا آنکہ ملاقات کری تو میری ساتھہ
جیسا کہ کہا تو نی مین تمہاری ساتھہ ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منبر ہفت پایہ کہ دیکھا تو نی وہ دنیا ہی کہ مدت عمر اوسکی سات
ہزار سال ہی اور مین الف آخر مین ہون کہ پایہ اعلی ہے اور مرد دراز گون کہ دیکھا تو نی وہ موسی علیہ السلام ہی کہ تکریم کرتا ہون
اونکو ساتھہ فضل ہم کلامی خدا تعالی کے اونکے ساتھہ بیواسطہ اور مرد میانہ بالا پر گوشت سرخ رو عیسی علیہ السلام ہی تکریم کرتا ہون اونکو
ساتھہ زیادتی مرتبہ کے خدا کے نزدیک اور پیر کہ دیکھا تو نی کہ ہم اقتدا کرتے ہین اوسکے ساتھہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور ناقہ لاغر
کلان سال کہ تو نی دیکھی اور اوٹھاتا ہون مین اوسکو قیامت ہی کہ مجھپر اور میری امت پر قائم ہوتی ہی اور نہین کوئی نبی مجھسے پیچھے اور نہ کوئی
امت میری امت کی بعد. لکھا سوال نکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے اس قصہ سے کسی ایک کو خواب اوسکے سی مگر لاتا تھا ایک مرد
اپنی خواب کو آگے آپکے اور تحدیث کرتا تھا حضرت صلعم پر سے روایت کہا ابن قتیبہ اور طبرانی اور بیہقی نی اس حدیث کو دلائل مین اور سند اسکی
ضعیف ہی واللہ اعلم بالصواب **وصل** در ذکر اسمار شریف جان اور معلوم کر کہ حق جل وعلی نی تسمیہ کیا ہی اپنی حبیب صلعم کو قرآن
عظیم اور غیر اوسکے مین کتب سماویہ سی اور اوپر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کے ساتھہ اسمار کثیرہ کی اور کثرت اسما دلالت کرتی ہے
اوپر شرف مسمی کی اسواسطی کہ اشتقاق اسما کا صفات اور افعال سے ہی اور ہر اسم مشتق صفت اور فعل سے ہے اور اشہر واعظم سب اسما مین
محمد ہے جیسا کہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ اور باقی اسمار صفات ہین کہ اوسپر محمول ہین اور لائی ہین کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکھا تھا

کہ گویا اوسکی پشت سے سلسلۂ فضہ باہر آیا ہے کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہے اور دوسری طرف شرق و مغرب مین اور بعد ازان گویا وہ سلسلہ
ایک درخت ہوا ہے کہ ہر برگ اوسکی پر ایک نور ہے اور اہل شرق و مغرب متعلق ہین اوسکے ساتھہ۔ اوسوقت کے معبرون نے تعبیر کیا اوسکو ساتھہ ایک
مولود کے کہ پیدا ہو صلب عبد المطلب سے اور متابعت کرین اوسکی اہل شرق و مغرب اور حمد کرین اوسکی اہل سما و ارض اس جہت سے محمد نام کیا گیا اوسکو
جو حدیث کیا عبد المطلب کو آمنہ والدۂ آنحضرت صلعم نے کہ کہا گیا اوسکو خواب مین کہ تو باردار کی گئی ساتھہ سید اس امت کے اور جب کہ جنے تو وہ اوسکو
نام اوسکا محمد رکھہ اور حدیث شیخین مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ لِیْ خَمْسَۃَ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا
الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ یعنے خاتم الانبیا اور معنے قول حضرت کے لی خمسۃ اسماء
وہ ہین کہ یہہ اسما موجود ہین کتب متقدمہ مین اور مذکور نزدیک علماء امم سابقہ کے اور بعض احادیث مین جو آئے ہین یہہ پانچ اور خاتم اور
روایت کیا ہے نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قرآن مین سات نام میرے ہین محمد اور احمد اور یٰس اور طٰہٰ
اور مدثر اور مزمل اور طٰہٰ کو ساتھہ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر کیا ہے اور یٰس مین یا سید حکایت کیا ہے اوسکو اسلمی نے جعفر بن محمد سے
اور بعض احادیث مین دس آئے ہین پانچ کہ حدیث اول مین گذرے اور وَاَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَۃِ اور رَسُوْلُ الرَّاحَۃِ اور رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ
جمع ملحمہ کی بمعنے شدت حرب یا شدت ضرب کے اور جہاد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ خدا مین کیا کسی نے نہین کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَنَا
الْمُقَفِّیْ ساتھہ کسرۂ فا اور فتح اوسکی قفا سے بمعنے عاقب اور بعض نے بفتح فا قفاوت سے بمعنے کرم و لطف کے رکہا ہے اور مقفی کریم و لطیف کو کہتے ہین
اور مقتفی بزیادت تا بعد قاف کے بھی آیا ہے وَاَنَا الْقَیِّمُ ساتھہ تحتانیہ مشددہ کے بمعنے جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ گمان وہ
کہ قُثَم ہے بضم قاف اور فتح مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے آیا میرے پاس فرشتہ اور کہا اَنْتَ قُثَمٌ ای مجتمع اور تحقیق آئے ہین القاب
اور اسما حضرت کے قرآن مین نور اور سراج منیر اور منذر اور نذیر اور مبشر اور بشیر اور شاہد اور شہید اور حق المبین
اور خاتم النبیین اور الامین اور العزیز اور الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم صدق اور نعمۃ اللہ
اور عروۃ الوثقی اور صراط المستقیم اور طٰہٰ اور نجم الثاقب اور یٰس اور الکریم اور نبی الامی اور حق اور برہان
اور خاص اسمائے آنحضرت صلعم کے اوصاف کثیرہ اور صفات جلیلہ ہین کتب متقدمہ مین اور احادیث مین جیسا کہ مصطفے مجتبے اور ابو القاسم
اور شفیع اور مشفع اور متقی اور مصلح اور طاہر اور مہیمن اور صادق اور مصدوق اور ہادی اور سید ولد آدم
اور سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین اور قائد الغر المحجلین اور حبیب اللہ اور خلیل الرحمن اور
صاحب الحوض المورود اور صاحب الشفاعۃ اور صاحب المقام المحمود اور صاحب الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ اور

صاحب تاج والمعراج واللوا والقضیب اور راکب البراق والناقہ والنجیب اور صاحب الحجۃ اور سلطان اور خاتم اور علامۃ
اور صاحب الہراوۃ والنعلین اور اسمار شریف اونکے سے کتب متقدمین مین المتوکل اور المختار اور مقیم السنۃ اور مقدس اور
روح الحق - اور یہی ہین معنی بارقلیط کے کہ انجیل مین واقع ہوا ہی - اور کہا ہی کہ بارقلیط وہ کہ فرق کرے درمیان حق اور باطل کے اور اسمار آنحضرت
سے کتب سابقہ مین ماذماذ یعنے طیب طیب اور حمایا یعنے حامی الحرم اور اسم شریف آپکا زبان سریانی مین مشفح اور منحمنا اور اسم مبارک
حضرت کا توریت مین احید اور معنے اوسکے صاحب القضیب اور صاحب السیف ہین اور کنیت مشہور حضرت کی ابو القاسم ہی اور روایت ہے
انس سے کہ جب پیدا ہوے حضرت ابراہیم حضرت کے گھر مین آئے جبرئیل اور کہا السلام علیک یا ابا ابراہیم انتہے اور بعضون نے ابو الارامل اور
ابو المومنین بہی کہا ہی اور اگر ابو الیتامی بہی کہین گنجایش رکہی جیسا کہ شعر ابو طالب مین آیا ہی مصرع ؎ اَبٌ لِلْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ باپ یتیمون کے
بہی پناہ بیوہ زنون کے ہی اور صاحب مواہب لدنیہ نے لکہا ہی کہ اسمار آنحضرت کے قرآن مین بہت آئے ہین اور شمار کیا اونکو بعضون نے اور پہونچایا ہے
بعدد مخصوص - پس بعض نے ساتھ ننانوین کے پہونچایا ہی موافق اسمار الہی کے اور یہہ وجہ کتاب مستوفی مین لکہی ہی اور اگر تفحص کیا جاوے اونسے کو
کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سے پہونچتے ہین تین سو تک اور دیکہا ہی مینے کتاب احکام القرآن قاضی ابو بکر بن العربی مین کہ کہا بعض
صوفیہ نے کہا ہی خدا تعالی و تقدس کو ہزار نام ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی ہزار نام ہین اور مراد اوصاف ہین ہر وصف سے ایک اسم مشتق ہے
یعنے مختص ہین ساتھ اوسکے اور غالب ہین اوپر اوس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور جو ہر صفت اوصاف اوسکے سے ایک اسم لیوین
پہونچتے ہین اوصاف اوسکے اس عدد تک بلکہ بیشتر **وصل** صاحب مواہب نے شمار کیا ہی اسمار شریف آنحضرت صلعم کو زیادہ اوپر چار سو کے اور ذکر کیا ہی
اونکو مرتب اوپر حروف معجم کے جیسا کہ آوے اور اعظم اور اشہر اسمار آنحضرت مین احمد و محمد ہے کہ بمنزلہ اسم ذات ہین اور یہہ دونون اسم حقیقت مین
ایک اسم سے مشتق حمد سے مفید معنون مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ احمد کو ستایش کی خدا تعالی کو ساتھ افضل محامد کے
اور حمد کی گئی حضرت پر ساتھ کثرت محامد کے دنیا و آخرت مین اَحْمَدُ الْحَامِدِیْنَ اَحْمَدُ الْمَحْمُوْدِیْنَ وَ اَفْضَلُ مَنْ حَمِدَ وَ حُمِدَ یعنے ستودہ ترین
سب ستودون مین اور فاضل ترین اوس شخص کا کہ ستایش کیا اور ستودہ ہوا اور ساتھ اوسکے ہی لوار حمد در قیامت با تمام ہووے اور اوسکو کمال حمد
اور شہور ہووے ایس عرصات مین ساتھ صفت حامدیت اور محمودیت کی اور برانگیختہ کرے اوسے پروردگار اوسکا مقام محمود مین جیسا کہ وعدہ کیا ہی ساتھ
قول اپنے کے **آیۃ** عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنے قریب ہی کہ برانگیختہ کرے تجہکو رب تیرا مقام محمود مین اور حمد کیوین ایسین واخرین سلفہ کشادہ
کرنے باب شفاعت کے اور تعلیم کرے حق تعالی اوسکو ایسی محامد کہ کسیکو نہین کہی اور تسمیہ کیا ہی حق جل جلالہ نے اوسکی امت کو حمادون ایس سزاوار ہی
کہ تسمیہ کیا جاوے ساتھ احمد و محمد کے اور ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت کرتا ہی کہ آدم نے شیث کو کہا اے چہوٹے بیٹے میرے تو خلیفہ میرا ہو بیری

اخذ کر ساتھ عماد تقوی اور عروۃ وثقی کے اور جس وقت ذکر کرتے خدا کا ذکر کر اوسکی ہا اور مین محمد کو کہ مین دیکہا ہی اسم اوسکا مکتوب اوپر ساق عرش کی اور جال کہ
مین روح اور طین تہا بعد ازان طواف کیا مینی سموات کو اور نہ دیکہا مینی اونمین کوئی موضع مگر وہ کہ دیکہا مینی اوپر اسم محمد کا لکہا بیچ بیسی سیرے پروردگار
اور کہا مجہکو بہشت مین پس نہ دیکہا مینی بہشت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ مگر وہ کہ لکہا ہی اوپر اسم محمد کا اور دیکہا مینی اسم محمد کا مکتوب اوپر سینون حورالعین کے
اور اوپر پتون درخت طوبی کے اور پتون سدرۃ المنتہی اور اوپر اطراف حجب کے اور فرشتون کی آنکھون مین پس اکثار کر ای پس ذکر محمد کو اور حدیث مین
بروایت ابوہریرہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لیگئے مجہکو اوپر آسمان کی نہ گذرا مین کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا مینی نام اپنا اوسمین
لکہا ہوا محمد رسول اللہ اور ابوبکر میرے پیچھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک معصیت اپنی کے کہا اللہم بحق محمد اغفرلی
خطیئتی یعنی یا اللہ بحق محمد بخش میری خطا اور ایک روایت مین تقبل توبتی آیا ہی یعنی قبول کر میری توبہ کہا اوسی حق تعالی نے کہا نسی پہچانا تو نے محمد کو
کہا دیکہا مینی ہر موضع مین کہ بہشت سی کہ لکہا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ محمد عبدی و رسولی یعنی میرا بندا اور
میرا رسول پس جانا مینی کہ وہ اکرم خلق ہی تیری نزدیک پس قبول کی خدا نے توبہ اوسکی اور یہی تاویل قول حق سبحانہ کی آیت فتلقی آدم من ربہ
کلمات یعنی پس لیا آدم نے اپنے پروردگار سی کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجائب و غرائب سی لکہا ہی کہ دلالت رکہی ثبت اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سفلیات مین بہی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کی لکہا پایا محمد تقی مصلح امین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک مین اصلاح کنندہ امانت دار اور کہا ہوا اوپر
ایک سنگ کی بخط عبرانی لکہا پایا باسمک اللہم جاء الحق من ربک بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کتبہ موسی ابن عمران
ذکرہ ابن ظفر فی البشر عن معمر عن الزہری در ساتھ نام تیرے کی یا اللہ آیا حق تیری رب کی طرف سی بزبان عربی آشکارا نہین کوئی معبود غیر اللہ
محمد رسول اللہ کی ہین لکہا اوسی موسی بن عمران نے ذکر کیا اوسکو ابن ظفر نے سیر مین معمر کی اور معمر نے زہری سی اور مشاہدہ کیا گیا بعض بلاد خراسان
ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکہا ہی اوپر پہلو اوسکے کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بلاد ہند مین ایک گل ہی کہ لکہا ہوا ہی اوسپر بخط سفید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور علامہ ابن مرزوق نے ذکر کیا ہی عبد اللہ بن صوحان سی کہ کہا چلی اوپر ہمارے ایک ہوا تند حالانکہ ہم موجون دریا
ہند مین تہی پس لنگر کیا ہمنی کشتی کو جزیرہ مین اور دیکہا ہمنی اوسمین ایک گل سرخ تیز بو خوش نسیم کہ لکہا ہی اوسمین بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور ایک گل سفید کہ لکہا ہی اوسمین بخط زرد براءۃ من الرحمن الرحیم الی جنت النعیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی بیزاری ہی
روزی دینے والے بخشنے والے سی طرف بہشتون نعمت کے اور تاریخ ابن العزیم مین علی بن عبد اللہ ہاشمی شرقی لایا ہی
کہ پایا گیا بعض قرا اسکے ہند مین گل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکہا ہے اوسپر بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق
عمر الفاروق رضی اللہ عنہم کہا پس شک کیا مینی اوسمین اور کہا مینی کہ یہ مصنوعی ہے پس قصد کیا

دوسرے گل کی طرف کہ ہنوز نا شگفتہ تہا اوسمین بہی ایسا ہی خط لکہا دیکہا ہینے اور شہر مین بہت سی چیزین مشاہدہ کین اور اہل اوس قریہ کے عبادت احجار کرتے ہین اور خدائی جل جلالہ کو نہین پہچانتے اور کہا عبد اللہ بن مالک نے آیا مین بلاد ہند کو اور سیر کی مینے شہر مین کہ اوسکو نیلہ بون کے ساتھہ یا تمیلہ تا کے ساتھہ کہین پس دیکہا ایکدرخت بڑا کہ میوہ اوسکا مانند بادام کے ہے اور اوسکو پوست ہی اور جب توڑا جاتا ہے وہ میوہ نکلتا ہی اوسمین سے ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکہا ہوا ہے سرخی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اہل ہند تبرک ڈہونڈتے ہین ساتھہ اوسکے اور استسقا طلب کرتے ہین اوس سے اور جب قحط ہوتا ہے باران رحکایت کیا ہے اوسکو ابو البقاین صافی نے مسک مین اور کتاب روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہے بعض سے مثل اوسکے اور کہا حدیث کیا مینے اوسکو یعقوب صیاد سے کہا تہا مین کہ صید کرتا تہا مین اوپر نہر اوبلہ کے پس صید کیا مینے ایک ماہی کو کہ لکہا ہے پہلو سے راست پر اوسکے لا الہ الا اللہ اور پہلوے چپ پر محمد رسول اللہ پس جب دیکہا مینے اوسکو دفن کیا مینے اندر پانی کے از جہت تعظیم اور احترام کے اور بعضے لوگون نے شرح قصیدہ بردہ مین ابن مرزوق سے نقل کیا ہے کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس دیکہا گیا ایک لوکان اوسکے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ اور منقول ہے ایک جماعت سے کہ انہون نے پایا ایک جزیرہ زرد کو کہ اوسمین خطوط سفید ہین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین بعربی لکہا ہی ایک پہلو مین اللہ دوسرے مین احمد بخط روشن کہ شک نکرے اوسمین جاننے والا خط کا اور کہا پایا گیا سنہ آٹہہ سو نو ہجری مین دانہ انگور کہ لکہا ہے بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمد اور کتاب لطن مفہوم مین نقل کیا ہے کہ دیکہا جزیرہ مین ایک درخت بزرگ کہ اوسکے اوراق بڑے ہین خوشبو لکہا ہے اوسمین ساتہہ سرخی اور سفیدی کے سبزی مین کتابت واضحہ بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدائتعالی نے اوراق مین تین سطرین اول مین لا الہ الا اللہ دوسرے مین محمد رسول اللہ تیسرے مین ان الدین عند اللہ الاسلام **وصل** مشرف کرنے مین حق تعالی کے اپنی لبیب حبیب کو ساتہہ تسمیہ کے باسماء حسنی اور صفات کبری کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ تعالے نے مخصوص کیا ہے بہتونکو انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتہہ کرامت خلعت اسماء اپنی سے جیسا کہ اسحٰق اور اسمٰعیل کو ساتہہ علیم اور حلیم کے پکارا اور ابراہیم کو حلیم کہا اور نوح کو شکور اور عیسی اور یحیی کو برّ اور موسی کو کریم اور قوی اور یوسف کو حفیظ علیم اور ایوب کو صابر کہ بمعنی صبور ہے اور اسمٰعیل کو صادق الوعد بہی فرمایا جیسا کہ ناطق ہے

اوسکے ساتھہ کتاب عزیز مواقع ذکرا وسکے مین اور تفضیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھہ کثیرہ کے اپنی اسماء سے
اوسنے بتعلیم الہی تحریر کیے ہین تیس اسم اور امیدوار ہین ہم کہ زیادہ اوپر اوسکے فتح اور الہام کرے آخر ہوا کلام قاضی
جان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی اور صفات سے حضرت رب العالمین تعالی اور تقدس کو
اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الہی عز اسمہ کے جیسا کہ بعضے عارفون نے بتفصیل اوسکو بیان کیا ہے اور مقصود قاضی کا ذکر
اون اسما کا ہے کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اوس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اوس حضرت اللہ کا ناظر ہے اوسمین سے
ایک اون سب سے اسم حمید ہے بمعنے محمود اسواسطے کہ حمد کیا ہے حق تعالی نے اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ساتھہ
بث آیات اور دلائل دالہ اوپر کمال اوس علی الاطلاق کے انفس و آفاق مین اور حمد کہی ہے اوسکو بندون نے اور
ہوسکتا ہے کہ حمید بمعنی حامد ہووے کہ حامد ہے ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالی یہی حامد ہے اور یہی محمود
اور تسمیہ کیا اپنی حبیب کو ساتھہ محمدؐ اور احمدؐ کے اور محمد بمعنی محمود ہے اور احمد بھی بمعنی حامد اور یہی بمعنی محمود آیا ہے اور
جملہ اسماء الہی سے الرؤف الرحیم اور تسمیہ کیا ہے اوسکو اوس اسم کے ساتھہ کتاب اپنی مین بالمؤمنین رؤف الرحیم اور یہہ
دونو اسم متقارب ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہے کہ رافت شدت رحمت ہے اور کہا ہے کہ رؤف بالمطیعین رحیم
بالمذنبین اور اسماء الہی سے الحق المبین یعنے حق موجود و ثابت کہ متحقق ہے امر اوسکا اور مبین وہ کہ بین اور آشکارا
ہے امر الوہیت اوسکا اور برہان حقانیت اور بیان ادایان سے کے ایک معنی ہین اور معنی مبین عباد کے لیے امر دین
اور معاد اور معاد ونکا یہہ معنی بہی جائز ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی تسمیہ کیا ساتھہ اوسکے اور فرمایا
یَا اَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ یعنے ای لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس حق جانب پروردگار تمہارے سے اور فرمایا
آیت فَقَدْ کَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمْ یعنی پس تحقیق جھٹلایا اونہون نے حق کو جب آیا اونکے پاس اور فرمایا آیت حَتّٰی جَآءَہُمُ الْحَقُّ
وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ یعنی یہانتک کہ آیا تمہارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ وَقُلْ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ یعنی مین ہون
ڈرانیوالا ظاہر اور مراد حق سے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہہ ضد
باطل کے ہین یعنی وہ کہ متحقق ہے امر اوسکے صدق کا اور بین ہی امر اوسکی رسالت کا اور مبین ہے جانب حق سے
اوس دین متین کو کہ بہیجا اوسکو ساتھہ اوسکے مثل قول حق تعالی کے آیت لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْہِمْ یعنی تو کہ بیان کرے تو
اور آشکارا واسطے لوگون کے وہ اوتارا گیا اونکی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ مین کہا ہے آیت

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہین پیدا کیا ہے ہمنے آسمانون اور زمین کو اور وہ جیز کہ اوسمین ہی مگر ساتہ حق کے
ای ساتہ محمد ۔ از جہت جابر کے کہ کہا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوْحَ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالسَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَجَمِيْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ
یعنی اول اوس جیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہر پیدا کیا اوس سے عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین
اور سب موجودات کو اور ایک اسماء الٰہی سے نور ہی اور معنی اوسکے خداوند نور اور پیدا کرنیوالا نور کا یا نورانی کرنیوالا آسمان کا
اور زمین کا ساتہ نورون کے اور روشن کرنیوالا دلون عارفون کا ساتہ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت کو بہی نور فرمایا
آیت قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ یعنے تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکارا اور
فرمایا شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا یعنی چراغ روشن کرنیوالا تسمیہ کیا حضرت کو اوسکے ساتہ از جہتہ
وضوح اوسکے امر اور بیان اوسکی نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلونکا ساتہ اوس جیز کے کہ لائی دین سے اور
اسماء الٰہی سے الشہید ہی قاضی نے کہا معنی اوسکے عالم ہی اور کہا گیا شہید اوپر بندون اپنے کے اور آنحضرت صلعم کو بہی شاہد
اور شہید فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا یعنی بدرستی بہیجا ہمنے تجکو عالم و حاضر ساتہ حال امت اور تصدیق و تکذیب اور نجات و ہلاک
اونکے اور کہا وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا یعنے اور ہوگا رسول اوپر تمہارے گواہ جیسا کہ انکار امم مین ارسال انبیا کو اور شہادت
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر اونکے اور تزکیہ آنحضرت صلعم کا امت کو آیا ہی اور اسماء الٰہی سے الکریم ہی اور معنی اوسکے
کثیر الخیر اور فضل اور عفو ایسا ہی کہا ہے قاضی نے اور حدیث مین اسماء الٰہی مین اکرم بہی آیا ہی اور آنحضرت صلعم کو بہی کریم پکارا
اور فرمایا آیت اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ یعنی بدرستی ہر آئینہ
وہ قول رسول کریم کا ہی اور نہین وہ قول شاعر کا کم ہے کہ ایمان لاؤ تم اور نہ قول کاہن کا کم ہے کہ پند پذیر ہو تم مراد محمد ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ جبرئیل ساتہ قرینہ قول کے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ وَّلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اسواسطے کہ وصف نہین کیا کفار نے
جبرئیل کو ساتہ اوسکے پس متعین ہوا کہ مراد رسول کریم آنحضرت ہین نہ جبرئیل اور یہ سورۂ الحاقہ مین ہے اور سورۂ
تکویر مین مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور بعض نے کہا ہے کہ اوس جگہہ بہی مراد آنحضرت ہین از جہتہ صادق آنے ان صفات کے
حضرت پر اور صواب یہہ ہی کہ محتمل ہی واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ یعنی مین
اکرم اولاد آدم کا ہون معنی اس اسم کے صحیح ہین حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا ہی کہ حبیب وصف
کیا ایک کو بکرم وصف بجمیع صفات خیر کے اور تہے آنحضرت متصف ساتہ صفات کرم کے ظاہرا و باطنا ذاتا و صفاتا صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسماء الٰہی سے العظیم ہے اور معنی اوسکے جلیل الشان ہر چیز سے کہ دون اوسکی ہے اور کہا ہے اپنے پیغمبر کی شان مین آیت وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بدرستی تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور واقع ہوا ہے سفر اول مین توریت کے اسماعیل کے وَسَیَلِدُ عَظِیْمًا لِاُمَّۃٍ یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہوا اور جنے عظیم القدر کو واسطے امت کے پس آنحضرت عظیم ہین اور اوپر خلق عظیم کے اور جو صفت کسیکی عظیم ہوئی ذات اوسکی بہی عظیم ہوگی جیسا کہ باب اخلاق شریف مین تہوڑا اس کلام سے گذرا ہے اور اسماء الٰہی سے الجبار ہی اور جبار بمعنی مصلح اور قاہر اور اعلی اور عظیم اور متکبر کے آوے اور نام کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزامیر داؤد مین اور مزمور چوالیسوین مین کہا ہے تَقَلَّدْ اَیُّہَا الْجَبَّارُ سَیْفَکَ فَاِنَّ نَامُوْسَکَ وَشَرَائِعَکَ مَقْرُوْنَۃٌ بِہَیْبَۃِ یَمِیْنِکَ گردن مین ڈال اے جبار شمشیر اپنے کو پس بدرستی ناموس یعنی راز تیرا اور شریعت تیرے نزدیک کی گئی ہے ساتھ ہیبت تیر کے اور ذکر اوسکا سابق گذرا ہے اور معنی اوسکے حق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صادق ہین از جہت حضرت کے امت کو ساتھ ہدایت اور تعلیم کے اور قہر اونکا اعدای دین کو اور علو منزلت اور عظیم خطر اور کبیر شان اونکا بہ نسبت سائر افراد بشر کے اور وہ کہ نفی کیا ہے قرآن مین تکبر سے وہ ہے کہ نہین لائق ساتھ شان اور حال اونکے اور فرمایا ہے وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ یعنے اور نہین تو اونپر جبر کرنیوالا اور اسماء الٰہی سے الخبیر ہی اور معنی اوسکے مطلع اوپر کنہ شی کے اور عالم ساتھ حقیقت اوس شی کے اور اس تقدیر پر علیم کے معنون مین ہووے اور بعضون نے کہا ہے خبیر بمعنی مخبر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر ہین ساتھ دو وجہ کے اسواسطے کہ وہ عالم ہین ساتھ غایت علوم کے ساتھ اوس چیز کے کہ چہپایا ہے اونہین حق تعالی نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی سے اور مخبر امت اپنی کو ساتھ اوس چیز کے کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے اونکو ساتھ اعلام اور اخبار اوسکے اور تسمیہ حضرت کا باسم خبیر ثابت اس آیہ سے ہے فَاسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا مراد بہ خبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوپر ایک کے وجوہ مذکورہ سے آیہ مین اور اسماء الٰہی سے الفتاح اور معنی اوسکے حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہی اور کہولنے والا کامون بستہ کا اوپر خلق کے اور فاتح قلوب اور بصائر اونکا واسطے معرفت حق کے اور بمعنی ناصر بہی آیا ہے قول حق سبحانہ مین اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَکُمُ الْفَتْحُ اے اِنْ تَسْتَنْصِرُوْا فَقَدْ جَاءَکُمُ النَّصْرُ یعنی اگر نصرت مانگتے ہو تم پس تحقیق آئی تمہین نصرت اور تسمیہ کیا ہے آنحضرت کو خدا تعالی نے فاتح حدیث اسرا مین کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کی روایت مین آیا ہے اور کہا ہے وَجَعَلْتُکَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا اور اسماء الٰہی سے الشکور ہے اور معنی اوسکے مثیب اوپر عمل قلیل کے ساتھ جزا

کثیر کے اور ثنی اوپر مطیع کے اور تحقیق وصف کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھ شکور کے کہ افلا اکون عبداً شکوراً یعنے پس کیون نہ ہوؤن بندہ شکر گزار معرفت ساتھ نعم پروردگار کے عارف اوسکے قدر کا ثنا کرنے والا اوپر اوسکے اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنی کو شکور ساتھ اذن اور امر الٰہی کے ہے اور اسماء الٰہی سے العلیم اور علام اور عالم الغیوب والشہادت ہے اور وصف کیا اپنے نبی کو ساتھ علیم کے اور مخصوص کیا اوسکو ساتھ مزیت اور فضیلت کے اوسکو اور آیت وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اور سکھلایا تجھے جو نجانتا تھا تو اور ہی فضل خدا کا تجپر بڑا اور کہا ویعلمکم الکتب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون یعنی اور سکھلایا تمکو کتاب اور حکمت اور سکھلایا تمکو جو کہ تم نجانتے تھے اور اسماء الٰہی سے الاول والاخر ہے اور معنی اوسکے سابق وجود مین اور باقی البتا قی بعد از فنا اوسکے اور تحقیق اوسکی وہ ہے کہ نہین اوسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول انبیا ہین پیدایش مین اور آخر اونکی بعثت مین اور اشارا کیا ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے ایت واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم اور جب لیا ہمنے پیغمبرونسے پیمان اونکا اور تجسے اور نوح اور ابراہیم سے اسواسطے کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور یہی فرمایا آنحضرت نے نحن الاخرون السابقون یعنی ہم آخر ہین بعثت مین اور باعتبار زمان سابق ہین ہم اور اولیت ثابت ہے آنحضرت کو امور کثیرہ مین جیسا کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض واول من یدخل الجنۃ واول شافع واول مشفع وہو خاتم النبیین واخر الرسل یعنی مین اول اوس کا ہون کہ شگافتہ کیجاوے زمین اور اول اوس کا کہ داخل ہوتا ہے بہشت مین اور اول شفاعت کرنے والا اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہے اور آخر رسولون کا اور اسماء الٰہی سے القوی ذوالقوۃ المتین ہے اور معنی اوسکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اوسکو حق تعالی نے ساتھ قول اپنے کے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین یعنے صاحب قوت نزدیک خدا وند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھ اوسکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہے کہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہہ صفت مخصوص ساتھ آنحضرت کی نہو گی اور اسماء الٰہی سے صادق ہے اور حدیث مین آیا ہے وصف آنحضرت کا بصادق مصدوق اسماء الٰہی سے ولی اور مولے ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے انما ولیکم اللہ ورسولہ یعنے سوا اسکے نہین کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول اوسکا ہے اور فرمایا آنحضرت نے انا ولی کل مؤمن یعنی مین ولی ہر مومن کا ہون اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی

جسکا مین مولا ہون پس علی اوس کا مولی ہے مراد اس جگہہ محب اور ناصر ہے اور اسما ئی الٰہی سے عفو ہے اور
معنی اوسکے گذرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے اور امر کیا ساتہ اوسکے اپنی پیغمبر کو قرآن اور توریت مین ساتہہ عفو
اور صفح کے اور خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ یعنی اختیار کر درگذر گناہ سے اور امر کر ساتہہ نیکی اور احسان کے اور کہا فَاعْفُ
عَنْهُ وَاصْفَحْ یعنے پس عفو کر گناہ سے اور درگذر اور کہا ہی توریت و انجیل مین آپ کی شان مین لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلٰکِنْ
یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ یعنی نہین ہے بدخو اور درشت گو ولیکن بخشتا ہی اور درگذر کرتا ہے اور اسما الٰہی سے الہادی ہے اور
معنی اوسکے توفیق دینے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے ہدایت اور یعنی راہ دکہلانے اور پکارنے کی آتیہ
وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنی اور اللہ پکارتا ہے طرف بہشت کے اور ہدایت
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنی اور بدرستی تو البتہ ہدایت
کرتا ہے طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ یعنی اور پکارنیوالا طرف اللہ کے ساتہہ اوسکے
حکم کے ولیکن معنی پہلے مخصوص ہین ساتہہ حق تعالی کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اوسکے اور پیغمبر کے اور اسماء الٰہی
المؤمن والمہیمن ہے بعضون نے کہا ہے یہہ دونو اسم ایک معنوںین ہین پس معنی مؤمن کے حق تعالی ہین مصدق
اپنے وعدہ کا ہے کہ ساتہہ بندون کے کیا اور مصدق قول اپنے کا کہ حق ہے اور مصدق بندون مؤمن اور رسولو
اپنے کا اور بعضون نے کہا ہے موحّد ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے اور بعضون نے کہا ہی امان
دینے والا بندون اپنے کا دنیا مین ظلم اور شدت سے اور مومنونکو آخرت مین عذاب اپنے سے اور کہا ہے
مہیمن بمعنی امین ہی مصغر مؤمن کا پس طلب قلب کیا گیا ہمزہ کو ساتہہ ہا کے اور کہا ہے مہیمن بمعنی حافظ اور شاہد کے
ہے اور وہ کہ بیدار کرے اور انکو خوف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین ہین اور مہیمن اور مؤمن
اور تسمیہ کیا ہے اونکو امین حق تعالے نے اور کہا مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ یعنی اطاعت کیا گیا ہے اوس جگہہ امانت دار
اور آنحضرت پیش از نبوت اور بعد از نبوت معروف اور مشہور بامین تہے اور تسمیہ کیا اونکو عباس اونکی عم نے
مہیمن اور خدا اسے تعالی نے کہا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یعنی تصدیق کرتا ہے بخدا اور تصدیق کرتا ہے
واسطے مومنون کے اور فرمایا اَنَا اَمِیْنٌ لِاَصْحَابِیْ یعنی مین امین ہون اپنے اصحاب کا اور صاحب مواہب نے
قول حق سبحانہ مین آیتہ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ یعنی اور اوتارا

مشتمل ہے اوپر جوامع مسائل توحید کے اور کیونکہ تشبیہ دیوے اوسکی ذات کو ساتھ ذات محدثات کے
حالانکہ ذات اوسکی ساتھ وجود اپنی کے مستغنی ہے سب سے اور کیونکر تشبیہ دیا جاوے فعل اوسکا ساتھ فعل خلق کے
کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہے نہ بخواطر اور اعراض موجود ہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معالجت
کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سے نہیں اور کہا ہی مشایخ نے وہ چیز کہ توہم کیا تمنے ساتھ اوہام اپنی
اور ادراک کیا ساتھ عقول اپنی کے محدث ہی ساتھ تمہارے اور کہا ہی امام ابو المعالی جوینی نے جو کوئی
مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اوسنے ساتھ وجود کے کہ منتہی ہے ساتھ اوسکے فکر اوسکا وہ مشبہ ہے اور کوئی کہ مطمئن ہوا
ساتھ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کسینے کہ یقین کیا ایسی موجود کے اقرار کرتا ہے ساتھ عجز کے دریافت حقیقت
اوسکی سے وہ موحد ہے اور یگانہ پرست اور کیا اچھا ہی قول ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کا حَقِیْقَۃُ التَّوْحِیْدِ
اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ قُدْرَتَہٗ تَعَالٰی فِی الْاَشْیَاءِ بِلَا عِلَاجٍ وَصُنْعَہٗ لَہَا بِلَا مِزَاجٍ یعنی باکتساب اور مزاج آلات نہیں وَعِلَّۃُ کُلِّ شَیْءٍ
صُنْعُہٗ وَلَا عِلَّۃَ لِصُنْعِہٖ اور علت اور سبب ہر چیز کا کاریگری اور فعل اوسکا ہے اور نہیں علت صنع الٰہی کو یعنی حقیقت
توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی بغیر مشارکت اسباب کی ہے اور پیدا کرنا حق تعالیٰ کا اشیا کو یا انکی
مادہ نہیں اور علت ہر چیز کی صنع الٰہی ہے اور صنع الٰہی کو کوئی علت درکار نہیں وَمَا تَصَوَّرَ فِیْ ذِہْنِکَ فَاللّٰہُ بِخِلَافِہٖ
یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن و فہم و وہم مین آوے پس اللہ برخلاف اوسکے ہی یہہ ہے ملخص کلام قاضی عیاض کا
اور شرح مشکوٰات مین شرح اس مقام کی بتفصیل مذکور ہے واللہ اعلم وصل صاحب مواہب لدنیہ نے اسمای شریفہ
سے وہ جو کتاب اور سنت اور کتب قدیم مین مذکور ہین زیادہ اوپر چارسو کے ساتھ ترتیب حروف معجم کے ذکر کیے
ہین ہم بھی تطویل اور تکرار سے نہ اندیشہ کرکے بطریق یمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہین طالب مشتاق کو لازم ہے
کہ اونکو مونس جان اور ورد زبان اپنا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ الالف الآمر باللہ الابطحی اتقی الناس الاجود اجود الناس
الاحد الاحسن احسن الناس الاحمد احید الآخذ بالحجرات آخذ الصدقات الآخر الاحصی الاذن خیر ارجح الناس
عقلا ارحم الناس بالعیال الازہر الاسلم اسلم الناس اشجع الناس الاصدق فی اللہ اطیب الناس ریحا الاعز الاعلی
الاعلم باللہ اکثر الناس تبعا الاکرم اکرم الناس اکرم ولد آدم المص امام الخیرت امام الناس امام المتقین امام النبیین
الامام الامر الامن امنة اصحابہ الامین الامی النجم اللہ اول شافع اول مسلمین اولی المسلمین اول مشفع اول من تنشق عنہ الارض

البائع الباقی الباطن البر البرہان البشر البشری البشیر البصیر البلیغ بالغ البیان بینۃ البتول التالی التذکرۃ التقی التنزیل التہامی الثانی ثانی اثنین الجمیم الجبار الجد الجواد جامع الحجار حاتم حزب اللہ حاشر حافظ حاکم بما اراہ اللہ حابر حامل لواء الحمد الحائد لامتہ عن النار الحبیب الحفی الحفیظ الحکیم الحلیم حمطایا وحمیا طٰحٰمٓ حمٓعسٓقٓ حمید حنیف النحا نخبیر خاتم النبیین خاتم المرسلین الخاتمہ خازن مال اللہ الخاشع الخاضع الخالص خطیب الانبیاء خطیب الامم خطیب الوافدین علی اللہ الخلیل خلیل الرحمٰن الخلیفۃ خیر الانبیاء خیر البریۃ خیر خلق اللہ خیر العالمین خیر الناس خیر ہذہ الامۃ خیرۃ اللہ الدال دار الحکمۃ الداعی الی اللہ دعوت ابراہیم دعوت النبیین دلیل الخیرات الذال الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الحوض المورود ذو الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم ذو القوۃ ذو المکان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود ذو الوسیلۃ الراء الراضع الرضی الراغب الرافع راکب البراق راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقۃ راکب النجیب الرحمۃ رحمۃ الامۃ رحمۃ للعالمین رحمۃ مہداۃ رحمۃ الرحیم الرسول رسول الراحۃ رسول الرحمۃ رسول اللہ رسول الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب رفیع الدرجات الرقیب روح القدس الرؤف رکن المتواضعین الزاء الزاہد زعیم الانبیاء الزکی زین العباد الزمزمی زین من وافی القیامۃ السین السابق السابق بالخیرات سابق العرب الساجد سبیل اللہ السراج المنیر الصراط المستقیم السعید سعد اللہ سعد الخلائق السمیع السلام السید سید ولد آدم سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین سیف اللہ المسلول سید الفریقین الشین الشارع الشافع الشفیع الشاکر الشکور الشاہد الشکار الشمس الشہید الصاد الصابر الصاحب صاحب الآیات صاحب المعجزات صاحب البرہان صاحب البیان صاحب التاج صاحب الجہاد صاحب الحجۃ صاحب الحطیم صاحب الحوض المورود صاحب الخاتم صاحب الخیر صاحب الدرجۃ الرفیعۃ صاحب الرداء صاحب الازواج الطاہرات صاحب السجود للرب المحمود صاحب السرایا صاحب السلطان صاحب السیف صاحب الشرع صاحب الشفاعۃ الکبریٰ صاحب العطایا صاحب العلامات الباہرات صاحب العلو والدرجات صاحب الفضیلۃ صاحب الفرج صاحب النعت صاحب القضیب الاصفر صاحب قول لا الٰہ الا اللہ صاحب القدم صاحب الکوثر صاحب المحشر صاحب المدینۃ صاحب المطہر الشہود صاحب المعراج صاحب المغفر صاحب المغنم صاحب المقام المحمود صاحب المنبر صاحب المغیر صاحب النعلین صاحب الہراوۃ صاحب الوسیلۃ الصادع لما امر الصادق الصبور المصدق صراط اللہ صراط الذین انعمت علیہم صراط المستقیم الصفوح عن الذلات الصفوۃ الصفی الصالح الضاد الضارب بالحسام الملوم الضاحک الضحوک الطاء طاب طاب الطاہر الطیب

طس طہ الطیب طس طسم طہ الطاہر الطاہر الطاہر الطاہر العین العابد العادل العظیم العافی العاقب العالم علم الایمان علم الیقین العالم بالحق العامل عبد اللہ العبد عبد الکریم عبد الجبار عبد الحمید عبد المجید عبد الوہاب عبد الغفار عبد الغیاث عبد الخالق عبد الرحیم عبد الرزاق عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القہار عبد المومن عبد المہیمن العدل العربی العروۃ الوثقی العزیز العطوف العفو العلیم العلی الغین الغالب الغفور الغنی الغنی باللہ الغیث الغوث الغیاث الفاء الفاتح الفارقلیطا الفارق الفاروق الفتاح الفجر الفرط الفصیح فضل اللہ الفلاح الفوز القاف القاسم القاضی القانت قائد الخیر قائد الغر المحجلین القائل القائم القتال القتول القثم القثوم قدم صدق القرشی القریب القمر القیم الکاف کافۃ الناس الکفیل الکامل فی جمیع اموره الکریم کثیر الصمت اللسان المیم الماجد ماذ ماذ الماضی الماحی المامول المانح المبارک المبعوث بالحق المبتل المبر المبشر مبشر الیائسین المبعوث بالحق المبعوث المبلغ المبین المتین المتبتل المتبسم المتربص المخصوص المترحم المتضرع المتقی المتلو علیہ المتہجد المتوکل المجرم المنابت مجاب مجیب المجتبی المجیر المحرض المحفوظ المحلل محمد محمود المخیر المختار المخصوص بالشرف المخصوص بالعز المخصوص بالمجد المخلص المدثر المدنی مدینۃ العلم المذکر المذکور المرتضی المرتل المرجی المرحوم المرسل المترفع الدرجت المراد المردۃ المزکی المزمل المسیح المسعود المستغفر المستغنی المستقیم المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفح المشہود المشیر المصباح المصارع المصافح مصحح الحسنات المصدوق المصطفی المصلح المصلی علیہ المطاع المطہر المطلع المطیع المظفر المعزز المعصوم المعطی المعقب المعلم معلم امتہ المعلن المعلی المفتاح مفتاح الجنۃ المفضال المفضل المتفضل المقدس المقسم المقسط المقیم المقصوص علیہ المقفی مقیل العثرات مقیم السنۃ لبعد الفترت المکرم المکتفی المکتفی لقلیل الکاین المکی الملاحمی ملقی القرآن الممنوح المنادی المتنفر المنجی المنذر المنزل علیہ المنحمنا المنصف المنصور المنیب المنیر المومن الموفی جوامع الکلم الموحی الیہ موذموذ الموصل الموقر المولی المؤید المومن الموسر المہاجر المہتدی المہدی المہدات المہیمن المیسر النون النابذ الناجد الناس الناسخ الناشر الناصح الناطق الناہی نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبہ نبی الحرمین نبی الرحمن نبی الرحمۃ النبی الصالح نبی العد نبی المرحمۃ نبی الملحمۃ نبی الملاحم النبی النجم المنجم الثاقب نجی اللہ النذیر النسیب نصیح ناصح النعمۃ نعمت اللہ النقیب النقی النور الذی لا یطفی الواو الوجیہ الواسط الواسع الواصل الواضح الواعد الواعظ الورع الوسیلۃ الواقی الوفی الولی ولی الفضل الہاء الہادی ہدی ہدیۃ اللہ الہاشمی الیاء

یثربی یٰس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم اجمعین کعب الاحبار سے نقل ہے کہ اونسے کہا اسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
نزدیک اہل جنت کی عبد الکریم اور اہل نار کے نزدیک عبد الجبار اور عرش والون کے نزدیک عبد الحمید اور فرشتون کے
نزدیک عبد المجید اور انبیا کے نزدیک عبد الوہاب اور شیطان کے نزدیک عبد القہار اور جن کے نزدیک
عبد الرحیم اور جبال مین عبد الخالق اور جنگل مین عبد القادر اور دریا مین عبد المہیمن اور حیتان کے نزدیک
عبد القدوس اور حشرات کے نزدیک عبد الغیاث اور وحوش کے نزدیک عبد الرزاق اور درندون کے
نزدیک عبد السلام اور چارپایون کے نزدیک عبد المومن اور طیور کے نزدیک عبد الغفار اور توریت مین
موذموذ اور انجیل مین طاب طاب اور صحف مین عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کے نزدیک
طٰہٰ اور یٰس اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی منقول ہے حسین بن محمد اصفانی سے
کتاب اوسکی شوق العروس اور انس النفوس مین جاننا چاہیے کہ کسیکو خلاف نہین اس بات مین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل انبیا ہین روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالی نے قسمت کیا خلق کو دو قسم
اور کیا مجھے بہترین دونو قسم سے اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ اور
مین اصحاب یمین سے ہون اور بہترین اصحاب یمین ہون پھر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیت اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ وَ
اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ وَالسّٰبِقُوْنَ پس مین سابقین سے ہون اور بہترین سابقین پس ان اقسام کو قبائل کیا
اور کیا مجھے اوس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلون کا ہے اور یہی ہے قول حق تعالی کا آیت وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا
وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے اور گردانا ہمنے تمکو شاخین اور قبیلے تاکہ پہچان حاصل کرو تم
یکدیگر سے تحقیق گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے پس مین اتقی اولاد آدم اور اعز و اکرم اونکا ہون
نزدیک خدای عز وجل کے پھر گردانا قبائل کو بیوت اور گردانا مجھے بہترین بیوت مین اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا
آیت لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا یعنی تاکہ لیجاوے تمسے پلیدی اور پاک کرے
تمہین پاک کرنا اور لائی ہین کہ آئے ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس خشمگین گویا کفار سے کچھ سنا تھا
کہ نسبت آنحضرت طعن و تنقیص سے کہتے تھے پس کہا عباس نے جو سنا تھا پس اوٹھے آنحضرت اور آگے

اوپر منبر کے اور فرمایا اون لوگون سے کہ بیٹھے تھے مین کون ہون کہا رسول اللہ فرمایا مین محمد بن عبد المطلب ہون بدرستے
اور راستی پیدا کیا حق تعالی نے خلق کو پس کیا مجھے بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب اور عجم پس کیا مجھے
بہترین فرقہ یعنی عرب اور کیا اونکو قبائل اور کیا مجھکو بہترین قبائل مین اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجکو
بہترین بیوت مین پس مین بہترین خلق ہون از روی ذات اور بہترین اونکا از روی بیت کے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ سے آیا ہے کہ خدا تعالی نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا اونین سے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس قبول کیا اوسکو اپنی لیئے اور بھیجا اوسے برسالت **فصل** جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالی نے حضرت کو ابتدائے
خلق اور ابتدای امر مین اور کیا اونکو مبدأ او منشا آفرینش کا اور اول انبیا عالم ارواح مین اور اول اجابت مین
روز الست اور نوری ساتھ حضرت کے مہر فضل و کمال معاد مین پس کیا اونکو اول اوسمین سے کہ شگافتہ ہووے
زمین ساتھ اوسکے اور اول اونمین حشر مین اور اول شافع اور اول مشفع اور اول ناظر بجمال رب العالمین اور تمام خلق محجوب
ہووے اوس ہنگام مین اور اول نبی کہ حکم کیا جاوے امت اوسکی مین اور اول اوسکا کہ گذرے صراط سے ہمراہ
اپنی امت کے اور اول اوسکا کہ آوے بہشت مین اور امت اوسکی اول امتون کی ہو آنے بہشت کے مین اور
عطا کرے اوسی لطائف اور نفائس تحف خارج عد و حد اور احصا سے روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین اولین اون لوگون کا ہون کہ بر آنگیختہ ہووین قبور سے اور مین خطیب
اونکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت دہندہ ہون جسوقت نا امید ہووین کہ لواء حمد میرے ہاتھ
مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنی کے اور نہین اسمین فخر روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا جاؤن مین حلہ حلہائے بہشت سے پس کھڑا ہون مین داہنے طرف بہشت کے اور نہین
وہ مقام کہ کھڑا ہووے وہان کوئی سوائے میرے اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین حامل
لواء حمد ہون دن قیامت کی اور اول اوس کسیکا ہون کہ ہلاوے حلقہ دروازہ بہشت کے پس کھولا جاوے میرے لیے
اور داخل ہووین میرے ساتھ فقراء مومنین اور مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین فخر اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین مردمان ہون روز قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جہت سے ہی جمع کرتا ہی
خدا تعالے اولین و آخرین کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگا بیان اوسکا اور ابی ہریرہ سی روا

کہ فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون اسکا کہ ہون مین عظیم ترین انبیا از روی اجر کے روز قیامت مین اور دوسری حدیث
مین آیا ہے کہ فرمایا کیا تم خوش نہین کہ ہووین ابراہیم اور عیسیٰ درمیان تمہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میری امت
مین داخل ہین روز قیامت۔ ابراہیم کہتا ہے تو صاحب دعوت میری کا ہے اور میری ذریت پس کر دو ان کو نیکو کار
امت سے اور عیسی علیہ السلام کہتا ہے کہ انبیا سارے بھائی علاتی میرے ہین کہ باپ اونکا ایک ہے اور دین انکا ایک
اور فرمایا تحقیق میرا بھائی ہے نہین میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر اور مین قریب ترین مردم ہون ساتھ اوسکے
ساتھ اور وہ جو فرمایا کہ سید اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سید اوسکے
ہین دنیا و آخرت مین تخصیص روز قیامت کی اسلیے ہے کہ ظہور آثار اوسکا روز قیامت مین زیادہ ہووے اور اوس
جہت کہ اوس دن مین منفرد اور یگانہ ہووین سرداری مین جسوقت کہ متوجہ ہون سب طرف اوسکی اور پناہ پکڑین
ساتھ اوسکے اور نہووے کوئی سید اور مہتر اور سردار اور سوا اسکے حضرت کی اور سید اوسی کہین کہ التجا لاوین
لوگ ساتھ اوسکے حوائج مین پس ہووین اس ہنگام مین سید منفرد جماعت بشر سے کہ مزاحمت نکرے اوسکو
کوئی سے مواہب لدنیہ مین حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول
شخص کا ہون کہ شگافتہ ہووے زمین اوسکے لیے اوس سے پیچھے ابو بکرؓ اور اوس سے پیچھے عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما
پس آؤن مین اہل بقیع پاس پس برانگیختہ ہووین بعد ازان انتظار کرون اہل مکہ کا تا وہ کہ حشر کیا جاؤن مین
درمیان حرمین کے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اوسکو ابو حاتم نے اور نوادر الاصول
مین حکیم ترمذی ابن عمر سے روایت کرتا ہے کہ باہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز منزل اپنا
سے داہنی طرف اونکے ابو بکرؓ اور بائین طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے برانگیختہ ہون مین یون مین قیامت
کے دن اور آیا ہے کہ آنحضرت محشور ہووین اوپر براق کے اور حشر کیے جاوین انبیا اوپر دواب کے اور محشور ہون صالح
اپنی ناقہ پر اور حشر کیے جاوین دو بیٹے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ میری کے کہ غضبا اور قصوا ہے۔ اور محشور ہو بلال
اوپر ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے اور حدیث کعب الاحبار مین آیا ہے کہ کہا طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اوترتے ہین
ستر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پھرتے ہین قبر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین بازو اپنے
اور درود بھیجتے ہین سید الانبیا پر اور جب شام ہوتی ہے عروج باسمان کرتے ہین اور اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور اسی طرح

جسدن تک کہ شگافتہ ہوونگا مین آنحضرت سے اور باہر آوینگے وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ ستر ہزار فرشتون
کے کہ لیجاوین اونکو بدرگاہ رب العزت جیسیکہ عروس کو بخانہ شوہر لیجاوین اور بروایت جامع الاصول مین بروایت
ابوہریرہ آیا ہے کہ فرمایا کہ مین اول اوس شخص کا ہون کہ شگافتہ ہووے اوس سے زمین پس پہنایا جاؤن مین حلہ اور
ظاہر اس روایت کا وہ ہے کہ انشقاق اور کسوت دونو ثابت ہین آنحضرت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اول
خلائق کہ کسوت دیا جاوے اوسکو ابراہیم علیہ السلام ہین اور زیادہ کیا بیہقی نے کہ اول اوس شخص کا کہ پہنایا جاوے
خلق سے ابراہیم ہین کہ پہناوینگے اونکو حلہ بہشت سے اور دیجاوے کرسی اور رکھی جاوے داہنی عرش کے پہر لایا جائیگا
مجھے اور پہنایا جاؤنگا مین حلہ بہشت سے کہ قیمت نکرسکے اوسکی بشر اور بٹھایا جاؤن مین اوپر کرسی کے جانب داہنی عرش کے
اور کہا ہے کہ لازم نہین آتا تخصیص ابراہیم علیہ السلام سے ساتھہ اولیت کسوت کے کہ وہ افضل ہون آنحضرت سے
اور احتمال رکھے کہ پیغمبر ہمارے ساتھہ جامہ اپنی کے قبر سے باہر آوین اور عطا اور پوشش حلہ جہت تکریم اور تعظیم کے
بجہت برہنگی اور ابراہیم کو بسبب برہنگی کے پہناوین پس اولیت ابراہیم کی کسوت مین نسبت بہ بقیہ خلق کے ہوئی کہا
شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم ابراہیم بکسوت جہت رعایت نسبت ابوت آنحضرت کے
ہے کہ آبا امثال ان امور مین اوپر اولاد کے مقدم ہوتے ہین اور یہ فضل جزئی ہے امور ظاہری مین لیکن فضل
معنوی جانب حضرت مین ہین اور سیدا سطے حضرت کو اوپر کرسی کے بٹھاوین نہ ابراہیم کو اور بعض نے کہا ہے
کہ یہ تقدیم کسوت ابراہیم کو جزا عریان کرنے نمرود کی اونکو وقت القا کے نار مین کذا قیل واللہ اعلم اور مشہور وہ ہے
کہ حشر لوگونکا حفاۃ وعراۃ وغرل یعنی پابرہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین بروایت
ابن عباس آیا ہے اور اشارہ قول حق تعالے کا ایہہ کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ یعنے جیسا پیدا کیا ہے ہمنے اول
خلقت مین بنی آدم کو پہر دوسری بار پیدا کرینگے ہم اوسکو بہی ساتھہ اوسکے ہے ولیکن ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت
کیا ہے کہ ابوسعید خدری نے وقت احتضار کے لباس نو منگا کر پہنا اور کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے میت
برانگیختہ ہوتا ہے جس لباس مین کہ مرا ہو اور صاحب مواہب لدنیہ نے حارث بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سے روایت کیا ہے
کہ مردے مبعوث ہونگے بیچ اپنے اکفانون اور زیارت کرتے ہین ایک دوسرے کو اوسمین اور کہا ہے کہ توفیق درمیان اس حدیث اور حدیث
کہ کہ بخاری مین ہے یون ہی کہ بعض عاری مبعوث ہووینگے اور بعض کاسی اور بعض نے کہا ہے کہ مراد بہ ثیاب اعمال ہین کہ مبعوث ہووینگے اوپر اونکے

نے بنایا تاویل کو اور حمل کیا اوپر ظاہر کے اور بعضے اصحاب بین اہل ظواہر کہ نہیں دریافت کرتے مراد کو جیسے بنایا عدی بن حاتم نے تاویل خیط الابیض و الاسود کو صیام مین ایسا ہی کہا ہی تو پشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث مین زیادہ کلام کیا ہی

تنبیہ در بیان **لواء حمد** مراد ساتھ لواء حمد کے انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے ساتھ حمد اور مقام محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت مین معلوم ہووے اور عرب وضع کرتے ہین لواء کو موضع شہرت مین اور یہ ہو سکتا ہی کہ آنحضرت کے دست مبارک مین لواء ہووے اور اوسکا نام لواء الحمد ہو۔ قول طیبی یہی ہے۔ اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرہ مین ایک حدیث لایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آیا بیجانا تو نے اے علی کہ مین اول وہ شخص ہون کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کھڑا ہون مین جانب راست عرش کے اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاؤن مین حلہ سبز حلون بہشت سے بعد ازان پکارے جاوین اور انبیا ایک کے پیچھے ایک پس ایستادہ ہووین دونو جانب عرش کے اور پہنائے جاوین حلہ ہائے سبز حلون بہشت سے۔ پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول امت ہووے کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے پس تجھ بشارت دیتا ہون تجھے اے علی آگاہ تو اول اوسکا ہو کہ پکارا جاوے تجکو اور قریب کیا جاوے تجھے لواء حمد کہ میرا لواء ہے کہ سایہ ڈھونڈہین آدم اور تمام خلق قیامت کے دن اوسکے نیچے اور درازی میرے لواء کی مسافت ایک ہزار اور چھ سو برس کی ہے اور ستان اوسکی یاقوت احمر کی اور قبضہ اوسکا نقرہ سفید کا اور پھریرا اوسکی حرواریہ سبز کی ہے اور اوسکے تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہین اوسمین تین سطر **اول** بسم اللہ الرحمن الرحیم **ثانی** الحمد للہ رب العلمین **ثالث** لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی اوسکی ہی ہزار سال پس سیر کرے تو اے علی ساتھ اوس لواء کے اور امام حسن جانب راست اور امام حسین جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ ایستادہ ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش مین اور پہنایا جاوے تو حلہ بہشت سے اور کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہے حافظ قطب الدین حلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہے محب بن الہائم نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ظاہر ہین اوسمین آثار وضع اور خدا دانا تر ہے ساتھ حقیقت لواء احمد کے کہا شیخ عبد الحق قدس سرہ العزیز نے قول قائل کہ خدا دانا تر ہے بحقیقت لواء حمد حق ہے ولیکن احادیث مین تعبیر حقائق یا مثال ان صور کے واقع ہوئی ہے جیسا کہ درمیان لوح و قلم کے واقع ہوا ہے کہ زبرجد سے ہے یا یاقوت سے اور حاملان عرش

اوتحال ہین کہ نزمہ گوش سے دو من تک مسافت و سو برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہے اور امثال
اوسی کی اور ہم ایمان لاتے ہین ساتہ ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور بہ ثبوت ملی ہو نقل اوسکی شارع سے اور وجہ اوشارع
سے اوس سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل ہے ہم اسپر بہی ایمان لاتے ہین اور چہوڑتے ہین حکم عقل کوتہ اندیش کو کہ استحالہ
اور استبعاد اوسکا کرے اور سپرد کرتے ہین ہم حقیقت اوسکی اوپر خدا کے اور اگر محدثین اوسکی اسناد مین گفتگو کرین
وہ بات دوسری ہے اور اگر اوسکے معانی مین استبعاد کرین کمال قدرت قادر جواب اوسکا ہے لتنتے واللہ اعلم
اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عرف عرب مین نگاہ نہین کرتا لوا کو مگر صاحب جیش اور رئیس اور سردار اور تمال
رکہے کہ ہاتہ غیر کے بہی ہو باذن اوسکے اور تابع ہو خاص اوسکو اور متحرک ہو ساتہ حرکت اوسکے اور مائل ہو ہر جانب
کہ وہ مائل ہے اور استعمال عرب مین نہ وہ یک جزو ہے کہ نگاہ نہین رکہتا لوا مگر صاحب اوسکا اور منع نہین کرتا اوسکو قتال
سے بلکہ کرتا ہے ساتہ اوسکے اشد قتال اور اسواسطے لائق نہین نگاہ رکہنا اوسکا ہر کسیکو جیساکہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو روز
خیبر کہ دیتا ہون رایت کو فردا ایسے مرد کو کہ دوست رکہتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکہتا ہے اوسے خدا اور رسول
کہا صاحب مواہب نے غزوہ موتہ مین آیا ہے کہ لیا رایت کو پہلے جعفر بن ابی طالب نے پس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازان لیا
عبداللہ بن رواحہ نے پس لڑا اور مارا گیا بعد ازان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس معلوم ہوا کہ لوا ہاتہ
مین قتال کنندہ کے ہوتا ہے واللہ اعلم وصل تفضیل وتخصیص آنحضرت مین بحوض کوثر حدیث ابن عمر مین آیا ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حوض میرا مسافت یکماہ ہے اور زوایا اوسکے برابر اور آب اوسکا
شیرین تر شہد سے اور مجرے اوسکا اوپر در و یاقوت کے ہے اور سفید زیادہ شیر سے اور ایک روایت مین
سفید زیادہ سیم سے اور بعض مین سفید زیادہ برف سے اور بو اوسکی خوش زیادہ مشک سے اور کوزے
اوسکے مثل ستارون آسمان کے اور تحدید مسافت حوض مین بہت جگہ احادیث مین ذکر واقع ہوا ہے
ہر جماعت نے بلاد سے کہ متعارف اوس دیار کے ہین نشان دیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ وہ مواضع برابر
ہون مسافت مین یا قریب المسافت اور اگر متفاوت ہون مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اوس سے ہو
بطریق تخمین اور تقریب نہ تعیین اور تحدید اور بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت کو دو حوض ہین ایک موقف
مین اور دوسرا بہشت مین اور دونو کو کوثر کہیں اور قرطبی سے منقول ہے کہ واجب ہوا اوپر مکلف کے

ساتھ حوض کے کہ ثابت ہوئے ہین صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشہورہ مین کہ حاصل ہوتا ہے اون سب سے علم قطعی اور بیچ
حدیث انس مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار رکن ہین اول ابی بکر صدیق کی ہاتھ مین
اور ثانی عمر فاروق کے ہاتھ مین اور ثالث عثمان ذوالنورین کے ہاتھ مین اور رابع ہاتھ مین علی مرتضی کے پس جو کہ
محب ابو بکر ہے اور مبغض ہی عمر کا پانی نہ پلاوے اوسی ابو بکر اور جو کہ محب علی ہے اور مبغض عثمان نہ پلاوے اوسکو علی
روایت کیا ہے اسکو ابوسعید نے شرف النبوت مین اور اسیطرح منقول ہے مواہب لدنیہ مین لیکن مشہور وہ ہے کہ ساقی کوثر
علی مرتضیٰ ہین اور اونہین نے کہا ہے کہ مبغض ابو بکر صدیق کو آب کوثر سے ہرگز نہ پلاؤن مین واللہ اعلم وصل تفضیل
آنحضرت مین شفاعت اور مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع ہی مفسرین کا اوسپر
کہ مقام محمود مقام شفاعت ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اونہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن
اوپر کرسی کے پروردگار کے روبرو اور حاصل مقام وہ ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو ایسے مقام مین رکھے کہ کسیکو سواے
اوسکے حاصل نہین اور قیامت کے دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اوسکی محمد کیلئے اله الا الله محمد رسول الله
اور حدیث شفاعت مشہور ہے انس اور ابو ہریرہ اور اور اصحابہ سے اور مذکور ہے کتب ستہ وغیرہ مین اور روایت ہے
مین آیا ہے کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دلمین بمقدار دانہ گندم یا جو کے ایمان ہے باہر لاؤ اوسکو پس جاؤن مین
اور نکالون اور رجوع کرون طرف پروردگار اپنے کے اور حمد وثنا کہون مین اوسکی بجا مدکثیرہ پہر حکم ہو کہ جسکے دلمین بمقدار
دانہ خردل ایمان ہے اوسکو نکالو پس جاؤن مین اور نکالون اوسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے اور حمد وثنا کہون
بہت پہر حکم ہو کہ جسکے دل مین کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اوسکو دوزخ سے نکالو دفعہ چہارم مین اگر کہون مین
یارب اذن دی مجکو حق مین اوسکے کہ کہا لا اله الا الله فرماوے حق تعالی نہین یہ کام منوض طرف تیرے یہ کام میرا ہے
سو گتمد بعزت وکبریائی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن مین نار سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس باقی نرہیگا نار مین
مگر جسکو کہ حبس کیا ہے اوسکو قرآن نے یعنی واجب ہے اوسپر خلود اور یہہ حدیث روایات متعددہ ساتھ اختلاف الفاظ
اور عبارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب مین بہت ہین اور سب سے ظاہر ہوتا ہی کہ شفاعت
آنحضرت اول وقوف حشر وصم سے محشر مین دخول نار تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول جنت بہی واسطے
رفع درجات کے شامل اور واقع ہے فائدہ کہا ہے کہ مواطن شفاعت پانچ ہین اول اراحت اہل موقف مین شدت

وقوف اور حبس اوس مقام مین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے ثانی عقو مین سوال اور حساب سے اور ازانا بہشت مین بحساب ثالث شان مین اوس قوم کے کہ حساب کیے گئے اور مستحق عذاب کے ہوئی ساتھہ رفع عقاب کی اون سے رابع نکالنی مین اوس قوم کی کہ لائی گئی آتش مین ساتھہ نکالنی اونکے اوس سے خامس رفع درجات مین اون لوگون کے گرامی بہشت مین. اور ہر ایک مین ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہین اور بعضون نے شفاعت سادسہ بھی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت حضرت کی اپنی عم ابیطالب کے لیے تخفیف عذاب مین اور بعضون نے شفاعت سابعہ بھی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ثابت و قائم رہے کوئی اوپر شدت اور محنت مدینہ کے اور صبر نکرے اوسپر مگر وہ کہ ہون مین اوسکا گواہ اور شفیع دن قیامت کے شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہین ہے پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو جدا شمار کرین اور اقسام پیدا ہو دین جیسا کہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وہ کہ شفاعت کرون مین اونکی جو اہل مدینہ ہین پس تر اہل مکہ پہر اہل طائف ہر شفاعت اوسکی کہ زیارت کی ہے قبر شریف آنحضرت کی پہر جو کوئی اجابت کرے موذن کی یعنی جو وہ کہے یہہ کہے بعد از ان درود بہیجے پیغمبرؐ پر پہر درگذر کرنا تقصیر صالحین سے پہر وہ کہ برابر ہین حسنات اور سیئات اوسکے کہ آوے بہشت مین منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت مین بغیر حساب کے مقتصد یعنے میانہ رو ساتہہ رحمت خدا کی اور ظلم کنندہ اپنے نفس کا اور اصحاب اعراف لشفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت مین آوین اور راجح اقوال اصحاب اعراف مین وہ ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ برابر ہین حسنات اور سیئات اونکے واللہ اعلم وصل روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا سوال کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرونگا ان شاء اللہ تعالی عرض کیا مینے کہان ڈہونڈہون آپکو یا رسول اللہ فرمایا طلب کر مجہی نزدیک صراط کے کہا مینے اگر وہان ملاقات نہوا ور نپاؤن مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہان نپاؤن کہان طلب کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نکرونگا مین ان تین جگہہ سے اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب اماکن اور مواطن آخرت مین موجود اور قائم ہونگے امداد و اعانت و شفاعت امت کے لیے اور خلاصی اور رہائی دلادین شدائد اور مزالق اور مضائق سے جیسا کہ ہی پر صراط حدیث الی ترمذی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے قائم کیجاویگا صراط اوپر پشت دوزخ کے پس مین اور میری امت پہلا اوسپر سے گذرین

اور دعا رسولونکی اوس دن مین یہہ ہے اللہم سلم وسلم یا اللہ بچا بچا اور حدیث مین آیا ہے کہ جب امت اوپر صراط کے گذرین اور لغزش کرین اور عاجز رہین مرد رستے فریاد کرین وا محمداہ وا محمداہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سے باواز بلند ندا کرین رب امتی امتی اے پروردگار میری امت میری امت سوال نہین کرتا مین تجہسے آجکے دن اپنے نفس کے لیے اور نہ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بیٹی میری ہے اور اسمین مبالغہ اور غایت اہتمام ہے آنحضرت سے باب امت مین اور استخلاص اونکے مین اور اس حدیث سے کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے اور ای پر میزان کہ مدار سوال اور حساب اوپر اوسکے ہے حدیث مین آیا ہے کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش اور دوزخ بجانب چپ اوسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے کفہ حسنات مقابل بہشت کے اور کفہ سیات مقابل دوزخ کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور اونکی امت اور ایک روایت مین ہے کہ کہان ہے امت امیہ اور پیغمبر اونکا پس کہڑا ہونگا مین او پیروی کرے مجکو امت میری غر محجل اثر وضو سے یکسو کیا دین انہین راہ ہمارے لیے اور دیکہین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت کا کہین کہ نزدیک ہے کہ یہہ امت سب پیغمبر ہوئین اور حدیث مین آیا ہے کہ زائل نہین ہوتا قدم بندہ کا اپنی جگہہ سے جبتک سوال کیا جاوے چار چیز سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین کہوئی اور عمل اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر مین اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اور کہان کہویا اور جسم اوسکے سے کہ کس چیز مین کہتہ کیا اوسکو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ صاحب میزان روز قیامت جبرئیل علیہ السلام ہونگے اور وہی کرین گے وزن اعمال اوس دن روایت کیا اوسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور یہہ سب احوال اور حساب اور رسول بحضور رسول کریم متعال ہوویگا اور خلاصی اور نجات سبکی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی و لیکن حوض شریف اور ورود اوپر اوسکے ظاہر وہ ہے کہ بعد از خلاصی شدت وقوف اور سوال اور حساب اور تجاوز صراط سے اور نجات اہوال و آفات سے ہوویگا جیسا کہ فرمایا من شرب منہ لا یظما ابدا یعنے جو پیوے اوس سے نہ تشنہ ہووے کبہی بعد ازان دخول جنت ہے اور اول اوس کسیکا کہ آوے بہشت مین آنحضرت ہوں گے جیسا کہ فرمایا انا اول

من قرع باب الجنة یعنی مین اول اوس شخص کا ہون کہ کوٹا دروازہ جنت کا اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرام ہی اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تاآنکہ آؤن مین اور حرام ہی
اوپر اور امتون کے جبتک آوے امت میری لیکن تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت مین ساتھ وسیلت
اور فضیلت اور درجة الرفیعہ کے ہی پس روایت کیا ہے مسلم نے حدیث عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم موذنونکو اذان دہندہ کہو جو کہ وہ کہین بعد اذان درود بھیجو اوپر میرے اور جو کوئی بھیجے درود
اوپر میرے درود بھیجے اوسپر خدا تعالی دس بار پھر سوال کرو خدا تعالی سے میرے لیے وسیلہ پس ظاہر وہ ہی کہ مراد
اور دست آویز ہو کہ آنحضرت اوسکے ساتھ توسل اور تقرب طلب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت ہووے
اور بعضون نے کہا ہے کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہے اوس منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے باسباب
کہ ایک اونسے دعا امت کی ہے آپ کے لیے ساتھ وسیلہ کے بمقابلہ اوس چیز کے کہ پایا ہے اوپر اونکے ہاتھ کے ہدایت
اور ایمان سے کذا قال صاحب المواہب اما طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زائدہ ہے اوپر سائر خلائق کے اور احتمال ہے
کہ وہ بھی منزل ہو یا تفسیر وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اوسکا ہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہے خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اوسکے کوئی درجہ پس سوال کرو
میرے لیے وسیلہ کو روایت کیا اسکو احمد نے مسند مین اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور
اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ مانگو خدا سے مانگو میرے لیے وسیلہ عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون رہیگا آپ کے ساتھ اوسمین فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم تکملہ جب ثابت
اور مقرر ہوا ثبوت نبوت اور صحت رسالت واجب ہوا ایمان لانا اوپر اوسکے اور تصدیق کرنا اوسکا قال اللہ تعالی
فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا یعنے کہا خدا تعالی نے پس گرویدہ ہو ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے اور نور وہ نور
کہ اوتارا ہمنے یعنے قرآن اور کہا انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا باللہ ورسولہ یعنی بدرستی بھیجا ہمنے تجھے اے محمد گواہ
اوپر امت کے اور بشارت دہندہ بہشت اور ڈرانیوالا دوزخ سے تاکہ ایمان لاوین ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے
اور کہا آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا فآمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی یعنی کہہ اے محمد اے آدمیو تحقیق مین
فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے کہ نبی ناخواندہ ہی پس ایمان بہ محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر ہے اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اوسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین قبول کرتا مگر ساتھ ایمان کے بہ محمدؐ اور شہادت برسالت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **وصل** وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدای سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین — اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع بھی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادت اور اوامر ونواہی مین آتا ہے اور اتباع اور اقتدا سنن اور آداب اور عادات شریف نبوی مین اطلاق پاتا ہے اور اسیواسطے صاحب شفا نے دو فصلین کین ہین واسطے ذکر ان دو مطلب کے اور جو دونو کو ایک فصل مین ذکر کرین بہی درست ہے جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا اما اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اللہ برتر نے **ایت** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ یعنی اے ایمان والو فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی اور کہا **آیت** وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ یعنے اور فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاو — اور کہا **آیت** وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوئی رسول مگر تاکہ اطاعت کیا جاوے ساتھ حکم خدا کے — اور کہا **آیت** مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنی جسنے فرمان برداری کی رسول کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی — پس گردانا حق سبحانہ نے اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور مقارن گردانا اطاعت رسول کو ساتھ اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اوپر اوسکے ثواب جزیل کا اور وعید کے اوپر ترک اور مخالفت اوسکی طرف عقاب جلیل کے اور واجب کیا امتثال امر اور اجتناب نہی اوسکے کو حقیقت مین اطاعت اپنی — پوچہی گئے سہیل بن عبداللہ تستری شرائع اسلام سے کہا **ایت** مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا یعنے وہ جو دیوے تمہین رسول پس لو اوسکو اور وہ جو منع کرے تمکو اوس سے پس باز رہو **او**ر کہا ہے اطاعت کرو اللہ کی بشہادت ربوبیت اور اوسکے رسول کی بشہادت نبوت اور یہہ اطاعت دلیل محبت ہے اور محبت مورث معیت جیسا کہ وصل معیت مین آوے — غرضکہ محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط بے شرط وجود نہ پکڑے اور یہہ اتباع مورث محبت اور خلت اوسکی ہے پس اتباع ہم شرط محبت ہے کہ انتفا اوسکا مستلزم اسکے انتفا کو ہی اور یہہ علت محبت کہ وجود اوسکا مستلزم اسکے وجود کو ہے **او**ر مواعظ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہے کہ فرمایا تمپر واجب ہے کہ لازم اور محکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کو اور دور رکہو اپنے کو محدثات امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت **او**ر حدیث جابر مین یہہ زیادہ آیا ہے کہ ہر ضلالت نار مین ہے **او**ر یہی آیا ہے کہ جسنے تمسک کیا ساتھ سنت میری کے نزدیک فساد میری امت کے ہووے اوسکو اجر سو شہید کا

اور آیا ہی کہ تمسک بہ سنت بہتر ہی احداث بدعت سی اگرچہ حسنہ ہو جیسیکہ احیاء آداب خلا و قیلولہ مثلاً جیسا کہ سنت مین واقع ہوا ہم
بہتر ہے بنا رباط اور مدرسہ سی اور پہنچتا ہے فاعل اوسکا باعلی مقام قرب اور وصول کے برکت اقامت سنت اور
حصول رضائی حق اور مقرر و متحقق ہے کہ مذموم اور مردود بدعت مغیرہ سنت ہے اور جو بدعت کہ ایسی نہو
بلکہ مقوی اور مروج سنت ہو اوسکو بدعت حسنہ کہین اور یہہ جائز ہے از جہت رعایت مصلحت اور حکمت کی اور
کہا ہے کہ بدعت کئی طرح ہوتی ہے۔ واجب فعل اوسکا مانند سیکھنی صرف اور نحو اور وہ علم کہ نہ تہے زمان
نبوت مین یا مستحب مثل بنائی رباط اور مدارس اور لیقاع خیر کے۔ یا مباح مثل سیری اور ترفیہ کے باقی مکروہ
اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور صغیر ہو اعلی اور ارفع ہی بدعت سے اگرچہ کثیر اور کبیر ہو منفعت
اور مصلحت اوسمین و باللہ التوفیق۔ لائے ہین کہ بعضے عمال عمر بن عبد العزیز نے لکہا طرف اوسکے احوال اپنے
بلد کا اور کثرت لصوص کا اوس بلد مین آیا گرفتار کرون نہین اونکو بمظنہ یا موقوف رکہون مین اوپر بینہ کے جیسیکہ
سنت ہے پس لکہا اونکو عمر نے گرفتار کرو اونکین بہ بینہ نہ بمظنہ اور سنا تہا اوس چیز کے کہ جاری ہوئی ہے
اوسپر سنت اور اگر اصلاح نکرے اونکو جو چیز کہ حق ہے اصلاح کیجو اونہین خدا اور دیکہا عمر رضی اللہ عنہ نے
حجر اسود کو اور کہا واللہ جانتا ہون مین کہ تو پتہر ہی نفع اور ضرر نہین کرتا تو اگر نہ دیکہتا مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ بوسہ کرتے تہے تجہی بوسہ نکرتا مین تجکو بعد ازان بوسہ کیا اوسکو اور دیکہا گیا عبد اللہ بن عمر کو
کہ پہراتے تہے ناقہ کو ایک جگہہ پس پوچہا سبب اوسکا کہا نہین جانتا مین مگر وہ کہ دیکہا مینے رسولخداصلعم کو کرتے تہے
مین بہی کرتا ہون اور یہی لائے ہین کہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایک درخت تہا پہرتے تہے گرد اوسکے
اور ڈالتے تہے پانی اوسکی جڑ مین رکہ وہ سی کہا دیکہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کیا ایسا مین بہی کرتا ہون۔ اور آیا ہی
تفسیر قول حق تعالی والعمل الصالح یرفعہ مین کہ عمل صالح اقتدا برسول اللہ ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا سہیل تستری نے کہ اصول
مذہب ہمارے کی تین چیزین ہین اقتدا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال مین
اور حکایت کی گئی ہین احمد بن حنبل سے کہ کہا تہا مین ایکدن ساتہہ ایک جماعت کی کہ برہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی مین
اور عمل کیا مینے بحدیث کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکہے ساتہہ خدا اور دن آخرت کی چاہیے کہ نہ آئے حمام مین مگر
بمیزر اور برہنہ نہوا مین پس دیکہا مینے اوسی رات مین قائل کو کہ کہتا ہی یا احمد بشارت ہو جیو تجہی کہ خدا نے بخشا تجکو باستعمال

اوس سنت کی اور کیا کبھی امام کہ اقتدا کیا جاوے ساتھہ تیری پوچھا میں نے کون ہی تو کہا میں جبرئیل ہون وصل اور جملہ حقوق سی رعایت
ادب ہی ساتھہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن مملو اور مشحون ہی ساتھہ آیات کی کہ ارشاد ہی اون مین برعایت ادب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ معنی اس آیت کی ماسبق مین مذکور ہوی اور کہا
آیت یاایہا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور کہا آیت یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الآیۃ اور آیت
لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً اور معنی آیات کی بہی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور لفظ تعزروہ کہ آیت اول مین
واقع ہوا معنی اوسکے وہ ہین کہ مبالغہ کرو تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تنصروہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اوسکو اور
دوسری آیت مین نہی کی پیشدستی سے نسبت با آنحضرت صلعم اور سخن مین یعنی نکہو پہلے کہنی اوسکی سی اور جو وہ کہی سنو اور نہی کی شتابی سے
بقضای کسی امر کہ پیش آوی قبل از قضای آنحضرت صلعم کی امور دین سے اور کہا آیت واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم یعنی ڈرو
خدا سی بدرستی کہ اللہ سننے والا ہے وہ جو کہتے ہو پہلے کہنے رسول مقبول سے اور دانا وہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اوسکے سی ایسا ہی کہا
قاضی عیاض نے اور مواہب مین کہا ہے کہ جملہ آداب سی ہی کہ تقدم نکرے آگے آنحضرت صلعم کی بامر و نہی اور اذن اور کسی تصرف
مین تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نہی کرے اور اذن کرے جیسا کہ آنحضرت صلعم کے باب آداب مین اسی
آیہ مین حق سبحانہ نے ارشاد کیا ہے اور یہہ حکم باقی ہی تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا پس تقدم بنسبت بہ سنن اور
احکام اوسکے بعد از وفات حضرت صلعم کے مثل تقدم روبرو حضرت صلعم کی ہے حالت حیات مین اور کہا ہی کہ تفکر کرو ساتھہ ادم
صدیق رضی اللہ عنہ کے بنسبت بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تقدم کیا آگے اوسکے نماز مین پس کیونکر تاخر کیا
اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرت صلعم تہا اور کہا نہین سزاوار پسر ابو قحافہ کو کہ تقدم کرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور کہان پہونچایا اوسکو اس ادب نے کہ قائم بمقام اور امام کیا بعد از اوسکے اور ایسی جگہہ پہنچایا کہ کوئی پہونچا اور جملہ آداب رسول سے
وہ ہی کہ نکرنا جاوے دعا اور پکارنے اوسکے کو مانند دعا بعض ہماری کے بعض کو فرمایا اللہ تعالی وتقدس فی آیت ولاتجعلوا
الرسول کدعاء بعضکم بعضا اور اس آیت کی معنون مین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہ کہ نہ پکارین اوسکو ساتھہ نام اوسکے
جیسا کہ پکارتے ہین بعضے تمہارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ ساتھہ توقیر اور تواضع کے
اور ان معنون پر مصدر مضاف بمفعول ہے دوسرے وہ کہ مکرو پکارنا اوسکا مثل پکارنے بعض تمہارے کے
بعض کو کہ اگر چاہے جواب دیوے اور اگر چاہے نہ دیوے بلکہ بر تقدیر پکارنے اوسکی تمکو البتہ جواب دینا چاہیے

کہ اجابت اوسکی واجب اور تخلف اوس سے گنجایش نہین رکہتا جیسا کہ مضمون کریمہ آیت یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم یعنی اے ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکارے تمہین اوس چیز کے لیے کہ زندہ کرتا ہے
کا اوسپر دال ہی اور اوپر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے اور شاہد اسکا حدیث ابن المعلی ہے کہ نماز مین تہا اور
آنحضرت نے اوسکو پکارا اوسنے اجابت نکی اور عذر کیا کہ نماز مین تہا مین اس سبب سے جواب نہ دیا مینے پس فرمایا آنحضرت نے کیا نہین
کہا ہے اللہ تعالے نے استجیبوا للہ وللرسول اور ذکر خصائص شریف مین گذرا ہے کہ نماز باطل نہین ہوتی نزدیک شافعی کے باجابت
نبی وصل لزوم محبت آنحضرت مین اور محبت آنحضرت واجب ہے تمام خلق پر جاننا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور
غذای ارواح اور روح ایمان ہے اور مقامات مین رضا سے اور احوال مین محبت سے بالاتر اور فاضلتر نہین ہے
اور شیخ وقت نے سالک سبنے محبت کو جسد بے روح سے مشابہت دی ہے اور عبارات قوم بیان معنی محبت مین اور
کشف اوسکی حقیقت مین مختلف آئی ہین اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال مین ناشی اختلاف احوال سے ہے
اور اکثر اوسکا راجع ثمرات نتایج محبت ہی نہ حقیقت اوسکی اور مواہب لدنیہ مین بعضے محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت
محبت کے نزدیک اہل معرفت کے معلومات سے ہے کہ تعریف اور تحدید اوسکی نہین ہو سکتی اور نہین پہچانتا اوسی مگر وہ
کوئی کہ قائم ہے ساتہہ اوسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہین تعبیر اوس سے اور تحدید زیادہ کرتی ہے اوسمین خفا پس اوسکی
وجود اوسکا ہی انتہا اور یہہ کلام ذوق اور وجدان محبت مین ہے وگرنہ بحسب وضع لفظ کی معنی اوسکی میل اور انجذاب قلب
کا ہے طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات ہین
کہ اشارات قوم اوسپر واقع ہین پس بعضون نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب ہے جمیع احوال مین اور ایثار اور وجود
اور اطاعت اوسکی ہے اوپر شہوت نفس اور ارادت قلب کے اور بعض نے کہا ہے کہ محبت محو ہونا صفات محب اور
فانی ہونا اوسکا صفات محبوب مین اور اوسکی ذات مین اور یہہ احکام سی محبت مین ہے نہین پایا اوسکو مگر وہ کہ فانی
کیا ہے اوسکو اوسکی محبت نے اور خالی ہوا ہے ہستی اپنی سے تمام اور بعض نے کہا ہے محبت سفر قلب ہی طلب
محبوب مین اور شوق ساتہہ لقای اوسکی اور جاری رکہنا زبان کا ساتہہ ذکر اوسکے علی الدوام اور چونکہ عادت آدمی زاد
جاری ہے اسبات پر کہ دوست رکہتا ہے محسن اپنے کو کہ احسان کرے اوسکی ساتہہ ایکبار یا دوبار نعمت فانیہ سے
یا خلاص اور نجات دی اوسکو مہالک اور مضار زائلہ سے پس کیونکر نہو محبت ایسی محبوب کی کہ نعمتین ہین اوسکی نعمتین

دائمی ابدی اور نگاہ رکھا اوسکو بچایا ہے بلیات اور آفات سرمدی سے اور قاعدہ ہے کہ آدمی دوست رکھتا ہے اوسکو کہ
جو صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکھتا ہو پس وہ محبوب و معشوق کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو
یہ محبت اولی اور الیق ہے پس مستحق اور مستوجب اوسکے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ محبت اونکی اوفر اور اکثر اور اجلی
اور اعلی محبت نفس اپنے اور اہل و اولاد اور اموال اپنی سے ہووے پس جو کوئی کہ حضرت صلعم پر ایمان لایا ہے ایمان صحیح
یا خلاص خالی نہین وجدان شمہ اس محبت سی ولیکن بعض نے حظ وافر اوس سے پایا اور بعض نے کمتر اور مدار اس محبت کا
اوپر ترک شہوات اور عدم استجاب غفلات کے ہی اور شک نہین کہ حظ صحابہ اس باب مین اتم اور اکمل ہی اسواسطے
کہ یہ ثمرہ معرفت کا ہی اور معرفت اونکی بآنحضرت عالی ہے جیسا کہ آثار منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے اور کہا علی ابن ابی طالب
رضی اللہ عنہ نے کہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین طرف ہماری ہماری اموال اور اولاد اور پدرون اور
مادرون سے اور باقی سب سے اور پر تشنگی کے وصل اور عاظم ثواب محبت اور جزا اوسکی ثبوت معیت معنوی روحانی
اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان ہووے حدیث انس رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ آیا ایک مرد نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا متی الساعۃ کب ہوگی قیامت یارسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہی توسنے اعمال سے
قیامت کے لیے یعنی قیامت سے کیا سوال کرتا ہے تو عمل کر کہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہین کیا قیامت
کے لیئے مینے کثرت روزہ اور صدقہ سے ولیکن دوست رکھتا ہون خدا اور رسولخدا کو فرمایا آنحضرت صلعم نے انت مع
من احببت یعنی تو ہمراہ اور ساتھ اپنے محبوب کے ہے اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکھی ان دونوکو اور باپ اور ماں
ان دونوکی ہووی میرے ساتھ درجہ میری مین قیامت کو اس جگہ غایت مبالغہ ہے کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین
اور تحقیق کہ مراد غایت قرب اور معیت ہی بہ نسبت اورون کے کہ وہان اکتفا مطلق معیت ہے اور روایت کیا گیا ہے
کہ آیا ایک مرد آنحضرت صلعم کے پاس اور کہا یارسول اللہ تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل اور مال میرے سے ہوا اور جب یاد کرتا ہون
مین تجھی بن دیکھے جمال تیرے صبر نہین کر سکتا اور مین یاد کرتا ہون موت اپنی اور موت تیری اور جانتا ہون نہین کہ جب
آوسے تو بہشت مین مرفوع اور برداشتہ ہووے تو اور پیغمبرون کے ساتھ مقام اعلی مین اور آؤن مین
نہ دیکھون تجکو پس بھیجی حق تعالی نے یہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الآیۃ

یعنے اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ ساتھ اونکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اونکے پیغمبرون اور صدیقون سے پس بلایا آنحضرت نے اوس مرد کو اور پڑھی یہہ آیت اوسکے سامنی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ ایک مرد تھا مجلس شریف مین بیٹھا کرتا تھا اور نظر بجمال مبارک کیا کرتا تھا اور کسی طرف میلان نظر کا نہ تھا پوچھا حضرت نے کیا ہے حال تیرا کہا مان باپ میرے تجھ پر فدا ہون یا رسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون مین جمال حضرت کے اور ذوق حاصل کرتا ہون ساتھ دیدار آپ کے لیکن غم اوسکا رکھتا ہون کہ جب روز قیامت ہووے بر داشتہ کرے تجکو خدا تعالے ساتھ تفضل اپنی کے پس نازل کیا حق تعالے نے اس آیت کو شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ہوسکتا ہے کہ جب مشتاقون نے شکایت کی ہے حرمان رویت بصری سے قیامت مین بجہۃ علو درجہ آنحضرت کے اس موطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی اونکو کہ اس دنیا مین جیسے رویت قلبی اور بصری مین افتراق اور تفاوت ہے اوس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہووین ایسی معنی حاصل ہون کہ کچھ پردہ درمیان مین نرہے واللہ اعلم وصل بیان مین اوس چیز کے کہ وارد ہوا ہے سلف اور ائمہ سے آثار محبت مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روایت ہی ابو ہریرہ سی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کے محبت مین وہ لوگ ہین کہ آتے ہین بعد میرے دوست رکھتا ایکیا اونسے کا شکے دیکھی مجھے مقابلہ اہل و مال اپنی مین - یعنے سب مال اور اہل اپنی کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل کرے اور یہہ تمنا دیدار شریف اور اظہار محبت آنحضرت ہی کہ ساتھ اس طریق کے بہی حاصل ہوتی ہے اور ان سخون پر مراد دیدار آنحضرت بہی زمانہ آنحضرت مین اور یہہ طریق فرض اور تقدیر سے ہے اور بقول شیخ علیہ الرحمۃ اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو منام مین جیسا کہ سائر صلحا امت کو ہوتا ہے یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو ہوتا ہے بہی دور نہین یعنی ایسے مشتاق جمال اور لقائے شریف حضرت ہین کہ اگر اوسکو بہ بذل اہل و مال پاوین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافہم باللہ التوفیق روایت ہے ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور بہائی اور زوج اوسکا روز احد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پس پوچھا اوس زن نے کیا حال ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگون نے کہا بخیر ہی الحمد للہ جیسا کہ دوست رکہتی ہی کہا مجھے کہا و تا دیکھون مین جب دیکھا حضرت کو کہا ہر مصیبت بعد از سلامت آپ کے خورد اور آسان ہے اور روایت ہی کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ قریب ہوا اونکی بی بی نے فریاد کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین واکربتاہ کہا بلال نے واطرباہ غدا القی الاحبہ

محمداً و حزبہ یعنی نزدیک ہے خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہوں میں دوستونکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی گروہ سے ہے اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے بیت در غربت مرگ ہیچم تنہائی نیست ✤ یاران عزیز آن طرف بیشتر اند۔ اور روایت کیا گیا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سوگند بخدا کہ بیچا ہی آپ کو ساتھ حق کے کہ اسلام ابو طالب خنک اور روشن کنندہ تر تھی میرے آنکھ کو اسلام اوسکی یعنی ابو قحافہ سے کہ باپ میرا ہی اسواسطے کہ خنک کنندہ چشم مبارک کا ہے۔ اور ایسا ہی کہتے ہیں عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ عباس رضی عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہے میرے نزدیک اسلام خطاب سے اسواسطے کہ محبوب تر ہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر سو گیا اونکا پاؤں پس کہا گیا یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنی تا زائل ہو یہہ آفت پس فریاد برلائے یا محمداہ پس اچھا ہوا اونکا پانوں اور روایت کیا گیا ہے کہ آئی ایک عورت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ واکرو میرے لیے قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہولا عائشہ صدیقہ رضی نے قبر شریف کو پس گریہ کیا اوس عورت نے یہانتک کہ جان دی اور زید بن عبد اللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہے کہ اپنے باغمین کام کر رہے تھے پس آیا اونکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہنچائی پس دعا اور زاری کی کہ خداوندا مجھے نابینا کر تا نہ دیکہوں میں بعد محبوب اپنی کے کسیکو پس باقی رہی بصر اوسکی اور مثل اس دعا کے بعض اور اصحاب سے بھی منقول ہے وصل علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میں اعلی اور اعظم سب میں اتباع اور اقتدا اونکا اور استعمال سنت اور سلوک طریقہ اور اہتدا ہدی اور سیرت اونکی اور وقوف حدود شریعت اور عدم تجاوز احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قال اللہ تعالی آیت قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہی اور لازم اور ملزوم آپس میں۔ اور رسالہ قشیری میں ابو سعید خراز لاتا ہے کہ کہا دیکہا میں نے آنحضرت کو منام میں اور کہا یا رسول اللہ معذور رکہہ مجہے کہ محبت خدا نے باز رکہا ہے مجہے محبت تیری سے یعنی محبت میری تیرے ساتھ اتنی ہے کہ ہر گز ساتھ غیر تیرے کے مشغول نہیں ہوتا میں اور یاد غیر تیری کی نہیں کرتا میں اور ساتھ ذکر غیر تیرے مشغول نہیں ہوتا میں ولیکن جو محبت حق افضل اور مقدم ہے اور تو نے بھی ساتھ اوسکے فرمایا ہے مجہی لہکی فرصت کو اور گنجایش محبت دوسری کی نہیں چہوڑی اور محبت تیری جیسا کہ چاہتا ہوں میں وجود میں نہیں آتی اور یہہ بے تمیزی اور سکر حالی سے ہی اور

مرتبہ جمع اور اجمال میں دیکھہ کر آنحضرتؐ نے اوسکے جواب میں کیا فرمایا کہا یا مبارک مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جسنے کہ دوست رکہا خدا کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہی ہے اور لازم آپسمین ولیکن جہت غلبہ سکر اور عدم تمیز کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور یہی ہی سبب اشتباہ بعضی کوتاہ بینونکا کہ مشہود حق کو وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارق جانتے ہیں اور اوپر برزخیت اوسکی کے واقف نہین ہوتے اور ہو سکتا ہے کہ یہہ کلام تعجب اور رد ہووے اوپر ابو سعید کے کہ یہہ جو تو کہتا ہے معنی نہین رکہتا اور خطا اور نقص ہے رجوع کر اس خیال مکروہ سے اور یہہ بات مت کہہ ولیکن چونکہ ابو سعید صادقان راہ اور خاصگان درگاہ اور محبان آگاہ سے ہے نہ کیا ساتہہ یا مبارک کے اوسے معذور رکہا اور منع فرمایا ساتہہ رفق اور نرمی کے اور نہ ظاہر کیا شدت اور سختی بتوقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجہہ جاویگا اور دفع اشتباہ اور التباس کا فرمایا اور مثل اسکے رابعہ بصری سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم اور فی الحقیقت محبت علت متابعت اور باعث ہی اوپر اوسکے پس متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی ہے مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہے قوت محبت اور یہہ لحاظ احسان کے ہے اور ساتہہ مشاہدہ حسن اور قدر اوسکے بہی پیدا ہوتی ہے اور منتج متابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق اور اتحاد کو ہی اور جو متابعت محبت سے ہے کچہہ ثقل اور تعب اطاعات اور عبادات مین نہوگا بلکہ غذائی قلب اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے خصوصاً مخصوص بعینیۃ آنحضرتؐ کے ولیکن جاننا چاہیئے کہ یہہ اقوی اور اکمل انواع محبت سے ہے اور جو کوئی کہ متصف ہے بصفت متابعت کامل المحبت اور عالی مرتبت ہے اور جو کہ مخالف ہے بعض امور مین ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہے لیکن اصل اسم محبت اور اتصاف سے ساتہہ اوسکے باہر نہین اور دلیل اوسکی قول آنحضرتؐ ہی درباب اوس شخص کے کہ حد مارا گیا شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اوس سے یہہ فعل پس لعنت کیا اوسکو بعض مردم نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْہُ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی لعنت نکرو اوسی پس تحقیق وہ دوست رکہتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور وہ شخص تہا اہل بادیہ سے نعیمان نام اور آپ پاس آیا کرتا تہا اور اشیاے بادیہ سے تحفہ اور مثل خضراوات وغیرہ کے لایا کرتا تہا اور آنحضرتؐ بہی چیزون شہری مثل جامہ اور زر وغیرہ سے اوسکو عطا فرماتے تہے اور فرماتے کہ ظاہر ہمارا

روستائی ہے اور ہم اوسکے شہری اور بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اس شارب خمر کا عبد اللہ ہے ملقب بحمار اور زاہر
اور ہی واللہ اعلم اور اس جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت وہی میل اور انجذاب ہی اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہو اور
بہی معلوم ہوتا ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے ولیکن جاننا چاہیے کہ استمرار ثبوت محبت اللہ تعالے
کا دل نسبت اوسکی معاصی مین مشروط اور مقید ہی ساتہہ ندامت کے وقوع معصیت پر تا اقامت کیجاوے اوسکی اوپر حد پس گناہ
اوسکے گناہ کا بخلاف اوس کیلئے کہ واقع ہوا اوس سے ندامت اور انفعال خوف اسباب کا ہے کہ تکرار ذنوب اور اصرار
بمرتبہ طبع اور رین اور ختم کے منجر ہوا اور سلب کیا جاوے اوس سے ایمان والعیاذ باللہ اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہی توقیر اور تعظیم اوسکی نزدیک ذکر اوسکے اور اظہار خشوع وخضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم شریف
حضرت کے اور رہتا جعفر بن محمد کثیر المزاح والتبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اوسکے اسم مبارک حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا زرد ہوجاتا رنگ اوسکا اور رہتا صفوان بن سلیم متعبدین اور متہجدین سے جب ذکر کیا جاتا اوسکے نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت روتا تا آنکہ اوٹہہ جاتے لوگ اوسکے پاس سے اور چہوڑ جاتے اوسکو اور رہتے
قتادہ رضی اللہ عنہ جب سنتے نام شریف آنحضرت کا لاحق ہوتا اونکو نالہ اور گریہ اور اضطراب اور رہتے عبد الرحمن بن مہدی
جب پڑہتے حدیث امر کرتے لوگونکو بسکوت اور کہتے لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اور واجب ہے انصات نزدیک
قرات حدیث حضرت کے جیسا کہ واجب ہی نزدیک سماع قول حضرت کے اور درود بہیجنی مین اوپر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم شریف کے کلام ہی کہ آویگا باب اوسکے مین اور فرمایا آنحضرت نے درباب حسنین
رضی اللہ عنہما کے خداوندا مین دوست رکہتا ہون اونکو پس دوست رکہہ تو اونکو اور فرمایا جس نے دوست رکہا انکو
پس تحقیق دوست رکہا مجہکو اور جسنے دوست رکہا مجہکو پس بتحقیق دوست رکہا خدا کو اور جسنے دشمن رکہا انکو بتحقیق دشمن
رکہا مجہکو اور جسنے دشمن رکہا مجہکو دشمن رکہا خدا کو اور فرمایا حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارۂ گوشت میرا ہے
غضب مین لاتا ہے مجہے وہ جو غضب مین لاتا ہے اوسکو اور فرمایا درباب اسامہ بن زید کے عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو دوست رکہہ اے عائشہ اوسکو زیرا کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو اور فرمایا درباب اصحاب مہدی علیہم السلام
کے تم پکڑو اونکو ہدف اور جو کہ دوست رکہتا ہے پس بسبب دوستی میری کے دوست رکہتا ہے اونکو
اور جو کہ عداوت رکہتا ہے اونسے پس بسبب دشمنی میری کے دشمن رکہتا ہی اونکو اور جو کوئی ایذا

پہنچاتا ہے اونکو پس بتحقیق ایذا پہنچاتا ہے مجھے - اور جسنے ایذا رسانی کی میری بتحقیق ایذا رسانی کی خدا کی - اور جسنے ایذا رسانی کی خدا کی نزدیک ہی کہ پکڑے خدا اوسکو اور عذاب کرے اور فرمایا نشان ایمان کا دوست رکہنا انصار کا ہے اور نشان نفاق کا دشمن رکہنا اونکا اور فرمایا جسنے دوست رکہا عرب کو پس بدوستی میری کہ دوست رکہا اونکو اور جسنے دشمن کہا عرب کو پس بدشمنی میری کہ دشمن رکہا اونکو سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علامات محبت خدا سے محبت قرآن ہے اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہے اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دنیا ہے اور نشان بغض دنیا وہ کہ ذخیرہ نکرے مگر توشہ کہ پہنچاوے اوسکو باخرت - ابو موسی رضی اللہ عنہ قرآن پڑہتے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشہ مین گوش اوسپر اور آواز اونکے گرویدہ ہوئے تہے اور محظوظ ہوتے تہے جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اچہا قرآن پڑہتے تہے اور مین سنتا تہا کہا افسوس اگر مین جانتا کہ آپ سنتے ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آہستہ کرتا مین بیت دلم را شادی رو دادہ در نالیدنم آن نرجا بے یار گوتا گوش بر آوازمن دارد ٭ اور صحابہ جب جمع ہوتے اور درمیان اونکے ابو موسی اشعری ہوتے کہتی اے ابو موسی یاد خدا سے ہمکو بہرہ مند کر پس پڑہتے ابو موسی قرآن کو اور وہ سنتے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہی کہ مختلف نہین اوسمین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑہنے اشعار مین ہی بالحان موسیقیہ ایک جماعت اوسکو موصل اور مقرب جانتے ہین اور ایک قوم ملحق بفسق اور دونو جانب افراط اور تفریط مین انتہے شیخ اجل اکرم عبد الوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تہے کہ جب شیخ نے مجہسے دست انابت اور ارادت پکڑا کہا کہو اَلْفَقْرُ اَفْضَلُ مِنَ الْغِنَاءِ یعنی فقر بہتر ہی تونگری سے اول بافضیلت فقر اقرار کیا بعد ازان مرید کیا اور اس جگہہ باطل ہوا زعم بعضے مدعیون اور متصوفون ہمارے زمانے کا کہ دعوا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جمیع مراتب اتباع ہمکو حاصل ہین اور باوجود اوسکے گرفتار دنیا ہین پس راست آیا اونکے حق مین قول حق تعالی آیت فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا یعنے پس پیچہے سے آئے بعد اونکے سے اولاد کہ وارث ہوئی کتاب کے لیتے ہین متاع اس عالم خسیس کو اور کہتے ہین زود ہے کہ بخشا جاوے ہمکو تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قبول کرے اللہ توبہ اونکی اور رجوع برحمت کرے اوپر اونکے اور ہمپر اگر چاہے اللہ تعالے وصل خیرخواہی مناصحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ خیرخواہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلاص اور ادای حقوق اونکا سر اور علانیہ مین واجبات دین اور اسلام سے ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ یعنی دین ہی

نصیحت ہی تھا کو الدین پوچھا صحابہ نے نصیحت کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا لِلّٰہِ وَلِرَسُولِہٖ وَلِکِتَابِہٖ وَلِعَامَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَاصَّتِہِمْ
یعنی اللہ اور اوسکے رسول کو اور اوسکی کتاب اور عامہ مسلمین اور خواص اونکیواسطے اور ایک روایت مین وَاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَعَامَّتِہِمْ آیا ہی اور یہہ حدیث جوامع الکلم سے ہے اور تمام علوم دینی حیطۂ اجمال اوسکے مین مندرج ہین اور جوامع الکلم
اون احادیث کو کہین کہ غایت ایجاز و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی کثیرہ کی آوین اور اس قسم کی بات
شرائف کلام محمدی اور دلائل و شواہد کمال اونکے سے ہے جیسا کہ فرمایا اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِیَ الْکَلَامُ یعنی دیا گیا
مین جوامع الکلم اور اختصار کیا گیا میرے لیے کلام ۔ پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت مین اجناس دقائق حسن اور جمال خارج
حد و حصر اور احصا سے ابداع کیئے کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقائق باہر تصور افہام سے تضمین فرمائی اور
نصیحت لغت مین خالص اور صاف ہونا عسل کا ہے عسل ناصح اوس شہد کو کہین کہ موم سے صاف اور خالص ہووے اور
مراد اس جگہ صفا اور خلوص ہے ادای حقوق وارادہ خیر مین منصوح لہ کے لیے پس نصیحت للہ صحت اعتقاد ہے
ساتھ وحدانیت اوسکے اور وصف اوسکا ساتھ اون اشیاکے کہ اہل اوسکا ہی اور تنزیہ و تقدیس ذات اور
صفات اوسکا ایسی چیز سے کہ لائق کمال اوسکے نہین اور امتثال اوامر و مناہی شرعیہ اور تسلیم احکام ارادیہ
اوسکا ہی اور نصرت دین جہاد اور تحصیل اسباب کہ موجب بقا اور تقویت دین و ملت کا ہے ساتھ علم اور عمل
اور اخلاص کے عبادت مین اور نصیحت لرسول اللہ ۔ ابو سلیمان نے کہا تصدیق نبوت اور اطاعت اوسکی
اوامر و نواہی مین اور ابو بکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور حمایت اوسکی ہے حیاً و میتاً اور احیا اوسکی سنت کا
ساتھ طلب اور تائید اور دفع کرنے اور بات کہنے مخالف کو اوس سے اور تخلق باخلاق کریمہ اور آداب جمیلہ اوسکے
اور اسحاق بیہی نے کہا کہ تصدیق اوسکی اوسمین کہ لایا ہے پاس خدا سے دین اور اعتصام بسنت اور نشر اوسکا
اور برانگیختہ کرنا لوگونکو اوسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اوسکی اور رسول اوسکی اور ساتھ سنت اوسکی اور
عمل اوسپر اور عمر بن لیث کو کہ ایک امرای خراسان سے تھا اور پہلوان اور توانا اور قوی بازو اور دولت مین
دیکھا اور پوچھا کہ کیا کیا حق تعالی نے تیرے ساتھہ کہا بخشا مجھی کہا کس چیز سے بخشا کہا ایکدن اوپر بلندی کوہ کے کھڑا ہوا
نظر کرتا تھا اوپر لشکر اپنے کے پس خوش آئی مجھے کثرت اونکی اور آرزو کی مینے کہ کاش کہ حاضر ہوتا مین بخدمت آنحضرت
اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اونکی پس رحمت کی اور بخشا مجھی خدای تعالے نے اور بعض حکایت اوس سے

یا غیر اوسکے سے منقول ہین کہ کہا اے کاش روز محاربہ حضرت امام حسین اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا مین
اور مخذول و مقہور کرتا مین یزید یونکو اوس سے اور نصیحت لکتاب اللہ ایمان لانا اوسکے ساتھ اور عمل کرنا ساتھ
اوس چیز کے کہ اوسمین ہی اور تدبیر آیات اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین ساتھ اوسکے اور ملازمت
تلاوت اوسکی ساتھ رعایت طہارت اور تحسین صلوت اور حضور قلب اور اوسکی تعظیم سے اور تفہیم و تفقہ اوسمین اور دفع کرنا
تاویلات اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مآل کا اور یہی رعایت حقوق کلام اللہ سے ہی ترک
تکلم اوسمین اور تفسیر اوسکی اپنی طرف سے بی سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعضی جاہل
بوالفضول اس وقت کے کرتے اور اوسکو تفسیر قرآن نام رکہین اور نجانین کہ مَن فسّر القرآن برایہ فقد کفر نعوذ باللہ
منہا یعنے جسنے تفسیر کیا قرآن کو اپنی عقل سے پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ ہمین اوس سے لیکن نصیحت عامہ مسلمین
کیا ہے رعایت اونکے حقوق کی اور ارشاد اونکو مصالح اور معونت امر دین اور دنیا مین قولاً اور فعلاً اور متنبہ اور
آگاہ کرنا غافلونکو اور تبصیر اور بینا کرنا جاہلونکو اور دینا محتاجونکو اور ستر عورات اور دفع مضار اور جلب اونکے
منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عرض اور نفس اونکے کا نگاہ رکہنا اور بچشم حقارت مسلمانونپر نظر کرنا اور ہاتھ اور
زبان اور اونکی ایذا سے باز رکہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور یہہ بہی نصیحت عامہ مین داخل ہے
کہ تکلم بقدر عقول اونکے کرنا اور ذکر حقائق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار اقوال علما اور اونکے
اختلافات کا یا غیر علما کا بہی یہی حکم رکہی وَمِنَ اللّٰہِ الْعِصْمَۃُ وَالْعَوْنُ اور نصیحت و خیر خواہی خواص مسلمانون کی اگر مراد
بخواص امرا اور سلاطین رکہین کہ حاکم ہین اوپر خلق کے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے وَ لِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ پس
اطاعت اونکی ہے امر حق مین اور معونت اور امر اور تذکیر کرنا اونکو ساتھ اوسکے اوپر احسن اور ارفق و اصلح وجوہ
کے اور متنبہ اور آگاہ کرنا اوس چیز پر کہ غافل ہون امور مسلمین سے اور پوشیدہ ہوا ونسے اور ترک خروج اوپر
اونکے اور عدم اعزا لوگون کا اور افساد قلوب کا اوپر اونکے اور ترغیب اوسپر انکی طرف سے نفرت اور بکردینے
اور دعا ہی خیر کرنا انکے لیے اور بعض علماء صوفیہ نے مشائخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہے **ایک**
امرا اور اولی الامر اور کہا ہے کہ مرد اپنی گہر مین امیر ہے اور معلم اپنے شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور حاکم
اور رئیس اوپر تابعین اور زیر دستون کی کہ اوسکی جو زیر حکم ہین امیر ہے **دوسری** علما اور تعظیم علما اور ہم

تصدیق انکی واجب ہے اوسمین کہ موافق دین کے نقل کرین اور تمسک بکتاب اور سنت کرین نہ اوسمین کہ مخالف دین کے ہین اور
ہواے نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور فتنہ اندوزی کرین **تیسرے** مراد اہل خلوص مشایخ طریقت کو رکھا ہے
کہ بعد از عمل العلم اور تحقیق ورع اور اتباع سنت اور توجہ تام بجناب حق اور انقطاع غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور
تجرید ماسوی سے بعد از رسوخ کے شریعت اور طریقت مین ساتھ انوار اور اسرار حقیقت کے پہونچکر ساتھ صفت کمال
اور مذہب کے ممتاز ہوی ہین اور تصدیق اونکی محققین اور متمسکین کے کہ جامع ہین میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت
سے کہ مخالف اور منافی ظاہر شریعت کے نہ پڑے لازم ہے اور ضابطہ اس باب مین وہ ہے کہ جو چیز بے شبہہ مخالف
مقتضاے علم اور حکم شریعت کے ہو انکار اوسکا واجب اور جو کہ اوسمین شبہہ ہو توقف اوسمین لازم اور اگر قایل اور
فاعل اوسکا ایک مرد ہے کہ امام ہے علم و عمل مین اور مستقیم ہے تقوی اور ورع مین تاویل اور توجیہ اوسکی قبول کی
لایق اور اگر مصلحت شرعی اسکی رو مین ہوتا باعث ضلال اور اضلال ناقصون کا نہو وے جائز جاننا چاہیے کہ عصمت
خاصہ انبیا ہے اور جو کہ ورائے انبیا ہین خطا اونپر جائز لائی ہین کہ معاذ بن جبل کہ علماے صحابہ اور اونکے عظما سے
تہے وقت اپنی رحلت کے کہتے تہے کہ رد اور انکار کرو اوسپر کہ خلاف دین اور شریعت کے کہے کا بنا من کان جو کہ کہے
اور جو کوئی ہو و اللہ الموفق **وصل** تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ مین شان آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو
حدیث طویل مین عمرو بن العاص سے کہ ذکر کی ہین اوسمین صفات رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آیا ہے کہ نہ تہا
کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر میری آنکہہ مین حضرت سے
اور تہا مین کہ طاقت نرکہتا تہا کہ سیر نگاہ کرون مین طرف حضرت کے اور اگر چاہا جاؤن مین کہ وصف کردن آنحضرت
قدرت نہین رکہتا ہین اور ترمذی انس سے لایا ہے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ باہر آتے
اور جلوہ گر ہوتے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے حالانکہ وہ بیٹہے ہوتے اور ہوتے درمیان اونکی ابوبکر رض
اور عمر رض پس نہ اوٹہاتا کوئی اونمین سے طرف حضرت کے بصر اپنی نہایت اجلال اور عظمت اور کبریائی اوسکی سے
مگر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کے اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اونکے اور تبسم کرتے
وہ طرف آپکی اور تبسم فرماتے آپ طرف اونکے انتہت غایت انس اور محبت کہ درمیان اونکی تہی اور
حدیث وصف آنحضرت مین کہ بیان کی ہے آیا ہے کہ جب تکلم فرماتے آنحضرت سر افگندہ اور خاموش ہوتے

ہمنشین اونکے گویا کہ اونکے سرون پر طایران پرندہین اور کہا عروہ بن مسعود نے جس ہنگام مین کہ بہیجا اوسکو
قریش نے سال صلح حدیبیہ مین طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اور دیکہا تعظیم اصحاب حضرت سی وہ
جو دیکہا اور دیکہا جب وضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یا تنک
کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کرین اوسپر اور نہ ڈالتے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آب دہن اور آب بینی
اور علق مگر وہ کہ پیش آتے اور لیتے اوسکو کفہا ئے دست اپنے مین اور ملتی اوسکو اپنی وجوہ اور اجساد
اور نہ گرتا موے شریف آنحضرت مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اوٹہاتے اور نگاہ رکہتے اوسکو تبرکا اور جب امر کرتے
شتابی کرتے اوسکے امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست کرتے اپنی آواز ونکو اور نہ پاتے مجال نگاہ کرنیکی
اور طاقت نظر ڈالنے کی طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اونکے سے پس جب رجوع کیا عروہ نے
طرف قریش کے اور دیکہا اونکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسری اور قیصر اور نجاشی پاس ایام سلطنت
اونکی مین اور بخدا سوگند دیکہا مینے کسی بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور اونکے اصحاب کے اور
رعایت ادب آنحضرت سے ہی کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو قریش پاس
بہیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین
پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا نہین مین کہ طواف کرون تا طواف نکرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم بنا رعایت ادب کو ساتہہ آنحضرت کے طواف سے اور الحق یون ہی چاہیے
کوئی عمل اور کوئی عبادت برابر اوسکے نہو جیسے کہ رعایت ادب با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کرین اور مغیرہ سی روایت
ہے کہ کہا تہے اصحاب رسول اللہ کہ قرع باب آنحضرت باظفار کرتے ستہے تا آواز قرع سخت نہو اور تشویش وقت شریف
نہ پڑے اور کہا براء بن عازب نے تحقیق تہا مین کہ سوال کرون آنحضرت سی کوئی کار پس تاخیر پڑی چند سال اور
باوجودیکہ تہی آنحضرت مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین اونکے اپنی اصحاب کے ساتہہ خصوصا ساتہہ فقرا اور
مساکین کے جیسا کہ باب اخلاق شریف مین گذرا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **وصل** تعظیم روایت حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد و رفت مینی طرف ابن مسعود کی ایکسال تک اور
مینے سنا نہین اوسکو کہ کہی قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایکروز پس اتفاقا گذرا اوسکی زبان پر قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکڑا اوسکو کرب نے تا دیکہا مینے عرق کو کہ ٹپکتا ہے پیشانی اوسکی سے اور ابو مصعب نے
کہا کرتے تھے امام مالک کہ تحدیث نکرتے تھے بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر وہ کہ با وضو ہوتے اور مطرف نے کہا ہے
کہ جب آتے لوگ مالک پاس باہر آتی لونڈی اونکی اور کہتی کہ شیخ کہتا ہے تمہین کہ سایل حدیث ہو یا سایل مسایل
اگر کہتے سایل مسایل علی الفور نکلتی اور جواب دیتی مسایل کا اونکو اور اگر کہتے خواہان حدیث ہین ہم آتے غسل گاہ مین
اور غسل کرتے اور خوشبو ملتے اور نئی کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ و یا سبز دوش پر ڈالتے اور عمامہ اوپر سر کے رکہتے
اور بچہایا جاتا اونکے لئے تخت پس نکلتے اور بیٹھتے اوسپر بخشوع اور خضوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اوس حدیث سے
اور ہرگز نہ بیٹھتے اوپر اس حال کے مگر اوسوقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکروہ رکہتے
کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل اور سلف مکروہ سمجہتے تھے تحدیث کو بی وضو اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا تہا
مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کر رہے تھے پس ڈنک مارا اونکو کژدم نے سولہ بار اور متغیر اور زرد ہوتا تہا رنگ
اونکا اور قطع نکرتے تھے حدیث کو پس جب فارغ ہوئی اور متفرق ہوئے لوگ اونسے کہا مینے یا ابا عبد اللہ آج تمسے
ایک امر عجیب مشاہدہ کیا مینے کہا ہان صبر کیا مینے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے اور جریر بن الحمید القاضی
نے کہ قاضی شہر تہے پوچہی مالک سے حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کہڑے تہے پس امر کیا ساتھ حبس اونکے
لوگون نے کہا وہ قاضی ہین کہا قاضی سزاوار تر ہی کہ ادب کیا جاوے اور ہشام بن عمار نے پوچہی مالک سے حدیث
درحال استادگی پس ماری اوسے بیس تازیانہ بعد ازان شفقت سے اوپر اوسکے اور روایت کین بیس حدیثین
پس کہا ہشام نے دوست رکہتا ہون مین کاشکے زیادہ مارتے تازیانہ تا زیادہ کرتے روایت احادیث کو اور کہا ہی
عبد اللہ بن صالح نے تہے مالک اور لیث کہ نہ لکہتے تہے مگر اوپر طہارت کے اور مشہور ہی کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
لکہنے صحیح اپنی مین ہر حدیث کے لئے غسل کرتے تہے اور دوگانہ ادا کرتے تہے اور ایسا ہی لکہنے تراجم کتاب مین
اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل آب زمزم کرتے تہے اور دوگانہ مقام ابراہیم علیہ السلام مین ادا کرتے تہے واللہ اعلم

وصل اور جملہ توقیر اور بر اور آداب آنحضرت پر اور آداب ال اور ذریت اونکی کا کہ جگر گوشہ حضرت کے ہین
اور ازواج حضرت کہ امہات المومنین ہین جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہے اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور چلی ہین اوس راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر کسی پر

کہ سوا اونکے ہی اور مخصوص کیا اونکو ساتھ فضل عام کے مشتمل ہوا برکت اونکی جو کوئی منتسب ہی اونکی ساتھ نسبا اور نسبا اور قریبا و بعیدا اور حقیقت مین دوستی اوس کی اوس سبکی کہ دوست رکہا اوسکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیساکہ محبت رسول اللہ نشان دوستی خدا کا ہی ۔ اور ایسی ہے عداوت اور بغض اور سب اونکی پس جو کوئی دوست رکہتا ہے کسیکو دوست رکہتا ہے ہر شخص اور ہر چیز کو کہ متعلق ہی اوسکے ساتھ اور دشمن اور مکروہ رکہتا ہے جسکو اور جس چیز کو کہ ہیگا نہ اور مخالف اوسکے ہی فرمایا اللہ تعالے نے آیت لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ پس حب اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کی واجبات منجیہ سے ہووے اور بغض اونکا موبقات مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض چیز کا اوس مین سے کہ سرایت کرے اوسکی متعلقون مین کما اللہ تعالے نے آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا تاکہ لیجا وے اور دور کرے تمسے پلیدی گناہ کی اے اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے تمکو پاک کرنا اور رکہا وازواجہ امہاتکم یعنے اور زنان حضرت مائین اون مومنون کی ہین اور تفسیر اہل بیت مین اقوال اور اطلاقات ہین کبہی اونپر کہ حرام ہے صدقہ اطلاق اہلبیت آتا ہے اور وہ آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبہی بمعنی شامل اولاد آنحضرت اور ازواج مطہرہ کے اور کبہی مخصوص لفاطمہ زہرا اور حسنین اور علی سلام اللہ علیہم اجمعین کے آوے اور جہت تفصیل اونکا اور تطبیق ان اقوال مین وہ ہے کہ تین بیت ہین بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس اولاد عبد المطلب اہلبیت نسب ہین اور ازواج مطہرہ اہل بیت سکنی اور اولاد کرام اہل بیت ولادت ہین اور حضرت علی اگرچہ اولاد سے نہین مگر ملحق باولاد ہین بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور حدیث مین آیا ہے کہ مین چھوڑنے والا ہون تم مین ایسے دو چیز کو کہ اگر پکڑو اور تمسک کرو اوسکے ساتھ گمراہ نہو کتاب اللہ اور میری عترت پس دیکہون کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری ان دو چیزمین اور فرمایا آنحضرت نے شناخت آل محمد کی سبب ہی بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب گذرنیکا ہی صراط سے اور ولایت مرآل محمد کو امان ہی عذاب سے اور مراد ساتھ شناخت اونکی شناخت ہی مرتبہ اور منزلت اونکے کا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور حسب پہچاننا اونکو ساتھ اس نسبت کے پہچانا وجوب حل و حرمت اونکا سبب اوسکا اور عمر بن ابی سلمہ سے آیا ہے کہ کہا جس وقت مین کہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الآیۃ نازل ہوئی اور یہہ بیت

ام سلمہ مین تھا بلایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا اور حسنین کو اور کہا خداوندا یہہ میرے اہل بیت ہین اور اوڑہائی اونکو کمبا اور علی مرتضی پس پشت آنحضرت سے کہڑے ہویے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علی کو ایک ہاتھہ مین پکڑا اور فاطمہ کو ساتھہ ہاتھہ دوسرے کے چسپیدہ کیا اون دونو کو ساتھہ اپنے اور کہا خداوندا یہہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر اونسے رجس اور پاک کر اونکو اور اختلاف ہی اسمین کہ مراد اہل بیت اس آیہ مین کون ہین اکثر اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتھہ اوسکے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہین اور انصاف وہ ہی کہ نساء مطہرہ بہی داخل ہین از جہت ندائی سیاق اور سباق کلام کے اوسمین اور نزول آیہ کا درباب اونکے جیسا کہ دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین آیت رحمۃ اللہ علیکم و برکاتہ اہل البیت یعنی رحمت خدا کی اوپر تمہارے اور برکتین اوسکی ای اہل بیت اور جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن نرکہے ہمکو کہ اہل بیت ہین ہم کوی ایک مگر وہ کہ لاوے اوسکو خدا تعالی آتش مین اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان چارتن پاک کو اور بیٹہانا اونکا اپنی کنارہ مین اور اوڑہانا کسا کا اور قول اوس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہم ان ہؤلاء اہل بیتی الحدیث یعنی یا اللہ بدرستی یہہ ہین اہلبیت میرے منافات نرکہے دخول نسائین بیچ اونکے اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص اون سے کہوا اور ایسا ہی اختلاف ہی اس آیہ کریمہ مین آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہہ ای محمد نہین مانگتا مین تمسے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوی القربی مین اور روایت کیا گیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت کہا صحابہ نے من قرابتک یعنی کون ہین اقربا تیرے کہا آنحضرت نے ہؤلاء علی و فاطمۃ و ابناہما یعنی یہہ ہین علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکے اور صواب وہ ہے کہ شامل ہے تمام لوگونکو کہ قرابت رکہین ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہہ چار تن عمدہ اور نجبا اوس جماعت کے ہین اور امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہہ نصیبہ کامل ہے صحابہ عظام کو کہ نسبت قرابت معنوی رکہین ساتہہ جناب رسالت مآب کے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہی یا اللہ دوست رکہہ جو دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ جو دشمن رکہی علی کو اور فرمایا خاص درباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنی دوست نرکہے تجہے ای علی مگر مومن اور بغض و عداوت نکرے تیری مگر منافق

اور فرمایا انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی یعنی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے - اور ایک روایت مین ایا ہے اما ترضی
ان یکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی یعنی کیا نہین چاہتا تو یہہ کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور یہہ تشبیہ مبہم ہے
اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مابعد اس حدیث مین الا انہ لا نبی بعدی یعنی مگر یہہ کہ نہین ہے نبی میرے بعد بیان اوسکا
کرتا ہے کہ یہہ تشبیہ نبوت مین نہین ہے بلکہ اوسکے غیر مین ہے اور وہ خلافت ہے اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین
فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما اذاہا ویصیبنی ما انصبہا یعنی فاطمہ پارہ گوشت میری ہے ایذا دیتا ہے مجھے جو کہ ایذا دیتا ہی اوسکو
اور رنج مین لاتا ہی مجکو جو کہ رنج مین لاتا ہے اوسکو اور کہا عائشہ صدیقہ نے احب النساء الی رسول اللہ کانت فاطمۃ ومن الرجال
زوجہا علی یعنی دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہین فاطمہ رضی اللہ عنہا اور محبوب ترین مردون
مین اونکا زوج علی کرم اللہ وجہہ - روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور یہہ غایت انصاف عائشہ صدیقہ کا ہے انہا
مین اور اگر چہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے کہتین کہ کان احب الرجال ابو بکر واحب النساء عائشہ یعنی تہا سب سے دوستین
محبوب بہت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور محبوب ترسب نساء مین عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہہ بھی صحیح ہے اسواسطے کہ وہ جو محبت
متعدد ہین اور مختلف فافہم باللہ التوفیق اور فرمایا شان حسنین مین اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما یعنی یا اللہ
بدرستیکہ مین دوست رکھتا ہون ان دونو کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ جو کہ دوست رکھتا ہی ان دونو کو
اور کہا ابو ہریرہ نے دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ داکرتے تھے دہن امام حسن رضی اللہ عنہ کو بیتر لاتی تہے
زبان مبارک اپنی اونکے موتہہ مین اور فرماتے تھے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اوسکو تو دوست رکھ اوسے اور دوست رکھ
جو کہ دوست رکھے اوسکو فرمایا تین بار اور تھے یہہ دونو امام بزرگ شبیہ ترین ناس ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور سواسطے غیر انکے بھی اثبات مشابہت آنحضرت کیا ہے مثل جعفر بن ابی طالب اور اونکا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اور قثم بن عباس
اور ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب وغیرہم سے کہ اقارب اور اخوان اوسکے تھے رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس
رضی اللہ عنہ کو سوگند بخدا کہ میرے بقا ہاتہ قدرت اوسکی مین ہے نہ آوے دل کسی مرد مین ایمان تا کہ وہ دوست رکھے
تمکو بمحبت خدا اور اوسکے رسول کے اور فرمایا من اذی عمی فقد اذانی وانما عم الرجل صنو ابیہ یعنی جسنے ستایا میرے چچا کو
پس تحقیق مجھی ستایا اور سوا ہی اسکے نہین کہ عم مرد شاخ باپ اوسکی کی ہے اور فرمایا خاص عباس کو آ کل میرے پاس
اسنے تم ساتھہ اولاد اپنی کے پس جمع کیا اونکو اور اوڑھائی اونکو چادر اپنی کہ کسا سیاہ مخطط ساتھہ خطون سرخ کے تہی

اور فرمایا اللھم اغفر للعباس و ولدہ مغفرۃ ظاہرۃ و باطنۃ لا یغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی یعنی یا اللہ بخش عباس اور اوسکی اولاد کو بخشنا ظاہر و باطن کہ نچھوڑے کوئی گناہ یا اللہ محافظت کر اوسکو اوسکی اولاد مین روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور کہا ہی کہ چھہ تن تھے فضل اور عبداللہ اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبدالرحمن اور فرمایا ہذا عمی وصنو ابی وہولاء اہل بیتی وعترتی فاسترہم من النار کستری ایاہم یعنی یہہ میرا عم ہی اور شاخ میری باپ کی اور یہہ سب اہلبیت میرے ہین اور خویش میرے پس نگاہ رکھ تو اونکو آتش سے مثل ڈہانپنے میرے اونکو یعنی ساتھ کساکے پس آمین کہا آستانہ اور دیوار دون خانہ نے آمین آمین اور فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو ایذا ندہو مجھے بمقدمہ عائشہ مین اور یونہی فرمایا فاطمہ زہرا کو دوست رکھ عائشہ کو ساتھہ دوستی میری کے اور اوٹہاتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنی کے اور کہتے تہے بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بالعلی یعنی ملا باپ فدا ہو جو مشابہ ہی ساتھہ نبی کے اور نہین مشابہ ساتھہ علی کے۔ اور حضرت علی خندہ فرماتے تھے اور تھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تھے ام ایمن کو کہ مولات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت اونکی کرتے تھے اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت پاس آتین بچھاتے اونکے لیے ردای مبارک اپنی اور بر لاتے حاجت اونکی اور جب وفات پائی آنحضرت نے تہین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پاس پس کیا اونکے ساتھہ وہ جو کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ **وصل** اور جملہ توقیر اور بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے توقیر اصحاب اور معرفت اونکے حق کی اور ادا اوسکا اور اقتدا اور اتباع اور جریان اوپر سنتن اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھہ افعال اونکے اوس چیز مین کہ عقل کو اوسمین مجال نہین اور حسن ثنا اور رعایت اونکی ادب کی اور دعا اور استغفار اونکی لیے اور جیسی کہ ثنا حق تعالی نے کی اور راضی ہوا اوس سے واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اوسکی اور استغفار اوسکی لیے اور ایسا ہی امساک اور کف نفس ذکر اختلافات اور منازعات اور وقائع سی کہ درمیان اونکے ہوئے اور گذرے ہین اور اعراض اور اضراب اخبار مورخین اور جہلہ رواۃ اور ضلال شیعہ اور غلات اور مبتدعین سے کہ ذکر معائب اور قوادح اور زلات اونکا کرین کہ اکثر اونکا کذب اور افترا ہی اور طلب کرنا اور جستجو نا دیلات نیک کا کہ لائق شان اونکے ہووے اوس چیز مین کہ واقع ہوی آپسمین مشاجرات اور محاربات اور ذکر اور یاد نکرنا کسی ایک کو اونمین سے ساتھہ بدی اور عیب کی بلکہ ذکر حسنات اور فضائل اور حمائد صفات اور سیر اونکا اور سکوت اور اغماض ما ورا اوسکے سے اسواسطے کہ صحبت اونکی ساتھہ حضرت کی یقینی ہے اور ما ورا سے اوسکے ظنی اور

کافی ہے اس باب میں وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اونکو حق تعالی نے واسطے صحبت اپنی حبیب کے اور اگر احیانا بعض اونمین
سے کوئی تقصیر حقوق اہلبیت مین اور سوا اسکے واقع ہوئی ہو امید ہی کہ شفاعت آنحضرت اوس سے بھی درگذر کرینگے
طریقہ اہل سنت وجماعت اس باب مین یہہ ہی عقاید مین لکھا ہے کہ ولا نذکر احد منہم الا بخیر یعنی اور نہ یاد کیا جاوے
کسی ایک کو اونمین سے مگر ساتھہ بھلائی کے اور احادیث کہ فضائل صحابہ مین عموماً اور خصوصاً واقع ہوئی ہین
اس باب مین کافی ہین کہا اللہ تعالے نے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الی آخر السورۃ
یعنی محمد فرستادہ خدا ہین اور وہ لوگ کہ ساتھہ اونکے ہین بہت سخت ہین اوپر کافرون کے مہربان ہین آپس مین آخر سورۃ تک
اور کہا آیت والسبقون الاولون من المہاجرین والانصار الایہ یعنی اور سبقت کرنیوالے پہلے مہاجرین اور انصار سے
اور کہا اللہ تعالے نے آیت لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود ہوا
خدا اون مومنون سے جب کہ بیعت کی اونہون نے تیرے ساتھہ اے محمد صلعم نیچے درخت کے اور فرمایا اللہ تعالے
نے آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ الایہ یعنی مرد ہین کہ راست کیا اونہون نے جو عہد کیا تھا ساتھہ خدا کے اور
قول حق تعالی کا آیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ یعنی دن ہے کہ نہ رسوا کرے گا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان
لائے ہین ساتھہ اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی
اصحاب میری مثل ستارون کے ہین ساتھہ ہر کدام اونکے کہ پیروی کرو تم راہ پاوو تم اور روایت ہے انس رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مثل اصحابی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام
الایہ یعنی مثال میرے اصحاب کی مانند نمک کے ہی طعام مین اصلاح نہین پاتا طعام مگر ساتھہ اوسکے اور فرمایا اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا بعدی ومن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم یعنی اللہ اللہ حق اصحاب میری مین
نہ پکڑو اونکو نشانہ بعد میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس ساتھہ دوستی میری کے دوست رکھا اونہین اور جسنے
دشمن رکھا اونکو ساتھہ دشمنی میری کے دشمن رکھا اونہین اور فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذہبا الحدیث
یعنی دشنام ندو اور برا نکہو میرے یارونکو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ احد کے زر راہ خدا مین آخر
حدیث تک یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین پہونچیگا کوئی اور فرمایا من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے
دشنام دیا اور برا کہا میرے یارونکو پس اوپر اوسکے لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیونکی اور فرمایا اذا ذکر

اصحابی فامسکوا یعنی جب یاد و کئی جاوین میرے اصحاب پس بند کرو تم زبان اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے
ان اللہ اختار اصحابی علی جمیع العلمین سوی النبیین والمرسلین و اختار منہم اربعۃ ابابکر و عمر و عثمان و علیا فجعلہم خیر اصحابی
و اصحابی کلہم خیر یعنی بدرستی اللہ نے برگزیدہ کیا میرے یارونکو اوپر تمام عالم کے سوای انبیا و مرسلین کے اور برگزیدہ کیا
اونمین سے چار کو ابو بکر او عمر او عثمان او علی کو پس گردانا اون چار کو بہترین میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب
بہترین او ربعض احادیث مین ذکر علی مقدم او پر عثمان کے آیا ہے رضی اللہ عنہم اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے من احب عمر فقد احبنی و من ابغض عمر فقد ابغضنی یعنی جسنے دوست رکہا عمر کو پس تحقیق دوست رکہا مجہے
اور جسنے دشمن رکہا عمر کو پس تحقیق دشمن رکہا مجہے اور احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین فصل خطاب مین امام ہمام محمد باقر
رضی اللہ عنہ سے لاتا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی پاس آئی اور ابو بکر او عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھہ بدی کے یاد کیا
اور کچہہ اونکے حق مین کہا بعد ازان بدگوئی عثمان رضی اللہ عنہ مین پڑے امام ہمام نے اونکو کہا خبر دو مجہے کہ مہاجرون اول سے ہو
کہ خدا تعالی نے اونکے حق مین فرمایا ہے آیت للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم و اموالہم یبتغون فضلا
من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ اولئک ہم الصادقون یعنی مال غنیمت فقرا مہاجرین کے لئے ہی وہ جو نکالے گئے
اپنے گہرون سے اور اپنے اموال سے ڈہونڈہتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتی ہین اللہ کو اور اوسکے
رسول کو یہ گروہ وہی ہین سچے کہا اونہون جماعت عراق نے ہم اونمین سے نہین ہین کہا امام نے پس تم جماعت انصار سے ہو
کہ اونکی شان مین آیا ہے آیت والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم
حاجۃ مما اوتوا و یوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ و من یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون یعنی اور یہی مال غنیمت
ان لوگونکو ہی کہ ذات ہم پکڑا اور یعنی مدینہ کو پہلے آنے مہاجرین سے دوست رکہتے ہین جو کہ ہجرت کرے طرف اونکے
اور نہین پاتی اپنے سینون مین تنگی اوس چیز سے کہ دی گئے ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو
اوپر نفسون اپنی کے اور اگرچہ ہو وے ساتہہ اونکے احتیاج اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکہا جاوے بخل نفس اپنے سے
پس وہ گروہ وہی رستگار ہین کہا جماعت عراق نے ہم اونمین سے بہی نہین ہین فرمایا امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اون
جماعت سے بہی نہین ہو کہ اونکی شان مین فرمایا آیت والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا
الذین سبقونا بالایمان الآیہ یعنی وہ لوگ کہ آئے بعد مہاجرین او انصار کے کہتی ہین ای رب بخشش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو

وہ بہائی کہ سبقت لیگئے ہمسے ساتھ ایمان کے۔ پس کہا اوٹہو میرے آگے سے خدا کسیکو تمہارے ساتھ ہمسایہ نکرے تمنی صورت اسلام کو اپنا لباس کیا ہے ولیکن معنون مین اہل اسلام سے نہین ہو اور عبداللہ بن مبارک نے کہا وہ خصلتین جسمین ہووین نجات پاوے صدق اور حب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ مین حجۃ الوداع سے پرا ٹہے اوپر منبر کے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا

یا ایہا الناس انی راض عن ابی بکر فاعرفوا لہ ذالک ایہا الناس انی راض عن عمر وعن علی وعن عثمان وعن طلحۃ والزبیر وسعد وسعید وعبدالرحمن بن عوف فاعرفوا لہم ذالک یعنی ای لوگو بدرستی مین راضی ہون ابوبکر سے پس جانو واسکو یہ

اے لوگو تحقیق مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبدالرحمن بن عوف سے پس جانو اون سبکو یہ اور یہ حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہی کہ اوسمین بشارت دی ہی اونکو ساتہ جنت کے لیکن اسمین ذکر ابو عبیدہ بن الجراح کا نہین ہے اور لایا گیا حضرت پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑہی اوپر اوسکے نماز اور فرمایا وہ بغض رکہتا تہا ساتہ عثمان کے پس مبغوض رکہا اوسے خدا نے عزوجل نے۔ اور کلام اس باب مین یعنی فضل اصحاب مین اور تفاضل اونکی مین طویل ہے نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوۃ خصوصا اوسکی منتخب مین اوسے کہ کتب قوم مین نظر سے گذرا قطع نظر تعصب فریقین سے نقل کیا ہے جو چاہے وہان دیکہ لے اور باللہ التوفیق وہو اعلم فضل اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکبار جمیع اشیاء متعلقہ کا ہے ساتہ اونکے مشاہد اور اماکن اور معاہد سے اور وہ اشیا کہ دست شریف اونکا ساتہ اوسکی پہونچا اور ساتہ اوسکے شناخت ہوا۔ لائے ہین کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے موئی پیشانی دراز تہے جب بیٹہتے اور لٹکاتے اون اشعار کو زمین تک پہنچتے تہے کہا لوگون نے کیون دراز رکہتے ہو ان اشعار کو اور نہین کتراتے کہا نہین کتراتا مین اس جہت سے کہ ایکوقت مین دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہونچا پس نگاہ رکہتا ہون مین ان اشعار کو تبرکا اور دیکہا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکہا ہاتہ اپنا اوپر جگہہ بیٹہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ازان رکہا اوس ہاتہ کو اوپر مونہہ اپنے کے اور حکایت کہا گیا ہے احمد بن فضلویہ زاہد سے اور تہا وہ غازیون اور تیراندازون سے کہ کہا نہین پکڑا مینے کمان کو اپنی ہاتہ مین بے طہارت ازان بعد کہ سنا مینے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک مین لیتے تہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتوا دیا حق مین اوسکے جسنے کہا تربت مدینہ ردی ہی ساتہ مارنے تیس درون کے

اور امر کیا ساتھ قید اوس شخص کے باوجودی کہ تھی اوس مرد کو قدر اور منزلت لیکن گویا تضیع کیا عجب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ جو بیچے اوس خاک کو کہ دفن کیے گئے اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رد سے اور غیر طیب ہے اور ایک اسما کرامت انتما اوس بلدہ کریمہ سے طاب اور طیبہ ہی از جہت طہارت اوسکے انجاس شرک سے اور موافقت اوسکی طبائع سلیمہ کو اور جہت طیب رایحہ سے بلکہ طیب نام امور اوسکے اور رکہا ہے کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت اور در و دیوار اوسکے سے روائح طیبہ پاتے ہین کہ کسی طیب مین نہین پاتے اور شاید کہ استشمام مشیمہ نے اس معنی سے شامۂ ذوق بعضی صادقین غریب اور محبین مشتاقین بھی راہ پائی ہوا اور شبلی کہ علماء صاحب حیدون سے ہی کہتا ہے کہ تربت مدینہ کو تحفہ خاص ہے کہ کسی مشک و عنبر مین نہین اور کیا کہ یہہ معنی اعجب عجائب سے ہین اور حقیقت مین کچھہ عجب نہین بیت دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست ﻪ جای دم زدن از نافہای تاتار است اور آیا ہے کہ لیا جہجاہ غفاری نے قضیب آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کو ہاتھہ عثمان رضی اللہ عنہ سے اور چاہا کہ توڑے اوسکو اوپر زانو اپنی کے پس فریاد کی لوگون نے اوسپر پس پکڑا اکرم نے زانو اوسکا پس کاٹا زانو کو اوسی سال مین اور مر گیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہا وے جہوٹی سوگند میرے منبر پر چاہیے کہ آمادہ کرے جگہہ اپنی کو آتش دوزخ مین اور درمیان قبر شریف اور منبر حضرت کے روضہ ہی ریاض جنت سے اور باقی فضائل اور کمالات اور مناقب اور صفات اس بلدہ طیبہ اور بیان اماکن اور مواضع اوسکے اور آداب اقامت کے اوسمین اور رعایت تعظیم اوسکے اہالی کی کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین مذکور ہین پس چاہیے کہ طلب کرے وہان سے وہ فصل صلوۃ وسلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وجوب اوسکا اور فضیلت اوسکی اور بیان صفت اور کیفیت اور مواطن اور سوائے اوسکے وہ جو متعلق ہے ساتھہ اوسکے جان کہ اصل باب وجوب صلوات اور سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ آیہ کریمہ ہے ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود بہیجتے ہین اوپر پیغمبر کے اے ایمان والو درود بہیجو تم اوپر اوسکے اور سلام بہیجو سلام بہیجنی کر جان کہ حق تعالی نے اس آیہ کریمہ مین اسناد کیا صلوت علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون کو ساتھہ صلوۃ اور سلام کے اوپر حضرت کے اور اقوال علماء معانی صلوت مین متکاثر ہین اور مستفادت کیا ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی معنی صلوۃ یعنی خدا کے اوپر نبی کے ثنا اوسکی ہے اوپر اوسکی اور تعظیم اوسکی نزدیک ملائک کے اور معنی صلوات ملائکہ کے اوپر حضرت کے دعا کرنا اور مانگنا اور درخواست کرنا درگاہ عزت سے اوسکو اور ایسا ہی معنی میں سے کہ اعمر کئی گئے ہین ساتھہ اوسکے اور نہ اوملسیہ

زیادہ ہے اور برکت ہے اور سمعین نہ اصل اوسکی اور مقاتل سے آیا کہ صلوات من اللہ مغفرت اوسکی ہی اور ضحاک من اللہ
استغفار اور ضحاک نے کہا کہ صلوات من اللہ رحمت اوسکی ہے اور ایک روایت مین اوس سے مغفرت بھی آیا ہے
اور صلوت من الملائکہ دعا یعنے دعا مغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہے مومنوں کے لئے فرمایا حق تعالی نے ایت
ویستغفرون للذین امنوا یعنی مغفرت مانگتے ہین مومنوں کے لئے اور درباب اوس کسیکی کہ منتظر بیٹھا ہو نماز کا نماز دوسری کا
آیا ہے کہ دعا کرتے ہین اوسکی لئے ملائکہ اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ یا اللہ بخش اوسکے لئے یا اللہ رحم کر اوسکو اور مبرد نے کہا
صلوت خدا سے رحمت ہے اور ملائکہ سے رقت ہے کہ باعث ہے اوپر استدعا رحمت کے اور حلیمی نے کہا ہے
کہ معنی صلوت علی النبی کے تعظیم اوسکی ہے اور معنی قول ہمارے کے اللہم صل علی محمد عظم محمدا ہین اور مراد تعظیم اونکی ہو
دنیا مین باعلای ذکر اونکے اور اظہار دین اور ابقائی شریعت کے اور آخرت مین ساتھ اجزال مثوبت اور تشفیع حضرت کے
دربارہ امت اور اقامت اونکی مقام محمود مین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہے کہ فائدہ صلوات بہیجنے کا اوپر آنحضرت
کے رجوع کرنا ہے طرف مصلی کے ارحمت ودلالت کرنے اوسکے اوپر نصوح عقیدت اور خلوص طویت اور اظہار محبت کے
اور مداومت اوپر طاعت اور معرفت حق وساطت کے اور احترام واسطہ کا ذات شریف کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ دعا کرنا آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر وبرکت کا اونکے لئے حقیقت مین دعا ہے خلق کے لئے فائدہ اختلاف
ہی حکم صلوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ فرض ہے یا مستحب مختار وہ ہے کہ فرض ہے اسواسطے کہ ظاہر امر وجوب
ساتھ ہی ولیکن فی الجملہ اگرچہ تمام عمر مین ایکبار ہے جیسا کہ شہادت بنبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس واجب وہ ہیز قدر کہ ساتھ
ہوتا ہے ساتھ اوسکے حرج بے تخصیص عدد اور وقت معین کے اور یہی فائدہ امر صلوات کا اوپر آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم
کے مکافات اونکے احسان کی ہے اور احسان اونکی دائم اور مستمر ہے پس چاہئے کہ ہو وے جسوقت کہ ذکر کیا جاوے.
اور کہا ہی صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہے قدوری نے کہ قول بوجوب صلوات ہر بار کہ ذکر ہو وے مخالف اجماع
ہے اور بعض نے کہا ہی ہر مجلس مین ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہو وے اور زمخشری سے بھی یہی حکایت کیا گیا ہے
اور بعضوں نے کہا ہی واجب ہے دعا مین اور اکثر اوسپر ہین کہ مستحب ہے اور امر بھی واسطے استحباب کی ہی اور نزدیک شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی کہ اگر عمر مین ایکبار فرض ہے اور اکثار اوسکا واجب اور ہر بار مستحب بھی صورت رکھی لیکن لائق بحال محب مشغوف وہ کہ اس
مستحب کو بمنزلہ واجب جانے اور ساتھ تقصیر کے اوسمین اتحود راضی ہوا اور بوقت اطلاع کے اوسکے فوائد پر عجیب مطالب سے

کہ غایت بذل و جہد او سمین نکرے اور معلوم کیا چاہئے کہ احادیث کیفیت صلوات مین درمیان تشہد کے واقع ہوئے ہین ساتھ صیغون مختلف کے لایا گیا ہے اگر ساتھہ اس صیغہ کے پڑہین کفایت ہے یعنی اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ایسا ہی سنا گیا ہے بعض مشائخ سے اور اگر اول مین کہے وصل علینا معہم اور ثانی مین وبارک علینا معہم جیسا کہ بعض طرق مین آیا ہے بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہے افضل صلوات مین کہ کس طریق پر ہے اکثر اوسپر گئے ہین کہ یہی صیغہ ہے جو نماز مین پڑہتے ہین کہ افضل حالات ہے اور بعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتھہ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صیغہ کو کہے اللہم صلی علی محمد کما ہو اہلہ و مستحقہ اور مثال اوسکے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ صلوتیہ مین صلوٰۃ اور اوسکے صیغون سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہے و باللہ التوفیق وصل مواطن کہ وارد ہین اونمین صلوات اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تشہد اخیر ہے صلوات سے جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہے شافعی کے نزدیک اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بعد از تشہد قبیل الدعا اور وجوب اوسکی بیچ تشہد اول مین دو قول ہین اظہر منع ہے بجہت بنا اوسکی اوپر تخفیف کے اور استحباب صلوات بیچ تشہد اول مین دو قول ہین اور وجوب اوسکے بیچ تشہد اخیر مین بیچ دو راسکے ہین اصح وہ ہے کہ سنت تابعہ ہے اور یہہ سب اقوال شافعیہ کے ہین اور حنفیہ کے نزدیک صلوات واسطے تشہد ثانی کے نہین ہے اور سنت ہے اور اگر تشہد اول مین سہوا پڑہے سجدہ سہو واجب ہووے از جہت تاخیر قیام کے اور ابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کے ارکان اور اجنحہ اور اسباب اور اوقات ہین پس جو موافق ہووے ارکان کو قوی ہوتے ہین دعا اور اگر موافق ہو اجنحہ پرواز کرتی ہے طرف آسمان کے اور اگر موافق ہووے مواقیت فیروزی پاتی ہے اور اگر موافق ہووی اسباب جلد پہونچتا ہی ساتھہ مقصود کے پس ارکان دعا کے حضور قلب اور رقت اور فروتنی اور رہنا تا ہمہ تن متوجہ اور تعلق قلب بجناب حق اور قطع ما سوا سے اور اجنحہ دعا کے صدق اور مواقیت اوسکے اسحار ہین اور اسباب اوسکے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور حدیث مین آیا ہے جس دعا کے کہ اول و آخر درود ہووے رد نہین کیجاتی اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ ہر دعا محجوب ہی زیر آسمان جب درود بھیجی جاوے اوپر میرے صعود کرتی ہے اوپر آسمان کے اور اوکد صلوات بعد از دعائی قنوت ہے اور سند اوسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے ولد اپنی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو قنوت اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ اور آخر اوسکے مین آیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد

اور یہہ نزدیک شافعی کے ہے اور باب صلوات مین ذکر اوسکا آویگا اور مواطن صلوت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
خطبہ جمعہ ہے اور عقیب اجابت موذن اور بعض کتب مین عقیب اذان اور اقامت اور اجابت بہی آیا ہے اور اثنای تکبیرات
عیدین ذکر کیا اوسکو مواہب مین اور یہ مذہب شافعی کے اور نزدیک دخول مسجد اور خروج کے اوس سے روایت کیا ہے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے مسجد مین درود بہیجتے پہر فرماتے اللہم اغفرلی
ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک یعنی یا اللہ بخش میرے لیئے گناہ میرے اور کہول میرے لئے دروازے اپنے رحمت کے
اور جب باہر آتے درود بہیجتے اور پہر کہتے فرماتے اللہم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک یا اللہ بخش میرے لئے
گناہ میرے اور کہول میرے لئے دروازے اپنی فضل کے اور تلبیہ احرام حج اور عمرہ مین اور اوپر صفا اور مروہ کے
اور نزدیک اجتماع اور تفرق کے واسطے امن کے غیبت سے اور نزدیک صباح اور مسا کے اور نزدیک فراموش
کرنے چیز یا بات کے درود بہیجے وہ چیز یاد آجاوے تجربہ اسکا فراموشی سخن مین ثبت کیا گیا ہے اور نزدیک قبر شریف
کے کہ اولی اور اقرب مواطن صلوات کا ہے اور بعد اذان اور شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کو بعض فقرای سلسلہ شریفہ
قادریہ سے اجازت ہے کہ بعد ہر نماز فرض یا نفل کی تین مرتبہ درود کہی وباللہ التوفیق اور نزدیک قیام کے مقام سے
صلوات اللیل کے لیے اور عقیب وضو اور حمد کے اور بعد از تہجد اور روز جمعہ اور شب جمعہ مین خصوصا بعد از نماز جمعہ
اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ مین اور ہر ایک ان ایام سے احادیث وارد ہوئی ہین اور وقت سحر مین اور
نزدیک دیکہنے کعبہ زادہا اللہ شرفا کے اور نزدیک استلام حجر اسود کے اور طواف اور التزام اور مواضع حج مین اور
نزدیک مشاہدہ آثار شریفہ اور مواطن حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مسجد قبا اور وادی بدر اور جبل احد اور مساجد
اور سوای اوسکے اور نزدیک بیع وشرا کے اور نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ سفر اور رکوب دابہ اور نزول منزل
اور بازار سے نکلنے اور آنے مین اور نزدیک طرفین مجلس اور متفرقات کے اور نزدیک حضور دعوت اور رجوع کے دعوت سے
اور نزدیک آنے اور نکلنے کے گہر سے اور نزدیک نزول حاجت اور نزدیک خوف اور احتیاج کے اور نزدیک
بہاگنے لونڈی اور غلام کے بلکہ گم ہونا ہر چیز کے اور نزدیک غم اور شدت اور دفع طاعون اور خوف غرق کے اور نزدیک
سوجانے پانو کے اور نزدیک کہانے مولی کے تا بدبو نلاوے اور حدیث بہی اس باب مین لاتے ہین اور نزدیک باقی پنی
کے طرف سے اور نزدیک بہونک جانے کے اور مشہور اوسمین استعاذہ ہی شیطان سے اور درود بہی پڑہے تا دفع شر اور جلب خیر ہو

واقع ہوں۔ اور بعد از وقوع ذنب تاکفارہ اوسکا ہووے اور نزدیک ملاقات برادر مسلمان کے یا مصافحہ کے اور ہر اجتماع مین کہ خدا کے واسطے واقع ہوا ور شعائر اسلام سے ہو اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعائی حفظ قرآن مین اور نزدیک افتتاح کلام غیر منہی عنہ کے اور ابتداے درس علم مین خصوصاً حدیث اور نشر علم اور وعظ اور قرأت حدیث مین اولا و آخرا اور نزدیک استحسان کسی چیز کے اور بعض علما نے مقام تعجب مین مکروہ رکھا ہے اور بیا ہے کہ بلفظ اور کتابت مین سلام کو ساتھ صلوات کے ضم کرے تتمہ صلوات اوپر حضرت کے جمیع اوقات مین مستحب ہے اور مستحسن حضور صباسو رجمعہ مین کہ افضل ایام اسبوع ہے اوسمین امر باکثار بدرود کے واقع ہوا ہے اور ساتھ وصول اوسکے جناب نبوت مین اور ساتھ قبول کے آنحضرت سے بشارت پہونچی ہے حدیث صحیح مین آیا ہے اکثروا من الصلوات علی یوم الجمعة ولیلة الجمعة یعنی بہت بہیجو صلوات اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ مین اور سید اور صاحب مواہب نے ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانام ہین اور روز جمعہ سید الایام پس صلوات اوپر حضرت کے اوسدن مین مزیت اور مناسبت رکہی کہ غیر اوسکی مین نہین ہے یا حکمت اور یہ کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہونچی ہے دنیا اور آخرت مین ہی اور دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہے حضرت کو روز جمعہ مین حاصل ہوتے ہی اور حور اور قصور جنت اور دیدار مولی تعالی وتقدس آخرت مین اوسی دن مین حاصل ہوتا ہے اور نام اوسکا آخرت مین یوم المزید ہے اور دن ہی کہ جمع ہوتی ہے اوسمین خلق عالم اور اسعاف کرتا ہے خدا تعالی اوسمین مطالب اور حوائج اونکے اور رد نہین کرتا سائل کو اور قبول کرتا ہے دعا کو اور یہ سب حاصل نہین ہوتا انکو مگر بسبب وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاجت روا اور اسعاف ۱۲ پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادای قلیل حق آنحضرت سے وہ ہے کہ اکثار صلوات کرین اوپر اونکے اسدن اور رات مین واللہ اعلم **وصل** معلوم ہووے کہ فوائد اور فضائل اور نتائج اور ثمرات صلوات کے خارج حد وحصر اور بیان سے ہین اور جمیع خیرات اور برکات دنیا اور آخرت کو شامل اور متضمن اور اصل اوسکی امتثال امر الہی تعالی شانہ اور موافقت اوسکی اور ملائکہ عز شانہ کی ہے کہ فرمایا ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور احادیث صحیح مین آیا ہے کہ من صلی علی واحدة صلی اللہ علیہ عشرا یعنی جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بہیجے اللہ اوپر اوسکے دس بار وجہ بالا تر او عظیم تر اوس سے کہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ اوپر کسیکہ صلوات

اور رحمت اور برکت بہیجی اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ کہا باہر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن اور حال انکا ظاہر ہوتے تھے اثر سرور بشرہ مبارک حضرت مین کہا یا رسول اللہ آج کے دن اثر ذوق وسرور کا روی پر نور مین تابان تر ہے سبب کیا ہی فرمایا اسے جبرئیل ع اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجہے یا محمد ص کہ پروردگار تیرا کہتا ہے درود نہین بہیجتا اوپر تیرے کوئی امت تیری سے مگر وہ کہ بہیجون مین اوپر اوسکے دس صلوات اور سلام اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ناجی ترین لوگون کا اہوال اور شرور روز قیامت سی بیشتر مین تمہارا ہے صلوات بہیجنے مین اوپر میرے اور بالجملہ صلوات اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع انوار وبرکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات اور سعادات ہی اہل سلوک کو آنا اس باب مین موجب فتح عظیم اور مواہب شریفہ کا ہے اور بعضے متاخرین مشایخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا زمان فقدان وجود اولیا مرشد متصرف کی التزام طاعات بہمراہیت کا ہے ساتھ ادامت ذکر اور کثرت صلوات کے اوپر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال صلوات سے ایک نور باطن مین پیدا ہوتا ہے اور فیض اور اعانت اور امداد آنحضرت سے بواسطہ پہونچے اور حسن بصری رح نے کہا ہے کہ جب بندہ نے اللہم کہا گویا خدا ے تعالی کو ساتھ تمام اسماء الہی کے یاد کیا اور جب صلی علی محمد کہا بحر فضل حضرت رسالت پناہی مین غوص کیا اور ساتھ علی آلہ واصحابہ کے بحار فضائل اور کمالات اونکے مین پڑا آخر بعد از غوص اور غوص کے ان بحار نامتناہی مین محروم اور مایوس برآنا کیا صورت رکہے اور جسوقت کہ اس فقیر کو ساتھ سفر مدینہ منورہ کے وداع کیا فرمایا جانو کہ اس سفر مین بعد از ادا کرنے فرائض کے کوئی عبادت بالاتر صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے جب تعین عدد سے پوچہا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم قطب الوقت عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ عدد معین نہین اتنا پڑہو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان اور ساتھ رنگ اوسکے مصبغ ہوجاو اور فوائد عظیمہ اور برکات سنیہ سے وہ کہ صلوات اور سلام امت کا پہونچتا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام نہین بہیجتا میرے اوپر کوئی مگر وہ کہ اولتا بہیجتا ہی خدا تعالی اوپر میرے روح میری تا وہ کہ رد کرتا ہون مین اوپر اوسکی سلام اوسکا اور جواب اوسکے سلام کا کہتا ہون مین اور دوسری حدیث مین ابو ہریرہ سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بہیجتا ہے اوپر میرے تو درود سے پہونچائی جاتی ہے میری طرف یعنی ملائکہ پہونچاتی ہین اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے بدرستی کہ واسطے حق تعالی کے فرشتے ہین سیاحت کنندہ زمین مین پہونچاتی ہین مجہے امت میری سے سلام اور بعض روایت

مین آیا ہے کہ نام اوسکا بہی لیجاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول اللہ فلانا فلانے کا بیٹا اوپر آپکے عرض صلوات اور سلام
کرتا ہے بیت جان بسینہ ہم در آرزو است قاصدا خبر بازگو ٭ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود اور اعظم فوائد اور
رغائب سی حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اوس سے ہی کہ دعای خیر
اور سلامت آنحضرت سے شامل حال کسیکے ہووے اگر تمام عمر مین ایکبار بہی حاصل ہو اور میسر ہووے موجب صد ہزار
کرامت اور مثمر فراوان برکات ہی نظم بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب کہ صد سلام مرا بس یکے جواب بود نزدی سعادت
آنکس کہ یارش آرد پیام ٭ دمہ بند غم و محنت الم آزاد اور فوائد صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
باز رکہنا ملکین کا کتابت ذنوب سے تین دن تک اور منع اغتیاب لوگونکا مصلی کو اور آنا مصلی کا نیچے سایہ عرش کے قیامت
کے دن اور گرانی میزان اعمال کی اور امن عطش سے اور تکثیر ازواج جنت مین اور حصول رشد اور ہدایت دنیا اور آخرت
مین اور اشتمال صلوات کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر ذکر الٰہی عز اسمہ کے اور متضمن اوسکا شکر نعمت
حق عز وعلا کو اور معرفت حق اور نعمت اوسکی کا اور اقرار ساتہہ اوسکے ذکر کیا ہے ان سب کو فاکہی نے رحمۃ علیہ رسالہ
آداب زیارت مین کہ جذب القلوب مین وہان سے منقول ہے اور اس جگہہ اس کتاب مین اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات
اور فوائد زوائد کے بہی مذکور ہین کہ وقت ساتہہ ذکر اونکے اتساع نہین لاتا ایک اون حکایات سے کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد
رداد صوفی محارث اپنی کتاب مین کہ شیخ مجد الدین فیروزآبادی سے باسانید کہ اوسکو حاصل ہین روایت کرتا ہے اور
اس جگہہ بامید اوسکے کہ طالب اوسی ورد اپنا کرے ثبت ہوتا ہے - لاتا ہے کہ ایکدن شبلی قدس سرہ اوپر ابوبکر مجاہد
کے گیا اوس وقت اور ائمہ عصر اپنی سے تہا آیا ابوبکر بجہت اکرام اوسکے کہڑا ہوا اور اوسکی ساتہہ معانقہ کیا اور درمیان دو چشم
اوسکے بوسہ دیا حاضرین نے کہا کہ یا سیدی یہہ معاملہ شبلی کے ساتہہ کرتا ہے تو اور حال انکو تعاد ہیکو کوئی کہ بعد اوسکے ہے
اوسکو مجنون پکارتے ہین کہا مینے نہین کیا مگر وہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دیکہا مینے خواب مین
دیکہتا ہون کہ شبلی آگے پیغمبر خدا کے آیا آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہر دیکہتے اوسکے کہڑے ہو لے اور اوسی گلے
سے لگایا اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا پس کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ معاملہ ساتہہ شبلی کے
کرتے ہین آپنے فرمایا ہان وہ بعد از نماز یہہ آیت پڑہتا تہا آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الآیۃ
اور پیچہے اوسکے درود اوپر میرے بہیجتا تہا اور پڑہنا اس آیہ کا پیش از شروع صلوات متبارکہ مجالس موالید اہل حرمین

شہر یثرب کا ہے نذیرا اور بشیرا اور داعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور بھی اوس سے یہ آیت بھی پڑہتا تھا آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی
یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بعد ازان ساتھ امتثال اس امر کے شروع صلوات میں کرتا تھا اللہم صل علی محمد
وعلی آلہ وسلم و فصل شک نہین کہ اوپر اندازہ فضائل اور فوائد کے درود اوپر آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی اور
مدح اور ثواب فاعل اوسکے کا کردار ہوا قبائح اور مضار ترک اور ذم اور عقاب تارک اوسکے کا بھی ثابت ہوویگا
اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اوسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اوسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اوسکے
شدید تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ان البخیل اور ایک روایت مین البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی یعنی بخیل سخت تر اور کامل تر وہ کہ ذکر کیا جاؤن
مین نزدیک اوسکے اور درود نہ بہیجے اوپر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت اور شکر نعمت
میری مین نہ کرے کہ ثواب اوسکا عظیم تر اور زیادہ تر صرف مال اور فضل عتق رقاب سے ہے اور آسان تر اوس سے
اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ فراموش کیا درود
اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ خوار ہوجیو وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اوسکے
اور درود نہ بہیجے اوپر میرے اور خوار ہوجیو وہ مرد کہ آیا اوپر اوسکے رمضان اور گذر گیا پہلے اوس سے کہ بخشا جاوے
یعنی ماہ رمضان مین چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اوسکی کا ہووے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہے اور
موسم مغفرت ہی سا اور خوار ہوجیو وہ مرد کہ پایا ماں باپ اوسکے نے یا ایک نے اون دونون سے بڑہاپے کو اور نہ لائے
اوسی بہشت مین یعنی چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور راضی رکہے اونکو خصوصا کبرسن مین تا مستوجب دخول
جنت کا ہووے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت منبر پر آئے اور فرمایا آمین پہر منبر پر آئے اور فرمایا آمین
معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ سبب کہنے ان آمینون کا کیا تہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے نزدیک اوسکے آپ کا اور درود نہ بہیجے آپ پر
اور مرے اور آتش مین آوے اور دور ڈالتا ہے اوسکو خدا تعالی درگاہ قرب اور رحمت اپنی سے کہہ آمین
پس مین کہا آمین اور یونہین کہا جبرئیل نے حق مین اوسکے کہ پایا رمضان کو اور قبول نکیا اوس سے اور جسنے
کہ نیکی نہ کی ماں باپ کے ساتھ اور آیا ہے کہ جو کوئی بیٹہے مجلس مین اور درود لکہا جاتا ہے جو کچہ کہ واقع ہووے

اوس سے اوس مجالس مین شبیہ گمان نہ لیجادین لوگ کہ مراد ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجالس مین فقط لیجانا نام شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل تر ہے ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور احوال مسنیہ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اگرچہ صراحتہ نام شریف مذکور نہو وسے **وصل** اختلاف کیا ہے درود بھیجنے مین اور غیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سائر انبیا علیہ السلام کے اور مجموع اوسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قوم سے تین قوم ہین ایک جماعت اوسپر ادہر گئی ہے کہ جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفا مین کہتا ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مواہب مین کہا ہے کہ ثابت ہوئی ہے یہہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی بہت روایتون ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے

قول ثانی اس باب مین کہ مخصوص نہین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا صلوا علی الانبیاء قبلی فان اللہ بعثہم کما بعثنی یعنی درود بھیجو اوپر انبیا کے کہ پہلے مجھسے مین پس ہر آئینہ اللہ تعالے نے مبعوث کیا اونکو جیسا کہ مبعوث کیا مجھے پس صلوات مخصوص ہے ساتھ انبیا کے اور اونکے غیر پر جائز نہین اور سفیان ثوری سے بہی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت مین آیا ہے کہ کہا لاینبغی الصلوات علی احد الا النبیین یعنی نہین سزاوار بہیجنا درود کا اوپر کسیکے مگر اوپر انبیا کے اور تفسیر افرقہ کہتا ہی کہ صلوات بمعنی ترحم اور دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کرے اوپر بندی اپنے کے **وصل** انواع عبادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شک نہین کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہے قولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین پیدا کیا مینے جن اور انس کو مگر واسطے عرفان اور شناخت اپنی کے اور اختلاف علما ہے تعبد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پیش از بعثت آیا متعبد تہے ساتھ کسی شریعت کے شرائع پیشینہ سے جمہور اوپر اوسکے ہین کہ متبع نہ تہے ساتھ کسی چیز کے اوس سے بلکہ کرتے تہے [illegible] اور حکم کرتے تہے عقل اونکی ساتھ اوسکے اور بعض نے توقف کیا ہے اس مسئلہ مین اور صاحب مواہب نے مقصد عبادات کو سات نوع پر ترتیب دیا ہے اول طہارت دوسرے صلوت تیسرے زکوات چوتہی صوم پانچوین حج چہٹے دعا ساتوین تلاوت **نوع اول** طہارت مین اور اوسمین چند احوال ہین وصل وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو مین وضاءت بمعنی حسن اور نظافت ہے وضو بالضم مصدر و بالفتح آب وضو

اور بمعنی مصدر بھی آیا ہے اور بعض نے کہا ہے دونو لغت ہین کبھی بمعنی مصدر آوین اور کبھی بمعنی آب کذا فی القاموس
اور اختلاف کیا ہے علما نے وقت وجوب وضو مین بعض نے کہا ہے کہ وجوب اوسکا مدینہ مین ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور بعض اوقات مین ایک وضو کے ساتھہ چند فریضے ادا کرتے
ہین اور ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ اتفاق اہل تفسیر او سیر ہی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اوپر حضرت کے
مکہ مین جیسا کہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مشتق ہے سواک سے سواک سے بمعنی مالیدن اور مالیدن دہن کی سواک
بچوب دندان مال مسواک مثلہ اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک مین بہت واقع ہوئی ہین فرمایا اگر نہوتا
خوف مشقت اوپر امت کے واجب کرتا مین اوپر اونکے مسواک ہر نماز کے لئے اور مستحب ہے کہ مسواک
درخت اراک سے ہووے اور مقدار آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہی کہ غسل
ساتھہ ایک صاع پانی کے کرتے تھے کہ پانچ مد ہی اور وضو ایک مد کے ساتھہ و غسل کبھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اعضا اسکے وضو ایکبار سے زیادہ نہ دہوتے تھے تعلیم امت کے لئے کہ اسقدر کافی ہی اور اقتصار اوپر
مقدار فرض کے کہ وضو بدون اوسکے درست نہین اور کبھی تین بار دہوتے اور یہہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہی اور سنن
اور اسباغ وضو کہ اکثر احادیث مین امر اوسکے ساتھہ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق کبھی ساتھہ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کبھی ساتھہ دو کے اور کبھی ساتھہ
تین کے جیسا کہ غسل اعضا مین کرتے تھے اور ایک غرفہ سے آدہا مضمضہ اور آدہا استنشاق مین بکار لیجاتے تھے وضو تین تین
اسیطرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ اور استنشاق مذہب شافعی کا ہے اور وہ اوپر صور متعددہ کے
منقول ہی لیکن صحیح یہہ ہے کہ ساتھہ ایک غرفہ کے مضمضہ کرے اور استنشاق پہر دوسرے غرفہ کے ساتھہ مضمضہ
اور استنشاق ہر ایک تین تین بار کرے اور مضمضہ اور استنشاق وضو مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہے اور امام
احمد کے نزدیک فرض اور مسح سر مین اختلاف ہے قدر واجب مین اوسکے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک
واجب وہ ہے کہ جسپر اطلاق کیا جاوے مسح اگرچہ ایک بال ہو اور ایک روایت مین تین بال اور امام مالک
اور ایک جماعت اوپر اوسکے ہین کہ مسح تمام سر واجب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ربع سر اور دلائل
ان مذہبون کے مذکور ہین ہر ایک کے محل ہین اور غسل رجلین اکثر روایات مین مطلق آیا ہے

بے ذکر عدد کے لیکن مقید بقید تنقیہ اور تثلیث کے اور اسیواسطے بعضے قایل اوسکے تثلیث کے نہین ہین اور ہین مذکورہ
شرح ابن الہمام مین اور بعض مین دہویا داہنا پانون تین بار اور دہویا بایان پانون تین بار لیکن ہر وقت مین سا تیہ ایک طریق
کے واقع ہوا ہے واللہ اعلم اور تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے اور محدثین کو اختلاف
ہے صحت اور ثبوت اوسکے مین اور راجح جانب ثبوت ہے اور وہ سنت ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اور شافعی رحمہ کے نزدیک
اور امام احمد کے نزدیک یہی اور پر مذہب معروف کے اور نزدیک بعض ائمہ اوسکے مذہب کے واجب ہی اور حدیث
حدیث انس رضی اللہ عنہ کے اور وقت اوسکا نزدیک دہونے منہہ کے ہے اور نزدیک امام محمد کے مخیر ہے
وقت دہونے منہہ کے کرے یا وقت مسح راس کے اور تخلیل انگشتان ہاتہہ اور پانون کے کبہی کبہی کرتے تہے
ایسا ہی ہے سفر السعادت مین اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے تخلیل اصابع
رجل مسنون ہے بے خلاف اور تخلیل اصابع یدین مین دو روایت مین اشہر مین سنت اور دوسری مین نہین اور
مسح رقبہ مین بہی حدیث آئی ہے کہ فرمایا جو کوئی مسح کرے اوپر قفا کے ہمراہ سر کے نگاہ رکہا جاوے غل روز قیامت
سے اور اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت کیا ہے ولیکن سند اوسکی ضعیف ہے اور
نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ کے مستحب ہے اور اختیار بعض شافعیہ بہی یہی ہے اور آنحضرت کو رد پاک نہ تہا کہ ساتہہ
اوسکے اعضا بعد از وضو پاک کرین بلکہ رہنے دیتے چہوڑتے تہے کہ آپ ہی خشک ہوتی تہی اور مسح منہہ کا بطرف ثوب
بہی آیا ہے اور حدیث عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی اسی پر دلالت کرتی ہے لیکن جامع ترمذی مین ان دو حدیثون
کو تضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے اس باب مین کچہہ صحیح نہین پہنچا اور بعض کتب حنفیہ مین مذکور ہے کہ اگر بقصد
تکبر نہووے کراہت نہ رکہے اور جو احادیث کہ اذکار وضو مین وارد ہوئی ہین کہا ہے اوسنے صحت نہین پہنچی بلکہ
محدثین نے موضوع اون حدیثون کے حکم کیا ہے اور منقول سلف سے شروع وضو مین یہ لفظ ہے بسم اللہ العظیم
والحمد للہ علی دین الاسلام اور آخر وضو مین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

فصل

مسح خفین مین جاننا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین کتب مستندہ معتبرہ سے مذکور ہے روایات متعددہ اور بطرق
مختلفہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر اور حضر مین مسح موزہ فرماتے تہے اور تصریح کیا جماعت حفاظ
کہ حدیث مسح خفین متواتر ثابت ہو چکی ہے کہ مشکک اور شبہہ کو اوسمین راہ نہین اور منکر اوسکا نزدیک اہل سنت

ہدایہ کے متبدع اور کرخی کے نزدیک کا قرا اور جاننا چاہیے کہ علما نے اختلاف کیا ہے کہ مسح
افضل ہے یا غسل ایک جماعت اوسپر گئی ہے کہ غسل افضل ہے کہ اسواسطے کہ غسل عزیمت ہے
اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل ہی عمل برخصت سے اور صواب وہ ہے کہ مسح اور غسل دونو
مشروع ہین اور برابر اور ایک دوسرے سے افضل اور ارجح نہین وصل تیمم مین تیمم ثابت ہی کتاب او سنت
اور اجماع کے اور خصائص اس امت سے ہے اور آنحضرت اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک
خواہ ریگ تیمم فرماتے اور فرق خاک اور رمل اور غیر اوسکے مین نکرتے اور تیمم حکم وضو کا رکھتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھ
چند نماز ادا کرنا جیسا کہ ساتھ وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونہہ کے لئے اور دوسرا ذراعین کے لیے
مرفقین تک وصل غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین غسل بفتح شستن و بضمتین و سکون اسم اور
بالکسر شوی مانند گل اور خطمی وغیرہ کے۔ اغتسال غسل لانا غسول بالفتح آب غسل مغتسل بھی ایسا ہی ہے اور جائے غسل
مغسل بکسر سین جائے مردہ شستن غسالہ بالضم آب دست و روشستہ یعنی مستعمل غسل مغسول شستہ یہ معانی لغوی
اس لفظ کے ہین اور حقیقت اغتسال کی شرع مین غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجرا پانی کا اوپر اور اختلاف کیا ہی
وجوب دلک مین ساتھ ہاتھ کے نزدیک اکثر علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور اجماع ہی اوپر عدم
وجوب غسل کے بیچ الجماعتین لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا مین بخرقہ اختلاف ہے۔ حدیث میمونہ مین
آیا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتے تھین کہ ساتھ اوسکے پانی اعضا سی خشک کرتے اور
بعض نے کہا ہے کہ مکروہ ہے صیف مین اور مباح ہے شتا مین۔ نوع دوسری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین جان کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل عبادات کی ہے کہ جمع ہوئے ہین اوسمین سجود اور قیام قراءت
اور قعود عبادات اور عبودیات سے کہ غیر اوسکے مین جمع نہین طہارت اور صمت اور استقبال اور استفتاح او تکبیرات
اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور توجہ اور حضور اور خشوع اور خضوع کہ ہر ایک اونسے عبادت ہی تنہا کیا جائے
جمعیت ان سب کی اور فرضیت نماز کی شب معراج مین ہوئی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد ازان پچاس سے پانچ تک آیا
اور حکم ہوا کہ یہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل نہین پاتا قول نزدیک میرے وصل تعیین اوقات صلوات
تشدید نین التعیین اوقات صلوات بعد از رجوع آنحضرت کے ہی معراج سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از ہجرت ساتھ بیان

جبرئیل علیہ السلام کے اور پیچھے اوس کے ساتھ بیان حضرت کے پس ندا کی کہ الصلوٰت جامعۃ اور جمع ہوئی صحابہ اور امامت کی جبرئیل نے پہلے دن اول وقت اوسے ظہر کیا اوسوقت کہ آفتاب نے زوال قبول کیا بعد ازان امامت کی اور ادا کیا عصر کو اوسوقت کہ سایہ شخص مثل اوسکے ہوا مغرب اوسوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اوسوقت کہ غروب کیا شفق نے اور صبح اوسوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پھر جبرئیل آئے اور امامت کی اور پڑہا ظہر کو وقت بلوغ ظل شی کے اوسکی مثل کو اور پڑہی عصر وقت بلوغ ظل مثلین کو اور مغرب وقت غروب آفتاب اس جگہہ دونو دن ایکوقت مین پڑہا اور عشا یا ثلث یا نصف لیل تک تنگ ادی ہے اور فجر کو وقت اسفار تنبیہ سابقا حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام مین گذرا ہے کہ ندا دی الصلوٰت جامعۃ اور یہہ پیش از شریعت اذان تہا اور اذان مدینہ مین شروع ہوئی سنہ اولی مین ہجرت سے یا ثانی مین اور تحقیق وہ ہی کہ آنحضرت نے شب معراج مین کلمات اذان سنے تہی لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین اور آنحضرت نے مکہ مین بے اذان نماز پڑہی ہے تا مدینہ مین آئے اور اس باب مین ساتہہ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان کو خواب مین سنا پس وحی آئی کہ وہ کلمات اوپر آسمان کے سنے تہے اوپر زمین کے سنت اذان کی ہوئین واللہ اعلم

وصل افتتاح آنحضرت مین نماز کو۔ احادیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کہڑے ہوتے اللہ اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہین ہے اور محدثین کہتے ہین کہ نیت ساتہہ زبان کے پڑہنا بدعت ہی نہین کیا ہے اوسکو آنحضرت نے اور نہ کسی نے اصحاب اور تابعین سے اور فقہا اختلاف رکہتے ہین تلفظ مین ساتہہ نیت کے بعضی اوپر اوسکے ہین کہ بدعت ہی اس لیے کہ منقول نہین فعل اوسکا آنحضرت سے اور بعضے کہتے ہین مستحب ہی اس لیے کہ وہ عون ہی اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب جمع ہی درمیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شرع اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دل ساتہہ زبان کے جمع ہووے اتم اور اکمل ہو اور ساتہہ تکبیر کے دونو ہاتہہ اوٹہاتے اکثر احادیث مین ایسا ہی واقع ہوا ہے اور بعض احادیث مین تاخیر تکبیر رفع یدین سے بہی وارد ہے۔ اور اوٹہانا ہاتہو نکا اکثر تا گوش اور احیانا تا بدوش ہوتا تہا بعد ازان داہنا ہاتہہ اوپر بائین کے زیر سینہ یا لا سے ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب شافعی کے اور یہہ نہین ہے مواہب مین اور ہدایہ مین مذہب شافعی بالا سے سینہ کہا ہی

بعد ازان دعای استفتاح سبحانک اللهم آخر تک اور انی وجهت وجهی آخر تک اور سوای اوسکے اور شافعیہ اسکو کلا اور بعضا نماز فرض اور نفل سب پڑہتی ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہنوافل او رصلوات لیل ہے اور فرض مین غیر از سبحانک اللهم نہین ہے بعد ازان استعاذہ او رکہتے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور بعد از استعاذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم باخفا بعد ازان فاتحۃ الکتاب پڑہتے اور آخر فاتحہ مین آمین کہتے نماز جہری مین جہرا اور سری مین خفیہ او رمقتدی بہی بموافقت آمین کہتے اور مذہب امام ابو حنیفہ اخفا ہی مطلقا او ربعد از فاتحہ سورہ پڑہتے نماز صبح مین قرأت دراز فرماتے بمقدار ساٹہہ آیت سے سو تک اور کبہی تخفیف قرات مین کرتے او رنماز جمعہ مین سورہ جمعہ او رمنافقون پڑہتے اور کبہی سبح اسم اور غاشیہ اور جب قرات سی فارغ او رتکبیر کہتے اور رکوع مین جاتے تکبیر کہتے بے رفع ہماری نزدیک اور با رفع شافعی کے نزدیک اور رکوع مین دونو کف دست کو اوپر زانو کے سخت کرتے او ردرمیان انگلیون کے تفریج او رکہنیونکو پہلو سے او رپشت کو سیدہا اور سرکو برابر پشت او رتین بار سبحن ربی العظیم کہتے اور سجدہ مین ہاتونکو پہلو سے دور رکہتے جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض ابطین اور بازو او رشکم کو زانو سے دور رکہتے جیسا کہ بزغالہ ادسمین سے نکل جاوے اور سجدہ مین سرکو درمیان دونو کف کے رکہتے اور قومہ او رجلسہ بہی اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تہا اور کبہی اوسقدر کہ لوگونکو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش کیا اور احادیث باب اطمینان او راعتدال رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت وارد ہین ادنی اوسکا یہ ہے کہ استخوان پشت سیدہی کرے اور قومہ اور جلسہ سنت ہے **وصل** او رجب تشہد مین بیٹہتے بایان پانو فرش کرتے اور اوسپر بیٹہتے اور داہنے پانو کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہے اور امام شافعی کے ہان بہی یہی ہے قعدہ اولی مین اور ثانیہ مین تورک اور جب تشہد پڑہتے دونو ہاتہہ اوپر دونو زانو کے رکہتے اور عقد اور اشارت سبابہ ہاتہہ داہنے کے کرتے نزدیک شافعی کے بعقد ترپین او رصورت اوسکی یہ ہے کہ انگلیون کو بند کرے مگر مسبحہ کہ اوسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک اسفل مسبحہ اور جانب کف دست کے رکہے ایسا ہی تفسیر کیا ہی علماء شافعیہ نے عقد بجاوہ وسہ مین او رنزدیک امام ابو حنیفہ کے بعقد تسعین یعنی نوی کے او رصورت اوسکی قبض خنصر او ربنصر او ربسط مسبحہ اور رکہنا ابہام کا ہے اوپر انگشت وسطے کے او رنزدیک امام مالک کے قبض سب انگلیون داہنے ہاتہہ کا او ربسط سبابہ اور تحریک اوسکی اور وقت اشارہ کا بعض کے نزدیک وقت تلفظ الا اللہ کے ہی او ربعضون کے نزدیک وقت تلفظ بکلمہ اللہ کے اور مشہور وہ ہے کہ نزدیک نفی کے انگشت اوٹہاوے اور نزدیک اثبات کے رکہے او رخطاب السلام علیک ایہا النبی مین دو سوال

کیے ہین ایک وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز مین منہی عنہ اور مفسد نماز ہے اور جواب دیا ہے کہ یہہ خصائص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور حقیقت مین یہہ دعا ہے نماز مین اگرچہ بصیغہ خطاب ہے اور ساتہہ اس تقریر کے حاصل ہوا
جواب سوال دوسرے سے کہ کہتے ہین کیا حکمت ہے عدول مین غیبت سے طرف خطاب کے باوجود یکہ مقتضای سیاق
لفظ غیبت ہے اور صیغہ صلوات مین روایات متعددہ آئی ہین اور کافی اسی قدر ہے کہ پڑہتے ہین اور دعا مین
بعد از درود احادیث بطرق متعددہ روایات سے آئی ہین بنا بر تطویل نہین لکہی گئین اور بعد از فراغ نماز دو سلام تہا
راتبہ دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ سے اور علما اونکے نے روایت کیا ہے **وصل**
بیان اذکار اور دعوات مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از عبادت پڑہتے تہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہا جب آنحضرت صلعم نماز سے پہرتے تہے یعنی سلام دیتے تہے استغفار کرتے تہے تین بار اور پڑہنا معوذات کا
بہی آیا ہے اور یہہ حدیث غایت صحت مین ہے اور مشہورترین اذکار بعد از فرائض ذکر معقبات ہے یعنی سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور مشاہیر اور اوسی پیچہے نماز فرض کی پڑہنا آیۃ الکرسی کا ہے جیسا کہ سنن نسائی مین
لایا ہے اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بہی زیادہ کی ہے **وصل** بیان سجدہ سہو مین جاننا چاہیے کہ نسیان اوپر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مین اوس چیز مین کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہے جائز نہین باتفاق لیکن افعال مین
کیا نماز اور کیا اوسکی غیر مین اختلاف ہے مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہے اوسکا اور صاحب سفر السعادت نے
کہا ہے کہ پانچ موضع مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہے نماز مین تمام عمر مین اور غیر اس سے
ثابت نہین ہوا **پہلے** نماز ظہر تہی کہ تشہد اول مین بیٹہے اور اوٹہے جب تمام کیا نماز کو دو سجدے کیے اور سلام پہیرا
دوسرے ایک مرتبہ پہر رکعت دوسری مین نماز ظہر سے یا پچہلی مین سلام پہیرا اور بات کے بعد از ان یاد کیا اور
تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدے کیے اور بعد از دو سجدہ پہر سلام پہیرا اور اس حدیث مین سجدہ سہو بعد از سلام تہا
اور اس حدیث کو حدیث ذوالیدین کہین کہ نام صحابی کا ہے **تیسرے** ایک روز نماز پڑہی اور نماز سے باہر آئے ایک
رکعت باقی رہی تہی جو مسجد سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت سے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ
ایک رکعت فراموش کی آپ نے پس رجوع بمسجد فرمائی اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کی تہی
ادا فرمائی اور سلام دیا اور پہر پہرے لیکن اس حدیث مین ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہی شاید کہ مقام تہے اوسکے بیان کا

اقتصار کیا چوتہے پہر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑہی صحابہ سے کہا کہ نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا کس سبب سے کہا اونہوں نے پانچ رکعت پڑہین آپ نے اوسوقت دو سجدہ سہو کیے حضرتؐ نے اور سلام دیا اور اوسپر اقتصار کیا اور آخر مین اس حدیث کے ہے کہ انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون الحدیث یعنی سوای اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے بہولتا ہون جیسا کہ تم بہولتے ہو **اور پانچوین** بہی ایکبار پہر نماز عصر مین تین رکعتین پڑہین اور بدولتخانہ مراجعت فرمائی اور صحابہ پیچہے گئے اور اعلام کیا مسجد مین پہر تشریف لائی اور ایک رکعت ادا کی اور سلام پہیرا اور بعد از سلام دو سجدہ کیئے اور دوبارہ پہر سلام دیا **وصل** سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہے علما نے حکم سجدہ تلاوت مین۔ ائمہ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ واجب ہین **اور** امام مالک اور شافعی اوپر اوسکے ہین کہ سنت ہے اور فعل اوسکا ترک اوسکے سے افضل ہی **اور** ایک روایت مین امام احمد سے بہی واجب ہے اگر نماز مین ہووے اور غیر اوسکے مین واجب نہین **اور** مذہب امام اعظم اور جمہور ائمہ کا وہ ہے کہ واجب ہے اوپر قاری اور سامع کے مطلقا بشرائط صلوت قول مختار یہی ہے **اور** نزدیک حنفیہ کے پیشتر از سجدہ اور بعد از سجدہ تکبیر کہین اور دونو مندوب ہین نہ واجب **اور** مروی ابن مسعود سے ایسا ہی ہے **اور** نزدیک بعضون کے سلام بہی ہے لیکن تشہد کسیکے نزدیک نہین ہے **اور** اگر کہڑا ہووے اور سجدہ مین جاوے اولی اور افضل ہے **وصل** اور تسبیح اس سجدہ کی وہ ہے تسبیح سجدہ نماز کی ہی **سجدہ شکر** مین **جان** کہ علما نے اختلاف کیا ہے سجدہ مقررہ مین کہ خارج صلوت کے کرین آیا جائز اور مسنون ہے اور عبادت اور موجب تقرب بجناب الٰہی ہے یا نہین نزدیک بعضون کے بدعت ہے کچہ اوسکی شرع مین اصل نہین **اور** بعض کے نزدیک جائز اور مسنون **اور** حنفیہ نے نقل کیا ہے کہ جائز ہے مع الکراہت تفصیل کلام اسطرح پر ہے کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہی ایک سجدہ سہو ہے اور وہ خود حکم مین سجدہ نماز کے ہے دوسرا سجدہ تلاوت اور انمین خلاف نہین ہے اور سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہی اور ظاہر الکلام اکثرین کا اوسپر دال ہے کہ یہ بہی مکروہ ہے اور ایک سجدہ شکر اوپر حصول نعمت اور اندفاع بلیات کے اور اسی جگہہ اختلاف ہے نزدیک امام شافعی کے سنت ہے اور قول امام احمد اور ابی یوسف یہی ہے اور احادیث اور آثار اس باب مین بہت آئے ہین **اور** نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک کے سنت نہین بلکہ مکروہ ہے **اور** ایک قسم اور ہے کہ اوسکو سجدہ تحیت کہین اور بعض روایات فقہیہ مین رخصت ساتہ اوسکے واقع ہے لیکن مختار کراہت اور حرمت

اوسکی ہے **وصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ ضم جیم اور ضم میم اور سکون میم اور ضم اوسکا ہے **اور** سیوطی نے بفتح میم بھی کہا ہے **اور** زجاج سے کسرہ اوسکا بھی حکایت کیا ہے اور نام اس دن کا جاہلیت مین عروبہ بفتح عین اور ضم را اور با موحدہ کے تھا **اور** جمعہ اسم اسلامی ہے بجہت اجتماع ناس کے اوس دن مین نماز کے لیے کذا قیل **اور** اختلاف کیا ہے علما نے روز جمعہ اور عرفہ مین کہ کونسا ان دونو سے افضل ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دنون مین کا دن جمعہ افضل ایام اسبوع ہے اور روز عرفہ افضل ایام سنہ **اور** خصائص و فضائل یوم جمعہ کے بہت ہین ازانجملہ وہ کہ اوسمین ایک ساعت ہی کہ جو کچھ بندہ اوس ساعت مین خدا سے چاہیے پاوے **اور** علما کو صحابہ و تابعین رض اور من بعدہم سے اس ساعت مین خلاف ہے اوپر دو قول کے۔ بعضے کہتے ہین کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تہا اور بعد اوسکے مرفوع ہوا اور یہ قول مردود ہی۔ قول دوسرا اور وہ صحیح ہے کہ جیسا زمان برکت نشان حضرت مین تہا ویسا ہی اسوقت مین بہی باقی ہے اور اسمین بہی دو قول ہین ایک جماعت کے نزدیک وہ ساعت مبہم و مخفی رکہی ہے جمعہ مین تنظیر شب قدر کی عشرہ اخیرہ رمضان مین **اور** اکثر اوپر اوسکے ہین کہ معین ہے اور اس جگہہ اقوال متعدد زیادہ وارد ہین تیس قول سے بجہت طوالت کے نہین لکہی گئے **اور** فضیلت موت مین روز جمعہ اور شب جمعہ مین ساتھ امن کے عذاب قبر سے آثار بہی وارد ہین سیوطی جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی سے لایا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مامن مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر یعنی نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین مگر بچا وے اوسے اللہ تعالی فتنہ قبر سے **اور** آیا ہے کہ جب حق تعالی دنیا رک برانگیختہ کرے ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیات اور صورت کے کہ رکہین اونہا وسے جمعہ کو روشن اور تابان کہ اہل جمعہ اوسکی روشنائی مین جاوین **اور** حرمت اور کراہت بیع نزدیک اذان جمعہ کے اور استحباب سفر بعد از نماز خصائص جمعہ سے ہے **اور** پڑہنا سورۂ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی کا نماز فجر جمعہ مین۔ اور پڑہنا سورۂ جمعہ یا منافقون یا سبح اسم اور سورۂ غاشیہ کا نماز جمعہ مین **اور** پڑہنا قل یا ایہا الکافرون او قل ہو اللہ کا نماز مغرب جمعہ مین **اور** پڑہنا سورۂ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا جمعہ مین مسنون ہے حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہے دنیا اور آخرت مین پس شرف اوسکا دنیا مین معلوم ہوا اور در باب عظمت اوسکے آخرت مین ایک حدیث ہے کہ وارد ہوئی ہے مشتمل اوپر فوائد شریفہ اور حقائق عظیمہ کے کہ دلالت رکہتی ہے اوپر اوسکے کہ حاضرین نماز جمعہ کو وہ کہ حاصل ہوتی ہین

انوار شہود اور عظمت اور اجلال حق پرتو اور نمونہ ہے اوسکا کہ حاصل ہو دیگار و آخرت مین قرب پروردگار اور دیدار اوسکے اور انعقاد عدد جمعہ مین اختلاف علما ہے اور اوسمین متعدد قول ہین **اول** یہہ کہ ایک سے بہی صحیح ہے نقل کیا اوسے ابن حزم نے **ثانی** دو مرد مثل جماعت کے اور یہہ قول نخعی اور اہل ظاہر کا ہے۔ **ثالث** دو مع الامام نزدیک ابی یوسف اور محمد اور ابی اللیث کے **رابع** تین آدمی مع امام نزدیک امام اعظم اور سفیان ثوری کے **خامس** سات نزدیک عکرمہ کے **سادس** نو نزدیک بعض کے **سابع** بارہ نزدیک ربیعہ کی دوسری روایت مین **ثامن** مثل اوسکے غیر امام کے نزدیک اسحق کے **تاسع** بیس روایت ابن حبیب مین مالک سے **عاشر** تیس اوسی روایت مین **حادی عشر** چالیس ساتھ امام کے نزدیک شافعی کے بشرط ہونے اونکے حر عاقل بالغ مقیم **ثانی عشر** چالیس سوائے امام کے بہی شافعی کے نزدیک **ثالث عشر** پچاس امام احمد کے نزدیک اور ایک روایت مین عمر ابن عبد العزیز سے **رابع عشر** اسی حکایت کیا اوسکو مازری نے۔ **خامس عشر** جماعت کثیر بغیر حصر اور شمار کے اور کاشکے یہی قول اخیر فتح الباری مین کہا ہے کہ ارجح الاقوال ہے اور یہہ اقوال تعداد انعقاد جمعہ مواہب الدنیہ سے منقول ہین **وصل** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے منبر پر تشریف لاتے بلال شروع کرتا اذان مین روبرو سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور زمان شریف مین غیر از اس ایک اذان کے نہ تہا اور ایسا ہی زمان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مین **اور** جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہونچا اور کثرت اور تفرق لوگونمین پیدا ہوا امر کیا ساتھ اذان دوسری کے پیش از اس اذان سے باہر مسجد کے بیچ مدینہ مطہرہ مین اوپر زوراء کے کہ نام ایک موضع کا ہے **اور** اوپر ہر تقدیر کے وہ جو خلفائے راشدین نے کیا ہو وے اوسکو بدعت نہ کہنا چاہیے اور اگر بعض اسلاف نے اطلاق بدعت اوپر اوسکے کیا ہو معنی اوسکے یہی کہ زمانہ حضرت مین نہ تہا اور مقصود تعظیم و ترجیح اوسکی ہوگی جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح مین آیا ہے کہ کہا ہے نعمت البدعۃ ہذہ یعنی اچہی بدعت ہے یہہ اور حکم ہر بدعت حسنہ کا یہی ہے **اور** اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تہا کہ کوئی ایک صحابہ سے اوسکو اوپر اوسکے انکار نکرتا تہا فتدبر **اور** مشکوۃ مین بروایت عمر بن حریث لایا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور سر مبارک پر حضرت کے دستار سیاہ تہی کہ چہوڑی تہین دو طرف اوسکے درمیان دو لونشانون اپنے کے اور دن جمعہ کے لباس اسود مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات مین **وصل** نماز تہجد مین آنحضرت صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم ہجود بمعنی نوم اور تہجد ترک نوم جیسا کہ تاثم ترک اثم اور تحنث ترک حنث اور یہان مراد ترک نوم بمعنی استیقاظ ہے اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہونیکے اوس سے ہوتی تھی اور اختلاف ہی اوسمین کہ قیام لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہے فرض تہا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سنت اور دلیل ہر طایفہ کی قول حق تعالے کا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی پس ترک خواب کر نماز شب کے لئے اوس حالمین کہ نافلہ ہے تیری لیے - ایک جماعت کہ سنت کہتی ہے نافلہ کو نفل سے کہین بمعنی زیادہ اوپر فرض کے اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو بمعنی زایدہ کہین کہ معنی اصل لغت نفل کے ہین یعنی فریضہ زایدہ علی الفرض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شروع کرتے نماز شب کو ساتہہ دو رکعت خفیف کے بعد ازان تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات متعددہ واقع ہوئی ہین متعبد مخیر ہے اوپر مواظبت ہر ایک کے اون انواع سے اور فعل اونکے مین اوقات مختلفہ مین کہ یہہ طریق ادخل و انسب ہے ساتہہ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح مین مذکور ہی **وصل** آنحضرت بعد از دو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست اوپر زمین کے رکہتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتی بخاری اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو پڑہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو رکعت فجر کی اگر بیدار ہوتی مین مجہسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم نے اصحاب نبی اور من بعد ہم سے نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکہا ہے مگر وہ جو جنس ذکر الہی یا سخن ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ نہووے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا نقتے اور تکلم آنحضرت بہی اسی قبیل سے تہا **وصل** لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان مین کہ اکثر یہان کے لوگ اوسی شب برات کہتی ہین ثابت ہوا ہے ساتہہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس شب مین پس دراز کیا سجدہ کو تا گمان لے گئے ہین کہ قبض کی گئی روح مبارک اونکی پس جب یہ دیکہا مینے یہہ حال کہڑی ہوئی مین اور گئی مین اونکی طرف اور ہلایا مینے انگشت اونکا پس ہلے اور اوٹہایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوئے نماز سے الی اخر الحدیث اور احادیث فضل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوئی ہین کہ وہ افضل لیالی ہے بعد از لیلۃ القدر کے اور حدیث مین آیا ہے کہ کہولے جاتے ہین دروازے رحمت کے چار شبون مین - شب عید الضحی اور شب عید الفطر اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ - وقت اذان صبح تک اور ساتہہ صحت کے پہنچا ہے قیام لیل اور صوم نہار اوسکا

اور آنحضرت سے بجز قیام اور طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل بقیع کے ساتھ صحت کے نہین پہنچا اس رات مین اور اوراد نامہ
مشائخ مین کہ اس رات مین سو رکعت لکھی ہین ہر رکعت مین دو بار قل ہو اللہ محدثین کے نزدیک صحت نہین پہنچی اور شیخ امام ابو الحسن
ہکاری رحمۃ اللہ علیہ کہ روایات امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑھین
چار رکعت شب نصف شعبان مین اور پڑھی بعد از سلام چودہ بار فاتحۃ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ چودہ بار
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ایک بار آیۃ الکرسی بعد ازان لقد جاءکم رسول من انفسکم اور ثواب اوسکا بہت
فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہے اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم اور وہ جو متعارف ہوا ہے
ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور اشتعال اوسکے سے اس رات مین سب نامشروع ہے اور مشابہ ساتھ دوالی
ہنود کے اور رسم مجوس کی ہے لیکن قیام لیل رمضان مین کہ اوسکو تراویح کہین بیان اوسکا باب صیام مین آویگا ان شاء اللہ

وصل بیان صلوٰۃ ضحی یعنی نماز چاشت مین ضحو اور ضحوۃ اور ضحیۃ اور بر وزن عشیہ کے ارتفاع نہار کو کہین اور
ضحی فوق اوسکے ہے اور بمعنی شعاع آفتاب بھی آیا ہے اور ضحاء بفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک
جاننا وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نمازین ہین ایک اول روز مین بعد از طلوع آفتاب
اور بلند ہونے اوسکے ایک دو نیزہ اور اوسکو صلوٰۃ الاشراق کہین اور دوسری بعد از بلند ہونے آفتاب کے
مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اوسکو صلوٰۃ ضحی اور نماز چاشت کہین اور اکثر احادیث مین بھی اسم صلوٰۃ الضحی کا
شامل دونو نمازون کو دونو وقتون مین آیا ہے اور ساتھ صحت کے پہنچا کہ آنحضرت نے دونو وقت مین نماز پڑھی ہے
اور امت کو ساتھ اوسکے ترغیب کیا ہے اور امر باستحباب فرمایا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ ایک وقت ہے اور ایک نماز
کہ اول وقت اوسکا اشراق ہے اور آخر اوسکا قبل انتہاء نصف النہار تک اور جو بعض اوقات مین دونو وقت مین نماز پڑھی
ہے اس جگہہ سے گمان لیگئے ہین کہ مگر اس جگہہ دو وقت اور دو نمازین اور بعضی ضحوۃ الصغری اور ضحوۃ الکبری بھی
کہین واللہ اعلم اور وہ جو کہا ہے علما کو کہ اختلاف ہے صلوٰۃ ضحی بعضی نے اثبات کیا ہی اور بعض نے نفی اور بعض نے
سنت کہا ہے اور بعض نے بدعت اور ہر ایک نے اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہے ظاہر وہ ہے کہ یہہ اختلاف نماز
آخیر ملبوست کہ اوسکو نماز چاشت کہتی ہین نہ نماز اولی مین کہ اوسے نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز مین بھی
اختلاف ہے اور وہ جو [illegible] اختلاف ثابت ہوا ہے اور انواع [illegible] اور کمال [illegible] کے پاس ہے اور اکثر [illegible]

اختیار چار رکعت کی ہے اسلیے کہ احادیث اوسکی سب صحیح ہیں اور احادیث اور اعداد کی بعض صحیح اور بعض ضعیف واللہ
اعلم **وصل** ۔ نماز عیدین میں جاننا کہ عید کو عید اسلیے کہیں کہ عود کرتی ہے اور مکرر آتی ہے اور یہہ وجہ عام ہے
شامل اور مواسم کو بھی اس لیے بعض نے قید اور زیادہ کی ہے اور کہا ہے کہ عود کرتی ہے ساتھ فرح اور سرور کے پس
موجب فرحت اور سرور عید فطر میں شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہے اور عید اضحی میں تمام ہونا نعمت حج کا اور جمعہ کو
کہ عید ہر ہفتہ ہے شکرانہ تمام نمازوں ہفتہ کا ہے اور عیدین میں اور جمعہ میں پہننا اجمل واحسن ثیاب کا مسنون ہے
اور در باب غسل یوم الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثیں آئی ہیں
ایک بروایت فاکہہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن عیاض اشعری کے اور کتب ستہ میں ہرگز کوئی حدیث
اس باب میں منقول نہیں ہے مگر اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول میں موطا سے لایا ہے کہ تھے عبد اللہ بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے جانے
سے عیدگاہ میں اور تاخیر نماز عید الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہے **وصل** استسقائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں صاحب مواہب لدنیہ لکھتا ہے کہ خلاف نہیں کیا کسی ایک نے علما سے مشروعیت نماز استسقا میں الا امام اعظم نے
اور نماز استسقا دو رکعت ہیں اور تحویل ردا کہ منقول اور مروی ہے استسقا میں تفاؤل ہے ساتھ تقلیب حال کے
وصل صلوات کسوف میں اور اوراد مشہور لغت میں استعمال خسوف قمر میں اور کسوف شمس میں ہے اور روات حدیث
بعض اوقات روایت کیا ہے دونوں میں اور بعض نے برخلاف اور احادیث کہ اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مذکور اور منقول ہیں سب کسوف شمس میں ہیں مگر ایک حدیث کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی میں اور مشکوٰۃ سے کے خسوف
قمر پر حمل کیا ہے **وصل** صلوات الخوف میں صلوات خوف ثابت ہے ساتھ کتاب اور سنت کے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ
میں آیا ہے کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانوں کے نماز میں کرتے پارہ پارہ کرتے اونکو اور کہا کہ اونکو ایک نماز ہے
کہ محبوب تر ہے اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہی اوس وقت میں اور اوس وقت حملہ کرنا چاہتے ہیں پس جبرئیل علیہ السلام آئی اور یہہ خبر
حضرت کو پہنچائی پس پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف **وصل** عبادات سفر میں آداب سفر اور ادعیہ
اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول منزل میں وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے
کتابوں میں مذکور ہیں لیکن اس جگہہ دو مسئلہ مذکور ہیں ایک مسئلہ قصر اور دوسرا مسئلہ جمع قصر وہ کہ نماز چہار گانہ میں
دو رکعت ادا کرنا سے یہہ قول متفق علیہ ہے درمیان علمائی امت کے کسیکو اوسمیں خلاف نہیں ہے اور صورت جمع بین الصلاتین

وہ یہی کہ جب رحیل پس از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے میان ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہین اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کبھی نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے بعد ازان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت مین جمع نہین واقع ہوتی اور بعض اوقات مین ظہر کو ساتھ عصر کے جمع کرتے اور سوار ہوتے اور اوسکو جمع تقدیم کہین اور اسیطرح مغرب اور عشا مین یعنی اگر کوچ پیش از مغرب واقع ہوتا اور وقت مغرب کا راہ مین آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول مین مغرب اور عشا کو جمع کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیش از رحیل آتا مغرب اور عشا دونو کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے اور امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہین اور وجہ اونکی قول کی وہ ہے کہ تعین اوقات نماز قطعی ہے اور ثابت ہوا تر کہ شک اور شبہ کو اوسمین دخل نہین یہانتک کہ تاخیر نماز کو وقت سے اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کے کبائر سے گنا ہے اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہے کہ بعض شافعیہ کے نزدیک ترک جمع افضل ہے اور ایک روایت مین امام مالک سے آیا ہے کہ جمع مکروہ ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لئے تھا واللہ اعلم تنبیہ وہ کہ جمع بین الصلوتین بیچ حق مسافرین تھا لیکن جمع بین الصلوتین مقیم کے لیے ترمذی کہتا ہے کہ بعض سلف تابعین سے رخصت دی ہے اسمین مریض کے لیے اور ساتھ اسکے قایل ہین احمد اور اسحاق اور بعض مطرین اور ساتھ اوسکے قایل ہے شافعی اور احمد اور اسحق اور قایل نہین شافعی ساتھ جمع کے مریض کے لئے اور ابن عباس سے روایت لاتا ہے کہ کہا من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتا بابا من ابواب الکبیر یعنی جسنے اکٹھی پڑہین دو نمازین بے عذر پس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سے اور عمل اسی حدیث پر ہے جمہور امت کے نزدیک کہ جمع نکیا جاوے دو نمازون مین مگر سفر اور عرفہ مین انتہی فصل نماز جنازہ مین مسایل کتاب الجنایز کی اور احادیث واردہ اور آداب اور مقدمات اوسکے بیچ میت مین فضیلت مرض اور ثواب اوسکے سے اور ثواب عیادت اور آداب اوسکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیادت کے لئے کوئی دن معین نہ تھا بلکہ سب اوقات مین شب و روز سے عیادت فرماتے جیسا کہ لوگون مین متعارف ہے کہ رات کو یا روز شنبہ اور سہ شنبہ عیادت نامبارک ہے ترک کرتے اور آنحضرت درد چشم کے لئے بہی عیادت کرتے تھے اور نماز جنازہ مین کبہی چار تکبیر کہتے اور کبہی پانچ اور کبہی چہ اور عمل صحابہ بہی مختلف آیا ہے اور ہاتھ ہر تکبیر مین اوٹھاتے مذہب شافعی اور احمد کا یہی ہے اور امام مالک سے تین روایتین ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول مین اور عدم رفع باقی مین اور مذہب ابو حنیفہ یہی ہے اور بعض روایات مین پڑہنا فاتحۃ الکتاب اور سورۃ کا جہر آلحف

ست ماثور ہے اور کہا ہے کہ جو بنا بر تعلیم تھا تا لوگ جانین کہ سنت ہے اور آنحضرت ہمراہ جنازہ پیادہ جاتے تہے اور اگر کوئی بعد چاہیے کہ پیچھے جنازہ کے جاوے اور نماز جنازہ اوپر غایب کے حضرت سے ماثور نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبشہ مین مرا تہا نماز پڑہی ہے اور گورکو بلند نفرماتے اور اوپر اوسکے بنا سنگ و خشت وغیرہ سے نکرتے اور ساتہ گچ اور گل کے سخت نکرتے اور اوپر گور کے عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعادت مین بہی یہی لکہا ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت کرے حق تعالی یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنی کو مساجد اور لعنت کرے اون عورتونکو کہ زیارت قبور جاوین اور بعض نے کہا ہے کہ یہہ منع اور لعنت اول مین تہی اور بعد از رخصت عورتین بہی داخل ہین اور منع از جہت قلت صبر اور کثرت جزع اونکی ہے اور چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے ممنوع ہے مگر وہ کہ اوسکے سایہ مین کچہہ کام کرین یا لوگ راہ چلین اور نماز پڑہنا سواے قبر کے مکروہ ہے اور بعضون نے مقبرہ مین بہی مکروہ رکہا ہے اور عادت نہ تہی کہ لوگ جمع ہو کر میت کے لئے قرآن اور ختمات پڑہین نزد قبر اور نہ غیر اوسکے اور یہہ سب بدعت ہی الا تعزیت اہلبیت اور تسلی اور صبر فرمانا اونکو مستحب اور سنت ہی لیکن یہہ اجماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموال یتامی کا ہے بدعت اور حرام ہے اور حد تعزیت تین دن ہین اور بعد ازان مکروہ **فصل** سنن رواتب مین مراد سنن رواتب بیان نمازین ہین غیر فرایض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز و شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑہتے تہین عام تر موکدہ اور غیر موکدہ ہے اسلیے کہ چار رکعت پیش از عصر کو روایت مین ذکر کرتے ہین اور حال آنکہ اونکو موکدات سے نہین گنتے اور راتبہ ظہر بروایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اوس سے اور دو پیچہے اوسکے اور اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا اور یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت پڑہتے تہے اور فرماتے تہے کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کشادہ ہوتی ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے تہین یا نماز مستقل وراے راتبہ ظہر کے اور راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچہے اوس سے اور راتبہ عشا بہی دو رکعت ہین پیچہے اوسکے لیکن پڑہنا چار رکعت کا پیش از عشا احادیث مین نظر سے نہین گذرا اور کتب حنفیہ مین اوسکو مستحب رکہا ہے واللہ اعلم اور بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین جیسا کہ وتر اور کہتے ہین کہ سنت فجر ابتداے عمل ہے اور وتر ختم عمل اور بیٹہ کر پڑہنا اونکا بے عذر جایز نہین **تتمہ** عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہے کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل پڑہتے ہین وجہہ اوسکی نہین معلوم ہوتی کہ کہان سے ہی اور

الزام ادا کرنا اونکا ہمیشہ کبہی خالی عنایت سے نہین کہ عادت لوگونکی ایسی ہی ہے فقد بر **نوع تیسری** زکوۃ مین
زکوۃ لغت مین بمعنی نما اور افزونی اور طہارت اور پاکی کے ہے اور زکوۃ کو صدقہ بہی کہتے ہین **اور** راجح وہ ہے کہ
وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہے سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان یا بعد اوس سے **اور** فرضیت زکوۃ چار صنف پر
ہے **ایک** صنف زرع اور ثمار نہ مثل بقول اور خضراوات **دوسرے** صنف بہیمۃ الانعام شتر اور گاؤ اور
گوسپند سے **تیسرے** صنف زر وسیم کہ قوام و معاش عالم والونکا باعتبار تقویم و اشیا کے اوسکے ساتہہ ہے
چوتھی صنف اموال تجارت مین جس قسم سے کہ ہو جمیع اصناف اموال مین ہر سال مین ایکبار **اور** زروع اور
ثمار مین بوقت حصاد اور درو اور پختگی اونکی کے **اور** شرع شریف مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب تعین پائی ہے
جیسا کہ نقرہ دوسو درہم مین کہ روپی اوسکے بحساب ہمارے دیار کے باون تولہ ہوتے ہین **اور** ذہب بیس مثقال مین کہ
بوزن اس دیار کے ساڑہی سات تولہ ہووے **اور** غلات اور ثمار مین پانچ وسق کہی ہین کہ آٹہہ سومن شرعی ہووے
اور وسق سات صاع ہین **اور** نصاب زکوۃ گوسپند چالیس ہین اور گاؤ تیس ہین **اور** شتر پانچ مین ہے **اور**
آنحضرت شتران صدقہ کو بدست مبارک داغ فرماتے تہے اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتے **اور** داغ کرنے حیوانات
مین علما کو اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ اگر اوسمین مصلحت ہو مثل علامت اور تمیز کے مختلط ہو وین جایز ہے **اور** آدمی کے
داغنے مین بقصد علاج اسمین بہی اختلاف ہے اور صحیح حرمت اور کراہت ہے مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمین بقول
طبیب حاذق کے اور یہ متاثر **اور** صدقہ فطر واجب ہے اوپر ہر مسلم مرد یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور وجوب
بندہ اور صغیر پر بمعنی وجوب کے سید اور والد پر ہے **اور** صدقہ فطر نصف صاع ہے گندم سے اور صاع تمر اور شعیر سے
اور وزن صاع مین اختلاف ہے بوزن جہانگیر شاہی نصف صاع سوا دو سیر ہوتا ہے **اور** افضل وہ ہے کہ صدقہ فطر
پیش از نماز عید دیوین **اور** صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہین اور اوسکی ترک پر وعید نہین لیکن اوسکو آنحضرت بہت
دوست رکہتے تہے اور بہت خوش ہوتے تہے اور بانواع شتی دیتے تہے **نوع چوتھی** بیان صیام مین صوم
عبارت ہے روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہووے کہ جوارح اور اعضا کو معاصی
اور حرکات شنیعہ سے باز رکہین **اور** صحیح بخاری مین فضیلت صوم مین آیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ صوم میرے
لیے ہے اور مین جزا دیتا ہون ساتہہ اوسکے **اور** تہی فرضیت صوم کی سنہ ثانی مین ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم

افطار مین تعجیل اور سحر مین تاخیر فرماتے تھے اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتے اور صیام دہر سے تھے اور روز دوشنبہ
اور پنجشنبہ مین بھی تحری صوم فرماتے اور عشرۂ ذیحجہ مین کہ مراد اوس سے نو روز ہین روزہ رکھتے اور روز عاشورہ
مین اور آخر عمر مین اگر باقی رہا مین تو نوین کو بھی روزہ رکھونگا اور روز عرفہ اگر حج مین ہوتے افطار فرماتے اور
فضیلت صیام شش عید مین فرمایا ہے کہ یہ چھ روزہ متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے ہین اور سب رمضانون مین
اعتکاف فرماتے عشرہ اخیر مین مگر ایک رمضان مین کہ اعتکاف فوت ہوا اوسکے قضا ماہ شوال مین فرمائے **نوع
پانچوین** بیان حج و عمرہ مین - حج لغت مین بمعنی قصد آیا ہے اور شرع مین قصد بیت اللہ اوپر وجہ مخصوص کے
اور تحقیق لفظ حج مین فتح اور کسرۂ حا دو لغت ہین اور عمرہ بمعنی زیادت آیا ہے اور بمعنی عمارت اور زفاف زن بھی
آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے کہ اوسکو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہین
اور عدد عمرون آنحضرت چار کہی ہین - اول عمرہ حدیبیہ کہ سال ششم مین ہجرت سے بوقوع آیا ہے - ثانی سال ہفتم مین
- ثالث سال ہشتم مین کہ سال فتح مکہ ہی - رابع وہ عمرہ کہ حج کے ساتھ سال دہم مین حجۃ الوداع مین کیا اور ذبح فرمائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترسیٹھ اونٹ اپنی دست مبارک سے اور یہی عدد ترسیٹھ عمر شریف حضرت کے تھے -
اور وجہ تسمیہ چاہ زمزم کے ساتھ زمزم کے از جہت بسیاری اوسکی پانی کی ہے اور زمزموم اور زمازم ماء کثیر کو کہین
اور معلوم کیا چاہیے وہ ذبح کہ جسکے ساتھ تقرب حاصل ہو تین ہین ایک ہدی کہ اوسکو حرم مین بھیجین یالیجاوین - دوسرے
اضحیہ کہ روز اضحی قربانی کرین تیسرے عقیقہ کہ مولود کے لئے ذبح کرین اور اضحیہ مین ضحای کو چاہیے کہ ترک قص اشعار
اور اظفار کرے واللہ اعلم **نوع چھٹی** اذکار و دعوات و استغفار مین - تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ذکر خدائے تعالی
کرتے تھے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز اونکو ذکر حق سے نروکتی تھے اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد و ثنا
اور تمجید اور توحید اور تسبیح اور تقدیس اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تھا اور سب حالت قیام اور قعود اور اضطجاع اور ایاب
وذہاب اور اکل وشرب اور نوم و یقظہ اور ولوج و خروج اور سفر اور اقامت اور رکوب و قدوم اور سائر حالات مین ذکر
حق تعالی سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منفک نہوتا تھا اور فضیلت دعا اور تحریص اور ترغیب اوسکی مین آیات
اور اخبار اور آثار زیادہ حد و حصر اور شمار سے وارد ہوئے ہین اور کافی ہے اوسکے اثبات مین امر حق تبارک و تعالے
ادعونی استجب لکم یعنی پکارو مجھی قبول اور اجابت کرونگا مین تمہارے لیئے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

الدعاء مخ العبادت یعنی دعا مغز ہے عبادت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکہائی ہین امت کو شرایط اور آداب کہ مذکور ہین کتب مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور جد و جہد اور عدم استعجال اور ابتدا احمد و ثنائی ذوالجلال اور صلوۃ اور سلام اوپر حضرت اور آل اور اصحاب اونکے پر اور ایک آداب دعا سے رفع یدین اور بسط اونکا مقابل وجہہ کے اور بعض روایات مین خدا کے تشکیبین بہی وارد ہے اور حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرہ آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کے لئے ایک دعا ہے مستجاب اور مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ اور پنہان کرون مین اپنی دعا کو شفاعت امت کے لئے آخرت مین اور تہی آنحضرت کہ استغفار کرتے تہے ساعت بساعت اور روایت ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ستر بار اور ایک روایت مین زیادہ ستر بار سے ہر روز اور ایک روایت مین سو بار آیا ہے اور کہا ہے کہ استغفار کرنا حضرت کا تعلیم و تشریع ہے امت کے لئے تا ہمیشہ مستغفر اور تایب ہووین ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم و مغفور ہین استغفار اونکو کس چیز سے کرین یا یہہ کہ استغفار امت کے لئے ہووے **وصل** قرات آنحضرت مین وصف قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرائت منزلہ مفسر تہی حرفا بعد حرف اور مد کرتے تہے اور وقف اوپر سر آیت کے اور حدیث صحیح مین آیا ہے زینوا القران باصواتکم یعنی زینت اور آراستہ کرو قرآن کو اپنی آوازون کے ساتہہ اور اختلاف کیا ہے علما نے مسئلہ تغنی مین ساتہہ قرآن کے بعض نے جائز کہا ہے یعنی اگرچہ لازم آوے افراط مد مین اور اشباع حرکات اور مانند اوسکے مین تغنی اگرچہ بقوانین موسیقہ ہووے اور بعضون نے مطلق منع کیا ہے اور حق وہ ہے کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہ کے ہے اور ایک وہ کہ اقتضا کرے اوسکو طبیعت اور سماحت کرے ساتہہ اوسکے بے تکلف اور تمرین اور تعلیم کے اور وجہ دوسری وہ کہ ساتہہ صنع کی صنایع موسیقہ سے ہووے مگر بہ تکلف اور تصنع اور تمرن کے اور یہی ہے کہ اوسکو سلف نے مکروہ رکہا ہے اور انکار کیا ہے قرات کا ساتہہ اس وجہہ کے اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ ابو اسحاق ثعلبی نے ذکر اسما اوس جماعت مین کہ جنہون نے مجلس سماع مین جان دی ہے ایک مجلد تصنیف کیا ہے اور کتاب نفحات الانس مین بہی مذکور ہے **وصل** اور جبکہ سخن یعنی قرآن مین واقع ہوا اگر مجمل سماع غنا سے اشارہ کیا جاوے دور نہووے جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ مین اختلاف بہت آیا ہے قدیما و حدیثا وقولا و فعلا بعضے ساتہہ اباحت اوسکے قایل ہوے ہین اور مباشرت اوسکے ساتہہ کی ہے اور بعض نے انکار اور اجتناب کیا ہے اور بعض متوقف اور متردد رہے ہین اور کہا ہے کہ نہ یہہ کام کرین ہم نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہہ

تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور یہ انکار کرنے مین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین مسلک تعصب اور عناد مین اور الحاق
کرتے ہین اوسکے فعل کو ساتھ ذنوب کبائر کے اور اوسکے اعتقاد کو ساتھ کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہ افراط اور
خروج ہے طریقہ اعتدال اور انصاف سے اور دوسرا طریقہ محدثین کا ہے اور وہ کہتے ہین کہ تحریم اوسکی حدیث
صحیح اور نص صریح سے ثابت نہین ہوی ہے بلکہ جو کچھ وارد ہوا ہے اس باب مین احادیث سے یا موضوع ہین یا مطعون
اور ایسی ہے آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعض مفسرین نے ساتھ اوس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے
لیکن اوسکے لیئے تاویلات اور محامل بہی اور ہین پس جب ثابت نہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور اباحت تیسرا طریقہ
صوفیہ کرام کا اور مذہب اونکے اس باب مین مختلف اور افعال مجتذب آئے ہین بعضون نے اجتناب کیا ہے اور
بعض نے مباشرت لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اونکا اخذ بعزیمت اور احتیاط اقوال
اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے اونمین غالب آیا ہے ولع اور شوق اور سکر محبت اور طفح حال
اور وجد اور حکم اونکا حکم والہ اور سکران کا ہے اور صاحب کتاب الاقتناع باحکام السماع نے ذکر کیا ہے کہ غنا اوپر
دو وجہ کے ہے ایک وجہ کہ جاری ہوئی ساتھ اوسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محو غفلت اعمال اور حمل اثقال
اور قطع مفاوز طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام مین اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت مین
اور مثل غنا النساء کے تسکین اطفال کے لیے اور مانند اوسکے اور یہ مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ
مندوب ہے اور سماع غنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہے اور ایسیطرح سعد بن المسیب
سے کہ افضل ہین تابعین مین سے اور سعید بن جبیر کہ اعاظم تابعین سے ہین اور ابراہیم بن سعد کہ
امام وقت تہے اور حکایت کیا ہے صاحب تذکرہ نے کہ پوچہے گئے امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری حال
غنا سے پس کہا دونونے کہ نہین غنا کبائر سے اور نہ اسواء صغائر سے اور امام ابو یوسف کہ بسا اوقات
حاضر ہوتے تہے مجلس رشید مین اور ہوتا تہا اوسمین غنا پس سنتے تہے اور روتے تہے اور پوچہا گیا امام مالک سے
پس کہا منکر نہین اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول ہے اور دونکا یہی واسطے طوالت
کے قلم کو روکا گیا اور امام شافعی سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہے کہ ترک اوسکا اولی ہے اور امام احمد بن
حنبل سے صحیح ہوا ہے اوس سے روایت مین کہ سنتا ہے غنا کو پاس بیٹے اپنے کے نام اوسکا صالح ہے وصل اور صاحب

امتناع سے نے سماع میں تین قول ذکر کیے ہیں حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلائل ہر مذہب بھی ہیں لیکن مذہب اباحت
کو ترجیح دیا ہے موافق مدعا اپنی کے اور مقصود شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع سے تا معلوم ہو کہ
مسئلہ مختلف فیہ ہے جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی اور تعصب کرنا اوس میں مناسب طریقہ اختلاف کے نہیں ہے
پس چاہیے کہ زبان حال اور قال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگوں سے باوجود تعارض ادلہ اور تباین طرق
اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اوس جانب دوسرے میں قطع نظر راجح اور مرجوح سے نگاہ رکھی اور سررشتہ ادب ہاتھ
فرد صحبت عافیت گرچہ خوش افتاد ای دل + جانب عشق عزیز است فرو مگذارش لیکن دف مختلف فیہ ہے بعضوں نے
مباح کیا ہے اور بعضوں نے مطلق حرام اور بعض نے فرق کیا ہے حلال اور اوسکے غیر میں اور صواب اباحت
اوسکی کا ہے نکاح میں اور بعض نے اعلان اوسکا ہو مستحب کہا ہے اور شاید کہ مبنی نے ہے اور عود کہ اوسکو بربط بھی
کہتے ہیں اوسمیں بھی اختلاف ہے اور رہ کہ قول محدثین کا ہے کہ نہی شارع سے ثابت نہیں ہوئی اور کوئی حدیث اس باب میں
بر ثبوت نہیں پہنچے مراد وہ ہوگی کہ نہی اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی لذاتہ ثابت نہیں ہوئی جیسے کہ خمر اور زنا
اور اوسکی امثال میں ثابت ہے لیکن نفی اور اوسکی استماع میں حیثیت اتباع سید الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اقتدائے اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تعبد اوپر اوسکے اجتماع کیا ہو خیال باقی ہے **جواب**
وہ ہے کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی اور برتر ہے اور اور دف کے اور صناع اور مشارب مختلف اوپر بعض کے
جانب تورع اور اتقا غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق وجمعیت عبادات اور طاعات میں حاصل ہوا
اور اوپر بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور ذوق اور شوق اونکو سماع میں پایا گیا پس مدعا وہ ہے کہ یہ امر
مختلف فیہ ہے اور امر مختلف فیہ میں ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن نکرنا چاہیے اور ہر ایک کو اوسکے حال پر چھوڑ دینا چاہیے
بیت عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو + نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند + واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب
وصل طعام وشراب ولباس ونکاح ونوم میں - بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہے کہ کہا پر نہوا شکم
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ساتھ سیری کے ہرگز اور رہتے آنحضرت اہل وعیال اپنی میں کہ نہ طلب کرتے
تھے اونسے کوئی طعام خاص اور شراب جو کھلاتے کھا لیتے اور جو پلاتے پی لیتے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ خوش آتی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں تین چیزیں طیب - اور نسا - اور طعام پس پایا

اون دو کو اور بنایا طعام کو اور تہا نان خورش آنحضرت سرکہ اور فرماتے تھے نعم الادام الخل یعنے بہتر نان خورش سرکہ ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ ضیق اور قلت معیشت بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دائمی نہ تہی اور اگر تہی تو از جہت احتیاج اور افلاس اور نایافت کی تہی بلکہ گاہے بجہت جود و ایثار اور گاہی بجہت کراہت شبع اور کثرت اکل اور اختیار بہ ریاضت کے تہی اور اختیار کیا آنحضرت نے فقر کو باوجود امکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث میں بروایت ابی امامہ آیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرض کیا اوپر میرے پروردگار میرے نے کہ کردیوی میرے لیئے بطحاء مکہ کو طلا میں نے قبول نکیا اور کہا سیر ہون میں ایکدن اور گرسنہ رہون میں ایکدن تا حالت سیری میں شکر کرون میں اور حالت گرسنگی میں تضرع اور علما راضی نہین ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین یا بغیر ضرورت وصف کرین اور جو مشہور ہے لوگون مین قول آنحضرت سے کہ الفقر فخری وبہ افتخر یعنی فقر بزرگی میری ہے اور ساتہہ اوسکے افتخار کرتا ہون میں۔ کہا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہہ حدیث موضوع ہے فقد بر واللہ اعلم وفی احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جوع سنگ اوپر شکم کے باندہا ہے اور صحابہ نے بہی اور مواہب میں کہتا ہے کہ انکار کیا ہے ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف کے اور کہا ہے کہ یہہ احادیث باطل ہین اور تمسک کیا ہے ساتہہ حدیث صوم وصال کے وصل اور آنحضرت اوس نوع مخصوص کے اغذیہ سے قصر نظر پاتے تہے اور بجہت عدم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسع اوپر امت کے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتے تہے جو کہ عادت اہل بلد کی تہی اور جو کچہہ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اوسکے سے اور کہا لیہے آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے لحم شاة اور کہا نا لحم بقر کا بخصوص معلوم نہین ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہش کرتے تہے لحم کو یعنی بدندان کہاتے تہے استخوان سے اور کہا یا ہے آنحضرت نے قدید یعنی گوشت خشک کیا ہوا اور کہایا ہے آنحضرت نے جگر بریان کیا ہوا اور کہایا ہے لحم دجاج کو روایت کیا اوسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کہایا ہے لحم حمار وحش کو یعنی گورخر روایت کیا اوسکو شیخین نے اور کہایا ہے گوشت شتر کو سفر اور حضر مین اور کہایا ہے گوشت خرگوش کو اور کہایا ہے دواب بحر کو روایت کیا اوسکو مسلم نے اور کہائی ہے حضرت نے نان ترکی ہوے ساتہہ روغن اور مسکہ کے اور کہائی نان ساتہہ زیت کے اور کہایا ہے آنحضرت نے کدو کو اور دوست رکہا ہے اوسکو اور کہایا ہے سلق پختہ بارو جو اور کہایا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ طیار کیا جاتا ہے آٹے سے اوپر بیان عصیدہ کے لیکن رقیق تر لوبیا کذا قال الطبری اور کھایا ہے آنحضرت نے اقط کو کہ اوسکو فارسی مین کشک کہتے ہیں اور اکثر لوگ ڈالا جاتا ہی طعامون اور شوربون مین۔ اور کھایا ہے رطب اور تمر اور بسر کو اور دوست رکہتے تہے جذب کو کہ اوسکو جمار بہی کہتے ہین اور وہ ایک چیز ہے کہ درخت خرما سے نکلتی ہے کہ اوسکو شحمۃ النخل کہتین اور کھایا ہے پنیر کو اور کھایا ہے آنحضرت نے بطیخ ساتہہ رطب کے اور ایک روایت مین طبیخ واقع ہوا ہے بتقدیم طا اور تناول فرماتے آنحضرت فواکہ مایدا بنی کے بوقت رسیدگی اونکے اور پرہیز نکرتے تہے اوس سے اور نہین کہایا حضرت نے سیر اور پیاز خام کو بلکہ منع فرمایا ہے کہ اونکو کہا کر مسجد مین نہ آوے اور مجامع کو بہی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت اونکی تنزیہی ہے نہ تحریمی **وصل** طریقہ تناول آنحضرت مین اور تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تناول فرماتے تہے ساتہہ تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطے کے روایت کیا اوسکو ترمذی نے شمائل مین اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہے کہ آنحضرت نے ساتہہ پانچ انگشت کے کہایا ہے اور جمع مین المحدثین باختلاف احوال اور اوقات ہے اور بعد از اکل بہ لعق اصابع اور صحفہ امر واقع ہوا ہے اور بعضے بیچ مین چٹانا اصابع کا اطفال اور خدام کو بہی وارد ہے اور نہ تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہاتے تہے متکی اور فرماتے تہے کہ مین بندہ ہون بیہٹتا ہون جسطرح کہ بیٹہین بندے اور کہاتا ہون جسطرح کہ کہاوین بندے الا در صورت عارضہ رخصت ہے اور صاحب مواہب نے کہا ہے کہ جو ثابت ہوی کراہت اتکا کی یا ہوتا اوسکا خلاف اولی پس مستحب صفت جلوس بین اکل کے لیے وہ ہے کہ دو زانو پر بیٹہے اور پشت دونو قدم کے یا ایستادہ کرے پای راست کو اور بیٹہے اوپر پای چپ کے اور جب کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کہے کافی ہے اور حاصل ہوتی ہے سنت اور بعد طعام کے حمد کرتے تہے خداے عز وجل کی اور صیغے حمد کے متعدد ماثور ہین اور اسقدر کافی ہے کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہین اللہ کے لیے جسنے کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور گردانا ہمکو مسلمانون سے اور تہے آنحضرت دہوتے تہے دست مبارک پیش از طعام اور بعد اوسکے اور نکہاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور نہین کہایا حضرت نے اوپر خوان کے ہرگز اور نہین کہاے نان تنک ولیکن کہایا ہے اوپر سفرہ کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تہا اور مواہب مین کتاب ہدی سے نقل کیا ہے کہ بعض اطبائی کہا ہے کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت لیبار عشا مشی کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نکرے عقب اوسکے کہ مضر ہے اور

نماز پڑھنا پیچھے کہانے کے آسان کرتا ہے ہضم کو **وصل** بیان شرب آنحضرت مین ولیکن شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس بتحقیق دوست رکھتے تھے آب شیرین اور سرد کو کہ لاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم سقیا سے کہ ایک چشمہ ہے کہ درمیان مدینہ
اور اوسکے دو دن کی راہ ہے اور لائے ہین کہ آنحضرت عسل کو یا آب مزج کرتے تھے وقت صباح اور نوش فرماتے تھے اور
جب چند ساعت اوپر اوسکے گذرتین اور جوع پیدا ہوتی جو حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتے اور دوست رکھتے تھے
حضرت لبن کو اور فرماتے تھے کوئی چیز نہین کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دونو کا کرے مگر لبن یہی حضرت نے
فرمایا ہے تین چیزین اگر کوئی دیوے پھیرنا بجا ہے لبن اور وسادہ اور دہن اور ایک حدیث مین طیب بجاے دہن واقع
ہوا ہے اور احیانا حضرت نے تکرع بھی کیا ہے یعنے پانی کھا ہتہ پیا ہے انہار وغیرہ سے نہ ساتہہ مونہہ کے مثل چارپایون کے
اور آنحضرت پانی اوپر کہانے کے نہ پیتے تھے کہ مفسد ہے اور جبتک طعام روبانہضام نلاوے پانی پینا نہ چاہیے اور پانی بیٹھکر
پیتے تھے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اِلّا آب زمزم اور آب وضو اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پیتے تھے پانیکو تین دم
ساتہہ اور فرماتے تھے کہ یہہ سیراب سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفا بخشندہ تر ہے اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کر
اور دم لیتے اور دم لینے کو اندر قدح کے منع فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتہہ مونہہ کے تسمیہ فرماتے اور جب
جدا کرتے حمد کہتے یہہ تین بار اور حدیث مین آیا ہے کہ جب رکھا جاوے مائدہ پس چاہیے کہ نہ اوٹھے آدمی اور نہ اوٹھاوے
اپنا ہاتہہ کہانے سے اگرچہ سیر ہووے جب تک کہ فارغ نہووے قوم کہ یہہ بات خجل کرتی ہی اوسکے ہمنشین کو کہ شاید اوسے
حاجت باقی رہتا ہو **وصل** بیان لباس حضرت مین۔ عادت شریف حضرت کی لباس مین توسع اور ترک تکلف تہا سفر السعادت مین
مرقوم ہے کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقے ہوئے۔ بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل مین اور ثیاب نفیس پہننا اختیار کیا اور اوسکے
مقید ہوئے اور بعض نے الزام ثیاب خشن اور درشت اور خسیس اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوئے اور یہہ دونو روش
خلاف طریقہ نبوی کے ہین توسع اور عدم تقید اور تکلف ہر حال مین محمود ہے اور ساگر احیانا لباس نفیس گران بہا کہ حضرت
کے لیے ملوک عجم ہدیہ اور ارسال کرتے تھے بارادہ استمالت اونکی خاطر کے پہنتے تھے لیکن جلد بدن مبارک سے اوتارتے تھے
اور اوپر لوگون کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما اور عباد لباس حسن اور جامہ نفیس پہنتے تھے اور نیت اونکی اوس مین
صالح تہی جیسا کہ آنحضرت وفود کے لیے تجمل فرماتے تھے اور جمعہ اور اعیاد کے لیے بھی لباس جدا رکہتے تھے **وصل** دستار مبارک
مین۔ نہ تہا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا اور بہاری کہ اوس سے سر مبارک پر بار ہوتا اور نہ صغیر کہ قاصر ہوتا

وقایہ سر کو چادر بردے اور مروی آیا ہے کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تھا اور کبھی سات گز ہوتا اور دراع شرعی ایک ہاتھ ہے سر انگشت
میانہ سے بند مرفق تک اور صحیح مسلم مین حدیث عمرو بن حریث سے آیا ہے کہ کہا دیکھا مینے آنحضرت کو اوپر منبر کے اور تھا اوپر سر مبارک کے
عمامہ سیاہ کہ رہا کیے تھے طرف اوسکے درمیان دونو شانون اپنے کے اور صاحب مواہب ابن ارقم سے نقل کرتا ہے کہ کہا ہے
یہ آستینین فراخ دراز مانند اخراج کے اور عمائم مثل ابراج حادث مین نہین پہنا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور نہ کسی ایک نے اصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہے سنت کے اور جنس خیلا سے اور اوپر ہر تقدیر کے وہ ہوتا
ہو اہے حرمت اور کراہت سے اسبال اور تطویل سے آزار اور اوسکے غیر مین مقید بقصد خیلا اور تکبر اور تزئین کی ہے
اور جو باین قصد نہووے جیسا کہ دفع برد یا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم مین نہووے اور رحیا تا جا ہے آزار اس جگہ
کہ مذکور ہے یعنی تہبند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہے اور عرب اوسکو سراویل کہتے ہین اختلاف ہے کہ آنحضرت
نے اوسکو پہنا ہے یا نہین اور روایت کیا گیا ہے کہ بیچی تھے آنحضرت سراویل کو اور پہنتے تھے صحابہ حضرت کے زمانہ مین والدالم
اور تھا محبوب ترین ثیاب حضرت کے نزدیک قمیص اگرچہ ازار اور ردا بھی پہنتے تھے لیکن پیراہن کو بہت دوست رکھتے تھے
اور تھا طول ردا حضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دو گز اور ایک بالشت اور پہنا ہے آنحضرت نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبہ رومیہ
تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے دستہا ے مبارک آستین سے نکالکر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے پس ہاتھ دہوتے
اور یہ حالت سفر مین تہا اور سفر مین جامہ تنگ پہنتے تھے اور صاحب مواہب نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اختلاف ہے علما کا
ثیاب معصفر مین پس اباحت کیا ہے ایک جماعت علما اور تابعین اور من بعدہم نے اور امام اعظم اور شافعی اور مالک قائل ہیں
ساتھ اوسکے ولیکن کہا ہے امام مالک نے کہ پس غیر معصفر افضل ہے اور ایک روایت مین تجویز کیا ہے لبس اوسکا بیوت
اور سرا ؤن مین اور مکروہ رکہا ہے محافل اور اسواق مین اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اور
مذہب حنفیہ مین بہی اقوال ہین صحیح وہ ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تحریمی اور جائز ہے نماز ساتھ اوسکے بکراہت پس معلوم ہوا
کہ جامہ معصفر اور معقر دونو منہی عنہ ہین ولیکن تطلس کہ عبارت ہے ڈہا نکنی سر سے ساتھ چادر اور مانند اوسکے اور ڈالنی
دونو طرف اوسکی اوپر کتفین کے پس کہا ہے ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہے منقول نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور حدیث بیہقی کی شعب الایمان مین ہے اور حدیث سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد
طبقات مین حدیث انس سے اور سعد بن منصور سنن مین یہ سب احادیث رد کرتے ہین قول ابن قیم جوزی کو وصل

اور لباس آنحضرت سے خاتم بہی کہ پہنتی تہے اوسکو صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی ہی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت کے دست ابوبکر رضی اللہ عنہ
مین اور بعد اوسکے دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اونکے دست عثمان رضی اللہ عنہ مین تا آنکہ گر پڑی بیر اریس مین
کہ نام ایک چاہ کا ہے جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدید اور صفر اور نحاس کا مکروہ ہے۔ ولیکن خاتم ذہب پس صحیحین
مین بروایت براء بن عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آیا ہے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خاتم ذہب کو
اور تختم بخاتم عقیق پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تختم کرو بخاتم عقیق اور یہ بہی سرفراز ہے
بزینت اور نقش نگین آنحضرت صلی علیہ و آلہ وسلم محمد رسول اللہ تہا سطر اول مین محمد اور ثانی مین رسول اور ثالث مین
اللہ لیکن نہین کہا ہے صاحب مواہب نے اور لبس دو خاتم یا زیادہ مین کراہت ہے جیسا کہ قصد ہو وے اور صاحب مواہب
بہی کہتا ہے کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل مین لبس خاتم مین بہی اختلاف ہے بعضون نے اہل علم سے
مباح رکہا ہے بے کراہت اور بعض نے مکروہ رکہا ہے اگر بقصد زینت ہو وے اور بعض مکروہ رکہاین مگر صاحب سلطنت
اور خداوند حکم کو اور حدیث مین بہی ایسا ہی آیا ہے وصل بیان نعل شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
نعل اوسے کہین کہ ڈہانپے ساتہہ اوسکے قدم کو اور اگر ڈہانپا جاوے ساتہہ اوسکے قدم تا ٹخنہ تو وہ ہے و الا نعل۔
صحیح بخاری مین بروایت انس آیا ہے کہ نہین نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو قبال اور قبال زمام نعل ہے اور وہ
ایک دوال ہے کہ ہوتا ہے درمیان دو انگشت کے اور ترمذی شمائل مین روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دو قبال تہے
کہ دونون تہے شراک اونکے اور بعض نے علماء حدیث سے تمثال نعل شریف کو تالیف علیحدہ مین بیان کیا ہے اور فضل اور
نفع اور برکت اوسکی بہت لکہی ہے اور مواہب مین تجربہ اوسکا دفع وجع کے لیے ساتہہ رکہنی اوس تمثال کے موضع
وجع مین اور حصول امان کے یعنی نجات اور غلبہ عداوت سے اور حرز ہو شیطان مارد اور شر حاسد سے اور تیسیر طلق اور عور
کے ذکر کیا ہے اور قصائد اونکی مدح اور بیان فضائل مین انشا کیے ہین وصل بیان فراش مین۔ اور فراش آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیحین مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ کہا تہا فراش رسول خدا کہ خواب فرماتے تہے اوپر
اوسکے ایک چرم حشو پوست درخت خرما اور تہا کوفتہ اور رکہا ہے کہ لیٹتے تہے آنحضرت اوپر حصیر کے اور نہ تہا اوپر بدن مبارک
کی سوای ازار کہ اور نشان لگ گئی تہی حصیر کے پہلو مین اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک قوم ہی کہ دیے گئے شتاب اونکو

طیبات اونکے دنیا مین اور ہم وہ قوم ہین کہ دیر رکھے گئے طیبات ہماری آخرت مین **وصل** بیان نکاح اور جماع آنحضرت مین
ابن سعد نے طاؤس اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دیے گئے تھے آنحضرت قوت چالیس مرد کی جماع مین اور کہا ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے تزوج کرو اس لیے کہ افضل اس امت کا وہ کوئی ہے کہ زیادہ ہین نسا اوسکے اشارت ہے ساتھ ذات شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا عام ہووے۔ بروایت انس آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تفضیل دیا گیا
مین اوپر لوگون کے ساتھ چار خصلت کے سماحت اور شجاعت اور کثرت جماع اور شدت بطش کے رواہ الطبرانی پس معلوم ہوا
کہ قوت مباشرت نسا کمال انسان سے ہے اور تحقیق داود علیہ السلام کی ننانوے ازواج پس دوست رکھا ایک اور عورت کو
تا سو پوری ہوین اور سلیمان بن داود علیہما السلام طواف کرتے تھے اوپر نوسی نساء کے اور قوت جماعی کہ آنحضرت کو تھی داخل
معجزہ ہے کہ طواف کرتے تھے ایک شب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ یا نو تھین علی اختلاف الروایات اور بیان سے کوئی
تو ہم فضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر آنحضرت کے نکرے اسلیے کہ سلیمان علیہ السلام نبی ملک تھے اور دیا گیا تھا اونکو ملک کہ نہین دیا
بعد اوسکے کسیکو اور یہہ کثرت نساء اونکو معجزہ اوسکے تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اور فقر اختیار فرمایا
اور فوائد اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین عمدہ اونکا وجود تناسل اور بقا اور دوام نوع انسان جس مدت تک کہ خدا نے چاہا
ہو اور قضائے حاجت اور تحصیل لذت اور ذوق مباشرت اور منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتھ استفراغ اوسکے
اور حفظ صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے اور فوائد نکاح سے زیادہ تکلیف اوپر قیام حقوق النساء کے اور
صبر اونکی ایذا اور کج خلقی کے اوپر اور مذہب حنفی مین مطلق تزوج افضل ہے تجرد سے **وصل** نوم آنحضرت مین۔ نوم آنحضرت
اوپر قدر اعتدال کے تھا اور نہ فرماتے تھے نوم فوق قدر محتاج الیہ کی اور منع کرتے تھے نفس کو قدر محتاج الیہ سے اور رات مین کبھی
خواب فرماتے اور بعد ازان بیدار ہوتے اور مسواک کرتے اور وضو اور نماز ادا کرتے اور پھر خواب مین جاتے اور بیدار ہوتے اور
اور نماز ادا فرماتے چند بار شب مین ایسا ہی کرتے اور خواب اوپر پہلو داہنی کے فرماتے تھے اور احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ نوم چار نوع
ہے نوم اوپر ظہر کے عبرت پذیرون کے لیے کہ نظر کرتے ہین آسمان اور کواکب مین اور فکر کرتے ہین آیات اوسکی مین اور نوم
اوپر یمین کی متعبدون اور بیدار ہونیوالون کیلیے واسطے نماز شب کی اور نوم اوپر یسار کی راحت اختیار کرنیوالون کیلیے ساتھ ہضم طعام کی اور نوم
اوپر منہ کی یعنی اوندھا سونا نگون بختون اور بیخبرون کیلیے **قسم تیسری** ذکر وقائع سنوات ہجرت مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدا سے
تا مبادی مرض اور وفات تک جانا چاہیے کہ اتفاق ہے مدت اقامت آنحضرت مدینہ مین دس برس تھی اور علماء سیر نے وقائع اون دس کے ہر سال مین جو کہ وقوع پایا

بعد اوسکا ذکر کیا ہے **اول** وقایع بعد از قدوم شریف تاسیس مسجد قبا ہے کہ آنحضرت نے بدست مبارک اپنی کے اور خلفا نے سنگ رکھے ہیں **ثانی** وقایع سنہ اولی سے اسلام عبد اللہ بن سلام کا ہے کہ حبار یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا اور **ثالث** وقایع سنہ اولی سے بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی السرور تھا مکہ میں ساتھ پانچسو درہم اور دو شتر کے تا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اوسکے ماں ام ایمن کو مدینہ میں لاوین پس اس جماعت کو لائے اور عبد اللہ بن ابی بکر نے بھی عیال پدر اپنی کو اوٹھا کر ہمراہ انکے مدینہ میں لائے اور **رابع** وقایع اوسی سال سے بنا مسجد عظیم مدینہ ہے اور وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں علامت محراب کہ اب مساجد میں متعارف ہے نہ تھے ابتدا اوسکی وقت عمر بن عبد العزیز سے ہے کہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے امیر مدینہ تھا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تھا اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ مسجد میں ایک موضع مظلل تھا کہ وہاں پناہ پکڑتی تھے اور جائے بود و باش اپنی کرتے تھے وہ مساکین کہ خان و مان نرکھتے تھے اور اوسکو صفہ کہتے تھے اور اہل اوسکے کو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری میں بروایت ابی ہریرہ وہ ستر تن تھے کہ نہ تھی اوپر کسی ایک کے اونمیں سے ردا الا ازار یا گلیم کہ باندہا تھا اوپر گردن اپنی کے بعضون کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین پہنچتے تھے اور گاہی اہل صفہ چار سو تک پہنچتے تھے اور کبھی کم ہو جاتے تھی اور گاہی بیشتر اور وقایع اوسی سال سے تشریع اذان ہے اور ذکر اوسکا باب عبادات میں بتفصیل گذرا ہی حاجت اعادہ کی نہیں ہے اور بعض نے اوسکو وقایع سنہ ثانیہ سی رکہا ہے واللہ اعلم اور وقایع سنہ اولی ہجرت سے اسلام سلمان فارسی کا ہی کہ اصل اوسکی فارس ہرمزی سے ہے اور بعض نے اصفہان سے کہا ہے اور وقایع اوسی سال سے ہے باندہنا عقد مواخات کا درمیان مہاجرین اور انصار کے کہ تھے وہ ہر طایفہ سے پینتالیس اور ایک قول میں پچاس مہاجرین سے اور پچاس انصار سے اور یہ عقد مواخات بیشتر از نزول اس آیہ کے تھا واولی الارحام الخ اور بعد اوسکے منسوخ ہوا اور وقایع اوسی سال سے ہے زیادتی نماز حضرت میں اور سحری کرنا گرگ کا ساتھ شبان کے اور وقایع سنہ اولی سے ہے امر کرنا آنحضرت کا صحابہ کو ساتھ صوم یوم عاشورہ کے اور وقایع اوسی سال سے ہے وفات براء بن معرور کی اور وہ نقبی انصار سے ہے خزرجی سلمی اور موت اسعد بن زرارہ بھی اسی سال میں ہوئی ہے اور یہی اسی سال میں کلثوم بن الہدم نے کہ انصاری ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ مہاجرین سے ہے وفات پائی **ذکر وقایع سال دوم** اور منجملہ وقایع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اور ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح پانچ برس پہلے نبوت سے ہے اور شہر تزویج میں اختلاف ہے بعض کے

نزدیک رمضان اور بقول بعض رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض بعد از غزوہ احد کذا فی جامع الاصول اور سن شریف
حضرت فاطمہ رضی عنہا کا وقت تزویج مین بعض کے نزدیک سولہ برس کا اور ادر بقول بعض اٹھارہ برس اور بقول بعض [illegible] برس کا
اور تھے علی مرتضی رضی اللہ عنہ اکیس برس پانچ مہینہ کے اور حدیث مین آیا ہے کہ رنگ روے مبارک حضرت فاطمہ رض کا بسبب اکثر نشست
روبروے آتش اور پکانے روٹی اور جاروب خانہ اور طحن جو کے متغیر ہوا تھا اور دست مبارک متاثر اور جامہ متغیر چنانچہ علی مرتضی رض
ایک مرتبہ بطلب خادم پیش آنحضرت تشریف لیگئے پس آنحضرت نے فرمایا مین تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم کرتا ہون کہ جسوقت سوؤ تمکو
تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔ علی مرتضی رض کہتے ہین کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہین کیا مینے
اور نہ شب صفین مین۔ اور وقایع سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کی ہے بعد از تادی اٹھارہ مہینہ
کے قدوم آنحضرت سے مدینہ مین اور بھی اسی سنہ مین امر جہاد و قتال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتھ اوسکے
اور مجموع غزوات آنحضرت کہ خود بنفس نفیس باہر آئے ہین بقول صاحب مواہب ستائیس تھین اور صاحب روضۃ الاحباب
کے نزدیک ایک قول مین اکیس اور قول دوسرے مین چوبیس نقل کی ہین اور صحیح بخاری مین زید بن ارقم سے
روایت کیا ہے بدر اور احد اور احزاب اور بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور
طایف اور عدد سرایا کا سنتالیس تھا اور بعض نے چھپن کہا ہے اور صحیح بخاری مین بروایت ابن اسحق اول غزوہ آنحضرت ابوا
بعد از ان بواط بعد از ان عشیرہ اور روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے ابن عباس سے کہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سیاہ تھا اور لوا سفید اور بروایت ابن عدی مکتوب تھا اوسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بھی شہر ربیع الاول
سنہ دوم مین اوپر راس تیرہ مہینے کے ہجرت سے غزوہ بواط واقع ہوئی اور بعد از ان غزوہ عشیرہ اور روضۃ الاحباب
اور معارج النبوت مین مذکور ہے کہ اسی سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کنیت کیا ساتھ ابو تراب
کے اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم کے سہل بن سعدی سے اور طرح پر ہے اور بھی اسی سال مین کرز بن جابر فہری اوپر
شتر دون مدینہ کے کہ چراگاہ مین تھے اور وہان شتر آنحضرت کے بھی تھے آیا اور ہانک لے گیا اور بھی اسی سال مین سریہ
عبد اللہ بن جحش کہ پسر عمہ آنحضرت اور بھائی ام المؤمنین زینب رض بنت جحش کا تھا وقوع پایا اور اعظم وقایع کا سال دوم
مین ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر کبری اور بدر عظمی بھی کہین و حصل اور جب لشکر اسلام پہنچ آیا آنحضرت نے تسویہ صفوف کیا
اور فرمایا کہ جبتک مین نکہون حملہ اوپر اعدا کے نکرو۔ پس اول وہ کہ لشکر کفار سے باہر آئی عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن

عتبہ تھے اور مبارز طلب کیے اور لشکر اسلام سے بھی تین شخص نکلے عوف اور معاذ بیٹے حارث کے اور عبد اللہ بن رواحہ کفار نے
پوچھا تم کون لوگ ہو کہا ہم ایک قوم ہین انصار سے کہا ہمکو ساتھ تمہارے کچھہ کام نہین ہم ابناے اعمام اپنونکو طلب کرتے
ہین اور معوذ اور معاذ دونو بھائی تھے بیٹے عفرا کے ڈھونڈھتے تھے ابو جہل کو جب پایا اوسکو مانند دو چرغ کے
اپنی جگہہ سے کودی اور اوسکو ساتھ ضرب شمشیر کے مار ڈالا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ
الذی نصر عبدہ واعز دینہ یعنی جمیع ستایش اوس خدا کو جسنے فتحمند کیا اپنی بندی کو اور غالب کیا اپنی دین کو اور
فرمایا مات فرعون ہذہ الامۃ یعنی اور مرا فرعون اس امت کا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سجدہ شکر بجا لاے اور اسی جگہہ
سے ہے کہ بعضے فقہا قایل ہوئی ہین ساتھ استحباب سجدۂ شکر کے بحدوث نعمت متجددہ اور دفع بلیہ مکروہہ کے اور کہا بخاری
نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ مین اور مشقت اونکی دعا مین اوس جہت سے تھے کہ دیکہا مسلمانونکو خوض
کرتے تھے غمرات موت مین اور ملائکہ کہڑی ہین قتال مین چاہا کہ آپ بھی اجتہاد کرین جہاد مین اور جہاد اوپر دو نوع کے ہے
ایک جہاد بسیف اور ایک جہاد بدعا اور آیا ہے جسوقت کہ ملتقی ہوئین دونو جماعت لی آنحضرت نے ایک سنگریزون سے
اور ڈالا اوسکو اونکے موہون پر اور کہا شاہت الوجوہ یعنی زشت اور خراب ہوے موتہہ پس باقی نرہا کوئی مشرک
مگر وہ کہ آئے آنکہون اور ناک اونکی مین کچہہ اون سنگریزون سے اور موتہہ بانہزام رکہا **وصل** اوس اعظم فضایل
اور خصایص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اونکا ساتہہ مشرکین کے کہ اور غزوہ مین نہین واقع ہوا اور تفسیر قول
سبحانہ ویوم حنین مین لائے ہین کہ اختلاف ہے اوسمین کہ روز حنین مین قتال کیا ملائکہ نے یا نہین اور اس جگہہ دونو قول
ہین قول جمہور وہ ہے کہ نہین کیا ولیکن رد کرتی ہے اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح مین سعد بن ابی وقاص سے
کہ دیکہا جانب یمین اور شمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز احد دو مرد کہ کرتے تھے اور پہناوے تھے ثیاب سفید کہ نہین دیکہا
مینے اونکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچہے اس سے یعنی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو اور قتال کرتے تھے
اشد قتال اور مواہب مین ربیع بن انس سے لائے ہین کہ کہا مدد کی حق تعالی نے مسلمانونکو ساتہہ ہزار کے پہر ہوگئے تین ہزار
پہر ہوگئے پانچ ہزار اور کہا ہے کہ پہچانے جاتے تہے کشتگان ملائکہ ساتہہ آثار سیاہ کے اعناق اور بنان مین اور عدد مقتولون
بدر کے کفار سے ستر تھے اور ستر اور اسیر ہوئے اور مسلمانونسے چودہ مرد بدرجہ شہادت پہنچے چہہ مہاجرین اور آٹہہ
انصار سے چہہ خزرج اور دو اوس سے — **وصل** بیان ثبوت سماع اور علم وشعور موتی مین حدیث صحیح مسلم اور حدیث صحیح

اور شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین
متفق علیہ مین آیا ہے کہ میت سنتا ہے آواز کو وقت نعال مردم بوقت مراجعت اونکی دفن سے
کہا ہے کہ اکثر مشایخ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ میت نہین سنتی۔ اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ ناطق بسماع میت ہے قرع نعال مردم
ساتھہ اوسکے کہ یہہ مخصوص ہے بوقت رکہنے کے قبر مین مقدمہ سوال کے لیئے اور یہہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہے اور کوئی دلیل اوپر اوسکے
نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہے کہ یہہ حالت حاصل ہے میت کو قبر مین اور زندہ کرنا میت کو بوقت سوال ہے اور آگے اوس سے
زندہ کرنا مقدمہ سوال کے لیئے کیا معنی رکہے اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ نص ہے اوپر خلاف مذہب انکے۔ گاہی ساتھہ اوسکے
کہ یہہ مخصوص ہے آنحضرت او معجزہ ہے جیساکہ بروایت قتادہ لائے ہین کہ کہا حق تعالی نے زندہ کیا اونکو تا شنوادی اور نہین یہہ سخن
پیغمبر زیادت توبیخ اور حسرت اور ندامت کے لیئے اور پوشیدہ نہ ہے کہ حمل اوپر اوسکے مجرد احتمال اور تاویل ہے حمل اوس پر کرنا
چاہیے جبتک کہ تمام ہووے دلیل اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار عز و جل قادر ہے اوپر اوسکے اور سیت حواس ادراک
کے لیئے عادی ہے بدون اوسکے بہی ہو سکتا ہے اور قوی ترین شبہات منکرین سماع موتے کا یہہ دو آیتین ہین انک لا تسمع الموتی
یعنی بدرستی تو اے محمد نہین سنوا سکتا مردونکو و ما انت بمسمع من فی القبور یعنی نہین تو سنوانیوالا اونکا جو قبر و نمین ہین اور
معنی آیت کے وہ ہین کہ تو نہین سنوا سکتا بلکہ خدا سنواتا ہے اور مراد موتی اور من فی القبور سے کافر ہین اور مراد ساتھہ عدم
استماع کے عدم اجابت حق کو ساتھہ اوس دلیل کے کہ یہہ دونو آیتین نازل ہوئین ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کے اور نہ
قبول کرنا اونکا حق کو۔ یا مراد موتی موتی القلوب آیا ہی اور ساتھہ قبور کے جسد اونکے کہ اوسمین دلنا ے مردہ پڑے ہین اور
حاصل کلام اخبار اور آثار سماع موتی اور علم و شعور مین بہت ہین اور کوئی دلیل قاطع اوپر خلاف اوسکے ساتھہ ثبوت کے نہین پہونچی
اور کلام اس مقام مین شرح مشکوۃ شیخ مین باستیفا مذکور ہے چونکہ منظور بیان اب اختصار ہر جگہہ ہے اسلیئے زیادہ تحقیق نہین
کی جاتی وصل بیان اسیران بدر مین مروی ہے کہ جب اسیران بدر کو غل گردن اور زنجیر پا تو نمین آنحضرت پاس لائے
فرمایا کہ یہہ نہین چاہیے کہ مسلمان ہووین اور بہشت مین آوین ولیکن حق تعالی بزور رستہ بستہ اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت
مین داخل کرتا ہے اور ایسا ہی ہے حکم تکالیف شرعیہ کا کہ حق تعالی نے اپنی بندونکو تکلیف کی ہے اور مقید اوسکی ساتھہ کرکے
اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور در اسلام حضرت عباس ابن عبد المطلب مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین
کہ یہہ قدیم اسلام تہے لیکن پوشیدہ رکہتے تہے اور بعض کہتے ہین روز بدر اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے کہ پیشتر از
خیبر اسلام لائے تہے اور مخفی رکہتے تہے بروز فتح مکہ ظاہر کیا اور قصہ اسیران بدر کا غرائب قصص سے ہے کہ جب لائے

اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے اونکے باب مارنے اور فدیہ مین ساتہہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے مشورہ فرمایا اونہون نے کہا کہ فدیہ لیکر زندہ رکہنا چاہیے شاید کہ خداتعالی اونکو توفیق اسلام عطا فرماوے - اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے گردن اونکی کہ یہ ائمہ کفر ہین اور پیشوا کافرون کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بقول صدیق عمل فرمایا او ر جب فارغ ہوئے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اوائل مین شعبان سے بہیجا زید بن
حارثہ کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے اور پہنچا وہ وقت ضحی مین اوسوقت کہ فارغ ہوئے تہے دفن رقیہ بنت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے وہذا ہو الصحیح **وصل** احادیث فضل اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین ایک اونمین سے یہ حدیث ہے
کہ اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالے مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو چاہو پس تحقیق بخشا مینے تمکو اور ایک روایت
مین پس تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیے جنت او ر اس جگہہ ایک حکایت غریب ہے کہ عامہ ناس مین شہرت رکہتی ہے
اور وہ یہ ہے کہ جبال بدر مین ایک موضع ہے کہ سنی جاتی ہے اوس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ بادشاہون کے
ہان وقت فتح اور نصرت کے علامت ہے اور کہتی ہین کہ یہ نشان ہے کہ حق تعالے نے اوس وادی مین فتح اور نصرت مومنون کی
کہ فتح مبین اور نصر عزیز واقع ہے علامت چہوڑی ہے او ر شیخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہین کہ مین جب اوس مقام شریف مین
بزیارت عرصہ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنون کا ہے پہنچا مشاہدہ اوس جنگ اور حضور سید انام اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور
ارادہ دیکہنے اوس موضع اور سننے آواز کا کہ مشہور ہے دلمین آیا جماعہ اہل اوس وادی سے کہ وہان کہڑے تہے
حقیقت حال پوچہی کہا البتہ کبہی ہوتا ہے اور کبہی نہین او ر یہی وقایع سال دوم سے سریہ بن عدی بن خرشہ ہے کہ بہیجا ہے
اوسکو آنحضرت ؐ نے اوپر عصماء یہودیہ بنت مروان زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے تا قتل کرے اوسکو اور تہی وہ ملعونہ
ایک زن بیجا معارضت زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ عیب کرتی تہی اسلام او ر اہل اسلام کو او ر ہجو کرتی تہی اور
ایذا دیتی تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو او ر اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے واقع ہوا
اور قرقرہ بفتح قافین نام زمین املس واسطہ کا ہے او ر کدر بضم کاف اور سکون دال مہملہ ایک نوع ہے طیر سے کہ اوسکی
رنگ مین ایک تیرگی ہے او ر بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم مین رکہا ہے - بعد ازان غزوہ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے
یہود مدینہ سے کہ خاص اونمین شجاعت اور صبر تہا اور یہ غزوہ نصف شوال مین اوپر راس بیس شہر کے ہجرت سے بعد واقعہ
بدر کے ہوا تہا او ر یہی اسی سال عید الضحی مین امیہ بن الصلت شاعر کہ جاہلیت مین باحساس فضائل کے اپنے ہوا امی نبوت

اور رسالت سر مین رکھتا تہا اور جب خبر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی بعلت حسد اور سابقہ شقاوت ازلی کے گرفتار نکال غران
ہوا۔ بعد ازان پانچوین ذیحجہ مین اور محمد بن اسحاق نے کہا صفر مین غزوہ سویق واقع ہوئی **وقایع سال سیوم از ہجرت**
اس سال مین غزوہ غطفان اور اسکو غزوہ آمر بفتح ہمزہ اور میم کے بہی کہین اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون نون
نام کیا اور وہ ناحیہ نجد مین بارہوین شب مین کہ گذری تہی ربیع الاول مین واقع ہوے اور ایک وقایع سنہ ثالثہ ہجرت سی
قتل کعب بن اشرف یہودی کا ہے کہ چودہوین شب مین ربیع الاول سے واقع ہوا اور اسکو مواہب مین سریہ محمد بن مسلمہ نام
کیا ہے اور بہی اسی سال مین غزوہ نجران تہے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بہی کہتے ہین ناحیہ فرع سے بفتح الفا و
الراء اور بہی اسی سال مین سریہ قردہ بفتح قاف و راء اور بعض نے بکسر قاف اور سکون راء بہی کہا ہے نام ایک آب کا ہے
آبون نجد سے وقوع پایا اور بہی اسی سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل ابو رافع تاجر حجاز کا تہا اور روضۃ الاحباب
مین کہتا ہے کہ بقولی قتل اوسکا سال چہارم مین ہے اور بقولی سال پنجم مین اور بقولی سال ششم مین واقع ہوا اور مین نصف شہر رمضان
مین سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و فلذہ بتول ریحان مسموم اور امام مسموم نور دیدہ مصطفے امام حسن مجتبی متولد ہوے اور
احوال اس اہلبیت طہارت کا مفصل محل اپنی مین مسطور ہوویگا انشاء اللہ تعالے اور بہی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اوسکی ہمشیرہ کے
کہ رقیہ تہے اور بغزوہ بدر مین وفات پائی تہی ساتہہ عثمان بن عفان کے تزوج فرمایا اور اوسی سال مین رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب خزیمہ کو عقد نکاح اپنی مین لائے اور
تفصیل اس احوال کی اوسکے محل مین مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی اور بہی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوئی
شوال مین گیارہوین شب یا ساتوین شب کہ گذری تہی اوس سے اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے اور منقول
مالک سے وہ ہے کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور بہی اونہین سے منقول ہے کہ اوپر راس اکتیس شہر کے ہجرت سے
اور اعدا اور افراد لشکر کے ہزار مرد تہے اور ایک روایت مین نو سو اور سعدین یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
دو تو زرہ پہنی ہوئی آگے آگے آنحضرت کے جاتے تہے وصل جب لشکر اسلام احد مین پہنچا تبہین نے صف باندہی مسلمانون نے
بیچ احد مین اور اون شورپشتون نے شورستان مین کہ وہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ کو
راست فرماتے تہے اور ایسا کیا کہ احد پیٹہہ پیچہے اور مدینہ مقابل مونہہ کے آیا اور مشرکون نے بہی اپنی صفین آراستہ کین
خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ بن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلب مین متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو

اور ایک روایت مین عمرو بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر رخنہ کوہ کے رکھا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو اوپر تیر اندازون کے امیر کیا اور لوا طلحہ بن عثمان کو دیا القصہ مسلمان اوپر لشکر کفار ناہنجار کے غالب آئے اور کفار نے مونہہ بہزیمت رکھا فتح اور نصرت بجانب اسلام اور ہزیمت وخیبت بجانب کفار بد کار مقرر ہوئی اور غرایب روایات سے ہے کہ معارج النبوت مین لایا ہے کہ آواز شیطان کی کہ بقتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا تھا مدینہ مین پہنچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑین اور روتی تہین اور ایسی ہے زنان ہاشمیہ بہی روتی تہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زہرا رضی اللہ عنہا پیچہے سننے اس آواز کے مدینہ سے احد مین تشریف لے گئین جیساکہ ذکر شریف اونکے مین اوس جگہہ آویگا اور نہ حاضر ہونا عثمان رضی اللہ عنہ کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری مین آیا ہے اور غایب رہنا اونکا جنگ بدر ستی اور حاضر نہونا اور تخلف بیعۃ الرضوان سے کہ سایل نے ابن عمر سے سوال کیا تہا پس کہا ابن عمر نے آ یا خبر دون مین اور بیان کرون تجہسے وہ جو پوچہا تو نے صحابہ اوسوقت مین چار قسم ہوئی ایک جماعت نے جنگ کی اور شہید ہوئے اور ایک گروہ بہاگ کر زوایا اور شعاب جبل مین مختفی ہوئے اور بعض نے شہر مین جاکر قرار پکڑا اور عثمان بن عفان از انجملہ تہے اور بعد اتمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نائرہ جنگ کے خدمت مین حضرت کی مراجعت کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہو کر رقم عفو و مغفرت ناصیہ حال اور نامہ اعمال اونکے پر کہینچے ان الذین تولوا منکم الی آخرہ یعنی جن لوگون نے روگردانی اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز قتال کے قایم رہے پس قرار عثمان مین روز احد کے گواہی دیتا ہو نہین کہ خدا نے اوسے عفو کیا اور تخلف اونکا بدر سے بجہت بیمار ہونے صاجزادی آنحضرت کے کہ اونکی تزوج مین تہین اور چہوڑا حضرت نے اونکو بیمار داری صاجزادی کی مین اور فرمایا تمکو اجر اوس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر مین اور سہم اوسکا اور غیبت اونکی بیعۃ الرضوان سے پس اوس جہت سے بہیجا اونکو آنحضرت صلعم نے نزدیک اہل مکہ کے تاکہین اونکو کہ حضرت معتمر آئے ہین نہ محارب اور تہی بیعۃ الرضوان بعد جانے عثمان کے طرف مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نے دست راست اپنا اور مارا اوپر دست چپ کے اور فرمایا یہہ دست عثمان کا ہے

وصل بیان شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مین اور قصہ قتل حمزہ بن عبد المطلب مجملا اسطرح پر ہے کہ وحشی بکینہ طعیمہ بن عدی طرف احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جاتا تہا ہند بنت عتبہ زن ابو سفیان مادر معاویہ نے راہ مین وحشی سے ملاقات کی اور اوسکو تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر مارا ہے وحشی کہتا ہے اتفاقا جنگگاہ مین حمزہ کو دیکہا سینے کہ مانند شیر مست کے درمیان قوم کے اگر صفوف لشکر قریش کو زیر وزبر کرتے تہے ناگاہ سباع بن عبد العزی

خزاعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ باہر آئی اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ متواری تہا کمین مین
جب حمزہ میرے پاس تہا فلانہ آے حربہ اپنی کو اونکی طرف ڈالا مینے پس راہ مین گرے اور ایک جماعت اونکی یارون سے
اوپر سر اونکے آئی اور کہا یا عماہ جواب نہ سنا جانا مینے کہ آخر ہوے صبر کیا مینے تا لوگ اونکے سر سے دور ہوئے پس گیا مین
اور حربہ اپنی کو اوٹہا کر شکم اونکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر ہند پاس لیگیا مین اونہون نے اوسکو چبا کر پہینک دیا **وصل** اور جماعت
نے بہی اس غزوہ مین کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجا لاے بعضے بشرف شہادت پہنچے اور بعضی باقی رہے رضی اللہ عنہم
اور روایت ہے قیس سے کہ اوسنے اپنی باپ سعد سے روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے سنا مینے کہ روز احد مین فرمایا
سولہ ضرب مجہی پہنچین چار ضرب مین اونمین سے اوپر زمین کے گرا مین اور ہر بار کہ گرتا تہا مین ایک مرد خوبرو اور خوشبو میری بازو پکڑکر
اور مجہے قائم کرتا تہا اور کہتا تہا متوجہ اوپر کفار کے ہو کہ طاعت خدا اور رسول اوسی مین ہے تو اور وہ دونو تجہسے راضی ہین بعد از فراغ
جنگ مینے حضرت رسالت سے عرض کیا آن سرور نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تہے **اور** طلحہ رضی اللہ عنہ سے بہی روز احد مین
بہت دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوے **اور** ایک دلاورون اور جان بازون درگاہ سے
حنظلۃ الغسیل تہا کہ اوسکو غسیل الملائکہ بہی کہتے ہین اور وہ مدینہ مین تہا اور اوسی رات کدخدا ہوا تہا اور ہمراہ اپنی بی بی کے
سویا تہا اور صباح غسل جنابت کرتا تہا اور ایک جانب سر اپنی سے دہوئی تہی کہ ناگاہ سنا کہ وقت نے اوپر اصحاب کی تنگی کی
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ غیب سے آواز آئی اوسی حالت جنابت مین بیتاب ہوا اور احد مین آیا اور محاربہ
اور بہت کفار کو دوزخ مین پہنچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکہا کہ ملائک اوسکو غسل دیتی ہین **وصل** اور ایک
وقائع صعبہ احد سے شہادت مصعب بن عمیر کی ہے **اور** مصعب بن عمیر اجلہ اصحاب اور فضلا اونکے سے ہین **اور**
ایک ہژبران میدان جلالت اور سپہ سالاران معرکہ سے وہب بن قابوس مزنی اور برادرزادہ اوسکا حارث بن عقبہ
بن قابوس تہے **وصل** مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کی یہہ تہی کہ مرقوم ہوئی لیکن بعض نسا مومنات نے
کہ ہمراہ تہین اور خدمت غزات کرتی تہین اور پانی اونکو پہنچاتی تہین جہاد اور قتال کیا چنانچہ نسیبہ بنت کعب کہ شیرزن تہی
پہہ دل اور ہر ہر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنی زید بن عاصم اور دو بیٹون اپنی عمارا اور عبد اللہ کے کہ اہتمام تمام کیا
اور کہین کہ نسیبہ معرکہ مسیلمہ کذاب مین بہی حاضر تہی **وصل** محاربہ اصحاب اور قتال اونکا ساتہ کفار کے اس غزوہ مین
اور مارنا اور ماری جانا اور جان فدائی آنحضرت کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اوس سے ہین جو مذکور ہوا **اور**

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جو خون روی پر انوار سید ابرار سے روان ہوتا تھا میرا پدر مالک بن سنان
موہنہ اپنی کو اوس موضع پر رکھکر چوستے تھے اور نگل جاتے تھے پس لوگون نے اوسمین تکلم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی
مساس کرے میری خون تک تو نہ پہنچی اوسکو آتش دوزخ اور روضۃ الاحباب مین شیخ ابن حجر سے نقل ہے کہ شرح صحیح بخاری مین
کہا ہے کہ عبد الرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت کرتا ہے کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کی مارین اور
حق تعالی نے سب کے شر سے آنحضرت کو نگاہ رکھا اور عبد الرحمن بن حمید اسدی نے بھی بقصد آنحضرت گھوڑا دوڑایا تھا
ابو دجانہ نے ساتھ ایک ضرب شمشیر کے اوسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن شہاب کی
معلوم نہین کہ ہلاکت اونکی کب اور کہان ہوئی اور معارج النبوۃ مین علی الاجمال کہا ہے کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم بھی
اوسی سال مین باقبح وجوہ ہلاک ہوئی ۔ وصل لائے ہین کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بامداد طلحہ اور
علی کے اوس مغاک سے باہر آئی اور اصحاب نے جانا کہ وہ سرور سلامتند ہین ہمراہ یارون کے متوجہ احد کے ہوے
اور چاہا کہ اوپر قلہ کوہ کے چڑہین بجہت ضعف کے کہ بسبب جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات مین عارض ہوا تھا
میسر نہوا ابی سفیان نے ساتھ ایک جماعت کے مشرکون سے چاہا کہ دوسری طرف اوپر کوہ کے جاکر اوپر اونکی مستعلی
ہووین اور نچہوڑین کہ یہہ شعب مین آوین آنحضرت نے دست بدعا اوٹھایا اور فرمایا اے خدا تعالی مت چہوڑ کہ یہہ مجہتک
اپنی سعی بیشتر جا سکین القصہ اون نامردون نے اکثر کشتونکو اہل اسلام سے مثلہ کیا اور شکم اونکے شگافتہ کیے
اور جگر اونکے باہر لائے اور گوش وبینی شہدا کی کاٹ کر رشتون مین کھینچی الا حنظلہ غسیل الملائکہ کہ اوسکو مثلہ نکیا بسبب اوسکے
کہ وہ بیٹا ابو عامر راہب کا اوسکو ابو عامر فاسق کہتی تھے تھا اور ساتھ مشرکین کے آیا تھا اور اول اوس سیکا کہ
اوپر لشکر اسلام کے تاخت لایا وہ تھا لعنۃ اللہ علیہ ۔ وصل اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے بازگشت کی خاطر اصحاب مین
دغدغہ نے راہ پائی کہ مبادا عزیمت مدینہ کرین اور غارت وتاراج ہو قوع آوے اسلیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا
تا عقب مخالفین کے جاوین اور تحقیق اس خبر کی کرین پس حضرت امیر المومنین بموجب فرمودہ سید المرسلین خبر لائے
کہ مشرکین مکہ کو گئے اور نماز ادا کرتے مین اوپر شہدا احد کے روایت مین آیا ہے کہ بعض اہل حدیث اور سیر سے
اوپر اوسکے ہین کہ آنحضرت نے اول اوپر حضرت حمزہ نماز پڑہی بعد ازان جسکا جنازہ لاتے تھے آگے حمزہ کے
رکہتے تھے اور نماز پڑہتے تھے تا ستر نماز مین اوپر حضرت حمزہ کے پڑہی گئین اور یہہ بحث بطول وتفصیل شرح سفر السعادۃ مین

بیان کیا گیا ہے وہان چاہیے دیکھنا۔ اور بصحت پہنچا ہے کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمانون سے مقتول ہوے چار تن مہاجرین سے اور چہاسٹھ ۶۶ انصار سے اور لشکر کفار سے قریب بتیس ۳۲ کے واصل جہنم ہوئے **وصل** اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہے **او**ر روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ حق تعالی اوپر شہدا کے تجلی کرے اور کہے کہ طلب کرو اے شہیدون اور اے جان بازو مجہسے جو کچہ چاہو کہین اے پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین ہماری اجسام مین ہمارے دوبارہ لاوے تو اور ہمکو دنیا مین بہیجے تا تیری رضا مین بار دومری شہید ہووین ہم فرمان الہی آوے کہ ہم جسکی روح قبض کرین دوبارہ دنیا مین اوسکو نہ بہیجین **او**ر ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن زیارت قبور شہدائے احد فرمائی اور کہا ای خدا بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہے کہ یہ جماعت طلب رضا تیری مین شہید ہوئی ہے **او**ر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال زیارت شہدائے احد جاتے تھے۔ اور بعد حضرت کے ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض بہی سبیل سلوک رکہتے تھے **او**ر اخبار و آثار فضل شہدائے احد مین بہت وارد ہین لائے ہین کہ بعد چہیالیس ۴۶ برس کے کشف قبور بعض شہدائی احد کا بکدام ضرورت شرعیہ واقع ہوا ویسے ہی ترو تازہ مثل غنچہ کا گل اپنے اکفان مین تہے کہ گویا آج ہی دفن ہوے ہین **او**ر لائے ہین کہ جب ابو سفیان اور مشرکین نے حرب احد سے طرف مکہ کے مراجعت کی بیرنے اپنی سے نادم اور پشیمان ہوے اور کہا زحمت کہینچی ہمنے اور لشکر جمع کیا ہمنے اور وہ مین عظیم لشکر محمد مین ڈالا ہمنے اور خیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہمنے اور ہنوز لکار تمام پہرے ہم مصلحت وہ ہے کہ پہر ہم اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم بعد ازان بکہ مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اس باب مین موافق ابی سفیان کے تہا **وقایع سال چہارم** اور ماہ صفر مین اوپر راس چھتیس ۳۶ مہینے کے ہجرت سے جو واقعہ ہوا سریہ رجیع ہے **او**ر اسی قضیہ مین حدیث عضل اور قارہ کہ نام دو بطن قبیلہ کا ہے۔ اور حدیث صحیح بخاری مین آیا ہے کہ خبیب کو جسوقت کہ محبوس تہا دیکہا کہ خوشہ انگور رکہا ہے اور تہا مکہ مین اوسوقت کوئی میوہ اور تازہ بستہ بند یدپس نہ تہا وہ مگر رزق کہ روزی گردانا اوسکو حق سبحانہ نے اور جب منقضی ہوئی اشہر حرم اوسوقت تنعیم مین خبیب اور زید کو اوپر دار کے کہینچا اور خبیب نے اوس حال مین قریش سے التماس کیا کہ تا دو رکعت نماز ادا کرے حق تعالی نے اونکے دلمین ڈالا کہ التماس اوسکی کو مبذول رکہا اور یہ سنت درمیان مقتولون کے خبیب سے یادگار ہے۔ اور اوپر راس پینتیس مہینے کے ہجرت سے سریہ ابو سلمہ عبد اللہ بن اسد مخزومی وقوع مین آیا کہ اوسکو ساتہ

ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابوعبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور اسید بن حضیر اور ارقم بن ابی ارقم وغیرہ
او نمین تھے اونپر بہیجا اسکو بہیجا اور یہی اوپر اس سنہ ۳ شہر کے عبداللہ بن انیس کو بہیجا تا سفیان بن خالد ہذلی کو کہ ساکن عرنہ تہا قتل کرے اور ساحت دین اسلام کو شر اور فساد اوسکے سے پاک کرے اور یہی ماہ صفر مین اوپر اس سنہ ۴ کے
بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ ہی کہ اوسکو سریۃ المنذر بن عمرو اور سریۃ القرا بہی کہین اور بیر معونہ
ایک موضع ہے بلاد ہذیل مین درمیان مکہ اور عسفان کے اور یہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتھ جماعت کے کبار صحابہ سے مثل ابوبکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر
اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتھ ایک تقریب کے کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہے منازل یہود بنی النضیر مین
تشریف لائے اور یہہ ایک قبیلہ بڑا ہے قبایل یہود سے اور لائے ہین کہ خیمہ آنحضرت فضائی بنی حطمہ مین قایم کیا تہا
غزورا کہ ایک تیرانداز ون یہود سے تہا تیر پہینکتا تہا ایک تیر خیمہ آنحضرت مین پہنچا وہان سے خیمہ کو دوسری جگہہ استادہ کیا
حضرت علی ع اوسکی کہات مین تہے ناگاہ دیکہا کہ شمشیر برہنہ ہاتہ مین ساتہ نو مرد اور کے باہر آیا علی مرتضی نے اوپر اوسکے
حملہ کیا اور سر اوسکا تن پلید اوسکے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے لائے پس آنحضرت نے ابودجانہ اور سہل کو ساتہ
آٹہ نفر اور کے مصحوب علی مرتضی کے کیا اوس جماعت کو کہ ہمراہ غزورا کے تہی سبکو قتل کیا اور سر اونکی حضرت کے
حضور لائے اور آنحضرت نے پندرہ رات دن اوس جماعت کو محاصرہ مین رکہا اور ابن ابی منافق اور قبایل
اور کو بہی فریادرس بنو النضیر کے ہوئے پس آنحضرت نے ابوسلامی مانتے اور عبداللہ بن سلام کو امر فرمایا تا
نخلستان یہود کو قطع کرین۔ القصہ حق تعالی نے خوف دلین بنی النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر اونکے غلبہ پایا
کہ کسیکو اپنی طرف سے بخدمت مقدسہ حضرت نبویہ مین بہیجا کہ ہمکو چہوڑ دو تا نکل جاوین ہم اور یاد ون وادی غربت مین
رکہین ہم آنحضرت نے فرمایا کہ اسلحہ اپنی تمامہا چہوڑ جاؤ اور بمقدار کہ اموال تمہارے چارپائی اوٹہا سکین لیجاؤ وہ لوگ
بضرورت واضطرار اس بات پر راضی ہوے اور اپنی گہر اپنے ہاتہ سے برباد اور خراب کیے اور کہین کہ اسلحہ بنی النضیر
پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس شمشیر تہی اور یہی اسی سال مین وفات عبداللہ پسر عثمان بن عفان سبط رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم واقع ہوئی۔ کہین ایک خروس نے منقار اونکی آنکہ مین ماری اوس سبب سے بیمار ہوئی اور دار دنیا سے
رحلت کی اور یہی اسی سال مین ام سلمہ کو تزوج فرمایا اور شوہر اونکا کہ ابوسلمہ بن الاسد مخزومی تہا اوسنے وفات پائی

اور بھی اسی سال مین زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سے تھین وفات پائی اور بھی اسی سال مین فاطمہ بنت اسد
بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور بھی اسی سال مین چوتھی شعبان کو ریحان رسول مقبول
اور نور دیدہ بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسین رضی متولد ہوئے اور حاملہ ہوئی تھین فاطمہ زہرا ساتھ امام حسین کے بعد از ولادت
امام حسن رض کے ساتھ پچاس شب کے اور نہ تھا حضرت فاطمہ زہرا کو وہ جو ہوتا ہے عورتونکو حیض و نفاس سے اور اسلیے
تسمیہ کیا گیا ہے اونکو ساتھ حورا کی جنت کے اور بھی اسی سال مین غزوہ بدر موعد واقع ہوئی اور اوسکو بدر صغری بھی کہتے ہین
اور بھی اسی سال مین ایک مرد یہودی نے ساتھ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرت نے بحکم شریعت محمدیہ حکم برجم دونو کے
فرمایا اور اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت کو امر بتعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن مین
اوسکو سیکھ لیا کذا فی روضۃ الاحباب اور بھی اسی سال مین واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ بنی ظفر سے تھا کہ ایک زرہ خانہ
قتادہ بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ اوسکا تھا چرائی اور انبان مین لایا اور آرد فی راہ رخنون سے کہ انبان مین تھی گرتا گیا
پس ڈرا کہ حال ظاہر ہووے اوسکو گھر مین زید بن السمین یہودی کے ڈالدیا اور بھی اسی سال مین بقول مشہور اور ایک
قول کے موافق سال ششم مین اور مطابق ایک قول کے ہشتم مین اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی

وقائع سال پنجم اس سال مین زینب بنت جحش کو بحکم آلہی نکاح مین لائے اور روز زفاف اونکے آیہ حجاب بقول
اہل سیر نازل ہوئی اور اسی سال مین غزوہ مریسیع[سلہ] واقع ہوئی — اور یہ نام ایک آب کا ہی خاص بنی خزاعہ کے لیے اور
اوسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہین اور یہ لقب ایک مرد کا ہے کہ نام اوس کا جذیمہ بن سعد بن عمرو ہی ایک بطن بنی خزاعہ سے
اور سلق آواز سخت کو کہتے ہین اور وقوع اس غزوہ کا روز دوشنبہ بعد از دو شب کے کہ گذری تھین شعبان سنہ خمس سے
اور ابن اسحاق نے سنہ ستہ اور موسی بن عقبہ نے سنہ اربع لکھا اور لکھا کہ یہ سہو انکی قلم کی ہے کہ بجائی خمس کے
اربع لکھا اور مختار وہ ہے کہ سنہ خمس مین ہوا اور بھی اسی سال مین نازل ہوئی آیہ تیمم اور بھی اسی غزوہ بنی المصطلق مین
جو مسلمان عورتونکی بندی لیگئی اور شہوت نے اوپر اونکے غلبہ کیا اور غربت نے اشتداد پایا بطریق ملک یمین بغیر توجہی
حضرت کے تصرف بعزل کرتے تہے پس سوال کیا آنحضرت سے کہ آیا عزل جایز ہے یا نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا کہ تم عزل کرو یا نکرو جو کہ پیدا ہونے والا ہے ہوگا اور اسی جگہ سے اباحت اور حرمت دونو مفہوم ہوتی ہین
اور مذہب فقہا نے یون قرار پایا ہے کہ عزل امۃ مین جایز ہے اور حرہ مین جائز نہین مگر باذن اوسکے اور جاریہ غیر مین

کہ مشکو حہ کسیکی ہو جایز نہین الا باذن مولی اور بہی اسی سال مین قصہ افک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا
اور افک بکسر او رفتح بمعنی کذب کے ہے اور عزیب وہ ہے کہ مسلمانونسے بہی چند آدمی ساتھ اہل افک کے شریک ہوے
اور اس ورطہ مین پڑے مثل حسان بن ثابت اور مسطح اور مسطح بن اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ ابو بکر صدیق کا تہا اور
حمنہ بیٹی جحش خواہر زینب بنت جحش کی کہ امہات مومنین سے ہے اور بعضی اور لوگ کہ نام اونکے مذکور نہین اور عروہ
کہ راوی اس حدیث کا ہے کہتا ہے کہ مجہی علم نہین اونکے نامونکا بجز اسکے کہ سب عصبہ تہی اور مروی ہے کہ جب آیات
برات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی - قاذفون کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہی ہر ایک کو اون چار سے
مارے اور بہی اسی سال مین ہجرت سے غزوہ خندق سنہ وقوع پایا اور غزوہ خندق اسلیے کہین کہ اس غزوہ مین ایک
خندق کہودی تہی گرد مدینہ مطہرہ کے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہے کہ سنہ رابعہ مین وقوع ہوا اور
یہی جو مدار سنوات کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکہا ہے سنہ خامس مین ذکر کیا ہے القصہ محاربات اور مقاتلات
میان دو لشکر کے واقع ہوئے خصوصاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اس غزا مین مبارزات حد قیاس عقل سے زیادہ
وقوع مین آئے اور بہی اسی سال مین متصل واقعہ خندق کے غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ عظیمہ تہا یہود عدیل بنی النضیر سے کہ اونکو
اجلا فرمایا تہا واقع ہوئی اور وقایع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی نے ساتھ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ سے خدمت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور بدولت اسلام مستسعد ہوئے پس آنحضرت صلعم نے اون سبکو فرمایا اپنی منازل
مین جاؤ جہان تم رہو گے مہاجرین مین داخل ہو اور اسی سال مین خسوف واقع ہوا کہ یہودان مدینہ کہتی تہے کہ اوپر ماہ کے
سحر کیا ہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز خسوف ادا کرتے تہے تا ماہ منجلی ہوا اور بہی اسی سال مین غزوہ دومۃ الجندل
واقع ہوا اور دومہ نام ایک کوہ کا ہے کہ وہان سے کوفہ تک دس مرحلہ ہے اور دمشق تک بہی دس مرحلہ کذا قیل اور بعض نے کہا ہے
کہ دومۃ الجندل ایک قلعہ ہے کہ اساس اوسکا اوپر سنگ کی رکہا ہے اور محصول اوس موضع کا خرما اور جو ہی اور مواہب مین لکہا ہے کہ ایک شہر ہے
کہ میان اوسکے اور دمشق کے مسافت پانچ شب کی ہے اور بعد اوسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ شب اور تسمیہ اوسکا ساتہہ اس نام کے
ساتہہ دومی بن اسمعیل کے سبب ہے کہ نزول کیا تہا اس جگہہ اور بہی اسی سال ماہ ذیحجہ مین سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تہا اور
معارج النبوۃ مین لایا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بہیجا تہا اور
زاد اونکا اوس سفر مین خرما تہا اور روضۃ الاحباب مین ذکر اس سریہ کا پایا نہین جاتا ہان اواخر سال ششم مین سریہ

محمد بن سلم مین لایا ہے اور اس قدر کہا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ چالیس مرد کے کشتن گاہ
اونکی مین بہیجا تہا اوس جماعت سے انتقام کہینچا۔ **وقایع سال ششم** اس سال مین بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا اور ایک
جماعت علما کا یہہ قول ہے کہ فرضیت حج اسلام کی سال نہم مین ہے اور بہی اسی سال مین بقول جمہور مورخین اور اہل سیر کے
غزوہ ذات الرقاع واقع ہوئی اور ابن اسحاق کے نزدیک سنہ رابع مین ہے بعد از واقعہ بنی النضیر کے اور نزدیک ابن سعد
اور ابن حبان کے سنہ خامسہ مین اور بخاری نے اوسکو بعد از خیبر کہا ہے اور بہی اسی سال مین غزوہ بنو لحیان واقع ہوا
ربیع الاول مین اور ابن اسحاق کے نزدیک جمادی الاول مین اوپر راس چھ مہینہ کے قریظہ سے اور ابن حزم نے کہا ہی
کہ صحیح وہ ہے کہ سنہ خمس مین وقوع پایا اور بہی اسی سال مین محمد بن مسلمہ کو ساتھ تیس سوار کے ربیع الاول مین اوپر
سر ایک جماعت کے بنی کلاب سے موضع ضریہ مین کہ درمیان اوسکے اور مدینہ کے چوبیس میل ہے بہیجا اور بہی اسی سال
مین غزوہ قرد کہ نام ایک آب کا ہے اوپر مسافت ایک برید کے مدینہ سے اور اوسکو غزوہ غابہ بہی کہین نام ایک موضع کا
ہے اور غابہ اصل مین معنی بیشہ ہے وقوع پایا اور وقوع اس غزوہ کا پیش از حدیبیہ ہے باتفاق اہل سیر کے اور
بہی اسی سال مین عکاشہ بن محصن اسدی کو ساتھ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد سے بہیجا ایک موضع مین
کہ اوسکو غمر کہین اور اسی سال مین بار دوسرے زید بن حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر چار میل کے مدینہ سے تہا جمادی الاول مین ساتہ
ستر سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے کہ شام سے آتی ستے بہیجا پس آئی اور لیا جو کچھ کہ اونکے پاس تہا اور اسی سال
زید بن حارثہ کو رمضان مین وادی القری مین بہیجا۔ ایک سریہ زید بن حارثہ کو رمضان مین طرف ام قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ
بن زید فزاریہ کے کہ ناحیہ ام القری مین تہا اوپر مسافت سات شب کے مدینہ سے بہیجا اور دوسرے سریہ زید بن حارثہ کو طرف
طرف کی اور یہ ایک آب ہی اوپر چھتیس میل کے مدینہ سے بہیجا اور دوسرے سریہ زید طرف حسمی کے نزدیک وادی القری کے
اور تہا جمادی الآخر مین۔ پہر سریہ زید کو طرف وادی القری کے رجب مین اور بہی اسی سال مین عبد الرحمن بن عوف کو
قبیلہ بنی کعب مین ایک موضع مین کہ اوسکو دومۃ الجندل کہین بہیجا اور اسی سال مین حضرت علی بن ابیطالب کو قبیلہ
بنی سعد بن ابی بکر مین ساتہ سو مرد کے موضع فدک مین بہیجا اور اسی سال مین قضیہ عکل اور عرینہ واقع ہوا اور اوسکو
سریہ کرز بن جابر فہری بہی کہین اور فتح الباری مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہے کہ عرینہ اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہے
اور یہہ گمان اوسکا غلط ہے۔ بلکہ دو قبیلہ ہین متغایر عکل عدنان سے ہے اور عرینہ قحطان سے اور ایک وقایع

اس سال مین سریۂ عبد اللہ بن رواحہ ہے طرف اسیر بن زارم یہودی کے خیبر مین اور وقایع اس سال سے بہیجنا عمرو بن امیہ الضمری کا تہا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسی سال مین روز دوشنبہ غرہ ذیقعدہ سنہ ستہ مین ہجرت سے بقصد عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے اوپر نو میل کے مکہ سے اور وہ جامع ہے میان حل اور حرم کے وصل جب دریافت کیا منشیٔ کین قریش نے کہ آنحضرت اوپر نگاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ اور رفع اور قلع اونکے متوجہ ہین مغرور ہوئے اوپر اوپر جہل اور سفاہت اور بدخوئی اور بدبختی اپنی کے قایم ہوکر بنیاد تمرد اور سرکشی کی محکم کی اور لوگونکو اثبات مدعی اپنی کے لیے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لائے اول بدیل بن ورقا خزاعی ساتھ ایک جماعت کے قبیلے سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصون اور محبون درگاہ نبوت رہی تہے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہنچاتی تہے اور اس بدیل بن ورقا نے اوسوقت مین سلک اہل اسلام مین انتظام نپایا تہا اور بعضون نے اوسکو صحابی متقدم الاسلام مین لکہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام لایا وہ اور بیٹی اوسکے عبد اللہ اور حکیم بن حزام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اوسکا حنین اور طایف اور تبوک مین اور مارا گیا عہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعض نے کہا ہے کہ مارا گیا روز صفین اور لائے ہین کہ جب جانب قریش سے لوگ آئے اور سعی اونکی نے رفع قساوت قریش اور شدت ان اشقیا مین سود نکیا آنحضرت نے بہی چاہا کہ کسیکو بہیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بہیجا کہ نام اوسکا خراش بن امیہ کعبی خزاعی تہا اور اوسکو سواری کے لیے ایک شتر دیا تہا تا اونکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت کا بزیارت کعبہ اور ادائے عمرہ کے ہے نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہنچا اونہون نے اوسکے شتر کو پی کیا اور اوپر اوسکے قتل کی ایک جہت ہوئے اوسکی قوم کہ مکہ مین تہی حمایت کی اور نجات او خلاص دیکر طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہیجا اور روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ اون پچاس مرد کو کہ قریش سے کہ محمد بن سلمہ لایا تہا آنحضرت نے اوسی روز اونکے ساتہ لطف فرمایا اور رہکو اونکا بہیجدیا اور موافق اس روایت کے آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اوسوقت مین ہوا کہ آنحضرت نے بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت صلحنامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنی پاس نگاہ رکہا کہ جب تک عثمان نہ آوین تمکو نہین چہوڑتے ہم پس اوسنے قریش کو لکہا کہ عثمان کو بہیجدو تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان آئے اور سہیل کو رخصت کیا کذا فی المواہب واللہ اعلم وصل بعد ازان حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص اور

سہیل بن عمرو نے تمہید بنیاد مصالحہ کیا یہلی بات کہ کہی سہیل نے سو یہی تہی کہ امسال حضرت یہان سے پہر جاوین اور سال دیگر آنکر عمرہ ادا فرماوین اور دس برس
تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہووی محاربہ اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد و دیار مین بامن و سلامت آمد و رفت آپسمین کرین اور
ایکدوسری سے تعرض نکرین اور ہم سوگند اور ہم عہد آپسمین تعرض نہ پہنچاوین اور یہہ بہی شرط کی کہ سال آئندہ بہی اگر آوین زیادہ تین دن کے
نرہین اور شمشیرونکو جلباب مین رکہین اور شرط دوسرے وہ کہ جو کوئی ہم سے بے اذن اپنے ولی کے آگی تمہارے آوے اوسکو آگی ہمارے
بہیجدو اور اگرچہ مسلمان ہووے اور جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آوے اوسکو الٹا نہ بہیجین ہم مسلمانون نے اس شرط سے تعجب کیا اور
حاصل کلام بعد از تقرر اور تمہید ثبات شرائط صلح اور حضار آلات اور ادوات کتابت کے آنحضرت نے اوس بن خولی انصاری کو کہ صنعت کتابت
وخط مین مہارت رکہتا تہا بلایا تا بکتابت عہدنامہ قیام سہل نے کہا ای محمد چاہیے کہ یہہ عہد علی بن ابی طالب لکہین اور اسلیے حضرت نے واسطے پڑہنے
سورہ توبہ کی کہ اوسمین بیان نقض عہد اور توبہ منافقین کا ہے بعد از بہیجنے ابوبکر کی حج کے لئے اور امیر حاج کرنا اونکو علی کو بہیجا وہ صلح او جب کتابت
صلحنامہ باتمام پہنچی اور ایک جماعت نے اعیان صحابہ سے اور بعضی مشرکین نے بہی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرت نے اصحاب کو فرمایا کہ اب اونٹو
اور شتران اپنی ہدی کو کہینچو اور احرام سے باہر آؤ اور لاتے ہین کہ آنحضرت نے بیس شتر کہ ایک اونمین سے شتر ابی جہل کا تہا بدست مبارک اپنی
نحر فرمایا اور باقی کو ساتہہ ناجیہ بن جندب کے دیا تا مکہ مین لیجا کر مروہ مین ذبح کیا اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہان کی قسمت کیا اور بعض نے
کہا ہے کہ مجموع شتران ہدی کو حدیبیہ مین نحر فرمایا اور اسی سال مین آنحضرت نے رسل اور مناشیر ملوک آفاق اور سلاطین اکناف کو بہیجی
اور بعض اہل سیر یہہ کہتے ہین کہ یہہ ارسال محرم کی سال ہفتم مین تہا ظاہر جو آخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تہا اور ارادہ ارسال
سال ششم مین تہا اور ارسال ہفتم مین بیچ وجود کے آیا یا بعض سال ششم مین تہا اور بعض سال ہفتم مین اسلیے اشتباہ نے راہ پائی واللہ اعلم
اور ملوک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ اونکی طرف لکہی ایک نجاشی تہا بادشاہ حبشہ اور ہرقل بادشاہ روم
اور کسری بادشاہ مداین اور مقوقس والی اسکندریہ اور حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام اور ہوذہ بن علی حنفی والی یمامہ
یہہ چہہ شخص ہین کہ اونکی طرف نامہ لکہی اور بعض نے اہل سیر سے ساتوان منذر بن ساوی حاکم بحرین کو کہا ہے اور بہی اسی سال مین
قضیہ خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتہہ زوج اوسکی اوس بن اخرم انصاری کے تہا اور وقائع سال ششم سے
مسابقت تہی میان شتران و اسپان اور صورت اوسکی وہ ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مسلمان اسپ اور اشتر اپنی دوڑاوین اور آپسمین
مسابقت کرین تا دیکہا جاوے کہ اسپ و شتر کس کا آگی جاتا ہی اور یہہ بابت اعداد آلات جہاد سے ہے اور وقائع سال ششم سے وفات
ام رومان والدہ عائشہ صدیقہ رض کی ہی اور اسم اوسکا زینب بنت عامر ہی اور نسب اونکی مین اختلاف بہت سی باوجود اتفاق کے اوپر اس قول

کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ سے تھی اور آخر اس سال مین اور یہی ایک قول کہ اول سال ہفتم مین ابوہریرہ دوسی اسلام لایا اور
کلام شرح اسلام اور سائر احوال اوسکی مین بہت ہین **وقائع سال ہفتم** اس سال مین غزوہ خیبر واقع ہوا اور خیبر نام ایک
مدینہ کبیر کا ہے جو اوسمین حصون عدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اور برا ٹھ منزل کی مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب **وصل** اہل خیبر نے جو اونہین خبر عزم
خیر البشر کی اطلاع پائی کنانہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنی کی غطفانیون کی بھیجا اور استمداد چاہی اور وقائع سے جو اس غزوہ مین
وقوع پایا ایک وہ تھا کہ ہوا اون ایام مین بہت گرم تھی محمود بن سلمہ بھائی محمد بن سلمہ کا بسبب شدت حرارت ہوا کی اور ثقل سلاح کے
سایہ حصار ناعم مین بیٹھ رہا اوسکی کہ وہان کوئی اہل قتال سے نہین سو گیا تھا ایک نامرد نے نامردون اونکی سے کہ کنانہ ابن الحقیق تھا یا مرحب یہودی علی اختلاف
القولین اور صحیح قول اول ہے ایک سنگ بھاری سے ڈالا اوپر سر محمود کی لگا اور سر اوسکا ٹوٹا اور اونہین دونون مین بروز سیوم شہادت پاکر
فرادیس جنت مین دوڑا اور واقعہ دوسرا وہ کہ حباب بن المنذر نے بعرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچایا کہ یہ درخت خرما یہود
نزدیک فرزندون سے احب ہین حکم ہو تا ان نخیل کو قطع کرین تا حسرت اونکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام مین مشغول ہوے جو ابوبکر صدیق
نے کہ قلب شریف اونکا محل رفق اور رحم اور رقت تھا اوپر اوسکی خبر پائی حضرت پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے
آپ کی ساتھ کہ خیبر فتح ہوویگا اور اس وعدہ کو وفا کریگا پس قطع نخیلات سے کیا فائدہ اگر حکم ہووے کہ ہاتھ قطع نخیل سے باز رکھین بہتر ہووے فرمایا
باز رکھین اور تیسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ مین جہد صعب مسلمانون کو بسبب شدت مجاعت کی پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک ہوے پس آنحضرت
نے درگاہ صمدیت سے مسئلت کی تا عسرت اونکی یسر سے بدل ہووے اور محنت براحت مستقل اور ایک حصن کہ اوسمین طعام بہت ہووے فتح کرے
پس رایت ہاتھ مین منذر بن الحباب کی دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبارہ حملہ کیا اور اپنی تئین اوپر دروازہ حصن صعب کی پہنچایا اور بقتال
مشغول ہوے تا حصار مفتوح ہوا اور اشیاء اور امتعہ اور اطعمہ بسبب اوس قلعہ سے نکلا اور خیر بہت پائی **وصل** جو ارادت الٰہی اوپر
جاری ہوئی تھی کہ یہ فضل خاص یعنی فتح خیبر مزید اختصاص بجناب ولایت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی رکھی ہر چند قلعہ قموص تمام قلاع خیبر سے
سخت تر اور محکم تر تھا اوپر ہاتھ اوس رضی اللہ عنہ کی فتح کرکے مقدمہ اساس فتوح سائر قلاع اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اونسی مثل قلعہ نطاۃ
اور صعب وغیرہ کی پیشتر اس سے بھی مفتوح ہوئی ہین لیکن اتمام فتح خیبر اور کمال منسوب بجناب مرتضوی ہے اور امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ
العظام واولادہ الکرام سے منقول ہے کہ کہا جب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے در خیبر اکھاڑا اور ہلایا تا جگہ سے اوکھاڑین تمام حصار مل گیا چنانچہ صفیہ
بنت حیی بن اخطب سر سے گری اور منہ اوسکا مجروح ہوا اور مدارج مین نقل کیا ہے کہ وزن اوسکا آٹھ سو من کا تھا اور مواہب مین
لایا ہے کہ اوٹھا علی رضی اللہ عنہ نے بابیہ خیبر کو کہ تحریک نکیا اوسکو ستر مرد نے مگر بعد از مشقت بسیار القصہ جب اہل حصن قموص اور سائر حصون فدک

اور قوت کو حضرت امیر سے مشاہدہ کیا فریاد برلائے کہ الامان الامان پس علی رضی اللہ عنہ نے باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اونکو دی
مشروط باین شرط کہ ہر مرد سردار طعام اوٹھا کر اس دیار سے باہر جاوے اور نقود و امتعہ و اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کی واسطے چھوڑین
اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنہان نرکھین اور اگر کچھ مال سے ظاہر ہووے کہ بن کہی لیگئے امان ہی شل ایمان کی اونسے مسلوب ہووے پس جب
خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پہونچی شکرانہ اس نعمت کا بجالائے کہ سبب ظہور عزت اسلام کا ہوا پس جسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہم کفار
قرار دیکر متوجہ بدرگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت صلعم تہنیت اوس رضی اللہ عنہ کی باستقبال اور باستبشار خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت
علی کو گلے سے لگایا اور درمیان ہر دو چشم اونکی بوسہ دیا اور جسوقت تمام غنائم جمع ہوئی قسمت فرمایا بعد اخراج خمس کے مرد پیادہ کو
ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا ہے اس حدیث کو نافع نے اور ثابت و متحقق ہوا ہے کہ اوس غنائم سے بجز حضار معرکہ خیبر اور کو
کچھ نہین دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز فتح کے راہ دریا سے پہونچی تھی مثل جعفر بن ابیطالب اور زوجہ اونکی اسماء بنت عمیس
اور باون یا ترپن نفر اشعریین سے کہ ابو موسی اشعری رئیس اونکی تھی وصل ذکر غزوہ خیبر اور اوسکے احکام مین اول ذکر تزویج
ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی کی ہین کہ ذکر اونکا گذرا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب حکم
جاری ہوا اوپر نساء اور ذریت یہود مین ازانجملہ حضرت صفیہ تہین اور سہم دحیہ کلبی مین آئی تہین لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدہ
قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک یہود سے ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہے کہ مخصوص بحضرت
ہووین کہ صحابہ مین امثال دحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم اور اونکی تخصیص سے ساتھ دحیہ کی سبب آزار خواطر اونکا
صحابہ سے ہوگا پس مصلحت عامہ اوسمین وہ ہے کہ مسترد کیجاوین دحیہ سے اور مخصوص کیجاوین بآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
دوسری زفاف ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تہا اور مان اوسکی صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ عمہ عثمان کے تھی
اور وہ پہلے زوجہ عبد اللہ بن جحش برادر زینب بنت جحش کے تہی اور ہمراہ اوسکی حبشہ مین ہجرت کی تہی ہجرت ثانیہ اور اس سے جنی تہی حبیبہ کو
کہ کنیت کی گئی تہی ساتھ اوسکے یعنی ام حبیبہ اور نام اوسکا رملہ تہا اور بعض نے ہند کہا ہے اور اول صحیح تر ہے بعد ازان مرتد ہوا
عبید اللہ اور دین نصاری مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت رہی ام حبیبہ اوپر اسلام کے اور دوسرا وقایع اس غزوہ سے زہر دینا اہل خیبر کا
تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف لائی تب زہر دیا حضرت کو
زینب بنت حارث یہودیہ نے کہ برادر زادہ مرحب کا تہا اور زوجہ سلام بن مشکم کی اور دوسرا وقایع اس غزوہ سے وہ ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر از رجوع کی تیسری منزل صہبا مین پہنچی اور صفیہ کے ساتھ زفاف فرمایا اسی منزل مین نماز عصر ادا کی اور بعد اوسکے

سر مبارک کا حضرت علی کی زانو مین رکھا تھا کہ آثار وحی کی اوپر آنحضرت کی ظاہر ہونا یکا اور علی مرتضی نے نماز عصر نہ پڑہی تہی اور زمان وحی الیسا دراز ہوا
کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی منجلی ہوئی آنحضرت نے علی مرتضی سے پوچھا کہ نماز عصر تمنے ادا کی کہا نہین یا رسول اللہ پس آنحضرت صلعم نے مناجات کی
اور کہا خداوندا اگر علی تیری طاعت اور طاعت تیری رسول کی مین تہا آفتاب کو اوپر اوسکی رد کر کہ نماز عصر ادا کری پس حق تعالی نے
مسئلت اپنی حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد اسکی افق مغرب مین فرو ہوا تہا طالع ہوئی شعاع اوسکی اوپر کوہ و ہامون کی
اور خلایق نے برای العین مشاہدہ کیا اور حضرت علی نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور ایک وقایع اس غزوہ سی قصہ لیلۃ التعریس ہے
اور تعریس اوترنا مسافر کا آخر شب مین خواب اور استراحت کی لئی بعضی اس جگہہ اشکال وارد کرتی ہین کہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت
نے فرمایا ہے تنام عینای ولا ینام قلبی یعنی سوتی ہین آنکہین میری اور جاگتا ہی دل میرا پس باوجود بیداری دل کی کیا تہا کہ طلوع فجر سی آگاہ
نہ ہوئے جواب اوسکی مین طول ہی لیکن قول شیخ عبد الحق قدس سرہ جواب مین لکہا جاتا ہی کہ ہان دل بیدار ہی اور خواب کو اوسمین
تاثیر نہین لیکن ہو سکتا ہی کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووی کہ بسبب استغراق کی اوس حالت مین ماسوای اوس مشہود کی اور معانی
ذاہل اور غافل ہووین پس باعث عدم ادراک اور نسیان اور غفلت اور نوم کا ہووی بلکہ طریان ایک حالت عظیم کا اوپر دل
شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اوسکو بجز خدای عزوجل اور کوئی نہ سمجہا فتافہم اور بعض متصوفہ نے کہا ہی کہ یہہ خواب اور
فراموشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ابتلای الہی تہا اوپر اعتقاد تدبیر اور ترک تفویض کے کہ بلال کو اوپر نگاہبانی شب کی مقرر کیا تہا
تا کہ حق تبارک اور تعالی پر چہوڑتے کہ خود محافظت اوسکی کرتا اور یہہ اصل عظیم ہے نزدیک اس طائفہ کی کہ اوسکو اسقاط تدبیر
اور ترک اختیار کہتی ہین اور وقایع اس غزوہ سی ایک وہ تہا کہ حرام کیا لحم حمر اہلیہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہی چونکہ اس مسئلہ مین
اختلاف ہی بجہت طوالت کی نہین لکہا گیا اور منجملہ وقایع اس غزوہ سی تحریم اکل ثوم ہی اور صحیح وہ ہی کہ اکل بصل اور ثوم حرام نہین
اور مکروہ ہی اکل اوسکا مساجد اور مجالس خیر مین کہ متاذی ہووین لوگ ساتہہ اوسکے اور تحریم اکل ہر ذی ناب کی سباع سے
اور تحریم بیع مغانم پیش از قسمت اور نہی وطی سبیہ پیش از استبرا اور نہی متعہ نسا سی کہ نکاح ہی تا مدت معین یہی وقایع اوسکی سی ہے۔ اور
متعہ مباح تہا اول اسلام مین غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ مین بعد ازان مباح کیا گیا فتح مکہ مین کہ مراد یوم اوطاس ہے
کہ بعد از فتح مکہ ہے اور وقایع اس غزوہ سی قصہ اوس مرد کا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ نہچوڑا جماعت مشرکین سی کسی ایک کو آخر اپنی تیغ
آپ شمشیر ہلاک کیا اور وقایع سے ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہین لیکن تابع اور متصل ساتہہ اوسکی ہے فتح فدک کہ نام ایک موضع کا
ہے نزدیک خیبر کی اور یہی اسی سال مین عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تہا واقع ہوا اور وقوع اوسکا ماہ ذیقعدہ سنہ سبع مین

ہجرت سی تہا۔ بعد ازان جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کی لیے خواستگاری کری میمونہ نے اپنا حکم کو عباس بن ابی طالب رضی کی تفویض کیا اسلیے کہ بہن اوسکی ام الفضل گہر مین عباس رضی اللہ عنہ کی تہی پس عباس نے حضرت کی ساتہہ عقد اوسکا کیا اور آنحضرت احرام مین تہے اور بعضی کہتی ہین کہ احرام سی نکلے تہے اور اس جگہہ دو داستان ہین کہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین اس سال مین بعد از ذکر عمرۃ القضا کی بیان کی ہین اگرچہ ذکر اوسکا ذکر ارسال رسل اور مراسیل مین بجانب ملوک کہ سال ششم مین وقوع پایا بہت مناسب تہا لیکن جو رعایت نہین منظور اور معتبر تہی یہہ دو قضیہ سال ہفتم مین لکہی اول ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کی کہ بعد حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ غسان تہا — دوم اسلام فروہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ روم سے عامل تہا اور یہ عامل کر ارض بلقاسی وقوع پایا واقع سال ہشتم اوائل سال ماہ صفر مین بقول جمہور اہل سیر کر اسلام خالد بن الولید اور عمرو ابن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اور خالد بن الولید بن المغیرہ قرشی مخزومی اور عمرو بن العاص ابن وائل قرشی ہی اور عثمان بن طلحہ عبدری حجبی کہ کلید کعبہ اوسکی ہاتہہ تہی مسلمان ہوا اور بعضوں کی نزدیک اسلام اونکا اواخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعض نے سنہ خمس بہی کہا ہی اور اسی سال مین غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف بنی الملوح کی بہیجا تا موضع کدید پر وزن جدید مین پہنچا اور جو رات ہوئی اوپر سرا اوس جماعت کی شبخون لیگئے اور بہت شترا اونکے ہانک لائی اور بہی اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بہیجا تا جماعہ کہ وہان کی سی انتقال کینیچ اور بہی اسی سال مین اور سریون نے بہی وقوع پایا تا منتہی بسریہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہی نزدیک بلقا کی کہ وہان سی بیت المقدس دو مرحلہ ہے اور ذکر اوسکا ارسال نامہ مین بہ ہرقل گذرا ہے اور یہہ سریہ منجملہ اور سرایا کے مشہور ہے بصعوبت اور شدت محاربہ اور مقابلہ کی اور بہی اسی سال مین سریہ عمرو بن العاص کا ارسال طرف ذات السلاسل کے تہا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اوس جہت سی کہ مشرکون نے باندہا تہا اپنے تئین آپس مین بسلاسل نہ بہاگین اور بعض نے کہا اس جہت سے کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہے کہ یہہ سریہ وہان واقع ہوا اور اہی وادی القری اوپر مسافت دس دن کی مدینہ سے اور وقوع اسکا جمادی الآخر سنہ ثمان مین تہا اور بعض نے سنہ سبع مین کہا ہے اور ساتہہ اسکے جزم کیا ہی ابن ابی خالد کتاب صحیح بخاری مین اور اسی سال مین ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ تین سو نفر کی مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین وغیرہا مین آیا ہی اور روایت نسائی مین بضع عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ جہینہ کی بہیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوس درمیان مین تہے اور مدینہ سی پانچ دن کی راہ ہی اور اس سریہ کو سریۃ الخبط اور سریہ سیف البحر بہی کہتی اور خبط نام اوس برگ کا ہے کہ درخت سے جہاڑا ہوا اور وقوع اس سریہ کا رجب سنہ ثمان مین تہا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین قول بوقوع اوسکے سال ہشتم ناپسند کیا ہے پس صحیح وہ ہے کہ یہہ سریہ سنہ ستہ مین ہوا پیش از قضیہ حدیبیہ کی انہی اور بہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طائفہ کی امارت دی کہ جانب

ہشتم کہ اوپر تین بریدکی مدینہ سے بہیجا اور یہی اسی سال مین فتح مکہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا واقع ہوئے اور یہہ فتح عظیم و مبین ہے کہ سورہ کریمہ انا فتحنا لک فتحا مبینا ساتہہ اوسکی ناطق ہے اگرچہ جماعہ مفسرین اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتہہ اس فتح مبین کے فتح حدیبیہ ہے **وصل** جو ارادہ سفر مکہ معظمہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بہیجا تا قبائل عرب کو اسلم او غفار او جہینہ او اشجع اور سلیم خبر دیوین کہ اہل جو کہ اسلام ہوئے تہے خبر کرین او جمع لاوین او تہیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئی آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ بعد العصر سنہ ثمان مین ہجرت سے جیسا کہ واقدی نے کہا او نزدیک احمد کی باسناد صحیح ابی سعید سے آیا ہے کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح دوسری رمضان مین پس وہ جو واقدی نے کہا ضعیف ہے اور تعین اس تاریخ مین اور بہی اقوال آئے ہین بارہوین[12] سولہوین[16] سترہوین[17] اٹھارہوین[18] اونیسوین[19] دو قول سابق اقرب بصحت ہین اور دوم صحیح تر ہے واللہ اعلم **وصل** جو طواف سے فارغ ہوئے مقام تطہیر بیت الحرام مین انجاس اصنام سے اکرساحت عزت اور حرمت اوسکے کو پاک کیا اور ارباب سیر نے لکہا ہے کہ مشرکون نے تین سو ساٹہہ بت اطراف و نواحی خانہ کعبہ مین نصب کیے تہے - جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر بام کعبہ کے جاکر اذان کہے اور یہہ بہی ایک وقت شریف او رایک نعمت عظیم ہے کہ دست ادراک اوسکی دامان اجلال مین نہین پہونچتا حقیقت عظمت اوسوقت کی عرشیون سے پوچہنا چاہیے کہ یہہ آواز وہان تک پہونچی ہو بلکہ وہان سے بہی گذری ہو اور کلمات اذان کے بہی اوسی مقام مین ہین جیسا کہ باب اذان مین گذرا **وصل** اور اگرچہ حضرت نے امن دیا اہل مکہ کو او منع کیا اونکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو استثنا کیا اس حکم سے او مہدر کیا خون اونکا او حکم کیا مار و جہان پاؤ حل اور حرم مین ولیکن بعد از حکم ساتہہ ہدر دم او قتل کی بعضی اونسے ساتہہ توبہ او رجوع اور ایمان کے مامون ہوئے او نجات پائی او مجموع اونکے مردون سے گیارہ تن اور عورتون سے چہہ اور درمیان مردون سے چار آدمی مقتول ہوئے اور سات مامون رہے اور عورات سے چار قتل ہوئین اور ایک مین اختلاف ہے اور دو مامون ہوئین اب نام سب مردون اور عورتون کی ذکر کرین ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے اول[1] اونکا ابن خنظل ہے دوم[2] عبد اللہ بن ابی السرح کہ جو حکم بقتل اوسکے کیا گیا پاس عثمان بن عفان کے او مختفی ہوا سوم[3] عکرمہ بن ابی جہل تہا چہارم[4] صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار قریش اور مہتر قوم اپنی کا تہا پنجم[5] حویرث بجا مہملہ بلفظ تصغیر بن نقید بنون و قاف بر لفظ تصغیر او ریہہ شقی شاعر تہا او ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بہت کرتا تہا ششم[6] مقیس بن صبابہ ہفتم[7] ہبار بن الاسود اوس سے بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہونچی تہے ہشتم[8] حارث بن طلاطلہ اور وہ جملہ موذیان آنحضرت سے تہا نہم[9] کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجو کرتا تہا دہم[10] وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ تہا یازدہم[11] عبد اللہ بن الزبعری شعرای عرب سے تہا اور رسول مقبول اور اوسکے یارون کی ہجو کرتا تہا - اور وہ عورتین کہ روز فتح مکہ حکم بقتل او مہدر دم اونکے واقع ہوا چہہ ہین بعض اونسے مامون ہوئین اور بعض مقتول اول[1] ہند بنت عتبہ زن ابو سفیان

دوم اور سوم قریبہ بقاف و یا بصیغہ تصغیر اور قرتنا بفتح فا و سکون را و فتح تا و نون دو لونڈیان مغنیہ تہین ازان ابن خطل کی کہ ہجو آنحضرت
پڑہتی تہین یعنی ان مین سے قریبہ مقتول ہوئی اور قرتنا بہاگ گئی اور اوسکے لیے حضرت سے امان چاہی چہارم ارنب مولاۃ ابن خطل مذکور اور وہ بہی
اوسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ بنی المطلب و بعض نے عمرو بن ہشام کہا ہے ششم ام سعد اوسی بہی مارا **وصل** سابقا معلوم ہوا کہ خروج
مدینہ سے روز چہارشنبہ تہا دسوین رمضان کی بعد از عصر باختلاف کہ اوسمین ہے اور دخول مکہ اور فتح اوسکی بیسوین ماہ مذکور مین ہوا تہا اور سید عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور چہ روز ماہ شوال سے مکہ مین توقف کیا اور قضایای سے کہ ایام توقف مکہ معظمہ مین واقع ہوئے تہا
کہ ایک مرد نے آکر حضرت سے کہا کہ مینے نذر کی تہی کہ جو خدا تعالی فتح کرے مکہ کو اوپر رسول مقبول اپنے کے بیت المقدس مین جا کر نماز پڑہون
مین - آپ نے تین بار فرمایا کہ یہین پڑہ اور واقعہ سے کہ ان ایام مین وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو ساتہ تیس سوار کے موضع نخلہ مین
خراب کرنے بتخانہ عزی کے لیے کہ نام ایک بت کا ہے بہیجا **وصل** اور وقائع سال ہشتم سے غزوہ حنین ہے کہ نام ایک موضع کا ہے مکہ اور طائف کے
مین اور نام ایک آب کا ہے کہ میان اوسکے اور میان مکہ کے تین شب درمیان ہین قریب طائف کے اور اوسکو غزوہ ہوازن بہی کہتے ہین کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے ساکن اوس زمین مین **وصل** آنحضرت نے جو طائف سے ارتحال فرمایا او رجعرانہ مین تشریف لائے کہ غنائم حنین کو وہان
جمع کیا تہا اور وہ چہ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ نقرہ پس دست نوال بیذل اموال
اور پرورجوہ خلائق کے کہولا خصوصا ساتہ مولفۃ القلوب کے کہ ہنوز نور ایمان نے اونکے دلون مین قوت نہ قبول کی تہی اور جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مہم قسمت غنائم سے فارغ ہوئے اور عزیمت رجوع نے بمدینہ مطہرہ تصمیم پایا شب چہارشنبہ کہ بارہ شب ماہ ذیقعد
سے باقی تہین موضع جعرانہ سے احرام عمرہ باندہا اور مکہ مین آئے اور ارکان بجالا کر مراجعت فرمائی اور اسی سال مین چاہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سے تہین طلاق دیوین اور ایک روایت مین ہے کہ طلاق دی بہر تقدیر سودہ
نے کہا بخدا اسو کہتی کہ دوستی مرد کی میرے دل مین نہین رہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردائے قیامت مجہی زنان حضرت مین حشر کرین
اور مجہے یہ سعادت کافی ہے اور نوبت اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشی تا یہہ بہی باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے اونکی نسبت اور
بہی اسی سال مین ماریہ قبطیہ سے ایک پسر متولد ہوا اور نام اوسکا ابراہیم رکہا ولادت اوسکی سنہ ثمان مین اور وفات سنہ عشر مین اور
مدت عمر اوسکی سولہ مہینے اور ایک روایت مین اٹہارہ مہینے اور چہ روز اور بہی اسی سال مین زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابو العاص
بن الربیع تہین بروضہ رضوان پہونچین اور اونسے دو فرزند رہے ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ پہونچا تہا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ اور
اسی سال مین اور بقولی سال ہفتم مین اتخاذ منبر نے وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت مین ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اوسکے خطبہ فرماتے

اور پہلے اس سے نہ تہا اور وقائع اسی سال سے قضیہ قدوم وفد عبد القیس کا ہے اور عبد القیس بن قصی بدر قبیلہ ہے اسد سے اعتقاد ربیعہ سے

وقائع سال نہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمال تعین کیے تا اون قبائل مین کہ مسلمان ہوئے ہین جاوین اور زکوۃ اموال اونسے لیوین چنانچہ عیینہ بن حصین فزاری کو ساتہہ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سے اوپر بنو تمیم کے بہیجا جو عیینہ معہ ہمراہیوں اپنی کے دیار مخالفین مین پہونچا اکثرون کے گہر خالی پائے مردون سے دست یغارت دراز کیا گیارہ مرد اور اکیس عورتین اور ایک روایت مین گیارہ عورتین اور تیس لڑکونکو بردہ لیکر مدینہ مین مراجعت کی اور اسی سال مین ولید بن عقبہ قرشی اموی کو کہ بہائی عثمان بن عفان کا تہا اخذ صدقات کے لئے جانب بنی المصطلق کے بہیجا اور اسی سال مین قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو ہمراہ بیس مرد کے قبیلہ خثعم کی طرف بہیجا اور امر کیا ساتہہ لوٹ لینے اونکے۔ بعد ازان ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی کو کہ شجاع تہا اور اوسکو برابر سو سوار کے گنتے تے بہیجا اور بہی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی سنہ مسطورہ بن حزہ کو ربیع الآخر مین اور حاکم نے کہا صفر مین ایسے تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر ایک جماعت کی حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آئی تہے اور غارت گری کرتی تے بہیجا اور بہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلا کیا ازواج اپنے سے اور ایک مہینہ نزدیک اونکے نہ گئی اور ایلا لغت مین بمعنی سوگند ہے اور نزدیک فقہا کے سوگند کہانا مرد کا ہے کہ ساتہہ زن اپنی کے قربان اور اتصال نکرے مدت چار مہینے کے اور وقائع عظیمہ سال نہم سے غزوہ تبوک ہی اور تبوک نام ایک موضع کا ہی میان مدینہ اور شام کے اور چودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام ایک حصن ہے اور قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کی اور بعض نے کہا کہ تبوک نام ایک چشمہ کا ہے اوس زمین مین اور ایک اون وقائع سے بہیجنا خالد بن ولید کا ہے بجانب اکیدر کہ حاکم دومۃ الجندل کا تہا جانا چاہیے کہ مختلف اس غزوہ کی قوم منافقین سے بہت تہی اور معذور بعذر صحیح اور غیر صحیح بہی تہے پس وہ لوگ کہ بی عذر اور شک و ارتیاب کے اوس غزوہ سے مختلف ہوئی پانچ نفر اصحاب سی تہے ابو ذر غفاری اور ابو خیثمہ سالمی اور کعب بن مالک اور مرارۃ بن الربیع اور ہلال بن امیہ اور اس سال مین بعد از انصراف کے تبوک سے تتابع وفود واقع ہوا اور وفود وفادت بمعنی دخول اور ورود کے آوے اور وفد ایک جماعت کہ اختیار کیجاوے بہیجنے کے لیئے پاس عظما کے اور وافد واحد اوسکا ہے مثل رکب اور راکب کے اور بعض نے کہا ہے کہ ابتدا ے وفود بعد از رجوع آنحضرت تہا جعرانہ سے کہ اواخر سنہ ثمان مین ہے اور اکثر اوپر اوسکے ہین کہ بعد از رجوع کی غزوہ تبوک سے تہا اور صواب وہ ہے کہ وفد بعض سنوات سابقہ مین بہی آتی تہی ولیکن کثرت اور تتابع اور توالی سنہ تاسع مین واقع ہوئی اور جماعت کثیر نے علماء حدیث اور سیر سے وفود کو ضبط کیا ہے اور مجموع اوس چیز کا کہ ذکر کیا ہے زیادہ اوپر ساٹھ کی ہین ایک وفد بنی اسد بن خزیمہ تہا دس نفر اوس قوم سے آئے اور مسلمان ہوئے اور منت رکہی کہ سال قحط مین راہ دور دراز قطع کرکے بطوع و رغبت

ذانکہ کوئی لشکر اوپر ہماری کر آوے اسلام مین آئی ہین ہم اور دوسرے وفد فزارہ قریب بیس مرد کی آئی اور اظہار اسلام کیا اونمین خارجہ بن حصن
اور حر بن قیس بن حصین فزاری تہا اور یہ سب قوم عیینہ ہین اور وفد بنی مرہ تیرہ مرد آئی اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اونکا حارث بن عوف تہا اور
وفد بنی البکاء آئی اور بشرف اسلام مشرف ہوئی اونمین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکاء ایک مرد تہا کہ سو برس کی عمر رکہتا تہا اور وفد کنانہ آئے
اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اوس وفد کا واثلہ بن الاسقع لیثی تہا اور وفد بنی ہلال بن عامر تہا اور درمیان اونکے زیاد بن عبداللہ بن مالک اور عبداللہ
بن عوف بن اصرم اور قبیصہ بن مخارق تے زیاد گہر مین ام المومنین میمونہ کی گیا کہ خالہ اوسکی تہی اور وفد عامر بن صعصعہ آئی اور درمیان اونکے
عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب اور اربد بن ربیعہ اور روایت مین قیس اور خالد بن جعفر اور حبان بن اسلم بن مالک اور یہ چند نفر
روسائی قوم اور شیاطین اونکے ہین اور یہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہے کہ ستر قراء کو بقتل پہونچایا اور بدبختیان کین جیسا کہ ذکر وقائع سال چہارم
مین قصہ بیر معونہ مین گذرا اور وفد عبدالقیس ہے اور ذکر وفد عبدالقیس کا سال ہشتم مین بتفصیل گذرا موافق اوسکے کہ روضۃ الاحباب مین ہے
ذکر کیا گیا ہے اور وفد بلی تہا اور رویفع بن ثابت بلوی کہ آنحضرت کی خدمت مین رہتا تہا قوم اوسکی سے تہا کہا یا رسول اللہ یہ قوم میری ہین
اور وفد تجیب بضم تا اور بصیغہ مضارع کی اجاب سے اور تیرہ تن تے کہ زکوۃ مواشی اور اموال کی لائی تے اور حضرت نے اونہین مرحبا کہا اور کہا کہ
زکوۃ مال کو پہیر لیجاؤ اپنی دیار مین اور اوپر فقرا وہان کے قسمت کرو کہا ہم نہین لائے مگر وہ کہ ہمارے فقرا سے زیادہ ہے اور وفد دارم
قبیلہ لخم سے اور وہ دس مرد تے اور پیشوا اونکا ہانی بن حبیب نام رکہتا تہا آنحضرت کی لیے چند اسپ اور قبای زربفت اور ایک مشک خمر
برسم ہدیہ لایا اور حضرت نے فرمایا کہ خمر کو حق تعالے نے حرام کیا ہے اور ایک وفد ہوازن وقت رجوع آنحضرت مین بجانب جعرانہ طائف سے آئی اور التماس کی
اور اموال اونکی کا کہ مسلمانون کے ہاتہہ پڑا تہا کیا پس التماس اونکا دربات سبی قبول ہوا نہ در باب اموال مین اور وفد ثقیف تہا بعد از قدوم کے
تبوک سے اور اصل ونکی قصہ کی وہ ہے کہ جب آنحضرت پہرے طائف سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جلایا ہمکو تیرون ثقیف نے دعا کر اوپر
ثقیف کے اور وفد کندہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن سے لقب ثور بن عفیر کا ہے پدر قبیلہ مین کا اسواسطی کہ کفران نعمت پدر کیا اور ملحق ہو
اپنی احوال کے ساتہہ مشتق کنود سی ساتہہ ضم کی بمعنی ناسپاسی کرنیکے اور وفد اشعریین اور اہل یمن ایسا ہے واقع ہوا ہی بیچ ترجمہ اوسکے
شیخ ابن حجر سے نقل کرتا ہے کہ مراد بعض اہل یمن سے ہین غیر اشعریین کے اور وہ وفد حمیر ہے اور وفد ہمدان نام قبیلہ کا ہی یمن سے
اور وفد مزینہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہے اور وفد دوس ہے نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہین کے ہین اور وفد بہرا کہ نام قبیلہ کا ہے یمن سے
تیرہ مرد تے جو مدینہ مین آئے گئے اوپر دروازہ مقداد بن اسود کے پس مرحبا کہا اونکو اور آگے لایا کاسہ بزرگ جنس سے حیس کہا یا اوس سے
تا سیر ہوئی اور وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہے معروف شام مین اور اکثر اہل اوسکے بعشق مبتلا ہوتے ہین اور اوسی مین جان دیتے ہین

اور وفد محارب سے عرض کیا آنحضرت نے اوپر اوس قبیلہ کے اسلام اور دعوت کیا اونکو پس آئے اونسے دس مرد اور مسلمان ہوئے اور پہرے طرف اہل اپنی کے اور وفد سے بہاز اوپر وزن غراب کے نام ایک قبیلہ کا ہے سال ہشتم مین وقت انصراف کی جعرانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتھ چار سو آدمی کی اونکی طرف بہیجا اور وفد غسان سنہ عشر مین تہا رمضان سے اور یہہ یمن مین ہے اور وفد بنی عیس کہ کسیکو ملازمت آنحضرت مین بہیجا اور کہا یا رسول اللہ ہما قراریہار پکے پاس آئی اور کہا کہ اسلام بی بہجرت مقبول نہین اور ہمارے پاس اموال و مواشی ہین اگر حکم ہووے سبکو بیچکر ہجرت کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوی اختیار کرو جہان کہین ہو اور وفد ازد نام یہہ قبیلہ کا ہی یمن سے اور انصار سب اسکی اولاد مین اور وفد بنی المنتفق نام یہہ قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النخع ایک قبیلہ ہے یمن سے اور وفد خولان کہ نام قبیلہ کا ہے اور وہ دس نفر تہے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی پاس آئی ہین اوس حال مین کہ ایمان بخدا اور تصدیق برسالت آپکی رکہتے ہین ہم اور وفد بادیے اور بیلنظ اوپر وزن سحاب کی نام یہہ قبیلہ کا ہے قبائل مذحج سے تہا پندرہ مرد آئے اور سرا ہے رملہ بنت الحارث مین نزول کیا اور وفد خادم نام یہہ قبیلہ کا ہے کہ نسبت کیا جاتی ہے اونکی طرف غامد کے اور وفد بجیلہ سے جریر بن عبد اللہ بجلی منسوب بہ بجیلہ ساتہہ ایک سو پچاس کے آیا اور وفد بنی حنیفہ تہا۔ جو یہہ لوگ مدینہ مین آئے سرای رملہ بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوترا کیا اور وفد فیروز دیلمی کہ خواہرزادہ نجاشی کا تہا اور ایمان لایا اور یہہ فیروز وہ ہے کہ جسنے اسود عنسی کو کہ دعوی پیغمبری کیا تہا قتل پہونچایا اور اسی سال نہم مین عبد اللہ بن ابی ابن سلول منافق کہ رئیس منافقون کا تہا اور آخر شوال مین بیمار ہوا اور مرض بدنی کو ساتہہ مرض قلبی کے کہ لازم حال منافقین کا ہے کیا اور ماہ ذیقعدہ مین مرگیا اور وقائع سال نہم سے موت نجاشی حاکم حبشہ کی ہے مروی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز فوت نجاشی کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تمہارا بہائی اصحم مرگیا ہے اوٹہو اور اوسکی نماز پڑہو اور آمرزش چاہو بہائی اپنی کے لیے اور بیچ اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذیقعدہ مین اور ایک قوم کی نزدیک ذیحجہ مین اور بعضے کہین کہ سال دہم ذیقعدہ مین حج کو بہیجا اور اسی سال مین بقول اکثر اہل سیر کے قضیہ لعان واقع ہوا اور مشکوۃ مین دو حدیثین اسی باب مین لایا ہے ایک درمیان عویمر بن الحارث عجلانی کے اور درمیان اوسکی زوجہ کی کہ نام اوسکا خولہ بنت قیس تہا تنبیہہ علما نے اختلاف کیا ہے حکم مین اوس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتہہ زن اپنی کے کہ زنا کرتا ہے جمہور اوپر اوسکے ہین کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر وہ کہ چار گواہ گذرانے اوپر زنا کی یا اقرار کرین وارث قتیل کے لیکن فیما بینہ وبین اللہ کچہہ نہین اگر صادق ہووے کذا قیل وقائع سال دہم وقائع اس سال کے وفود وغیرہ سے بہت ہین اور بیشتر وفود کو ایک جا جمع کیا ہر سال مین کہ ہووے جیسا کہ گذرا اور غیر وفود بیان ذکر کرین ہم اور ایک اونمین سے بہیجنا خالد بن الولید کا ہے ساتہہ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کی اور اوسکو فرمایا کہ تین دفعہ دعوت اونکو دعوت باسلام کر اگر قبول کرین درمیان اونکے قیام کر اور تعلیم قرآن

اور سنت اونکے لیے عمل مین لاؤ اور اگر قبول نکرین اسلام مقاتلہ کرو اور اسی سال مین ایک مکتوب بہ نصاریٰ نجران کہ نام ایک موضع کا ہے یمن مین
نام کیا گیا ساتھ نجران بن زید بن سبا کی بھیجا اور اونکو دعوت باسلام کی بس اوس جماعت نے بعد از مشاورت بیکدیگر چودہ مرد کو اپنی قوم سے
اختیار کیا اور مدینہ مین آئے تا احوال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحقیق کرین اور خبر اونکو پہونچاوین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین۔ اور
مواہب لدنیہ مین کہا ہے کہ وہ ساٹھ سوار تھے اور اسی سال مین باذان حاکم یمن نے وفات پائی اور جو خبر اوسکی فوت کی سمع شریف
حضرت مین پہنچی اوسکی مملکت کو قسمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پسر اوسکے شہر بن باذان کی اور بعض اوس سے ساتھ ابو موسیٰ اشعری کے
اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور سوا معاذ بن جبل کو ارزانی کیا اور بہی اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ابا موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بجانب یمن بھیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بہی پیش از حجۃ الوداع سنہ عشر مین ربیع الاول
یا ربیع الآخر یا جمادی الاول مین طرف عبد المدان کے کہ ایک قبیلہ ہے نجران مین بھیجا اور وہ ایمان لائے اور بعد ازان بھیجا علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو بجانب یمن شہر رمضان سنہ عشر مین ساتھ تین سو سوار کے اور وقائع کلیہ عظیمہ سنہ عشر سے حج کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ہے حجۃ الوداع کہ اوسکو حجۃ الاسلام بہی کہتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ وہ کیا مقام ہے کہ اوسمین فرض کو نفل کے لیے ترک کرین کہتے
ہین کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمین فرض کہ وقت عصر ہے بجہت نفل کہ دعا بعرفات ہے ترک کرین اور بعد ازانکہ جمع بین الصلوتین عرفہ مین جمیع کلمہ
امت مین وصل اور اثناء طریق مراجعت مین جب منزل غدیر خم پہونچے کہ نواحی جحفہ سے ہے میان مکہ اور مدینہ کی منہ طرف یارون کے
کیا اور فرمایا کیا نہین جانتے تم کہ مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتھ مومنون کے ذاتون اونکی سے اور اوسوقت فرمایا خدا مولا
میرا اور مین مولا سب مومنون کا ہون ۔ بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا خداوندا جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا
مولی ہے خداوندا دوست رکہہ اوسکو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہے علی کو اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے
کہ یاری دی اوسکو کہ یاری دی علی کو اور چہوڑ اوسکو کہ چہوڑی اور یاری ندی اور یاری دیوی علی کو اور پہیر حق طرف علی کی جسطرف
کہ وہ پہرے اور اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اوپر ذی الکلاع بن ناعور بن حبیب بن مالک حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک طائف
سی تہا اور خلق اوسکو بخدا اسکے پرستش کرتی تہی اور مطیع اوسکے ہو گئے تہے بھیجا اور ہنوز جریر نے اوسکے پاس سے مراجعت نکی تہی کہ حضرت
نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے تہا اور مواہب لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہے کہ اوسنے ساتھ جریر کے
اسلام لایا اور اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور اوسیدن کسوف ہوا لوگون نے کہا کہ کسوف
آفتاب بسبب حسرت اونکے ہے وقائع سال یازدہم ذکر مرض وفات و ما یتعلق بہا لائے ہین کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی بعض اشقیا اور جہال کو دعوی نبوت پیدا ہوا مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی اور
ایک عورت کہ نام اوسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ تھی. اسے پر مسیلمہ مشہور ترین ان اشقیا کا تھا اور اوسی مسیلمہ کذاب بھی کہتی
تہے اور وہ اپنی تئین رحمن الیمامہ کہوتا تھا اور طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تھا کہ بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
خروج کیا اور عروج پایا اور عیینہ بن حصین فزاری کہ ذکر اوسکا سابقہ غزوہ حنین اور ہوازن مین گذرا ہی ہمراہ قبیلہ فزارہ کی مرتد ہو کر
انکار کیا تہا اور اوسکے ساتھ گردیدہ ہوئی اور اسود عنسی منسوب بہ عنس بن مذحج اور عیہلہ نام اوسکا ہے اور اوسکو ذی الحمار بھی کہتے ہین
کہ حمار اوسکا موتہ اپنے کے ڈالتا تہا اور تمام قصہ لوشیح اور رجال اور میاد اور زال اس ملعون کا وہ ہے کہ باذان ابنائے فارس سے کہ یمن مین
گماشتہ کسری اور آخر مین توفیق اسلام پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اوسکے حکومت صنعا سے یمن مقرر رکھی جب مر گیا حضرت نے
ملک اوسکا قسمت کیا جیسا کہ ذکر اوسکا گذرا فروہ بن مسیک کہ عامل رسول مقبول تہا اوپر قبیلہ مراد کے ایک مکتوب حضرت کو لکہا اور
کیفیت واقعہ سے اعلام کیا حضرت نے معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری کو نامہ لکہا کہ متفق ہو کر جس طریق سے ہوسکے دفع شر اسود مین کوشش کرین
اور دفع مادہ فساد پس متابعان نبوی سب ایک جگہ جمع ہوئے اور مرزبانہ کو پیغام بہیجا اور مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو کہ پسرعم مرزبانہ اور خواہر زادہ
نجاشی تہا مقرر کیا اونہون نے اوسکو بقتل پہونچایا اور سجاح بنت الحارث بن سوید بنی یربوع سے ایک زن تہی کہ بنی تغلب مین دعوی نبوت کیا
اور قوم اوسکی گرویدہ ہوگئی اور زمان اور مکان اوسکا ساتھ مسیلمہ کے نزدیک تہا اور آخر غزوات اور سرایات سریہ اسامہ بن زید
بن حارثہ ہے کہ اوسکو روز دوشنبہ بست وششم ماہ صفر سنہ یازدہم مین ہجرت سے بجانب ابنی کہ دیار روم سے ہے اور مقتل اوسکے
باپ کا تہا سریہ موتہ مین امیر کیا کہ اوپر سر اوس جماعت کی تاخت لاوے اور آتش اونکے خان ومان مین مارے اور جانے مین جلدی کرے
اور جو ماہ ربیع الآخر آیا اسامہ نے بجانب اپنے توجہ کی اور اونکے اہل پر ظفر پائی اور اکثر کو اونسے قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور
بساتین اور زراعات کو جلایا اور قاتل پدر اپنی کو بقتل لایا اور غنیمت بہت حاصل کی اور مراجعت کی اور مدت غیبت اس جیش کے
چالیس دن تہے واقعہ ابتدا سے مرض حضرت تا رحلت۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے
اور فرمایا کہ حق تعالے نے ایک بندہ کو اپنی بندون سے مخیر کیا درمیان اوسکے کہ دیوے اوسی زیب وزینت حیات دنیا اور درمیان اوسکے
کہ نزدیک اوسکے ہے اجر اور ثواب آخرت سے پس اختیار کیا اوس بندہ نے اوس چیز کو کہ نزدیک پروردگار کے ہے اور رغبت نکی
دنیا مین پس رو دیے ابوبکر رضی ساتھ سننے اس خبر کے اور فرمایا حضرت نے کہ باقی نرہی مسجد مین کوئی دریچہ مگر دریچہ ابوبکر اور کہا ہی کہ
اس کلام مین اشارہ ہے بتفرد ابوبکر رض کے ساتھ خلافت کے اور یہہ بات مرض موت مین فرمائی فوت کی پانچ شب پہلے اور

آخر صفر سال مذکور مین مامور ہوئی آنحضرت کہ اہل گورستان بقیع کے لیے استغفار کرین اور جیسا کہ زیارت بقیع اور استغفار کے لیے اونکی مامور ہوے
ایسا ہی بزیارت شہداء احد اور دعا اونکی لیے مامور ہوئے اور ابتداء مرض آنحضرت کا خانہ میمونہ مین تہا اونکی نوبت مین اور جو شدید ہوا مرض
حضرت کا جمع ہوئین سب ازواج مطہرات حضرت کی اور حضرت نے فرمایا مین کل کہان ہونگا اور مکرر فرمایا اس سخن کو اور مقصود آنحضرت وہ تہا
کہ ایام مرض مین عائشہ صدیقہ کے گہر مین ہووین اور روایت مین ہے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
شاق ہوگا کہ تردد فرماوین گہر مین ہر ایک کے ازواج سے پس سب راضی ہوئین کہ بخانہ عائشہ رض ہووین پس باہر آئے خانہ میمونہ سے
دو لونہا تہہ اوپر دوش اہلبیت سے رکہکر چنانچہ پانوں مبارک اوپر زمین کے کہنچتے تہے اور سر مقدس ساتہہ خرقہ کی باندہا تہا اوٹہا کر گہر مین حضرت عائشہ
کے لائے اور روایت عائشہ مین آیا ہے کہ کہا نہ دیکہا مینے کسیکو کہ مرض اوسکا صعب تر ہووے مرض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
منقول ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا آیا مین پاس آنحضرت کی اور قطیفہ اوپر اپنی لپیٹا تہا پس پاتا تہا مین حرارت تپ کی بالاے قطیفہ سے اور
تحمل نہ رکہتا تہا میرا ہاتہ کہ اوپر بدن آنحضرت کی پہونچاؤن مین پس تعجب کیا مینے فرمایا بلا کسیکی بلاے انبیا سے سخت تر نہین لاجرم جسیکہ بلا اونکی
مضاعف ہے اجر اونکا بہی مضاعف لیکن جزع اور فزع بلا مین اور آہ و نالہ امراض مین کیا حکم رکہے بیان سخن ہے جزع اور فزع کہ معنی بے صبری
اور بے طاقتی کی ہے اور کراہت بلا اور فرار اوس سے حرام ہے بے خلاف اور آہ و نالہ کہ بقصد اظہار غربت او شکستگی اور بیچارگی کہ لازم حال
بندگی کا ہے اور اضطراب وبیقراری بہی کہ شدت مرض اور سکی صعوبت سے عارض ہووے او نہی اور داخل جزع اور فزع اور کراہت
بلا اور شکایت مبلی سے نہین اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مرضون اپنی مین خدا تعالی سے عافیت اور شفا
مگر مرض موت مین دعا بشفا نفرماتے وصل منجملہ وقائع کہ ایام مرض مین واقع ہوئی واقعہ مشہورہ کہ کتب صحاح مین مذکور اور مسطور ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہمین اشتداد مرض مین کہ اصحاب حجرہ شریف مین مجتمع تہے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک
روایت مین شانہ میرے پاس لاؤ تا تمہارے لیے وصیت لکہدون کہ بعد میرے ہرگز تخلف نکرو تم پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے
کہا جو فرمایا اوسپر عمل کرو تا حضرت جو چاہین لکہین بعض نے کہا مناسب نہین کہ آنحضرت کو اس محل مین مشغول بکتابت کرین ہم کہ وقت
اونکا تنگ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ بہی اسی جانب مین تہے کہا کہ درد الم اوپر حضرت کے غالب ہے اور قرآن درمیان ہمارے ہے
اور ہمکو کافی ہے یہانتک کہ اختلاف بڑا اور اصوات بلند ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے
اوٹہ جاؤ کہ منازعت اور رفع اصوات بحضور رسول خدا مناسب نہین باوجود اوسکے تین وصیتین فرمائین ایک وہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے
اخراج کرین اور دوسرے وہ کہ جماعہ وفود کو کہ پاس تمہارے آوین اونکو جائزہ ہے اور صلہ دینی چاہیین جیسا کہ مین دیتا ہون اور

تیسری وصیت راوی نے فراموش کی یا اظہار اوسکے مین مصلحت نہ دیکہی کذا قال العلماء واللہ اعلم اور ازانجملہ امر کرنا آنحضرت کا ہے
ابی بکر صدیق کو باداے نماز با مردم اور لاتی ہین کہ آنحضرت نماز پڑہاتے تھے لوگونکو مدت مرض مین مگر تین دن کہ حکم ہوا کہ ابوبکر پڑہاوین اور
بعضون نے سترہ نمازین کہی ہین اور جواز ان کہی گئی نماز عشا کے لئے فرمایا امر کرو ابابکر کو کہ ادا کرین نماز ساتھ لوگونکے اور امامت کرین
اونکی اور یہ روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نماز نہین پڑہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے کسیکے امت اپنی سے
مگر خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اور ایکبار خلف عبد الرحمن بن عوف کی سفر مین ایک رکعت پوشیدہ نہ رہی کہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور مبالغہ کرنا اوسمین دلیل ہے واضح اہل سنت اور جماعت کی واسطے اوپر تقدیم اوسکی بخلافت
کہ باوجود صحابہ کی قریش سے اور حضور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوسکو تخصیص کی اور تقدیم فرمائی پس اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل اور مقدم تہا اوپر سایر صحابہ کرام اور معلوم کرنا چاہیے کہ بعضی لوگ منع کرتی ہین اوپر تیمم سے مقبرہ مین اور حدیث
ہی اس باب مین روایت کرتی ہین پس بعضی تیمم روایت کرتی ہین مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضی کہتی ہین کہ اگر خاک پاک ہووے پیپ اور
خون اور نجاسات سے کہ پیدا ہووے اموات سے جائز ہے وہو المختار اور بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور کلہ رکہنا حرام
اور ممنوع ہے اور بوسہ دینے قبر والدین مین روایت فقہی نقل کرتے ہین اور صحیح وہ ہے کہ جائز نہین اور ازانجملہ وہ ہے کہ آنحضرت
ساتھ دینار رہتے تھے سبکو بفقرا قسمت کیا الا چہ یا سات اوس سے گہر مین باقی رہی تہی پس تنگی عالم سے تا اتفاق نکیا اونکو اور ازان جملہ وصایا
آنحضرت شان انصار مین ہے وصل اور اوس چیز سے کہ واقع ہوے ایام مرض مین قریب بروز رحلت وہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ کشف کیا آنحضرت نے پردہ کو کہ اوپر در خانہ کی تہا پس نگاہ کی بجانب مردم کہ مسجد مین تہے نماز فجر مین اور ابوبکر پڑہاتے تھے نماز
پس تبسم فرمایا اور ابوبکر نے چاہا کہ ہٹ جائے اپنے سے پس جاوین پس اشارہ بسوی صحابہ فرمایا کہ اپنی اپنی حال پر قایم رہو اور تمام کرو نماز آج
پس چہوڑ دیا پردہ اور وفات پائے اوسیدن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ازانجملہ وہ ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ جبرئیل آئے
نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرض اونکی مین کہ قبض کی گئے روح مبارک اوسمین اور کہا خداے تعالی سلام بہیجتا ہے اور پوچہتا ہے
اور کہتا ہے کہ اپنے تئین کسطرح پاتا ہے تو اور کیا حال رکہتا ہے تو کہا دردناک پاتا ہون اپنی تئین یا امین اللہ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
فرمایا کہ میرے فرزندونکو میرے سامنے لاؤ پس فاطمہ زہرا حسن اور حسین علیہما التحیۃ والرضوان کو آگے حضرت کے لائین جگر گوشگان
رسول مقبول تہے جب اپنی جد امجد کو اس حال مین دیکہا گریہ آغاز کیا اور ایسی روئیں کہ رونے سے جو کہ گہر مین تہے سب رونے لگے
پس آنحضرت نے اونکو پیار کیا اور دلاسا دیا اور در باب تعظیم و احترام اور محبت اونکی صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائے

اور لائے ہین کہ جو ملک الموت بصورت اعرابی آئے اور اذن چاہا فرمایا کھول آوین پس آئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی
پس فرمایا ای ملک الموت بیٹھ جاؤ اور جس کام کے لئے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو قبض کیا اور با علی علیین لیگئے اور روایت پہونچا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رحلت فرمائی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
ندبہ اور زاری کی کہتے ہین کہ بعد گذرنے آنحضرت کی کسینے فاطمہ کو خندان نہ دیکھا اور عایشہ صدیقہ بہی زاری کرتی تہین اور صحابہ
بعد از فوت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سراسیمہ اور حیران ہوئے اور عقول اونکے مسلوب اور حواس عاطل ہوئی بعضوں کی
زبان بند ہوگئی اور ہوش نطق جاتا رہا حال عثمان بن عفان رض اسی قبیل سے تہا اور بعضی جا ماندہ ہوئے اور طاقت حرکت نہی
مثل علی مرتضی کے اور ثابت اور اشجع اونکے ابوبکر رض تہے باوجود اوسکے اضطراب اشک تہا اور اوپر جاتا تہا آہ و نالہ اونکا اور
ساتہہ اسکے استقلال کیا ہے اوپر شجاعت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہوکر اس عالم سے گئی اور بعضوں نے دعا کی
کہ خداوندا ہمکو نابینا کر کہ طاقت نظر کی اوپر موتہ اوس کے نرکہین ہم پس اہل مدینہ اور اصحاب نے دل اوپر وفات حضرت
کے رکہا اور استرجاع کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون بعد از ان ابوبکر صدیق تعزیہ اور تسلیم اہلبیت بجالائے اور کہا کار غسل اور
تجہیز و تکفین جسے تعلق رکہی ساتہہ اوسکے قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قرار دینے
امر خلافت کے کہ اہم مہام دین اور موجب انتظام و التیام مہام اسلام کا تہا مشغول ہوئے اور تفصیل کلام اس مقام مین بہت ہے
مجمل اوسکا وہ کہ مہاجرین اور انصار مین خلاف پڑا اور کہا انصار نے ہم مین سے ایک امیر اور تم مین سے ایک امیر پس بحدیث الائمۃ
من قریش ثابت ہوا کہ امامت حق قریش کا ہے اور جو تقدم اور رجحان ابوبکر صدیق کا اذہان و قلوب مین راسخ و ثابت ہوا خصوصاً
ایام مرض مین اونکی تقدیم سے نماز وغیرہ کیلئے قرار اوپر ابوبکر صدیق کی پایا اور اجماع اوپر اوسکے منعقد ہوا وصل بیان کیفیت
غسل وغیرہ مین جو فرمایا تہا آنحضرت علیہ السلام نے ابتداے مرض مین کہ غسل دیوے مجکو مرد اہلبیت میری سے اور ابوبکر صدیق
نے کہا کہ کار غسل و تجہیز و تکفین ساتہہ اونکی تعلق رکہی لاجرم اہل بیت اور علی و عباس وغیرہ ساتہہ اس کار کے مشغول ہوئے اور کہا
عباس نے کہ دروازہ حجرہ بند کرین اور تکفین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تین جامہ سفید سحولی مین واقع ہوے - اور سحولی بفتح سین
منسوب بسحول بمعنی قصار اور بہ روایت اشہر او اکثر ہی یا منسوب بہ سحول کہ نام قریہ کا ہے یمن سے اور بضم سین بہی آیا ہے منسوب
بسحول بمعنی جامہ سفید او نہین ہوتا مگر پنبہ سے اور نماز ادا کرنا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بجماعت نہ تہا ایک جماعت
آتی تہی بی جماعت اور باہر آتی تہی پس جماعت دوسری آتی تہی اور اداے نماز کرتی تہی اول مردانے جب مرد فارغ ہوئے نسا آئین

بعد ازان صبیان جیسا کہ ترتیب صفوف جماعت مین مقرر ہے اور امامت نہین کی اور جنازہ حضرت کو سینہ اور وفات شریف روز دوشنبہ
تہی اور سہ شنبہ تمام روز جسم مبارک کہار ہا بیت مین اور لوگون نے نماز پڑہی اور دفن کیے گئے شب چہارشنبہ کو اور دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین بہی اختلاف واقع ہوا بعضون نے کہا کہ اوسی جگہہ کہ مقبوض ہوے اور ایک زمرہ نے کہا مسجد مین اور فرقہ نے کہا بقیع مین اور
اور ایک جماعت نے کہا کہ مین لیجانا چاہیے اور بعض نے کہا قدس مین کہ قبور انبیا سب وہین ہین۔ ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ دفن کیا جاوے کوئی پیغمبر الا اوسی جگہہ کہ قبض کی گئی ہو روح اوسکی اور بنائی گئی قبر شریف خشت خام سے اور
بلند کی گئی زمین سے بمقدار ایک بالشت اور ایک روایت مین چار انگشت بہی آیا ہے اور روایات مختلف آئی ہین کہ قبر شریف مسنم ہے یا مسطح
بقول اکثر مسنم ہے اور جب امام حسن مجتبی رض نے ارتحال فرمایا عائشہ سے التماس کیا کہ یہہ حجرہ تمہارا ہے اگر تجویز کرو امام حسن رض کو پہلو مے جد
اونکے مین دفن کرین حضرت عائشہ نے قبول کیا اور کہا بہتر مرحبا لیکن مروان اوس زمانہ مین جانب معاویہ سے حاکم تہا دفن اونکی سے
مانع آیا اور جگہہ مین بعد ازان عائشہ صدیقہ رض نے عبد الرحمن بن عوف کو بہی چاہا تہا کہ وہان مدفون ہووین میسر نہوا اور ابن عمر سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نزول کرین عیسی بن مریم اور تزوج کرین اور پیدا ہووے اونکے لئے اولاد اور مکث کرین
بروے زمین پینتالیس برس پس وفات پاوین اور دفن کیے جاوین میری قبر مین پس مبعوث ہونگے مین اور عیسی بن مریم ایک قبر سے
میان ابوبکر اور عمر کے اور مراد ساتہہ قبر کے میان مقبرہ ہے اور جب کہ دفن آنحضرت سے فارغ ہوئے صحابہ نے خاک حسرت اور ندامت
اوپر سر وقت اور حال اپنی کے ڈالی اور آتش فراق اوس محبوب دو جہان مین جلتی تہے اور گریہ و زاری کرتے تہے خصوصاً فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سب سے مصیبت زدہ تر اور بیکس تر اور نالان تر تہین اور روے حسن اور حسین علیہما السلام مین لگا کر تہین
اور اوپر یتیمی اپنی اور نامرادی کے اور فرزندون کے روتی تہین اور اوس جانب بہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوسی حجرہ مین
کہ دار السرور و بیت الوصال تہا مسکن الحزن و مقام الفراق ہوا اپنے خانمان ملو کر روز و شب گریان تہین فرد ندیدم چو بر تربت
جمع مرتبہ ۱ از نظرم صورت دوست ہیچو چشمی کہ چراغش نہ مقابل بود و در ہر کدام نے اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مراثی کہ وفات آنحضرت
مین بسلک انتظام کہیچی ہین لکہی اونکے مین طوالت کلام ہے وصل اور جہلا آیات سے کہ ظاہر ہوین بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہ ایک حمار سے کہ آنحضرت گاہی اوسپر سوار ہوتے تہے چندان حزن کیا کہ اپنی تئین چاہ مین ڈالا اور ناقہ آنحضرت
علف نہ کہاتی تہے اور پانی نہ پیتی تہے تا آنکہ مر گئی اور ظہور اون چیزون کا جو خبر دی تہی بعد موت کہ ظاہر ہونگی بہت ہین خارج عد و حد سے
وصل جاننا چاہیے کہ حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی متفق علیہ ہے درمیان علما ثلاثہ کے اور کسیکو خلاف نہین اوسمین

کا ملتا اور قوی تر وجود حیات شہدا اور مقاتلین فی سبیل اللہ سے کہ معنوی اخروی ہے عند اللہ اور حیات انبیا حسی و دنیاوی ہے اور انکا وجود
اور آثار اوسمین واقع ہین — مزار بر حال صحیح عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا خدا کے فرشتے ہین سیاح زمین مین پہونچاتی ہین مجھی اعمال
تمہارے جو بہتر ہین شکر خدا کہتا ہون مین اوپر اوسکے اور وہ جو بد ہین استغفار کرتا ہون اونکے لئے اور اوس خبر سے آرزو ثابت رکھی اور یہ جو
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر مکرم مین واقعہ سلطان نور الدین شہید کا ہے ۵۵۷ھ مین درباب رویت آنحضرت کو منام مین ایک شب
مین تین بار اور خبر دینا اوسکو شہر در افرانی سے کہ نسبت بقبر شریف تصور نوعی خبث کیا تھا اور بھیجا اوسکا جمعیت ہزار شخص کے مدینہ طیبہ مین
اور پانا اون دو ملعونونکو اور احراق اون دونوکو اور حفر خندق حوالی حجرہ شریفہ کے اور رہبر دینا اوسکا برصاص **وصل** بیان ازواج
پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد نکاح مین لائے خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازان سودہ بنت زمعہ کو اور وہ حضرت پاس بڑھیا ہو گئین
اور حال اونکے طلاق دینے کا کہ حضرت نے چاہا تھا سابق مذکور ہوا — بعد ازان عایشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رض کو نکاح مین لائے مکہ مین
ہجرت سے دو برس پہلے و بقولی تین سال پیش از ہجرت ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت شش سالہ تھین اور ہم بستر کیا اونکو مدینہ مین
ماہ شوال مین سال دوم ہجرت سے اور وہ بعمر نہ سالہ تھین اور جب آنحضرت نے وفات پائے وہ ہژدہ سالہ تھین اور اونہون نے
وفات پائی مدینہ مین سترہوین رمضان ۵۸ھ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور سوائے اسکے بھی منقول ہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بجز عایشہ صدیقہ رض تزوج نہین فرمایا اور کنیت عائشہ ام عبد اللہ ہے اور بعد ازان حفصہ بنت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نکاح مین لائے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس
نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا انکو خدا تعالی فرماتا ہے کہ رجعت کرو کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہی اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجعت فرمائی بجہت مہربانی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم اور نکاح مین لائے ام
حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تھین مہر دیا اونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ نے
چار سو دینار اور متولی امر نکاح اونکے عثمان بن عفان ہوئے اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی سال چہل
و چہارم مین اور نکاح مین لائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور وفات پائی اونہون نے سال باسٹھ مین اور وہ آخرین ازواج
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وفات مین اور بقولی آخرین سب کی میمونہ تھین اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو
اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھین اور اول عقد نکاح زید بن حارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
آگئین بعد ازان زید نے طلاق دی اوسوقت ازواج طاہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائے مدینہ مین سال بستم مین اور دفن

ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین وفات مین اور پہلے وہی اوٹھائی گئین اوپر نعش کے اور مراد نعش سے وہ ہے کہ اوپر جنازہ کے
چند چوب مضبوط لگی گئین بشکل گہوارہ تا ستر زیادہ ہو وے اور نکاح مین لائے جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین
اسیر ہو کر آئین تہین کہ بیان اوسکا سابق غزوات مین مذکور ہوا اور وفات پائی سال پنجاہ و ششم مین اور نکاح مین لائے صفیہ
رضی اللہ عنہا کو اور وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے تہین اسیر ہوئین غزوۂ خیبر مین پس آزاد کیا اونکو اور آزادی مہر اونکا
مقرر فرمایا وفات پائی سال پنجاہم مین اور نکاح مین لائی میمونہ کو اور وہ خالہ خالد بن الولید اور عبد اللہ بن عباس کی ہین وفات پائی اوسی جگہہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو نکاح مین لائے تہے اور نام اوس موضع کا سرف ہی سال پنجاہ و یکم مین اور بقولی سال شصت و ششم
اور اوپر تقدیر اخیر کے آخر ازواج مطہرات مین سے ہووین وفات مین اور یہہ جماعہ مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اونکے سر سے انتقال فرمایا تہا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہین تہین سواے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اور نکاح مین لائے زینب
بنت خزیمہ کو سال سیوم مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس زندہ رہین مگر تہوڑے دن دو یا تین مہینے بعد ازان
وفات پائی اور سواے اونکے بی بی تہین کہ آنحضرت اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ کیا اور یہہ امر پایہ انجام نہ پہونچا از انجملہ فاطمہ بنت ضحاک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو نکاح مین لائے جو آیہ تخییر نازل ہوئے مخیر کیا اس امر مین کہ صحبت آنحضرت مین رہے
یا دنیا اختیار کرے اوسنے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جدا کیا بعد ازان مینگنی شتر التقاط کرتی تہی
اور کہتی تہی مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور از انجملہ شراف خواہر دحیہ کلبی کہ ترفی جانا اوسکو اور قول فرمایا اور خولہ بنت
ہذیل اور وہ وہی ہے کہ بخشا اپنی نفس کو بآنحضرت یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئے اور بقولی بخشندہ اپنی نفس کی ام شریک تہی اور اسماء
جونیہ کہ مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دست مبارک سے اوسکو مس فرماوین کہا بخدا تجہسے پناہ چاہتی ہون مین پس آنحضرت
نے مفارقت فرمائی اور عمرہ بنت یزید اور ایک زن غفاری اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی قبل از دخول اور
بنت الصلت اور وہ مر گئی پہلی اوس سے کہ آنحضرت ساتہہ اوسکے نزدیک ہووین اور ایک زن اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
چاہا نزدیک ہوتا اوسکے ساتہہ فرمایا اپنا نفس مجہی دے کہا کوئی زن رئیسہ اپنی نفس کو ساتہہ بازاری کے دیتی ہے پس آنحضرت نے اوسکو
جدا کیا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکے پدر نے کہا کہ وہ داغ سفید رکہتی ہے حالانکہ اوسکو کوئی علت نہ تہی جب رجوع کیا داغ سفید پایا
اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکے پدر نے اوسکی صفت بیان کی اور کہا زیادہ اس سے وہ ہے کہ کبہی بیمار نہین ہوئی ہے فرمایا اوسکو
نزدیک خدا کے کچہہ خیر نہین ہوئے ہے پس ترک کیا اور تہا مہر ازواج آنحضرت پانسو درہم ہر زن کا اور یہہ قول اصح اقوال ہے مگر صفیہ

اور ام حبیبہ جیسا کہ گذرا **وصل** بیان اولاد مین ۔ اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ ایک قاسم ہی اور کنیت آنحضرت کی ساتھ
نام اوسکی تہی اور عبد اللہ کہ طیب اور طاہر دو نو لقب اوسکی ہین اور باعتبار ایک قول کے طیب غیر طاہر کی تہا اور زینب
اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور سب دخترون مین چہوٹی حضرت فاطمہ تہین اور یہہ سب پسر حضرت کے
مری ستہے طفولیت مین پیش از اسلام اور دخترون نے وقت اسلام پایا اور مسلمان ہوئین اور یہہ سب جماعت بطن خدیجہ سی ہین
بعد ازان بطن ماریہ قبطیہ سے مدینہ مین ابراہیم پیدا ہوے اور طفل ہفتاد روزہ ہوکر گذر گئے اور بقولے سات مہینہ کا اور بقولی ہردہ ماہہ
اور سب اولاد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حیات آنحضرت مین وفات پائی الا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ وفات اونکی
چہہ مہینہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تہی ۔ پس زینب نکاح مین ابی العاص کی تہی پیدا ہوا اوس سے ایک لڑکا کہ
نام اوسکا علی تہا کہ حالت صغر مین گذر گیا اور ایک دختر امامہ نام کہ جو جوان ہوئی امیر المومنین علی اوسکو نکاح مین لائے
بعد از فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور بعد علی مرتضی کے مغیرہ بن نوفل بن الحارث اپنی نکاح مین لایا اور اوس سے ایک فرزند متولد ہوا
یحیی نام اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین تہین متولد ہوئے اون سے حسن ع اور حسین ع اور محسن
اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم اور محسن صغر سن مین گذر گیا اور رقیہ بہی قبل از بلوغ اور زینب کو عبد اللہ بن جعفر نکاح مین لائے
پس پیدا ہوا ایک پسر علی نام اور نزدیک اوسکے مرا اور ام کلثوم سے نکاح کیا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس ایک پسر زید نام
پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کی عون بن جعفر نے شادی کی چاہا بعد اوسکی محمد بن جعفر نے اوسکے بعد عبد اللہ بن جعفر نے اور رقیہ بنت
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نزدیک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی تہین پس متولد ہوا اونسے ایک پسر عبد اللہ نام کہ صغر سن مین
گذر گیا اور رقیہ نے وفات پائی جس دن زید بن الحارث فتح بدر کی مدینہ مین لایا پس حضرت عثمان بعد اوسکے نکاح مین لائے ام کلثوم
اور وہ بہی عقد عثمان مین متوفی ہوئین ماہ شعبان سال نہم مین اور پیش از عثمان اور رقیہ عتبہ پاس اور ام عتبہ پاس کہ دو نو پسر
ابو لہب کی تہی تہین **فصل** اسامی اعمام اور عمات آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ ہے ۔ حارث اور قثم اور زبیر اور حمزہ
اور عباس اور ابو طالب اور عبد الکعبہ اور حجل اور ضرار اور غیداق اور ابو لہب اور صفیہ اور عاتکہ اور اروی
اور ام حکیم اور برہ اور امیمہ اور اس جماعت سے تین شخص اسلام لائے حمزہ اور عباس اور صفیہ **وصل** اسامی
موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ زید بن الحارثہ اور پسر اوسکا اسامہ اور ثوبان اور ابو کبشہ اور وہ بدر مین حاضر تہا جسدن کہ
عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وفات پائی اور انسہ اور شقران اور بقولی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے وارث ہوئے تہے

اپنی پدر سے اور بقولی اوسکو عبدالرحمن بن عوف سے خرید کیا اور رباح اور یسار اوسکو عرنیون نے مارا اور ابو رافع اوسکو عباس نے خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گذرانا تہا جسوقت کہ خبر اسلام عباس کی پہونچائی آنحضرت نے اوسکو آزاد فرمایا اور اوسکے نکاح مین دیا سلمی کو کہ مولاۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی پس اوس سے ایک پسر پیدا ہوا عبید اللہ نام کہ نویسندہ وحی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا تہا اور ابو مویہبہ اور فضالہ اور اوسنے شام مین وفات پائی اور رافع اس جماعہ مذکور ہ میں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا اور مدعم کہ اوسکو ابو رفاعہ جذامی نے گذرانا تہا اور وہ مارا گیا غزوہ وادی القری مین اور کرکرہ اور اوسکو ہوذہ بن علی یامی نے پیشکش بہیجا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا اور زید جد ہلال بن یسار اور عبید اور طہمان اور ابو رقبطی ہدیہ مقوقس سے اور واقد یا ابو واقد اور ہشام اور ابو ضمیرہ قمی سے تہا اور روز حنین اوسکو آزاد کیا اور ابو عسیب احمر نام اور ابو عبید اور ابو سفینہ کہ پہلے غلام ام سلمہ کا تہا بعد ازان آزاد کیا اور شرط کی کہ جب تک زندہ رہے خدمت آنحضرت کرے کہا اگر شرط نکرتے تو بہی مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکرتا مین اور ابو ہند اور انجشہ کہ حدی کہتا تہا شترونکو اور ابو امامہ اور بعض اہل سیر نے زیادہ اس سے شمار کیے ہین وصل جواری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمی اور ام رافع اور رضوی اور امیمہ اور ام ضمیرا اور ماریہ اور شیرین اور ام ایمن کہ برکہ اوسکا نام تہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کنار مین رکہا تہا۔ اور ریحانہ اسامی بنی قریظہ سے میمونہ بنت سعد اور عقرہ اور خویلہ وغیرہما وصل اسامی خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس بن مالک اور ہند اور اسماء دختران حارثہ اور ربیعہ بن کعب اسلمی اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذومخمر یا ذومخبر کہ برادرزادہ یا خواہرزادہ نجاشی کا تہا اور بکیر بن شراخ لیثی اور ابو ذر غفاری وصل اسامی نگاہبانون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کہ روز بدر حراست کی اور ذکوان بن عبد قیس اور محمد بن مسلمہ انصاری کہ روز احد وو حراست کی اور زبیر نے روز خندق اور عباد بن بشر اور سعد بن ابی وقاص اور ابی ایوب اور بلال وادی القری مین اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس موقوف رکہا کہ کوئی نگاہبانی کرے وصل اسامی ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجانب بادشاہون روزگار کے عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے بہیجا اور نجاشی لقب بادشاہ حبش ہی اور نام اوسکا اصحمہ تہا اور ترجمہ اصحمہ کا زبان عربی مین عطیہ ہی پس لیا نامہ آنحضرت اپنی دونون آنکہون پر اور اترا تخت سے اور بیٹہا اوپر زمین کے اور اسلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سال نہم مین پس آنحضرت نے

غایبانہ اوپر اوسکے نماز جنازہ ادا کی اور دحیہ کلبی کو بجانب بادشاہ روم کے کہ نام اوسکا ہرقل تھا پس ثابت ہوئی نزدیک اوسکے
نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ دلائل کے اور ارادہ اسلام کیا مگر قوم اوسکی نے اوسکے ساتھہ موافقت نکی اور بخوف
از الہ سلطنت کے اسلام نلایا اور عبد اللہ بن حذافہ کو طرف کسری بادشاہ فارس کے پس کسری نے پارہ پارہ کیا نامہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالے پارہ پارہ کیجیو سلطنت اوسکی پس عنقریب مرگیا اور
حاطب بن ابی بلتعہ کو بجانب مقوقس کے بہیجا اور مقوقس لقب اوس بادشاہ کا ہے کہ مصر اور اسکندریہ اوسکے تصرف مین ہووے
پس نزدیک اسلام آیا اور ہدیہ بہیجا بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ اور شیرین اور استر سفید کہ دلدل نام تہا اور
بقولی ہزار دینار اور بیس جامہ بہی اور عمرو بن العاص کو بجانب جیفر اور عبد اللہ پسران جلندا سے بادشاہان عمان کی پس دونو
مسلمان ہوسے اور مانع نہ آسے عمرو کو رعیت سے اخذ زکوۃ مین اور امضای قضا مین پس عمرو وہین رہا تا آنکہ آنحضرت نے وفات پائی
اور سلیط بن عمرو کو طرف ہوذہ بن علی یمین کا مہ کی پس اوسنے اکرام سلیط کیا اور خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
لکہہ بہیجا کہ کیا اچہی چیز ہے جسکی طرف تم دعوت کرتے ہو اور مین خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہون پس مجہے بعض تصرف امر خلافت مین
دو پس آنحضرت نے قبول نفرمایا اور ہوذہ مسلمان نہوا اور شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقا کی کہ ایک
شہر ہے شام سے پس رد کیا نامہ آنحضرت کو اور کہا مین معہ لشکر اوس جہت کو روانہ ہوتا ہون بادشاہ روم نے اس ارادہ
سے منع کیا اور مہاجر بن امیہ کو بجانب حارث حمیری کے یمن مین بہیجا اور علاء بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے
پس مسلمان ہوا اور ابو موسی اشعری اور معاذ بن جبل کو بجانب یمن پس مسلمان ہوئی رعیت یمن کی اور اوسکے سب بادشاہ
بغیر قتال کے **وصل** اسامی نویسندگان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے اربعہ اور عامر بن ... اور عبد اللہ بن ارقم
اور ابی بن کعب اور ثابت بن قیس بن شماس اور خالد بن سعید اور حنظلہ بن ربیع اور زید بن ثابت اور معاویہ اور شرحبیل
بن حسنہ **وصل** اسامی نجباء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ بزیادت عنایت مخصوص تہے خلفاء اربعہ اور
حمزہ اور جعفر اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور بلال **وصل**
اسامی عشرہ مبشرہ خلفای اربعہ اور سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور عبیدہ بن الجراح
اور سعید بن زید **وصل** دواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افراس سے سات راس تہے اور اس جگہ اختلاف بہی ہے
سکب اور یہ اوسکے پیر زاعد سوا ہتے پیشانی اور قوایم اوسکے سفید تہے الا دست راست کہ ہم رنگ بدن تہا اور اوسکو

قد بہی مناسب اور ہموار ہی بدن تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا لقبت اوپر اوسکے فرماتے پس سبقت کرتے اور خوشوقت ہوتے **اور مرتجز** وہی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے اوسکے حق مین گواہی دی **اور لزاز** ہدایا ہی مقوقس سی **اور لحیف** ہدیہ ربیعہ **او ظرب** ہدیہ فروہ جذامی **اور ورد** ہدیہ تمیم داری **اور ضریس** - **اور ملاوح** - **اور سبحہ** کہ اوسکو تاجران مین سے خریدا تہا اور سبقت کی اوپر اوسکے تین بار پس دست مبارک اوپر موہنہ اوسکے پہیرا اور فرمایا انت الابحر یعنی نہین تو مگر دریا - اور بحر اسب کشادہ گام اور تیز رو کو کہین **اور استر** سے تین راس **دلدل** ہدایا ہی مقوقس سے اور وہ اول استر ہی کہ اسلام مین اوپر اوسکے سوار ہوئے **اور فضہ** قبول فرمایا اوسکو ابوبکر صدیق رض سے **اور ایلیہ** ہدیہ بادشاہ ایلہ سے **اور سرکار** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک دراز گوش تہا کہ اوسکو یعفور کہتی تہے **اور منقول** نہین کہ یہ جنس گاو سرکار آنحضرت مین **اور آنحضرت** صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیردار تہین غابہ مین **اور وہ** ایک موضع ہے قریب مدینہ کی اور ہدیہ بہیجا طرف آنحضرت کے سعد بن عبادہ نے ناقہ شیردار مواشی بنی عقیل سے **اور آنحضرت** صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ناقہ تہی **قصوی** نام کہ اوپر اوسکے ہجرت کی تہی اور جب وحی نازل ہوتے کوئی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متحمل نہوتی الا قصوی کہین کہ عضباء اور جدعا بہی نام اوسکا ہی ایک بار ایکدن شتر اعرابی کی ساتہہ دوڑا یا شتر نے سبقت کی اور یہ امر اوپر مسلمانون کے شاق آیا آنحضرت صلعم نے فرمایا لازم ہے اوپر اللہ تعالی کے کہ کوئی چیز امور دنیا سے غالب نہ آوے الا ایکوقت اوسکو مغلوب کرے **اور سرکار** آنحضرت مین سو راس بز تہین **اور ایک** بز تہی کہ شیر نوشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مخصوص مہیا کی تہی **اور ایک** خروس تہا سفید رنگ **وصل** اسلحہ مین - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نو شمشیرین تہین از انجملہ ذوالفقار کہ غنائم بدر مین اموال بنی الحجاج سے ہاتہہ آئی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکہا گویا اوسکی ایک طرف مین شکست پڑی ہے اور تعبیر کی کہ مسلمانونکو ہزیمت روہ دیوے اور وہ صورت روز احد متحقق ہوئی **اور تین** شمشیرین اموال بنی قینقاع سے ہاتہہ مین لاے تہے قلعی **اور** بتار اور حتف اور منجملہ سیوف سے مخذم **اور** رسوب نہین **اور ایک** اور سیف آپنی پدر سے میراث پائی تہی **اور** غضب کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تہی **اور قضیب** کہ وہ اول شمشیر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حمایل کیا **اور پاس** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نیزہ تہے نام ایک کا مثنی اور تین باقی بنی قینقاع سے ہاتہہ آئی تہے **اور ایک** نیم نیزہ تہا کہ اوسکا نام تہا روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیدین مین **اور ایک** چوبک سر کج تہی بقامت ایک ذراع اور نیم عصا کے کہ اوسکو عرجون کہتی تہے **اور ایک** عصا تہی نام

کہ اوسکو مشوق کہتی تہے اور چار کمانین اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپر اوسکے صورت کرکس بنائی تہی بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے برسم ہدیہ آئی تہی آنحضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اوپر اوسکے رکہے پس وہ صورت معدوم ہوئی - انس رضی اللہ عنہ نے
کہا نعل اور قبیعہ شمشیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیم سے تہا اور درمیان نعل اور قبیعہ کے چند حلقہ سیم تہے اور قبیعہ ایک چیز ہے
کہ نزدیک مقبض کے سیم وغیرہ سے تیار ہیں اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب باریک شمشیر کے سیم وغیرہ سے تیار کریں اور پیش
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو زرہ تہین کہ اونکو سلاح بنی قینقاع سے تصرف مین لائے تہے ایک سعدیہ اور دوسری فضہ
اور ایک زرہ تہی کہ اوسکو ذات الفضول کہتی تہی پہنا اوسکو روز حنین مین اور کہین کہ نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ
حضرت داؤد علیہ السلام کی تہی وہ کہ اونہون نے روز قتل جالوت پہنی تہی - اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خود تہا
کہ اوسکو ذو السبوع کہتی تہے اور ایک کمربند تہا ادیم سے اور اوسمین تین حلقہ سیم سے اور نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سفید تہا **وصل** اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی چہوڑے دو جامہ حبرہ اور حبرہ ایک نوع ہے چادرون
یمن سے اور ازار عمانی اور دو جامہ صحاری اور ایک قمیص صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمنیہ اور خمیصہ چادر علمدار
اور ایک گلیم سفید اور چند کوفیہ خورد غیر ملبد تین یا چار اور ایک لحاف رنگین ابورس اور پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک
ظرف تہا چرم سے کہ اوسمین آئینہ اور شانہ عاج اور سرمہ دان اور مقراض اور مسواک رکہتی تہے اور فراش آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم چرم سے تہا اور حشو اوسکا بجاے پنبہ لیف خرما تہا اور ایک قدح تہا کہ تین جگہ سے بصفائح سیم مضبوط کیا تہا اور
ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آوند کلان صفر سے کہ اوسمین حنا اور وسمہ کرتے تہے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو سرپر
رکہتے تہے جسوقت کہ سر مبارک مین اثر حرارت پاتی تہے اور پیالہ تہا شیشہ سے اور ایک آوند تہا جہیا واسطے غسل کے صفر سے اور
پیالہ تہا کلان اور پیمانہ تہا پیمایش صدقہ فطر کے لئے کہ چہارم حصہ صاع کا تہا اور ایک انگشتری تہی سیم سے کہ نگین اوسکا بہی سیم سے تہا
اوپر اوسکے کلمہ محمد رسول اللہ کندہ تہا اور بقولی نگین آہن سے تہا اور جائی وصل نگینہ ساتہہ حلقہ سیم مضبوط کیا تہا اور نجاشی
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دو موزہ سادہ ہدیہ بہیجا تہا پس آنحضرت نے پہنا اوسکو اور پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک گلیم تہا سیاہ اور عمامہ کہ اوسکو سحاب کہتی تہے اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جامہ تہے نماز جمعہ کے لیے
سوائے اون دو جامون کے کہ سائر ایام مین پہنتے تہے اور رومال تہا کہ روے مبارک بعد وضو خشک فرماتی تہے **وصل** کمال
صوری آنحضرت کہ شمایل بہی ساتہہ تحقیق علو مکان اونکے نزدیک خدا تعالی کے منقسم ہی اوپر تین قسم کے **قسم اول** ذاتی ہے

اور قسم ثانی فعلی جیسا کہ نماز روزہ اور صدقہ اور امثال اوسکی قسم ثالث قولی قسم اول ذات شریف اور صورت جمیل اونکی ہے اور یہی ذات شریف حضرت کی اجمل ذوات اور اکمل و افضل و اطہر و انور اور صورت شریف احسن و اجمل و اجلی تمام صور کی اور علماء شکر اللہ سعیہم نے حلیہ شریف حضرت کا وہ جو اونکو پہنچا اور اونکے فہم مین آیا ضبط اوسکو کیا اور صفحہ بیان پر لکہا اور مقصود اوس سے تصویر جمال اور مطالعہ کمال حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت اوسکو ملحوظ رکہنا اور مشق اور مراقبہ اوس کام کا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھہ کہ دائم وہ جمال جہان فزا نظر مین رہے اور مفارقت نکرے اور یہ اقرب طرق ہے واسطے حصول کمال قرب اور وصال کے اور اگر استطاعت اوسکی اوپر طریق اتصال دوام کے میسر نہو بارے وقت صلوٰۃ اور سلام تم کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لیے اور حضور درگاہ کے نگاہ رکہے واللہ ولی التوفیق اور قسم ثانی کہ فعلی ہے افعال زکیہ اور احوال مرضیہ حضرت کے ہین کہ معلوم اور ماثور ہین اور صحف اور دفاتر اوس سے مملو اور مشحون اور کافی ہے اس باب مین وہ کہ کل عالم اور اعمال و حسنات اوسکے میزان حضرت مین ہین اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تاسیس فرمائین راہین ہدایت و ارشاد کی اور باہر لائے خلق کو ضلالات اور غوایت سے اور وضع فرمائے احکام سنت اور روش صلوٰۃ و صیام اور حلال و حرام کے وصل کیفیت تعلق مین بجناب معلی القاب اور عکوف اوپر باب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جاننا چاہیے کہ جو دوست رکہا حضرت کو حق تبارک و تعالی نے تشفیع کیا قیامت مین اونکو خلق کے لیے کہ وہ لوازم قرب و عزت و محبت سے ہے اور عام کیا اونکو شفاعت کے لیے اور نہین ہے کسیکو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا اوسکو ساتھہ وسیلہ کے کہ مقام محمود ہے اور حقیقت مین نہین معنی وسیلہ کے مگر واسطہ وصول کا المطلوب اور وہ شفاعت ہے اور جو جاننا اور پہچاننا اس مقصد کو بس لازم ہے تحصیل جناب اور قوت جناب کو اور تحقیق نہین جانتا اور پہچانتا طالب کسی چیز کو کہ لائق بحال اوسکے ہے مگر بواسطے شیخ مرشد کے راہ بتا دے اوسکو یا بواسطہ جذب الہی کے کہ کشف کرے وہ اوپر اوسکے اور اگر شیخ میسر نہ آوے تو لازم پکڑے اہل اللہ کو اور جملہ طریق اہل اللہ کی چار چیزین ہین۔ ایک فراغ قلب اور خالی ہونا اوسکا میل ماسوے اللہ سے دنیا اور آخرت مین اور دوم اقبال علی اللہ بکلیہ ساتھہ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے اور سیوم دوام مخالفت نفس کی ہر چیز مین کہ طلب کرے اون امور سے کہ متعلق ہین مصالح اور اعظم مخالفات نفس کا ترک ماسوے اللہ ہے نظراً اور اعتقاداً اور اعتماداً او علماً اور چہارم دوام ذکر عند النظر بجلال و جمال اوسکے خواہ ذکر لسانی ہووے یا ذکر قلبی یا ذکر روحی یا سری یا مجموع وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی ہے بجناب محمدی وہ بہی دو قسم ہے قسم اول دوام استحضار اوس صورت بدیع المثال کو اور اگر ہی طالب کہ احیانا

بدیدار فایض الانوار آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منام مین مشرف ہوا ہے پس استحضار کرے اوسی صورت کو کہ منام مین دیکھی ہے اور
اگر ہرگز مشرف نہین ہوا صفات آنحضرت کو بعینہا یاد کرے اور درود بھیجے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور رہو وے حال ذکر مین گویا
کہ حضرت اوسکے روبرو حاضر ہین حالت حیات مین اور دیکھتا ہے حضرت کو متادب باجلال و تعظیم و ہیبت و حیا اور اگر نہو سکے اوس
ہیہ صورت بصفت مذکورہ پس اگر کاہی بزیارت قبر شریف اور روضہ منیفہ کے مشرف ہوا ہو استحضار اوسکا کرے اپنی ذہن مین اور
درود بھیجے گویا کہ استادہ ہے پاس قبر شریف کے باجلال و تعظیم یہانتک کہ مشاہدہ کرے روحانیت حضرت کو ظاہر و باہر اور اگر زیارت
قبر شریف اور روضہ منیفہ بہی مستفید نہین ہوا پس دائم صلوۃ و سلام بھیجا اوپر حضرت کے اور تصور کرے کہ وہ سنتے ہین درود و سلام اوسکا
پس لازم پکڑے اس طریق کو کہ اسمین بہی سعادت کبری اور مکانت ذلفے واللہ الموفق والمعین اور قسم ثانی تعلق معنوی ہے
استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت کا میان جمال و جلال کے اور متجلی باوصاف خداے کبیر متعال کی مشرف
بنور ذات الہی کے آباد و ازال مین محیط ساتہ کل کمال حقی و خلقی کے مستوعب ہر فضیلت وجود کو صورتا اور معنا حقیقتا اور حکما عینا
وشہادۃ ظاہرا و باطنا اور اگر نہو سکے کہ استحضار کرے ان سب کو البتہ جانے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم برزخ کلی ہین
قائم حقایق وجود قدیم و حدیث مین پس وہی ہین حقیقت ہر ایک کی جہتین سے ذاتا و صفاتا اسلیے کہ وہ مخلوق ہین نور ذات سے
جامع اسماء و صفات و افعال و آثار اوسکے کو حکما و عینا پس جسوقت معلوم ہوئین طالب کو اشیاء مرقومۃ الذکر آسان ہووے استحضار کمال
محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جیسا کہ ہے انشا اللہ تعالے **تنبیہ** حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک ظہور ہی ہر عالم مین لائق بحال
اوس عالم کے پس نہین ظہور اوسکا عالم اجسام مین مثل ظہور اوسکے عالم ارواح مین۔ اس لیے کہ عالم اجسام مین تنگی ہے گنجایش
نہین رکہتا اوس چیز کی کہ گنجایش رکہی عالم ارواح اور نہین ظہور حضرت کا عالم ارواح مین مانند ظہور اونکے عالم معنی اسلیے
کہ عالم معنی الطف و اوسع ہے عالم ارواح سے اور نہین ظہور آنحضرت کا ارض مین مثل ظہور اونکے سما مین اور نہین ظہور اونکا
سماوات مین مانند ظہور اونکے بیچ عرش سے اور نہین ظہور اونکا بیچ عرش سے مثل ظہور اونکے عند اللہ فوق العرش کہ نہین ہے
وہان این اور نہ کیف پس ہر مقام مین اعلی ہوتا ہے اور اکمل اور اتم ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مقام انزل و اسفل
اور ہر ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر محل کے یہانتک کہ منتہا ہے ہوتا ہے اوس محل مین استطاعت نہ کیے کہ دیکھے
اونکو کوئی انبیا اور اولیا سے **وصل** ملازمت حضور آنحضرت شریف اور دوام مشاہدہ اوس صورت لطیف کا ساتہ معانی
عزیزہ منیفہ کے اگرچہ تصور اور خیال اور تفکر کے ہووے منتہی سلوک کا اور سبب جناب عزت کے اور موجب وصول کا بدرگاہ مرتبت

اوسکی کے ہے اور یہہ بجہہ اوسکی ہی کہ مصلی تعلق پکڑتی ہے خاطر اوسکے ساتھہ جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس عاشق ہوتا ہے دل اوسکا اوپر صورت روحانیہ حضرت کی پس قریب ہوتا ہے اوسے پس ہوتا ہے نزدیک اوسکی اور ساتھہ اوسکے اور جب کہ ہوا یہہ نتیجہ صلوٰۃ بزبان کا پس کیا ہوگا نتیجہ صلوٰۃ بالقلب و روح اور سر کا اور نہین صلوٰۃ مگر قرب و اجتماع اور مثال و اقبال جیسا کہ وارد ہوا ہے لغت مین اور یہہ نتیجہ عمل ظاہری کا کہ بہیجا صلوٰۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہوئے کہ قرب مکان ہے جنت مین تا نتیجہ عمل باطن کا کیا ہوگا اور وہ قریب ہے مقعد صدق مین نزدیک ملک مقتدر کے کہ وہان نہ این ہے اور نہ کیف فافہم

فصل چوتہی بیان خلافت خلفاء راشدین اور اہل بیت وغیرہ مین بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت

ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت خاتم رسالت کے یہہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی یہہ کہیگا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مین اوسکا سر اپنی شمشیر سے جدا کرونگا رسول خدا مرے نہین بلکہ حق تعالی نے اونکو مرتفع سما فرمایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تہے مگر ایک رسول اوسکے پہلے ہی رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم لوگ اولٹے پاؤن پہر جاؤ گے دین سے سب لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ نے بہت جلدی کی بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اونکی بیعت کرنے سے تمام لوگون نے بیعت کی اور یہہ حال ہوگیا کہ سب آدمی بیعت پر مستعد ہوگئے یہہ بیعت درمیان عشرہ ربیع الاول سنہ ہجری نبوی مین واقع ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب اور یہہ سب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتہہ ہوگئے لیکن بیعت کرنا علی مرتضی کا ساتہہ ابوبکر صدیق کی روایت قاضی جمال الدین بن واصل مین آیا ہے اور بروایت زہری کے حالیتہ صدیقہ سے خلاف اوسکے بیان بارہوین اور تیرہوین سال ہجری کا تیرہوین سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تہی اوس وقت ہرقل درمیان حمص تہا جب اوسکو خبر پہونچی کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کہا کر بہاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے مسلمانون کے درمیان مین کہر گئے اور جبلہ خالد بن الولید اور ابوعبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہوگئی تب انہون نے بصرہ کا قصد کیا والی بصرہ نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے جمع کیے پہر آدمیون نے صلح کرلی اور صلح اس بات پر ٹہری کہ ہر راس پر ایک دینار اور ایک جریب گیہون دیا کرین **وفات خلیفہ اول** واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبب موت مین اختلاف ہے کہتے ہین

کہ یہودیوں نے برنج میں ملا کر زہر کھلایا تھا اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے کسی چیز میں زہر ملا کر اونکو اور حارث بن کلدہ کو دونوں کو دیا تھا
حارث نے کہا کہ ہم نے زہر آلودہ کھانا کھایا ہے ایک برس میں وہ زہر اثر کریگا چنانچہ بعد برس روز کے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونوں نے
انتقال کیا - اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سرد روز میں غسل کیا بسبب
اوس غسل کرنیکے بخار لاحق ہوا چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز کو بھی باہر نہ آئی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت
دی تھی کہ وہ نماز پڑھا دیا کریں اور خلافت بھی اونکے سپرد کی تھی بعد ازاں شام کو وقت شب سہ شنبہ کو میان مغرب اور عشا کے
ہفتہ اخیرہ جمادی الآخر میں درمیان ۱۳ سنہ ہجری کے وفات پائی اس سے معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت اونکی دو برس تین مہینے دس دن تھے
اور عمر شریف تریسٹھ برس کی اور .. اونکو بعد وفات کے اونکی زوجہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور جس تابوت میں پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھائے گئے تھے اوس تابوت میں خلیفہ اول رکھی گئی اور حضرت عمر نے اونکی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی
اور بعد حفر قبر کے سر اونکا دونوں مونڈھوں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرکے دفن کیا حلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
خوش قد سبک چہرہ اور معروق الوجنہ تھے یعنی عروق اونکے چہرہ کی نمودار رہتی تھیں اور آنکھیں غائر اور رنگ باہر کو اوٹھا ہوا اور
بند ہائی انگشتان پر بال نہ تھی اور حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے اور اونکے فضائل میں بہت احادیث وارد ہیں ایک اونمیں سے
وہ کہ اخراج کیا ابن حسین نے - کہا نہیں پیدا ہوا ذریت آدم میں بعد نبیین و مرسلین کے افضل ابوبکر سے رضی اللہ عنہ **بیان خلافت**
خلیفہ دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عدی سے لوگوں نے اوس سال میں بیعت کی جس سال میں حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ فوت ہوئی پس بعد خلافت حضرت عمر رض نے خطبہ پڑھا اور لوگونکو سنایا کہ اے لوگو قسم ہے خدا کی کہ میری نزدیک قوی تر
ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے وہ کہ حق اوسکا لیا جاوے - اور اول میں یہ احکام صادر فرمائی
کہ خالد بن ولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو حبش اور شام کا سردار مقرر فرما کر روانہ کیا اور حضرت عمر کا اول
نام امیر المومنین رکھا گیا تھا اس لیے کہ حضرت ابوبکر رض خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتے تھے اونکو کیسے امیر المومنین نہیں کہا
یہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا پس ابو عبیدہ بعد روانگی دمشق کے باب الجابیہ کی طرف اوترے اور خالد باب
شرقی باب توما پر اور عمرو بن العاص دوسرے طرف اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ستر رات کے رہا آخر الامر خالد نے اپنی طرف سے
بزور شمشیر فتح کیا اور باشندگان دمشق نے دوسری جانب سے باہر آکر ابو عبیدہ سے صلح کرلی اور دروازہ وا کردیا - ابو عبیدہ اونکو امن دیکر
اندر گئے اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات حاصل ہوئی - پھر ابو عبیدہ نے خبر فتح دمشق حضرت عمر رض کے تئین لکھ بھیجی و واضح ہو کہ ملک

عراق بہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین فتح ہوا بیان سنہ ۱۴ چودہ ہجری ماہ محرم سنہ چودہ ہجری مین خلیفہ دوم نے تعمیر بصرہ کے لیے حکم دیا چنانچہ بنا اس شہر کے سلئے اس سال مین نشان کیے گئے بقول بعض سنہ سترہ مین سال مین حکم بنائے بصرہ صادر ہوا تہا اور اسی سال مین تہا مقدمہ خلیفہ اول نے وفات پائی عمر انکے ستائیس برس کی تہی مگر بعد انتقال خلیفہ اول کے انکا انتقال ہوا بیان سنہ ۱۵ پندرہ ہجری سال پانزدہم ہجری مین شہر حمص بعد حصار مدت طویل کی فتح ہوا اور بعد فتح دمشق کے مسلمانون کے ہاتہہ آیا بعد فتح اسکے رومیون نے صلح چاہی پہر ابو عبیدہ اور باشندگان شیرز مین صلح ہو گئی جیسے باشندگان حمات سے اور اسیطرح باشندگان معرہ سے کہ زمانہ سابق مین اوسکو معرۃ الحمص کہتی تہے صلح واقع ہوئی کہ اب مشہور بمعرۃ النعمان انصاری ہے پہر ابو عبیدہ مذکور نے لاذقیہ کو فتح کیا بزور شمشیر بعد آن حلب اور انطرطوس بعد ازان قنسرین جب قنسرین پایا ابو عبیدہ اور خالد پہنچی اوسمین بہت رومی پوشیدہ تہے اونسے خوب جنگ واقع ہوئی آخرالامر مسلمان فتحیاب ہوئے اور فیما بین اہالی اس شہر کی صلح قرار پائی مثل صلح اہل حمص کے لیکن خالد اور ابو عبیدہ نے وہان کے سکان سے کہا کہ صلح منظور الا آخرالامر ہم اس شہر کو ویران کرین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان حلب اور انطاکیہ و منبج اور دلوک و سرمین اور تیزین اور عزاز کو فتح کیا اور اطراف تمام غالب آئی پہر خالد نے مرعش کو فتح کیا اور وہان کے رہنے والونکو جلاوطن کرکے تمام شہرون کو ویران کیا۔ اور قلعہ الحدث کو فتح کیا اسی سال مین اور بعضی کہین سولہوان سال تہا اور ہرقل مایوس ہو کر ملک شام سے قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تہوڑی دور جاکر پہر متوجہ بطرف شام ہوا پہر قیساریہ اور صبصطیہ کو فتح کیا اور اسی شہر مین حضرت یحیی بن ذکریا علیہما السلام کی قبر ہے اور نابلس اور لد اور یافا یہہ سب بلا فتح کیے اور بیت المقدس کا محاصرہ مدت دراز تک رہا آخرکار سکان بیت المقدس نے ابو عبیدہ سے کہا کہ مثل اہل شام ہمسے صلح کرو بشرطیکہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہم سے صلح کرین یہہ حال ابو عبیدہ نے حضرت عمر کو لکہہ بہیجا چنانچہ خلیفہ ثانی نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو بجای اپنی المدینہ منورہ مین چہوڑ کر آپ تشریف لائی اور بیت المقدس کو فتح کیا اور اسی سال مین حضرت عمر نے منشی اور دیوان مقرر کیے اور انعام و بخشش مسلمانون کے لیے ٹہرائی قبل ازین کسیکو کچہہ مال غنیمت نہ ملتا تہا اور بعضی کہتی ہین یہہ امر سنہ ۲۰ بیس ہجری مین مقرر ہوا اس تفصیل سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پچیس ہزار اور جسکو قرابت قریبہ بجناب حضرت رسالت مآب تہی اوسکے لیے زیادہ مقرر کی پس اہل بدر کو لیے پانچہزار اور اصحاب حدیبیہ اور بیعت الرضوان تک چار ہزار اور من بعد آنکی تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یرموک کو ایک ہزار اور جو انکی پیچہے تہے اونکو پانسو پہر تین سو پہر ڈہائی سو پہر دو سو علی ہذا القیاس تنخواہ انعامون کی مقرر ہوئی بیان سنہ ۱۶ سولہ ہجری

درمیان اس سال کے مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر جسکو پایا قتل کیا اور سجانی کہ ایک محل سفید تہا اوسکا محل کہنا
اور سعد بن وقاص اوسمین فروکش ہوئے اور محل کسریٰ کو مسجد جامع بناکر نماز پڑہنی شروع کردین اور جس قدر مال کہ
سیم و زر اور ظروف اور لباس سے ہاتھ آیا اوسکو ضبط کیا کہ تفصیل اوسکی مین طوالت ہے اور اسی سال مین جبلہ بن ایہم
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پاس بشان و شوکت و حشمت تمام داخل ہوا ازان بعد اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کو
تشریف لگئی اور جبلہ نے بہی حضرت کے ساتہ حج کیا اتفاقا اثناے طواف مین کہ جبلہ کر رہا تہا کوئی شخص قوم فزارہ کا جبلہ کے ملبوس سے
لگ کر نکلا جبلہ نے اوسکو ایک گہونسا ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹہ گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ پاس فریادی آیا حضرت نے اوسکی طلبی فرما کر
کہا کہ فدیہ دی وگرنہ وہ بہی ایک گہونسا ایسا ہی مارے گا جبلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بازاری برابر نہین حضرت عمر رض نے فرمایا اسلام نے
دونو کو مستوی اور برابر کردیا جبلہ نے کہا مجہی یہ خیال تہا کہ مسلمان ہونے سے میری عزت زیادہ ہوجائیگی تا بہ جاہلیت سے حضرت نے
فرمایا اس خیال کو دل سے دور کر جبلہ نے کہا مین نصارا ہوجاتا ہون حضرت نے فرمایا مین تیرا سر تن سے جدا کردونگا جبلہ نے کہا آجکی رات
مجہے مہلت ہو چنانچہ جب رات ہوئی جبلہ مع اپنے جاہ و حشم شام مین چلا گیا اور وہان سے قسطنطنیہ مین اور وہان جاکر پانسو آدمی
اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے اور تنصر اختیار کیا بیان سنہ ۱۷ سترہ ہجری کا درمیان اس سال کے شہر کوفہ موسس اور مخطط ہوا
اور عمر رضی اللہ عنہ نے معتمر ہوکر بیس دن مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جنہون نے اونسی بیعت نکی تہی اونکے مکانات
بیچکر اونکی قیمت بیت المال مین داخل کی اور ام کلثوم دختر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ شکم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تہین نکاح کیا
اور مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اتفاقا وہ ام جمیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کے تہی جا پہنچا تہی شخصون نے دیکہا کہ جماع کرتا ہے
یہ حال کیفیت حال اوس کا حضرت عمر کو لکہہ بہیجا حضرت نے اوسے عہدہ سے معزول فرمایا ابوموسی اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا
ذکر سنہ ۱۸ اٹہارہ ہجری اور اس سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اور ہرمزان کہ اس ملک پر مستولی ہو رہا تہا اور
امرا اکبار فارس سے تہا بعد وقوع قصہ دراز کہ اوسکے لکہنے مین طوالت کلام ہوتی ہے مشرف باسلام ہوا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اوسکے لیئے دو ہزار دینار مقرر فرمائے اور اسی سنہ مین درمیان مدینہ منورہ اور حجاز کے بڑا قحط واقع ہوا عمر رضی اللہ
عنہ نے حضرت عباس کو اپنے ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقا ادا کی اور برکت دعا سے حضرت عباس کے خوب بارش ہوئی
اور اسی سال مین ایک وبا کہ جسکو طاعون عمواس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوا چنانچہ اسی وبا مین ابو عبیدہ بن الجراح
کہ جنکا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح الفہری ہے اور عشرہ مبشرہ سے ہین فوت ہوئے بعد ازان معاذ بن جبل انصاری

اور عمرو بن العاص - الغرض کہ پندرہ ہزار آدمی اوس وبا مین شہید ہوئے اور بعد ہوا نے وبا کی ایک مہینہ کامل ہی پہر بصرہ مین بھی یہہ وبا پہیل گئی اور اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لیگئے اور جو لوگ کہ وہان مرگئے تھے اونکی میراث تقسیم فرماکر ماہ ذیقعدہ مین مراجعت فرمائی ذکر سنہ اونیس ۱۹ اور بیس ۲۰ ہجری درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ اوپر ہاتہ عمرو بن العاص اور زبیر بن العوام کے فتح ہوا اور سنہ بیس مین بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور باب صغیر کی تربت مین مدفون ہوئے ذکر سنہ اکیس ۲۱ ہجری اس سال مین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی کہ اونکے ساتھ ڈیڑہ لاکہہ آدمی تہا اور سپہ سالار اونکا فیروزان ہبود وقوع جنگہائے شدید وصعب کے مسلمانون نے عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار بہاگ گیا اور اسی سال مین دینور اور صیمرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے اور اسی سال مین خالد بن الولید نے وفات پائی لیکن مدفون ہونے اونکے مین اختلاف ہی بعض کے نزدیک حمص اور بعض کے نزدیک مدینہ مین ذکر سنہ بائیس ۲۲ ہجری اس سال مین آذربایجان اور ری اور جرجان اور قزوین اور ریحان اور طبرستان یہہ سب بلاد فتح ہوئی اور عمرو بن العاص شہر برقہ پر گئے وہان کے باشندون نے جزیہ دینے پر صلح کرلی پہر بجانب طرابلس جاکر اونکا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا اور احنف بن قیس نے اوپر ملک خراسان کی جنگ کی اور یزدجرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آئی اسی سال مین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک نجار سے ہین اور کتب اونکی ایام تہی فوت ہوئی یہہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہے ذکر وفات خلیفہ دوم سنہ تئیس ۲۳ ہجری واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ابو لولو نے کہ جسکو فیروز بہی کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان نماز خنجر پہلو مین زیر ناف خنجر مارا یہہ واقعہ چہٹی تاریخ ماہ ذیحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز وفات پائی اور یکشنبہ کو مدفون ہوئے اونہون نے کل دس برس اور چہہ مہینہ آٹہہ دن خلافت کی قبر اونکے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے بوقت وفات باب خلافت مین یہہ ارشاد کرگئے تہے کہ حضرت علی مرتضی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم جس پر راضی ہون وہ امیر المومنین مقرر ہو چنانچہ حضرت علی نے عبد الرحمن بن عوف سے درباب خلافت کہا اونہون نے انکار کیا حلیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہہ ہے کہ دراز قد سفید رنگ مقدم راس پر بال نہ تہے عمر شریف پچپن سال اور بقول بعض ساٹہہ اور بعض کے نزدیک تریسٹہہ برس کی تہی اور فضیلت وزہد والصلاح اور شفقت مین مسلمانون پر تفوق رکہتے تہے اور فضائل اونکے شمار سے خارج ہین ذکر سنہ چوبیس ۲۴ ہجری درمیان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل شوریٰ مثل علی مرتضی اور حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بیت گفتگو اس باب مین تین روز

رسے آخرش تنگ ہوکر یہہ تجویز کی کہ جسکو عبدالرحمن خلیفہ مقرر کردین سب اوسکی اطاعت کرین یہہ حال سنکر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس
پاس تشریف لیگئی اور صلاح فرمائی اونہون نے فرمایا کہ مین تمہارے مقدمہ مین دست انداز نہین ہوتا ہیئے اول تہ کہا تہا کہ اس امر مین
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کرلو کہ امر خلافت بعد وفات حضرت کی کس سے متعلق رہیگا تمنے انکار کیا۔ الغرض عبدالرحمن نے
روبرو سب اہل مشورہ کے اپنی خلافت سے دست بردار ہوکر علی مرتضی کو بلایا اور کہا اے علی خدا کے وعدہ اور عہد کو صادق جانکر اوسکی کتاب
اور اوسکی حبیب کی سنت پر عمل کرنا اور دونو خلفا کی طریق پہ چلنا علی مرتضی نے جواب دیا کہ مجکو بہی امید ہے کہ حسب علم اور طاقت اپنی کی
اقتدا اوتقا کتاب و سنت کا کرونگا پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اوسے بہی یہے کہا جو حضرت علی مرتضی سے کہا تہا اور دست مبارک
حضرت عثمان کا پکڑکر کہا کہ اے خدا اے عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا گواہ رہنا کہ بیعت بار اپنا اوپر گردن عثمان کے رکھدیا یہہ کہکر بیعت
کرلی اس امر سے حضرت مرتضی علی کو نسبت بہ عبدالرحمن کو شکر رنجی حاصل ہوا۔ یہہ حال دیکہکر مقداد بن الاسود نے عبدالرحمن بن عوف
سے کہا کہ تمنی دینی حق علی مرتضی مین مداہنہ کیا اونہون نے جواب دیا کہ اے مقداد مینے بہت سعی اور کوشش اس باب مین کی تمنے
کیا کہون مقداد نے کہا مجہے بہت تعجب ہے قریش سے کہ اونہون نے ایسی شخص کو منظور نکیا میرے نزدیک کوئی مرد ان سے بہتر علم اور
عدل مین نہین ہے عبدالرحمن نے کہا اے مقداد خدا سے ڈر مبادا تو کسی فتنہ مین گرفتار ہوجاوے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
اپنے اقارب اور رشتہ دار ملکون پر مسلط کیے اوسوقت عبدالرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تمہارے کام ہین اونہون نے
کہا مجہے یہہ معلوم اور خیال نہ تہا۔ چنانچہ عبدالرحمن نے جدائی حضرت عثمان مین انتقال کیا ذکر خلافت خلیفہ سوم واضح ہو
کہ بتاریخ تیسری محرم ۲۴ھ ہجری مین حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے لوگون نے بیعت کی
اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمان منبر پر آئے اور خطبہ بلیغ ادا فرمایا بعد ازان منبر سے اوترے اور جو لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ کے زمانہ مین
حاکم تہے اونہین کچہہ برس دن تک مقرر رکہا پہر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تہا معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو اوسکی جگہہ مقرر کیا بعد چندے
اونکو معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو بہائی مادری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تہے حاکم کوفہ کیا ذکر سنہ ۲۵ پچیس ہجری
اور اس سال مین ابوذر غفاری نے کہ صحابی تہے وفات پائی ذکر سنہ ۲۶ چہبیس ہجری اور اس سال مین حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو
مصر سے معزول کرکے اونکی جگہہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا ذکر سنہ ۲۷ ستائیس اور سنہ ۲۸ اٹھائیس ہجری
اور اس سال مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے معاویہ نے اجازت لڑنی کی سمندر مین حاصل کی تہی اوسوقت معاویہ نے ایک لشکر جریدہ قبرس کی طرف
روانہ کیا اور عبداللہ بن سعد بہی مصر سے وہان پہنچے دونون نے مجتمع ہوکر وہان کے باشندون سے جنگ کی آخرالامر سات ہزار دینار

سالانہ بطور جزیہ مقرر ہوگیا اور صلح قرار پائی **ذکر سنہ ۲۹ انتیس ہجری** درمیان اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موسی اشعری کو
حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبداللہ بن عامر کو بجائے اونکے نصب کیا پھر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا کہ اوسنے حالت سکر میں نماز فجر
پڑہائی تہی **ذکر سنہ ۳۰ تیس ہجری** اس سال میں عثمان رضی اللہ عنہ کو یہہ معلوم ہوا کہ درباب قرآن مجید لوگوں میں اختلاف ہو رہا ہے اہل عراق یہہ کہتے ہیں کہ
ہمارا قرآن صحیح ہے بہ نسبت اہل شام کے کیونکہ ہمکو ابو موسی اشعری کی قرآن سے نقل حاصل ہوئی ہے اور اہل شام یہہ کہتے تہے کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کیونکہ ہمکو مقداد بن اسود سے
پہنچا ہے اسیطرح اور اطراف میں بہی اختلاف واقع تہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ سے مشورہ کیا آخرالامر یہہ مقرر ہوا کہ جو قرآن
کہ بخلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکہا گیا ہے اور بخانہ حفصہ رض موجود ہے وہان سے لیکر شہرت دیجے اور جمیع نسخ قرآن شریف سوائے اوسکے
احراق کر دیے جاویں چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا اور اوس کلام اللہ سے نقول لیکر اور اونٹ بہر وا کر بلاد و امصار میں جا بجا روانہ کیے
اور کاتب یہہ لوگ تہے۔ زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر اور سعد بن العاص ۔ عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی **ذکر سنہ ۳۱ اکتیس**
ہجری اس سال میں یزدجرد بن شہریار بن پرویز جو آخرین پادشاہان ملک فارس کا تہا ہلاک ہوا اور اوسکے سبب ہلاک میں
اختلاف ہے اور اسی سال میں اہل خراسان نے بغاوت اختیار کی اور ابو سفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال میں وفات پائی
ذکر سنہ ۳۲ بتیس ہجری درمیان اس سال کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ صحابی جلیل القدر عظیم الشان قراء عشرہ مبشرہ
میں سے تہے وفات پائی **ذکر سنہ ۳۳ تینتیس ہجری** اس سال میں ایک گروہ کوفہ کے نے یہہ کلام کرنے شروع کیے کہ حضرت عثمان نے
اکثر اقارب سے اوپر ملکوں کے عامل فرمائے ہیں حالانکہ اونکو لیاقت حکومت نہیں ہے چنانچہ یہہ خبر سعید بن العاص عامل کوفہ نے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو لکہہ بہیجی اونہوں نے حکم کیا کہ جو لوگ یہہ بات کہتے ہیں اونکو معاویہ کے پاس ملک شام کی طرف روانہ کر دو جب وہ معاویہ بن سفیان
کے پاس گئے اونسے بہت سا مباحثہ کیا آخرش معاویہ نے اونکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا مسلمین کوئی فتنہ برپا ہو جاوے اونہوں نے
و دیگر ریش معاویہ کے از راہ بی ادبی پکڑ لی اوسنے اس حال کی حضرت عثمان کو اطلاع دی عثمان رض نے لکہہ بہیجا کہ ان سبکو سعید بن العاص کے
پاس روانہ کر دو اون لوگوں نے وہان جا کر بہی وہی کلام بیباکانہ شروع کیے اور اہل کوفہ بہی اون لوگوں کے ہمراہ ہو گئے **ذکر**
سنہ ۳۴ چونتیس ہجری اس سال میں سعید بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئے اور سب معاملہ کہ اونکے ساتھ اہل کوفہ نے
کیا تہا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہہ چاہتے ہیں کہ ابو موسی اشعری ہمارا سردار مقرر ہووے اور درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود فوت
ہوا عمر اوسکی ستر برس کی تہی **ذکر وفات خلیفہ سیوم سنہ ۳۵ پینتیس ہجری** درمیان اس سال کے ایک جماعت ملک
مصر سے کہ جمعیت ہزار آدمی کی اور بقول بعضے سات سو کی اور بعضے پانسو بیان کرتے ہیں اور بیچ ذی القعدہ کے ایک گروہ کوفہ سے

اور ایک بصرہ سے آئی مصر والون کی یہہ خواہش تہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہووین اور کوفی حضرت زبیر رضی اللہ
عنہ کو اور بصرہ والی چاہتے تہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ قرار دیوین یہہ خواہشین لیکر مدینہ مین داخل ہوئے جبکہ روز جمعہ ہوا
اور حضرت عثمان نماز جمعہ کے لیے گہر سے باہر آئے اور نماز بجماعت ادا فرمائی بعد ادائے نماز منبر پر جاکر خطبہ پڑہا اور ان گروہون سے
جو اطراف سے آئی تہے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اور ساکنین مدینہ بہی واقف ہین کہ تمکو پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نفرین فرمائی ہے یہہ سنتے ہی اون لوگون نے حملہ کیا اور سبکو جوش آیا اور لوگون پر سنگ باری شروع کی
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لوگون نے مسجد سے گہر پہنچایا اسلیے کہ اونکے اسی ہنگامہ مین ایک پتہر لگ گیا تہا اور منبر کے اوپر سے بیہوش ہوکر
گر پڑے تہے جب یہہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نے زبانی کسی شخص کی اونسے کہہ بہیجا کہ تم یہانسے چلے جاو چنانچہ وہ چلے گئے اور باشندگان
مدینہ سب اپنی اپنی گہرون مین بیٹہہ رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس روز تک اور بقول بعض پچاس روز تک اپنی گہر مین
محصور رہے بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتی ہین کہ مروان کو عہدہ منشی گری سے
موقوف کیجیے اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول کرو حضرت عثمان نے قبول کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگون کو سمجہا کر بٹہا دیا
اور وہ بات رفت وگذشت ہوگئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کے ساتہہ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا گیا یہہ لوگ
ہنوز اثنای راہ مین تہے کہ ایک غلام ناقہ سوار چلا آتا دیکہا اور وہ اونسے راہ مین ملا اونہون نے پوچہا کہ کہان جاتا ہے اوسنے کہا
کہ مصر کی حاکم پاس اونہون نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر اوسنے جواب دیا کہ یہہ نہین ہین دوسری حاکم پاس جاتا ہون
جو ابن سرح ہے یہہ سنکر اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اوس پاس ایک نامہ نکلا کہ اوسپر حضرت عثمان کی مہر تہی اور یہہ لکہا تہا کہ جسوقت
محمد بن ابی بکر مع اپنی ہمراہیون کی تیرے پاس پہنچے اور کہے کہ تو معزول ہے قبول نکرنا اور کسی حیلہ سے اوسکو مار ڈالنا اور اوس کا ساتہہ
جو یہہ ہمراہ لایا ہے کچہہ عمل نکرنا پس یہہ نامہ دیکہتے ہی محمد بن ابی بکر نے مع مہاجرین اور انصار کے بجانب مدینہ مراجعت کی اور سب
اصحاب کو جمع کیا اور نامہ دکہایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسکا حال پوچہا اونہون نے کہا فی الحقیقت مہر تو میری ثبت ہے اور خط بہی
میرے کاتب کا ہے لیکن مینے نہین لکہوایا اور اس امر پر قسم کہائی اوسوقت اون لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کرو
عثمان رضی اللہ عنہ نے سپرد مروان مین ابا فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ زیادہ ہوا اور سعی اور کوشش اونکی قتل مین
کرنے لگے حسن بن علی اور عبد اللہ بن زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے کسیکو اندر جانے نہ دیا اور منع کیا حتی کہ حضرت امام حسن مجروح
ہوئے آخرکار وہ لوگ دیوار پر چڑہ گئی اور ہمسایہ کے گہر مین سے عثمان رضی اللہ عنہ کی گہر مین جاکر اونکو شہید کیا اونمین محمد بن ابی بکر

بہی شریک تہا اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تہے اور تلاوت قرآن مین مشغول تہے یہہ واقعہ جانگداز اٹہارہوین ذیحجہ ۳۵ سنہ
ہجری مین واقع ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور پہر اونکی مین اختلاف ہی بعضے چہتر برس اور بعضے بیاسی اور بعضے نوی کہتی ہین
اور بعضے سوا اسکے اور کچہہ بہی بیان کرتے ہین اور جنازہ شریف بسبب مخالفت اون لوگون کی تین روز تک دفن نہین ہوا بعد ازاں
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انکو دفن کرو حلیہ اونکا میانہ قد خوب صورت داغ چیچک کی بڑے بڑے روی مبارک کی اور پر گندم گون مقدم راس
بال نہ تہے اور ریش مبارک کثر واقی تہے اور دو بیٹیان حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ترویج فرمائی تہی اس لیے اونکو
ذوالنورین کہتے ہین اور کاتب اونکا مروان بن الحکم بن العاص پسر عم اونکا تہا اور قاضی زید بن ثابت اور فضائل اونکے
بہت ہین اونہین سے ایک یہہ کہ جیش العسرت کی لیے بہت سے مال کے والی تہے اور جب مجاہدین غزوہ تبوک مین بہت گرسنہ تہی اوسوقت
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ کثیر موافق گذارہ لشکر کے خرید کر کر اونٹون پر بار کر کے بہیجا تہا جب وہ سامان بخدمت نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا اوسوقت حضرت نے دست بدعا بلند فرماکر یہہ دعا فرمائی کہ بارخدایا مین راضی ہوں تو بہی عثمان سے تو بہی
راضی ہو اوس سے اور بسبب شہید ہونے حضرت عثمان کے باب فتنہ اور فساد وا ہو گیا ذکر خلافت خلیفہ چہارم واضح ہو کہ نام
باپ ابوطالب پدر علی کرم اللہ وجہہ کا عبد مناف تہا اور یہہ بیٹے عبد المطلب کی ہین جو رسول مقبول کے جد بزرگوار تہے اور والدہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہین پس علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ماں کی طرف سے بہی ہاشمی ہین اور انکی دادا کی طرف سے بہی
جس روز کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے اوسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے بیعت کرلی مگر کیفیت بیعت مین
اختلاف ہے بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جمع ہوکر جن مین طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بہی تہے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ پاس آئے اور استفسار کیا کہ اب کسکو خلیفہ مقرر کرین جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجہسے پوچہنے
کی کچہہ حاجت نہین جسکو تم اختیار کروگے مین بہی اوس سے راضی ہون سب نے عرض کی کہ ہم سوا آپ کی کسیکو اختیار نہین کرتے
اس امر مین بہت سی تکرار رہی سب نے کہا آپ ہمارے نزدیک احق اور اقدم ہین اور طلحہ بن عبد اللہ نے اول جناب امیر المومنین سے
بیعت کی مگر چونکہ ایک ہاتہہ طلحہ کا جنگ احد مین جاتا رہا تہا حبیب بن ذویب نے یہہ حال دیکہکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یہہ امر بیعت تمام
ہوتا نہین معلوم ہوتا بعد ازان زبیر نے بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت سے راضی ہو فبہا ورنہ مین تمہاری بیعت پر
راضی اور موجود ہون دونو نے کہا کہ نہین ہم تمہی سے بیعت کرتے ہین اور بعض روایات سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد از بیعت
دونو نے یہہ اظہار کیا کہ ہمنے تو بخوف جان اپنی کر بیعت کی تہی پہر دونو بعد چار مہینے کی بیعت سے مکہ کو چلے گئے اور سعد بن ابی وقاص

اور عبداللہ بن عمر اور انصار نے بھی بیعت اختیار کی — اور سعید بن زید — اور عبداللہ بن سلام — اور صہیب بن سنان — اور اسامہ بن زید
اور قدامہ بن مظعون — اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی بیعت سے انکار کیا — اور حسان بن ثابت — اور کعب بن مالک — اور مسلمہ بن مخلد — اور ابو سعید
اور نعمان بن بشیر — اور محمد بن مسلمہ — اور فضالہ بن عبید — اور کعب بن عجرہ — اور زید بن ثابت ان لوگوں نے بیعت قبول کی اور جو وقت
مقتول ہوئے حضرت عثمان کے ابن عباس مکہ میں تشریف رکھتے تھے پھر مدینہ میں تشریف لائے اور حضرت علی مرتضیٰ کے پاس جب گئے تو مغیرہ بن
شعبہ کو انکے پاس سے نکلتے دیکھا پوچھا کہ مغیرہ کیا کہتا تھا علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ پہلے تو اوسنے یہ مشورت دی تھی کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو
بالفعل معزول کرنا مناسب نہیں اپنی اپنی جگہ پر قائم رہیں جب تک کہ بیعت نہ کرلیں اور امر خلافت مستقر اور مستحکم نہو جاوے میں نے اس سے
انکار کیا تھا آج آکر یہ کہا کہ جو آپ کی رای عالی میں آوے وہ کیجئے میری بھی وہی رای ہے ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے تو انکو اوسنے
نصیحت کی بات کہی تھی اب دوسری دفعہ اوسکے خلاف بری مصلحت دی مجکو خوف ہے کہ مبادا اہل شام نہ پھر جاویں اور طلحہ اور زبیر کی طرف
سے بھی مجھے اطمینان نہیں میرے نزدیک یہ صلاح ہے کہ معاویہ کو ابھی آپ موقوف اور معزول حکومت شام سے نہ فرماویں کیونکہ اگر
اوسنے آپ کی بیعت قبول کرلی تو پھر اوسکا معزول یا موقوف کر دینا کچھ کام نہیں رکھتا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی
وہ بجز تلوار کے راہ پر نہ آویگا اوس وقت حضرت ابن عباس نے کہا کہ یا امیر المومنین آپ مرد شجاع ہیں صاحب رای نہیں حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہوکر کہا کہ تمکو ان باتوں سے کیا کام ابن عباس کہتے ہیں اوس وقت میں نے کہا کہ جو حضرت کو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے ہم تابع
مرضی حضرت کے ہیں اور مغیرہ مدینہ سے نکلکر مکہ میں چلے گئے ذکر سنہ ۳۶ چھتیس ہجری درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کر کے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے — اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا — تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ ابن شہاب کہتے ہیں کہ عمارہ بن شہاب کو کوفہ کا عامل مقرر کیا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا اور عبداللہ بن عباس کو ملک یمن کا
صوبہ دار کیا اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرما کر روانہ
کیا جب یہ شخص تبوک پہنچا وہاں اوس سے چند سوار عرب کے ملے اور پوچھا تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ امیر شام اونہوں نے کہا اگر تجھے
سوا سے حضرت عثمان کے کسی اور نے بھیجا ہے تو الٹا پھر جا اوسنے کہا کیا تم حال عثمان رضی اللہ عنہ سے مطلع نہیں ہو کہا کہ ہاں ہم سن چکے ہیں
سہیل یہ حال سنکر الٹا پھر آیا اور قیس بن سعد والی مصر ہو گیا اور عثمان بن حنیف جب بصرہ میں پہنچا ایک فرقہ نے اوسکی اطاعت منظور کی
اور دوسرے نے مخالفت اور عمارہ سے کوفہ کی راہ میں طلیحہ بن خویلد الاسدی نے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کے خون کا بدلا لینا چاہتے ہیں
وہ یوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں پھر واپس گیا اور والی کوفہ اول سے ابو موسیٰ اشعری تھا اور عبداللہ جب یمن میں پہنچا وہاں کا

والی ایشیاء جنمین تمام ... لوگ موجود ہوئے لیکر بجانب کوفہ روانہ ہوا اور حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب انکو

جدا لگئے بیان حضرت عائشہ و طلحہ و زبیر کی جماعت کا بجانب بصرہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت

عثمان نے شربت شہادت چکھا پہر امراء نیز شہر اگدر او طالب قصاص ہوئین اور طلحہ اور زبیر اور عبد اللہ ابن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ

معاون و مددگار عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہوئی اور ایک لشکر عظیم مجتمع ہو گیا بعد از مشاورت یہہ قرار پایا کہ بجانب بصرہ جا کر انپا تسلط

کر لینا چاہیے اور وہاں ملک شام مین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے سمجھ لیگا اتفاقاً اس اثنا مین عبد اللہ بن عمر بھی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین

وارد ہوئی اونسے یہہ لوگ طالب بیعت اپنی ہوئی اونہوں نے اباکیا وہ سب جماعت صحابہ ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہوے

اور یعلی بن منبہ نے عائشہ صدیقہ کو ایک شتر کہ سو دینار کو خرید کیا تہا نذر گذرانا اور بقول بعضے اسی کا خریدا تہا اور اسکو عسکر کہتے تہی پیا ...

محل جنگ جمل کا واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کی ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملے اور

ایک جماعت حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کے اور نصف جمادی الاخری مین بمقام خریبہ مقابلہ واقع ہوا حضرت علی نے زبیر کو کہلا بہیجا کہ تجہے

تجہے کچہہ کہنا ہی الغرض جسوقت زبیر مقابلہ مین آئے علی مرتضی نے یاد دلایا کہ ایک روز تم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان

غنم کے گئے تہے اور پیغمبر خدا نے مجکو دیکہہ کر تبسم فرمایا تہا تمنے باعث اوسکا پوچہا حضرت نبی نے ارشاد کیا کہ ای زبیر اسمین کچہہ بات ضحک کی نہین

تم علی سے محبت رکہنا اوسوقت تمنے کہا تہا مین اوسے محبت رکہتا ہون آنحضرت نے فرمایا کہ نہین تم اوسے مقابلہ کرو گی تمنے کہا تہا کہ یہہ بات کبہی نہ ہوگی

زبیر یہہ بات سنکر یہہ بات کہنے لگے کہ قسم ہے مجکو اب مین تمسے ہرگز نہین لڑونگا اسلیے کہ یہہ حدیث حضرت کی یاد آگئی زبیر کے بیٹے نے کہا

کہ دربابت نہ لڑنے کی حضرت علی سے جو تمنے قسم کہائی ہے اوسکا کفارہ ادا کرو چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی غلام مکحول کو آزاد کیا جنگ

کے لیے اور جانبین سے جنگ ہونے لگی اور حضرت عائشہ رضہ اوس شتر پر کہ جسکا عسکر نام سوار تہین آخر الامر حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کو

شکست ہوئی اور مروان بن الحکم نے طلحہ رضہ کی ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوے اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوے

اور بہت سے اوس جنگ مین شہید ہوے اوسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس شتر کو ذبح کر ڈالو چنانچہ ایک شخص نے

اوسی ایسا ضربہ مارا کہ وہ گر پڑا اور عائشہ رضی اللہ اپنی ہودج مین تا شب بیٹہی رہین آخر محمد بن ابی بکر برادر عائشہ صدیقہ نے اونکو

بصرہ مین مکان عبد اللہ بن خلف مین اوتارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشون کو ملاحظہ کیا اور

نماز جنازہ پڑہ کر اونکو دفن کیا اور زبیر رضہ جنگ جمل سے بارادۂ مدینہ منورہ جاتے تہے جبکہ اوپر چشمہ بنی تمیم کے پہنچے وہان احنف بن قیس تہا

لوگون نے اوس سے کہا کہ یہہ زبیر آتے ہین احنف نے کہا کہ دو لشکرون کو مقابلہ کر کے اگر آپ جاتے ہین ... عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب وہ سنے

یہہ کلام سنا وہاں سے اوٹھکر زبیر رضی کے متعاقب ہوا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین پہنچے وہان اونکو سوتا پاکر اور سر مبارک اونکا جدا کرکے کاٹ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لے گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے۔ ازان بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم مدینے مین جاکر اپنے گہر مین بیٹھو چنانچہ وہ ماہ رجب اسی سال مین تشریف لیگئین اور بہت لوگون نے اونکی مشایعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بسبب احتیاج اونکے لیے مہیا کرکے حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک تم جاکر اونکو پہنچا دو چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ مین تشریف لے گئین اور اوس سال کا حج ادا فرماکر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول کہ تعداد مقتولین جنگ جمل فریقین سے دس ہزار مرد تھی۔ بعد ازان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لیگئے اور وہان کا انتظام فرماکر پہر تمام عراق و یمن و خراسان وغیرہ کا سوائے شام کے انتظام کیا اور جریر بن عبد اللہ بجلی کو بطرف شام باین ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سے اقرار بیعت کروالے اور یہہ کہے کہ بیعت مین سب مہاجرین و انصار داخل ہو چکے ہین تم بہی داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا معاویہ نے بیعت کرنے مین تاخیر و دیر لگائی کے اس اثنا مین عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ پاس آیا اور دیکہا کہ سب اہل شام اوپر اخذ قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متفق ہین عمرو مذکور نے اون لوگون سے کہا کہ تم اوپر حق کے ہو اور معاویہ سے یہہ مشورہ کیا کہ مین اور تم متفق ہوکر علی مرتضی سے جنگ کرین لیکن باین شرط کہ جب تمہاری فتح ہو تو مجکو حاکم مصر کرنا اور اوسنے منظور کیا چنانچہ اوسوقت مین جانب علی رضی اللہ عنہ سے قیس بن سعد بن عبادہ متولی مصر تہا ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت نہ اختیار کی تہے اور جدا ایک دیہہ مین قریب مصر کے جسکو خربتا کہتے ہین جا رہی تہی اور قیس سے نہ ملی تہی اور قیس نے بہی بنا بر مصلحت وقت کچہہ اونسے تعرض نکیا تہا ہرچند معاویہ نے بہت خطوط بہیجے اور چاہا کہ قیس مجہسے متفق ہوجاوے اوسنے قبول و منظور کیا تب تنگ ہوکر قیس کی طرف سے ایک خط جعلی بناکر رو برو سب کے پڑہا اور آگاہ کیا کہ قیس مجہسے متفق ہے چنانچہ اسی واسطے اون لوگون سے جو اوسکی فرمان برداری سے خارج ہوکر خربتا مین جارہے ہین کچہہ تعرض نہین کیا اور نہ جنگ کی جب یہہ خبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے معزول فرماکر بجای اوسکے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر مصر پہنچ گئے اوسوقت قیس نے اونکو یہہ وصیت کی کہ اہل خربتا سے تم ہرگز متعرض نہونا اونہونے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی اہل خربتا کو پیام بہیجا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو ورنہ زمین مصر سے خارج ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے ہمکو مہلت دو تا دیکہین کہ انجام کار کیا ہوتا ہے محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکار کیا کہ سنہ سینتیس ۳۷ ہجری مین واضح ہو کہ درمیان اوس سنہ کے جانبین کے لشکر صفین مین پڑی تہی اور تمام ماہ محرم گذر گیا کہ جنگ نہوئی اور خط و کتابت طرفین سے جاری رہی مگر کچہہ قرار نپایا آخر الامر

ابتدا سے ماہ صفر میں جنگ شروع ہوئی کہتے ہیں کہ نوے لڑائیاں صفین میں واقع ہوئیں اور ایک سو دس روز تک وہاں قیام اوس جگہ پر رہا
اور شام کی طرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق سے پچیس ہزار شہید ہوئے کہتے ہیں چھبیس آدمی جنگ بدر کے تھے اور حضرت علی
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بازو بستی بتا کیا کہ یہ فرمایا کہ جب تک طرف ثانی سبقت بجنگ کرے تم ہرگز ابتدا بجنگ نکرنا اور مفرور کو قتل نکرنا اور پردے تکے
اسعد اور اموال سے مزاحم ہوتا اور کسیکا ستر وا نکرنا۔ الغرض عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عمر انکی نوے برس کی
اور ہاتھ میں رعشہ اور زبان وارتجاز یہ کہتے تھے کہ ہم تمسے علی تاویل القرآن محاربہ کرتے ہیں کہ باوجود علمائے اسلام کے خلافت علی مرتضیٰ سے
اختلاف و انحراف کرتے ہو اور وقت شہادت تک جنگ سے دست بردار نہوئے۔ اور ایک حدیث صحیح متفق علیہ میں وارد ہوا ہے
کہ رسول خدا صلعم نے عمار کے حق میں ارشاد فرمایا تھا کہ تو ایک فرقہ باغیہ سے حرب کریگا کہتے ہیں کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اوسنے ایک تیرہ مارا
کہ اوسکی صدمہ سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص نے سر اونکا تن سے کاٹ لیا اور دونو مخاصمت کرتے ہوئے عمرو معاویہ پاس آئے بطلب انعام
معاویہ نے جواب میں کہا کہ تم دونو جہنمی ہو۔ اور عمرو نے کہا کہ میں اگر بیس برس پہلے اس سے مرجاتا تو خوب ہوتا۔ پس جبکہ عمار رضی اللہ عنہ
شہید ہوگئے اوسوقت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار مرد جرار سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف لشکر طرف ثانی شکستہ ہوگئیں اور بآواز بلند
معاویہ سے فرمایا کہ خونریزی خلق اللہ سے کچھ فائدہ مترتب نہیں آؤ ہم تم باہم لڑلیں عمرو نے معاویہ سے کہا کہ علی بات تو انصاف کی کہتے ہیں کہا تجھے
انصاف ہے میں خوب جانتا ہوں کہ جو کوئی اوسے لڑا ہے وہ کبھی فتحمند نہیں ہوا۔ عمرو نے کہا کہ پھر لڑائی چھوڑے بھی نہیں بنتی اور بوقت جنگ
معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضیٰ کی طرف کو مبارز غالب آئے اوسوقت کلام مجید نیزوں پر رکھ کر بآواز بلند کہا کہ یہ کلام اللہ ہمارے تمہارے
درمیان ہے اوسوقت اہل عراق نے علی مرتضیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ قرآن کو نہیں مانتے حضرت علی نے جواب میں ارشاد کیا
کہ تم اپنی حق و صدق پر معاندین و مخالفین سے محاربہ کیے جاؤ کہ یہ لوگ دیندار نہیں اور نہ صاحب قرآن میں انکو خوب جانتا ہوں تمہارے
خدع اور فریب کے لیے قرآن نیزوں پر بلند کیے ہیں جب مسعود بن فدک تمیمی اور زید بن حصین الطائی جو گروہ علی رضی اللہ عنہ میں موجود تھے
اور انکا لقب خارجی مقرر ہوا اونہوں نے یہ بات کہی کہ یا علی قرآن کو ماننا اور مسلم رکھنا چاہیے جب قرآن درمیان آیا اوسوقت
ابا و انکار خوب نہیں ورنہ ہم آپکو سپرد مخالفین کردینگے حضرت علی نے جواب دیا کہ اگر تمہیں میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر
نہیں منظور تو جو تمہارے جی میں آوے وہ بات کرو اونہوں نے کہا کہ حضرت کسیکو بھیجکر اشتر کو بلوالیویں چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتر
نہ آیا اور کہا کہ یہ ساعت ہدایت سے حرکت کی نہیں پس فرقہ باغیہ نے کہا کہ تمنے اوسکو حکم جنگ دیکر رکھا ہے بلا کیوں نہیں لیتے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے روبرو بلا چکا تم سنتے تھے کہا پھر دوبارہ آدمی اوسکے بلانیکو بھیجیے نہیں تو ہم آپکو معزول کردینگے

غرض کہ اشتر حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگون نے آپکو فریب دیا ہے اور سب فریب مین آگئے پس چند مرد قرا نے اس جانب سے معاویہ سے
دریافت کیا کہ کس لیے تمنے قرآن اوٹھائی ہین کہا مین یہہ چاہتا ہون کہ ایک ہماری طرف سے اور ایک تمہاری جانب سے حکم مقرر ہووے
اور اونسے یہہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ مین ہے فریقین اوپر اوسکے عمل کرین - اوسوقت اشعث بن قیس اخرج الخوارج حاضر تہا اوسنے کہا
ہم تو ابی موسی اشعری سے راضی ہین - حضرت علی رضنے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہین اونہون نے کہا ہم تو اونہین سے راضی ہین آپنے
فرمایا وہ مرد ثقہ نہین اگر ابن عباس ہو تو بہتر ہے اون لوگون نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ نسبت اوسکو آپ سے اور معاویہ سے
برابر ہو حضرت علی رضنے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اوسکو بھی نا مانا - غرض لاچار ہو کر علی مرتضی نے اونہین کا کہنا منظور کیا اور ابی موسی اشعری کو اپنی جانب
سے حکم مقرر کیا اور عمرو بن العاص ین واہل معاویہ کی طرف سے منصف قرار پایا یہہ دونو حکم علی مرتضی رض پاس حاضر ہووے اور اقرار نامجات
سے لکہنا شروع کیا عبارت اوسکی یہہ تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ وہ اقرار نامہ ہے جسکے اوپر فیصلہ کیا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے - اتنی ہی
عبارت جبر تحریر مین آئی تہے کہ عمرو نے کہا یہہ امیر تمہارے ہین ہماری نہین احنف نے کہا لفظ امیر المومنین محو کرو اشعث بن قیس نے کہا
محو کرنا ضرور چاہیے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس لفظ کے لکہنی کی کچہہ ضرورت نہین اور فرمایا اللہ اکبر آجکے روز شریک ہوا
ہین سنت رسول مقبول مین اس لیئے کہ جسوقت مینے جنگ حدیبیہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اقرار نامہ لکہنا شروع کیا
محمد رسول اللہ مینے لکہا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہیئے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہی
ارشاد فرمایا تہا کہ اسکو محو کر دو مینے عرض کی کہ میری طاقت نہین اور مجہسے یہہ نہین ہو سکتا کہ مین محو کر دون غرضکہ حضرت نے اپنے دست
مبارک سے اوسکو محو کر دیا اور مجہسے فرمایا کہ تجہی بہی ایساہی معاملہ درپیش آویگا آخر الامر یہہ اقرار نامہ تیرہوین تاریخ صفر ۳۷ ہجری کو
قلمبند ہوا اور یہہ وعدہ قرار پایا کہ علی مرتضی اور معاویہ مقام دومۃ الجندل مین درمیان رمضان شریف کی ملاقات کرین اور اگر
اس سال نہ اتفاق ہو تو سال آیندہ اذرح مین مجتمع ہون اسلیئے علی مرتضی بجانب عراق تشریف لیگئے اور کوفہ مین آئی اور
اسی سال مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابو موسی اشعری کو چار سو آدمی کا سردار مقرر کرکے روانہ کیا اور انمین
عبداللہ بن عباس بہی تہے اور حکم کیا کہ انکے پیچہے نماز پڑہنا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا متعاقب
آپ بہی اکر مقام اذرح پر ملگیا اور دربابت خلافت بین الحکمین گفتگو ہوئی ابو موسی سے کہا کہ ہم دونو حکمو نکی رائے اس بات پر
متفق ہے کہ جس امر مین بہلائی اس امت کی ہو وہ امر کرنا چاہیے عمرو نے کہا راست ہی ذرا آگی بڑہ کر بیان کیجئے ابو موسی نے
کہا کہ مینے تو دونو کی بیعت سے خلع کیا اب تم لوگ جسکو پسند کرو اوسکو خلیفہ تجویز مقرر کرلو یہہ بات کہکر علیحدہ ہو گیا عمر حکم دوم نے

ابوموسی کی جگہہ کہڑے ہوکر یہہ بیان کیا کہ تمنے سنا جو ابوموسی نے کہا مینے بہی اوسکے صاحب یعنی علی مرتضی کی خلافت سے تبرا کیا اور اپنی صاحب معاویہ کی
خلافت سے کہ وہ مقرر کیا ہوا عثمان رضی کا اور اونکے خون کا طالب ہی راضی ہون کہ سب سے احق ہی اونکی جگہہ قائم مقام ہونیکا اوسوقت ابوموسی
خفا ہوکر اوسکے حق مین بددعا کی اور کہا کہ ای عمرو تونی مجہسے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہہ کہکر وہ تو سوار ہوکر بطرف مکہ معظمہ روانہ ہوا اور عمرو معہ اہل شام
بجانب معاویہ اور سب خلافت معاویہ سے راضی اور خوش ہوے اوسی روز سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے امر مین ضعف ہوا اور
معاویہ کو قوت و توانائی ہوئی اور خوارج نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا انکار کیا آپ نے اونسے اپنی بیعت کا دعوا کیا اونہون نے
نہ مانا۔ اور جو قاصد حضرت مرتضی علی کا اونکے پاس جاتا تہا اوسکا سر کاٹ ڈالتے تہے۔ اور یہہ خارجی چار ہزار آدمی تہے ہر چند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اونکو
وعظ اور پند فرماتے تہے اور جنگ و جدل سے مانع آتے لیکن بے سود مفید ہوتا تہا آخر الامر علی مرتضی رضی نے بجانب کوفہ مراجعت کی اور لوگونکو واسطے جنگ
معاویہ کے برانگیختہ کیا لیکن ہمت اونکی پست ہو گئی تہی سب نے کہا کہ بالفعل ہمے سب کسل اور ماندگی ہے جنگ نا کرینگے جب آرام کر لینگے اسکے
بعد تسکین اور اطمینان کے جنگ کرینگے اسواسطے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو تشریف لیجانی کی ضرورت ہوئی تہی ذکر سنہ اڑتیس[۳۸]
ہجری اس سالمین معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کرکے اونیہ مصر کے روانہ کیا اوسوقت محمد بن ابوبکر رضی نے حضرت علی سے مدد طلب
کی آپ نے اونکی اعانت کے لئے اشتر کو روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریاے قلزم کے متصل پہنچا کسیے شہد مین زہر ملا کر اوسے کہلا دیا وہ مر گیا
اور عمرو مصر کی جانب پہنچا اصحاب محمد بن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن عمرو نے اونکو شکست دی اور لوگ منتشر اور پراگندہ ہو گئے محمد بن ابی بکر
بہاگ کر ایک خرابے کے بیچ جا چہپا تہا کہ اوسکو گرفتار کر لیا اور معاویہ بن خدیج پاس روانہ کر دیا اوسنے اوسکو قتل کرکے لاش اوسکی مردار خر مین
پہنکوا دی اور آگ سے جلا کر نیست و نابود کر دی اور عمرو مصر مین داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی جب یہہ خبر عائشہ
صدیقہ رضی کو پہنچی کہ بہائی میرا محمد بن ابی بکر اسطرح مقتول ہوا بہت جزع و فزع فرمائی اور بعد ہر نماز کے معاویہ اور عمرو بن العاص کے
لئے بددعا شروع کی اور تمام اہلبیت اس دعا مین شریک عائشہ صدیقہ رضی کے ہوئے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکے مقتول
ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوے ۔ پہر معاویہ نے اپنا لشکر اوپر عاملین علی رضی کے واسطے غارت کے بہیجا چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو
بجانب عین التمر اور سفیان بن عوف کو بجانب بغداد اور انبار اور مداین کے روانہ کیا اور عبداللہ بن مسعدہ الفزاری کو بسمت تمام
روانہ کیا حضرت علی رضی نے بہی سوار بمقابلہ روانہ فرمائے بیچ مین جنگ باہم واقع ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر چند مواعظ بلیغ
ارباب حرب بمقابلہ لشکر معاویہ لوگونکو فرماتی تہی لیکن کوئی متاثر ہوتا تہا ذکر سنہ اونتالیس[۳۹] ہجری اس سال مین عبداللہ بن عباس عامل بصرہ نے
زیاد کو بجانب ملک فارس روانہ کیا زیاد نے وہان جاکر خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے کہا کہ عہد نوشیروان سے آج تک ایسا انتظام و نسق نہین کیا

ذکر سنہ چالیس ہجری در بیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں تھے اور معاویہ شام میں اور ملک مصر بھی معاویہ کے تصرف میں تھا اور عبید اللہ بن عباس جو علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عامل یمن تھے وہ چلے آئے اور دو بیٹے صغیر السن اونکے معاویہ نے گرفتار کر کر مروا ڈالے بیان شہادت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور بیان اخبار جان گذار اور ناقلان آثار غم طراز یون لکھتے ہین کہ تین شخص اہل خوارج سے یعنی عبد الرحمن بن ملجم المرادی اور عمرو بن بکر التمیمی اور برک بن عبد اللہ التمیمی کہ جسکو حجاج بھی کہتے ہین باہم مشاورہ کیا ابن ملجم نے کہا کہ مین تو علی کو ہلاک کرتا ہون اور برک نے کہا کہ مین اوپر قتل معاویہ کے مستعد ہون اور عمرو ابن ابی بکر بولا کہ عمرو بن العاص سے مین سمجہ لونگا یہ عہد و پیمان باہم موثق ہو گیا عبد الرحمن بن ملجم نے دو آدمی اور ایک وردان قبیلہ تیم الرباب سے دوسرا شبیب بن الاشجعی کو ہمراہ لیکر اوپر ارادہ قتل علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے تیار ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے تشریف لائے تب شبیب نے ایک ضرب شمشیر ماری طاق پر لگی وہ بہاگ گیا اور وردان بھی مفرور رہا ابن ملجم نے پیشانی نورانی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب لگائی لوگون نے اوسکو گرفتار کر لیا اور حضرت علی پاس لائے آپ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا اور تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلمہ توحید اوپر زبان مبارک کے جاری تہا کہ روح مطہر نے بجانب ملاء اعلیٰ پرواز کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حلیہ شریف گندم گون میانہ قد فراخ چشم کبیر البطن دراز ریش سینہ مبارک پر بہت بال تھے اور پیشانی بڑی خوبصورت کثیر التبسم بیان فضائل — بروایت ابن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ فرمایا نہ نازل ہوئی کوئی آیہ مگر مجھے شان نزول اوسکی اور مکان نزول اور شخص منزل علیہ معلوم تہا اسلیے کہ میرے رب نے مجھے بخشا تہا قلب فہمیدہ اور زبان گویا اور مروی ہے ابن سعد وغیرہ سے کہ روایت کی ابی الطفیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو مجھسے حال کتاب اللہ کا نہین کوئی آیہ مگر یہ رستی کہ مین پہچانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی یا دن مین یا صحرا مین یا جبل مین اور منجملہ کرامات اونکی سے ایک یہ ہے کہ کچہہ بات آپ نے ارشاد کی پس تکذیب کیا اوس قول کو ایک مرد نے پس فرمایا کہ مین تیرے اوپر دعا کرتا ہون اگر ہی تو کاذب اوسنے کہا بہتر دعا کرو پس دعا کی اوپر اوسکے حتی کہ نہ حرکت کی وہانسے کہ جاتی رہی بینائی اوسکی غرض کہ فضائل و کرامات اونکی بسبب طوالت کلام نہین لکہی گئے بیان خلافت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضیٰ کے سب مسلمانون نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ابن عباس نے اونکو لکہا کہ قوی اور مضبوط رہنا چاہیے اور جہاد دشمن اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے جب امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کی کہا کہ کشادہ کرو اپنا ہاتہ جنگ مخالفین پر اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر وثوق — امام ہمام نے جواب دیا کہ ہان کتاب اللہ اور سنت رسول پر کہ دونو ثابت ہین اور ہر ایک

جو آپ سے بیعت کرتا تہا یہ شرط و عہد فرماتے تہے کہ میرے مطیع اور منقاد رہنا جس سے مین مصالحت کرون تم بہی درگذر کرنا اور جس سے
مین جنگ کرون تم بہی جنگ کرنا اس فرمانے سے سبکو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام ارادہ جنگ رکہتے ہین ذکر سنہ اکتالیس ۴۱
ہجری اس سال مین امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور وہ آخر خلفای راشدین مہدیین کے ہین ساتہ نص النبی صلی اللہ علیہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوالی امر خلافت ہوئے بعد قتل پدر بزرگوار اپنی کی ساتہ مبایعت اہل کوفہ کی پس اقامت فرمایا خلافت کو
چہ مہینے چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق محقق خبر جد امجد صادق مصدوق اپنی کی کہ خلافت میری بعد تیس برس کے ہی اور آخر تیسون
اور یہہ چہ مہینہ کامل اور متمم اون تیس ۲۹ برس کے تہے اور بعد انقضای ان چہہ مہینہ کی چالیس ہزار آدمی لیکر بجانب معاویہ تشریف
لیگئے اور معاویہ بہی متوجہ ہوا پس جسوقت کہ تلاقی اور تقابل فئتین ہوا معلوم کیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے کہ غلبہ احد الفئتین بدون قتال
وجدال کثیر نا ممکن پس لکہا معاویہ کو کہ امر خلافت مفوض ہے اونکی طرف بشرطیکہ خواہان نہو اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے کوئی چیز جسکو
کہ تہا ایام خلافت علی رضی اللہ عنہ مین اور اسیر کہ ادا کرے اونسے دیون اونکے پس قبول کیا معاویہ نے جو امام حسن نے چاہا تہا اور بہیجا
کاغذ سفید اور کہا جو چاہو لکہو بعد ازان امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالای منبر صعود فرمایا پس بعد حمد و ثنا یہہ ارشاد کیا کہ تم جانتے ہو
کہ اللہ جل ذکرہ وعز اسمہ نے ہدایت کی ساتہ جد امجد میرے کے اور نکالا تمکو ضلالت سے اور نجات دی تمکو جہالت سے اور عزت دی تمکو
بعد ذلت کے اور کثرت بعد قلت کی پہر فرمایا کہ معاویہ نے منازعت کی میرے ساتہ اوس امر مین کہ وہ میرا حق تہا نہ اوسکا پس نظر
صلاح امت اور قطع فتنہ معاملہ اور مصالحہ کیا مینے ساتہ معاویہ کے اور موقوف کی جنگ با وجودیکہ تم نے بیعت میرے ساتہ
اس امر پر کی تہی کہ جس سے مین صلح کرون تم بہی صلح کرو اور جس سے مین جنگ کرون تم بہی جنگ کرو پس میرے نزدیک حقن دما
بہتر ہے سفک دما سے پس وجود اس صلح سے ظاہر ہوا معجزہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حق مین
فرمایا تہا یہہ میرا بیٹا سید ہی اور قریب ہے کہ صلح واقع ہو بسبب اوسکے درمیان فئتین عظیمتین کے مسلمین سے روایت البخاری سے
بیان فضائل روایت کی ہے شیخین نے براء سے کہ کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ امام حسن رضی اللہ عنہ
دوش مبارک پر سوار تہے اور حضرت فرماتے تہے یا الٰہی مین اسکو دوست رکہتا ہون پس دوست رکہہ تو اسکو اور روایت
کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین رضی اللہ عنہما دو ریحان میرے ہین دنیا سے اور ترمذی
انس سے روایت کرتا ہے کہ کہا سوال کیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون اہل بیت حضرت سے آپ کی نزدیک
زیادہ محبوب ہین فرمایا حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام غرضکہ احادیث فضائل حسنین مین بہت وارد ہین لکہنا اونکا طوالت ہی بیان

ما مثر امام همام تھے حسن رضی اللہ عنہ سید حلیم کریم زاہد صاحب سکینہ اور وقار اور حشمت جواد اور ممدوح۔ ایسا ہی کہا ہے ابو نعیم نے حلیہ میں اور روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ ابن عمر سے کہ کہا بدرستی حج کیے امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیادہ پا اور مرکب آپ کی روبرو کھینچے جاتے تھے اور روایت ہے ابو نعیم سے کہ باہر آئے امام حسن ع اپنی مال سے دو بار اور قسمت کیا مال اپنا اللہ تین بار یہانتک کہ ایک پاپوش دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے اور ایک موزہ رکھتے تھے اور ایک دیتے تھے اور اتفاقاً ایک بار سنا حضرت نے کہ کوئی شخص خدا سے عزوجل سے دس ہزار درم مانگ رہا تھا پس بھیجدیے وہ اوس پاس اور تھی جود و عطا امام حسن علیہ السلام کی ہر برس لاکھ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اوسکو روکا اور نہ بھیجا اس سبب سے امام مسموم کو اضاقت شدیدہ حاصل ہوئی چاہا کہ لکھ کر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماوین لیکن دست مبارک کو لکھنے سے روکا پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ حضرت پوچھتے ہین اے حسن رض کیونکر ہی تو مینے کہا بخیریت ای پدر بزرگوار اور شکوہ کیا مینے تاخیر مال کا پس فرمایا کیا مانگی تو نے دوات تا کہ لکھی طرف مخلوق کی کہ مثل تیرے ہے اور یاد دلا دے اوسکو کہا مینے نعم یا رسول اللہ پس کیا کرون مین پس فرمایا کہہ اللھم اقذف فی قلبی آخر دعا تک کہ صواعق محرقہ مین مرقوم ہی اور لکھنے تمام قصہ مین عبارت بڑھتی ہے اس لیے نہین لکھا بیان سبب وفات اور تھا سبب موت امام حسن علیہ السلام کا یہ کہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی زوجہ حضرت پاس یزید نے بھیجا کہ دیو امام حسن ع کو اور اوسکو اپنی نکاح مین لاوے بعد اسکے اور وعدہ کیا اوسکے لیے دنیا لاکھ درم کا پس زہر دیا اوسنے اور بیمار رہے حسن ع چالیس دن پس وفات پائی بھیجا جعدہ نے طرف یزید کے پیام واسطے طلب لاکھ درم موعودہ کی پس ایفای وعدہ کیا اور کہا مین ناراض تھا کہ تو حسن ع پاس رہے پس کیونکر خوش آوے مجھے کہ اپنے پاس رکھون تجھے اور رستہ وفات امام حسن علیہ السلام مین اقوال ہین بعضے اونچاس اور بعضے پچاس اور بعضے اکیاون کہین لیکن اکثر اوپر ثانی کے ہین اور تھا سبب مرض آنحضرت اسہال کبدی اور پارہ پارہ ہوتا امعا کا یعنی ہنگام اجابت دستون کے پارہای جگر اور روده بریده ہوکر نکلتی تھے پس ہرگاہ قریب ہوئی اونکی وفات آئے امام حسین علیہ السلام اور کہا اے میرے بھائی کسنے تیرے ساتھ یہ حرکت کی کہا تم چاہتے ہو کہ اوسکو قتل کرو فرمایا ہان کہا قاتل میرا وہی ہے جسکا مین گمان رکھتا ہون لیکن اللہ تعالے شدید الانتقام ہی وہ کفایت کرتا ہے اور اگر جسپر میرا گمان ہی وہ نہین پس نہین چاہتا مین کہ میرے انتقام مین کوئی بیگناہ مارا جاوے بعد ازان کہا ہر آئینہ تحقیق پلایا گیا مجھے زہر کئی بار اور نہین پلایا گیا کبھی سخت تر اس سے اور یہی روایت کیا ہی کہ امام مسموم نے خواب مین دیکھا کہ گویا درمیان آنکھون میری کی قل ہو اللہ مکتوب ہی جو یہ خواب سامنے سعید بن المسیب کے بیان کیا کہا کہ زمان وفات جناب امام حسن ع قریب پہنچا ہے پس جب وقت رحلت قریب آیا جناب امام حسین ع کو وصیت فرمائی کہ مینے

عایشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا ہے کہ بعد مرگ مجھی اپنی گھر مین جگہہ دیوین اور اونہون نے وعدہ کیا ہے پس بعد میرے وفات کی جنازہ میرا آگے روضہ رسول خدا کی لیجانا اور عایشہ صدیقہ رض سے بحصول اجازت کی مجھی جوار جد امجد میرے کے دفن کرنا لیکن مین جانتا ہون کہ بنی امیہ اس کام سے باز رکھین گے پس اونسی تزاحم نکرنا اور جنازہ میرا بقیع مین لیجانا اور دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور تہی عمر شریف اونکی پینتالیس ۴۵ برس اور چہہ مہینے کوئی دن کم اور پیدا ایش پندرہوین شعبان سال سوم مین ہجرت سے بروایت صحیح اور بعض کی نزدیک رمضان مین

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام اور سبب شہادت اونکی کا وہ ہے کہ جب مالک اور بادشاہ ہوا یزید پلید

اور تسلط پایا اوپر مملکت کی اور وہ ماہ رجب سال ساٹھ ہجری سے شہر دمشق مین اتفاق پڑا پس لکہی نامے طرف اقالیم کی بجہت لینی عقد بیعت کی اپنی لیئے اور لکہا نامہ ولید بن عقبہ اپنی عامل کو کہ مدینہ مین تہا واسطے لینے بیعت کی امام حسین علیہ السلام سے پس آپ نے ابا اور انکار فرمایا بیعت سے اس لیے کہ یزید ظالم اور فاسق اور دائم الخمر تہا — الغرض ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسین ؑ کو بلایا حضرت ساتھہ جماعہ غلامون اور موالیون اپنی کی تشریف لیگئے اور سب کو اوپر دروازہ سرای ولید کی چہوڑکر تنہا اوس پاس گئے وہ براہ تعظیم پیش آیا اور عرض مضمون نامہ یزید عنید کا کر کے خواہان بیعت ہوا حضرت نے جواب مین ارشاد کیا کہ مین یزید سے بیعت نہین کرونگا کہتی ہین کہ مروان خبیث شرارت اپنی سے باز نہ آیا اور ہاتہہ خبث طینت سے نہ اوٹہایا اور ولید سے کہا کہ ای امیر حسین ؑ کو بغیر اخذ بیعت یہان جانی نہ دے کہ بار دیگر اوپر اوسکے قدرت نپاویگا تو حبس کر اور اوس سے بیعت لی اور اگر بیعت سے باز رہے حکم اوسکی ہلاک کا دے تا خلیفہ تجہسے راضی ہو وے — ولید نے کہا وای اوپر تیرے ای مروان مجہی اوپر مارڈالنے حسین ؑ کی ترغیب کرتا ہے تو اگر شرق سے غرب تک تمام مجہی بخشین مین ہرگز قصد اوسکے خون کا نکرونگا مروان خاموش ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے وہان سے مراجعت بدولتخانہ فرمائی اور بقصد روانگی مکہ معظمہ مشغول ہوئے اور چوتہی تاریخ شعبان مین داخل مکہ ہوئے اور وہان اقامت اختیار کی جو خبر خروج حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے اور وصول مکہ معظمہ مین دیار و امصار مین مشتہر ہوئی اور لوگون نے اطراف و جوانب سے اوپر اس سانحہ کی وقوف پایا اہل کوفہ نے باطاعت و انقیاد آنجناب کے متفق ہوکر بہت سے نامے علی سبیل التواتر والتعاقب اوپر طلب کی بہیجے جسوقت قریب ایک سو پچاس نامون کے ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئے اوسوقت آپ نے روانہ فرمایا اپنی پسر عم مسلم بن عقیل کو اونکی طرف اور تاکید و ترغیب فرمائی اونکو اوپر نصرت اور حمایت مسلم کے پس ہر گاہ حضرت مسلم نے رخت اقامت بجانب کوفہ کہینچا خانہ مختار بن عبید مین اور بیعت کی حسین ؑ کی اونکے ہاتہہ پر خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے یہہ خبر نعمان بن بشیر کو کہ حاکم کوفہ جانب یزید سے تہا اور صحابی تہی پہنچی پس تشدید کی لوگونکو اوپر اس کام کی اور مہر و تشدید سے تکلفی ہاتہہ کو زیادہ

متعرض اور مانع ہوا یہانتک کہ نوبت بارہ ہزار سے گذر کر اٹھارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس ہزار اور ایک مین چالیس ہزار تک پہنچی اور حال تغافل و تہاون اور ترغیب وامداد خفیہ اور پوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی تہا سب پر ظاہر ہو ہوید اہوا لیکن بد تہاون نے یزید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ساتہہ سعایت اور شکایت نعمان کے مشغول ہوئی اور لکہا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے طرف یزید کے اور آگاہ کیا امر مسلم اور میل اہل کوفہ سے بجانب اونکی پس معزول کیا یزید نے نعمان کو اور حاکم کیا بجاے اوسکے عبید اللہ بن زیاد کو اور تہا وہ حاکم بصرہ پس سامان سفر کیا عبید اللہ نے بصرہ سے طرف کوفہ کے اور داخل ہوا وقت شب سمت بیابان بلباس حجازیون کے اور توہم مین ڈالا لوگونکو کہ حسینؑ ہین پس لوگ باستقبال پیش آئے تاریکی شب مین اور سلام کیا اور کہا مرحبا تجکو ای پسر رسول خدا آیا تو نیک آیا پس خاموش رہا ابن زیاد تا آنکہ داخل ہوا مکان نشست حاکم مین جب صبح ہوئی جمع کیا ابن زیاد نے لوگونکو اور پڑہا اوپر اونکے سند اپنی حکومت کی اور تہدید و تحذیر کی اہل کوفہ کو مخالفت یزید سے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو ساتہہ قوت تدبیر کے اور پوشیدہ ہوے مسلم خانہ ہانی بن عروہ مین پس بہیجا ابن زیاد باعناد نے محمد بن اشعث کو ساتہہ ایک فوج کے طرف گہر ہانی بن عروہ کے پس لائے اوسکو اور قید کیا اوسے ابن زیاد نے اور محبوس کیا سب روساء کوفہ کو اپنے پاس قصر مین اور پہنچی یہہ خبر مسلم کو پس آواز دی خاصیون اور رفیقون اپنے کو پس جمع ہوے ہمراہ اونکے چالیس ہزار آدمی اور احاطہ کر لیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے اسارای روسای کوفہ کو ساتہہ فہمایش عزیزون اور قریبون اپنے کے کہ باز رکہین اونکو رفاقت مسلم سے پس سمجہایا اسیرون نے اپنے عزیزونکو اور سب متفرق ہوگئی اور شام تک چالیس ہزار سے پانسو باقی رہے جب تاریکی شب پیدا ہوئی وہ پانسو بہی چلے گئے اور باقی رہے حضرت مسلم تن تنہا پس آمد و شد کرتے تہے راہ مین یہانتک کہ آئے گہر مین ایک عورت کے اور طلب کیا اوس سے پانی پس پلایا پانی مسلم کو اور داخل کیا اپنے گہر مین اور تہا بیٹا اوس زن کا مولی اشعث غلام آزاد کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد نے عبید اللہ کو پس بہیجا ابن زیاد نے عمرو بن حریث کو نعمان اور محمد بن اشعث کو پس محاصرہ کیا اون دونون نے خانہ اوس زن کا کہ نام اوسکا طوعہ تہا اور قصد گرفتاری حضرت مسلم کا مصمم کیا چونکہ جمعیت شجاعت بنی ہاشم تہی پہبان بیٹہنا گہر مین گوارا نکیا پس باہر آئے باشمشیر کہ جنگ کرتی تہے اوسکے ساتہہ پس پیش آیا محمد بن اشعث ساتہہ امان کے اور لایا ابن زیاد مسلم کے پاس مسلم کو پس ابن زیاد نے اونکو گردن مارا اور ڈالا تن مبارک اونکا طرف لوگون کے اور اوپر دار کے کہینچا گیا اور تہا یہہ واقعہ تیسری ذی الحجہ سال شصتم مین ہجری سے اور مارا ابن زیاد باعناد نے محمد اور ابراہیم دو بیٹون مسلم کو

اور سر مسلم اور ہانی دونو مظلوموں کے اوپر نیزہ کی رکھکر دربدر پھرایا ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام
سمت کربلا و مبتلا شدن بکرب و بلا اب اصحاب حال حضرت اور روانگی اونکی مکہ سے طرف کوفہ کی اور پہونچنا کربلا مین
اور مبتلا ہونا ساتھ کرب و بلا کے۔ اس سانحہ ہوش ربا پر گوش عبرت نیوش رکھنا چاہیے کہ جس روز یعنی تیسری ذیحجہ کو روز شہادت
حضرت مسلم تھا روانہ ہوئے امام حسین علیہ السلام مکہ سے بجانب کوفہ اور بقول بعض روز ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو اور سبب
روانگی آنحضرت کا یہہ تھا کہ مسلم بن عقیل نے باصرار تمام التماس قدوم مین لکھا تھا اس لیے آنجناب نے تصمیم عزم روانگی کا مکہ سے
بکوفہ فرمایا اور جسوقت امام حسین ع نے تہیہ سامان سفر فرمایا منع کیا اونکو ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری
اور ابو واقد لیثی نے پس نہ رکے روکنے اونکے سے اور فرمایا مینے سنا ہے اپنے پدر بزرگوار سے اور اونھون نے رسول مختار
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر آئینہ ایک گوسفند ہووے کہ کعبہ بسبب اوسکے حلال ہووے پس نہ ہونین وہ
گوسپند اور رہا چاہیے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبد اللہ بن زبیر تھے کہ اونکو اندر مکہ کے مارا اور یہہ سفک دم باعث اوپر استحلال
کعبہ کے ہوا ہر چند کہ یہہ کشت و خون بجور ظلم واقع ہوا لیکن جو منجر بہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے
ساتھ کمال حزم و احتیاط اور مراعات آداب کعبہ کے گوارا نکیا اور روانہ ہوئے ساتھ جمعیت بیاسی تن کی اہل بیت اور یارون
اور غلامون اپنی کے پس سنی اثناے راہ مین خبر قتل مسلم کی اور انتشار اونکی جماعت کا پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزندان عقیل نے
کہا کہ قسم بخدا ہم نہین پھرینگے تا انتقام اپنی باپ کا ان اشقیا سے نہ لیوین گے پس فرمایا سید الشہدا نے کہ بہتر ہے نہین حلاوت زندگی مین بعد انکے
بالجملہ جو پسران عقیل ہمسنگ راہ مراجعت کے ہوئے حضرت متوجہ بعراق ہوئے تا وقتیکہ پہنچے اوس جگہہ کہ دو منزل تھی کوفہ سے —
پس ملاقی ہوا آنحضرت حر بن یزید ریاحی کہ ہمراہ اوسکی ہزار سوار مسلح ہمراہیون ابن زیاد سے تھے۔ پس کہا حر نے حسین ع کو
کہ ابن زیاد نے مجھے بھیجا ہے تمہاری طرف اور حکم کیا ہے کہ جدا نہون مین تمسے تا آنکہ لیجاؤن تمہین اوسکے پاس۔ اور بخدا کہ مین
اس امر سے کارہ ہون لیکن نہین مجھے ممکن بازگشت بکوفہ اور نہ راہ طرف خدا سے تمہاری کے پس حسین ع نے حر کو کہا کہ مین خود نہین آیا
اس شہر مین تا نہین پہنچی میرے پاس نامے اہل کوفہ کی اور نہین آئے میرے نزدیک اونکی جانب سے ایلچی اور تم اہل کوفہ
اگر قائم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر آؤن نہین تمہارے شہر مین وگرنہ مراجعت کرونگا پس کہا حر نے یا امام حسین بخدا سوگند کہ مجھے
حال نامون اور ایلچیون بھیجنے کا معلوم نہین اور نہین ممکن مجھے کہ بازگشت بکوفہ کرون مین اور نہین چھوڑونگا حضرت کو تا وقتیکہ
لیجاون آپکو ابن زیاد پاس اور درازی کلام فیما بین واقع ہوئی قصہ کوتاہ جب حضرت امام حسین ع نے مرضی حر کی دریافت کی

عنان عزیمت کوفہ سے معطوف فرمائی اور سابق قضا اور قاید قدر نے اونکو نشان کشان کربلا مین لا ڈالا واقعہ کربلا اب یہہ واقعہ اتفاقی ہے
اور کارگذاری دیکھنے تقدیر کا ہے جب حضرت امام حسین راہ کوفہ سے پہرے اور متوجہ ہوئی بسمت کربلا اور پہنچے وہان دوسری تاریخ
محرم سال شصت ویکم مین اور تمام اوس مکان کے سے استفسار فرمایا کہ اس مکان کو کربلا کہتی مین پس فرمایا کہ یہہ جگہہ کرب وبلا ہے
پس تمام قوم اور آنحضرت وہان فروکش ہوئے اور احمال واثقال اپنے وہان رکہی اور فرود آیا حر اور اوسکا لشکر مقابل حسین کے
زمین کربلا مین ترجمہ طبری مین مرقوم ہے کہ جب امام حسین کربلا مین پہنچے خواب مین دیکہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ
جماعہ کثیر کے ملائکہ سے تشریف لائی اور حسینؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزند دلبند میرے جانتا ہون کہ دشمن درپے
قصد مارنے تیرے کے ہین اور درصدد قتل تیرے کے پڑے ہین پس یہہ سب میری شفاعت سے قیامت مین محروم ہین اور نزدیک
ہے کہ خدا تعالی تجہی بدرجہ شہادت پہنچاویگا اور بہشت تیرے لئے آراستہ ہے اور مان باپ تیرے منتظر بیٹہے ہین پس جناب
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دست مبارک اوپر سینہ امام حسینؑ کے رکہکر فرمایا اللّٰھم اعط الحسین صبراً واجراً یعنی یاالٰہی
عطا فرما حسینؑ کو صبر اور اجر پس حسینؑ خواب سے بیدار ہوئے اور اہل بیت اپنی سے یہہ خواب بیان کیا سب رونے لگے
اور آیہ کریمہ انا للہ وانا الیہ راجعون اوپر زبان کے جاری کی القصہ جو خبر وصول امام مقبول جگر گوشہ بتول کی کوفہ مین
بزمین کربلا بگوش ابن زیاد ملعون پہنچی اور وہ جو ہاتہہ جور و تعدی اوسکے سے وقوع مین آیا اوسکو سنا چاہیے کہ لکہا ابن زیاد
نے نامہ بجانب امام حسینؑ واسطے طلب بیعت یزید کے پس ہر گاہ پہنچا نامہ آگے امام حسینؑ کی پڑہا اوسکو اور پہینک دیا اور فرمایا
قاصد سے کہ میرے پاس اس نامہ کا جواب نہین ہے پس رجوع کی ایلچی نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ہوا غصہ اوسکا اور جمع کیا لوگونکو
اور سامان لشکر درست کیا اور سردار لشکر عمر بن سعد کو تجویز کردانا اور تہا ابن زیاد کہ حاکم کیا تہا ابن سعد کو اپنی خروج سے واسطے
جنگ حسینؑ کے پس کہا ابن سعد کو ابن زیاد نے کہ یا خروج کر جنگ حسینؑ کے لئے اور یا سپرد کر دی ہمکو سند ہماری کہ حکومت ری اور
اوسکے اضلاع کی تجہی ہمنے دی ہے اور اپنی گہر بیٹہہ پس اختیار کی ابن سعد نے ولایت ری اور بقول وحکم ابن زیاد مشغول ہوا
اوپر تکلا قتال امام حسینؑ کے لیے ساتہہ لشکرون کے پس ہمیشہ ابن زیاد تجہیز لشکر او سامان ابن سعد کے لیے کرتا تہا تا آنکہ مجتمع اور
فراہم ہوئے نزدیک عمر ابن سعد کے بائیس ہزار سوار و پیادہ سے اور اوترے اوپر کنارے آب فرات کی اور حائل ہوئے
حسینؑ اور اوسکے اصحاب اور پانی کے درمیان مین اور تہے اکثر مخرجین بجنگ وہی لوگ کہ جنہون نے نامہ لکہہ لکہہ کر طالب بیعت کے
حضرت سے ہوئے تہے کہتی ہین کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ ومستعد بجنگ امام حسینؑ کے ہوا حضرت بہی اپنی مقام سے

متحرک ہو کر رو برو اونکے کہڑے ہوئے اور اونکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکہو مین کون ہون تامل کرو کہ تمہین خونریزی اور ہتک حرمت
میری درست ہے یا نہین اور علی ہذا القیاس بہت فضائل اور مناقب اپنے بیان فرمائے اور حجت اوپر اعدا کے تمام فرمائی پس جب لشکر
ابن سعد نے پانی اوپر حضرت اور لشکریان حضرت کی بند کیا کار اوپر اہل بیت کے تنگ ہوا۔ اور امام حسین علیہ السلام نے ابن سعد کو لکہا
کہ تین کام سے ایک کام اختیار کر۔ یا مجھے بجانب مکہ جانے دے۔ یا اجازت دے کہ مین رخت عزیمت اپنا اور شہر کی طرف کہینچون اور وہان
جا رہون۔ یا مجھے یزید پاس بہیجدے اوسنے نمانا اور کام اوپر حضرت اور اہلبیت کی تنگ پکڑا اور ترجمہ صواعق سے منقول ہے
کہ جسوقت اوپر امام حسین عم کے یہہ سختی گذری نصیحت اپنے بہائی امام حسن علیہ السلام کی یاد کرتے تہے اور روتے تہے کہ وقت رخصت
فرمایا تہا کہ اے حسین سفہاے کوفہ اور اونکے اعوان سے پرحذر رہنا اور اونکے اقوال پر خروج نکرنا کہ موجب خفت اور پریشانی ہوویگا
جب نوبت بہ تنگی پہنچی پس مردمان ہمراہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ جو اوپر تمہارے حق رفاقت تہا بجا لائے تم تہوڑے اور طرف ثانی
بہت مینے اپنی بیعت سے تمکو خارج کیا جسطرف چاہو روانہ ہو کہ مین اپنی جان سے نا امید ہوا۔ سب نے عرض کی کہ یہہ ہمسے نہوگا کہ تمکو درست
اعدا مین مبتلا چہوڑ کر اپنی جان سلامت لیجاوین ہم فردای قیامت جدامجد تمہارے کے سامنے کیا عذر کرین ہم سب اپنی جانین آگے تمہارے
فدا کرینگے پس سب نے ہمت چست باندہی اور ہاتہ اپنی حیات سے دہو یا اور سب منتظر شہادت بیٹہے کہ لشکر ابن سعد بمقابلہ
آکر آمادہ کارزار ہوا پس وہ جو اتفاق پڑا اب اوسکو سنا چاہیے کہ جسوقت یقیناً جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کریگی امر فرمایا
اپنے اصحاب کو پس بنائی خندق گرداگرد لشکر کے اور ایک جہۃ واسطے قتال کی رکہی اس اثنا مین لشکریان ابن سعد سوار ہوئے اور
نرغہ کر لیا لشکر امام حسین عم کو اور جنگ شروع ہوی پس جسوقت لشکریان ابن سعد نے جانا کہ ہمراہیون امام حسین نے دل ہمرگ
رکہا ہے فردا فردا عہدہ جنگ اونکی سے ہم بر نہ آسکینگے تیر برسانے شروع کیے یہانتک کہ جو کوئی لشکریان حسین عم سے جنگ کے لیے
جاتا زندہ نہ پہرتا اور کشتہ ہوتی تہے اہلبیت امام حسین عم اور یارون اونکے سے ایک بہی ایک کی یہانتک کہ کشتہ ہوئی زیادہ اوپر
پچاس کے **القصہ** جب یہانتک حال پہنچا اوسوقت امام حسین عم نے فریاد و استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریاد رسی
کرے یا دافع کہ دفع کرے حرم محترم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور واقع مین یہہ استغاثہ فقط بنا بر اتمام حجت تہا تا معلوم ہو
کہ اس حال مین کون شخص مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام انام ہوتا ہے کہ ناگاہ حر بن یزید ریاحی کہ پہلے ذکر اوسکا گذر چکا ہے
اوپر گہوڑی کے سوار ہو کر متوجہ لطرف امام حسین عم کی ہوا اور کہا اے فرزند رسول مقبول اول مین خروج لایا اوپر تیرے اور اب
تیرے گروہ مین ہون پس فرما مجہی تا ہوؤن مین کشتہ تیرے مددگاری مین تا پاؤن مین فردای قیامت شفاعت تیری جلکی پس حملہ کیا

اور پر لشکر ابن سعد کے پس مقاتلہ کیا ساتھ اون قوم کے یہانتک کہ مارا گیا اور مارا گیا ساتھ اوسکے بھائی اوسکا اور دو بیٹے اور ایک مولا
اوسکا یعنی غلام آزاد کیا ہوا پس جو مردان میدان اقربا ان حسین علیہ السلام ایک ایک نے داد شجاعت میدان جنگ مین دیکر
اپنی جانین فدا کی تو لائی فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اہل بیت مصطفےٰ کے کہین اور سوا سے تن چند کی عزیزون اور اقربا سے
نرہے جناب سید الشہدا نے فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور چاہا کہ صف قتال سے باہر آکر متوجہ بہ لشکر اعدا ہو وین کہ سب اور
اور برادر زادے اور تمام عزیزون نے فریاد کی کہ جب تک ایک تن ہم مین سے جان قالب مین رکھی ممکن نہین کہ حضرت کو بیابان جنگ
روانہ ہونے دیوین پس جسوقت یہ بھی مرۃ بعد اخری بدرجہ شہادت فائز ہوئے چار ناچار نوبت مقابلہ سید الشہدا علیہ السلام کی
تن تنہا ساتھ لشکر اشقیا کی پہنچے پس اشتداد پایا قتال نے یہانتک کہ کشتہ ہوئے سب یار اور فرزند اور بھائی اور عم زاد سید الشہدا کے
اور باقی رہے آنحضرت علیہ السلام تن تنہا پس مبارزت فرمائی بنفس نفیس اوس حال مین شمشیر برہنہ تھی دست مبارک مین پس بہت مقاتلہ
کیا اور مارا ہر شخص کو کہ آتا سامنا مقابلہ مین تا آنکہ جماعہ کثیر دست تیغ بیدریغ حضرت سے ہاویہ دوزخ مین پڑے اور تزلزل عجیب اور لغزش
غریب نے لشکر مخالف مین راہ پائی پس جب عرصہ مقاتلہ اوپر اعدا کے تنگ ہوا دور سے حملہ کیا اور حضرت کو باران سہام پکڑ لیا جب
اس سے بھی عقدہ کشا نہوئی شمر ذی الجوشن علیہ اللعنہ نے اور حیلہ اوٹھایا اور آتش تدبیر تازہ کی کاسہ فریب مین ڈالی اور آگے آیا ساتھ
لشکر اپنی کے پس حائل ہوا درمیان امام مظلوم رضی اللہ عنہ اور خیمہ حرم محترم کی پس فریاد کی حسین علیہ السلام نے کہ وای اوپر تمہارے
ای گروہ شیطان قتال ساتھ تمہارے مین کرتا ہون پس کسلیے تم متعرض ہوتے ہو حرم محترم کی کہ وہ قتال نہین کرتے پس کہا شمر ملعون
نے اپنی رفیقون سے باز رہو عورتون سے اور قصد کرو طرف حسین کی پس خود مع اپنی یارون کی متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک جانب
سے جماعہ شمر لعین اور دوسرے جانب سے فوج دوسری نے حملہ لاکر جناب سید الشہدا کو پس و پیش سے درمیان مین لے لیا اور
اسقدر تیر اور نیزے دونو طرف سے اوپر سر امام مظلوم وقت کے برسائی کہ اوس یکہ تاز میدان وغا نے جام تسلیم و رضا کا ہاتھ مین
لیکر اور پشت اسپ سے جدا ہو کر اوپر زمین شہادت کے گر کے عنان عزیمت کی حیات اس جہان سست بنیان سے یکسو کھینچکر رخت اقامت
بفردوس اعلیٰ کھینچا اور از بسکہ تن مبارک بکثرت جراحات سہام و رماح غربال ہو گیا تھا خولی بن یزید نے گھوڑے سے اوترکر چاہا
کہ بقطع سر مبارک مشغول ہووے کہ ہاتھ اوسکا کانپا اور شبل بن یزید اور بقولی شبل بن زیاد نے گھوڑے سے اوترکر سر مبارک کو
تن سے جدا کیا اور آگے اپنی بھائی کے ڈالا۔ بعد ازان وہ جو ہاتھ لشکریان شمر اور ابن سعد ملعون سے اوپر بقیۂ آل طہٰ و یسین کے
گذرا بیان اوسکا وہ ہے کہ آئے اوپر حرم محترم کے اور اسیر کیا بارہ شخص کو نوجوانون بنی ہاشم سے اور سب عورتون کو حکم کیا

ابن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو بس سوار ہوے اپنی گہوڑون پر اور رگڑا یا تن نازنین حسینؑ کو اور روندا۔ اور بہیجا سر مکرم امام مظلوم کو ساتہ بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے طرف ابن زیاد کے۔ اب اسامی شہدای اہل بیت کی کہ ساتہ جناب سید الشہدا کے کربلا مین شہید ہوے سنا چاہیے اور رسرشک غم دیدہ پرنم سے ماتم ان اخیار اہل عالم مین برسانا چاہیے پس شہید ہوے ساتہ سید الشہدا کے پانچ شخص اونکے بہائیون سے۔ عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبد اللہ بن علی جعفر بن علی۔ اور تین پسران امام حسن علیہ السلام سے قاسم بن حسن عبد اللہ بن حسن عمر بن حسن۔ اور کہا گیا ابو بکر بن حسن اور شہادت پائی ہمراہ سید الشہدا کے دو بیٹون اونکے نے علی اکبر پس ہر آئینہ مقابلہ کیا جلو پدر بزرگوار اپنی کے تا آنکہ شہید ہوے معرکہ جنگ مین اور شہادت پائی اور عبد اللہ شہید ہوے صغر سن مین پہنچا اونکے حلق معصوم پر تیر ایک بدبخت کا بدبختون فوج اعدا سے کنار پدر بزرگوار مین اور جان دی۔ اور شہید ہوے ساتہ امام مظلوم کے محمد اور عون دو لڑکے عبد اللہ بن ابی طالب کے اور عبد الرحمن اور جعفر بیٹے عقیل بن ابی طالب کے پس یہہ جماعت ہمراہ سید الشہدا کے سولہ یا سترہ مرد خیار اہلبیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہید ہوے اور وقوع پایا روز عاشورا شہادت اوس شاہ شہیدان نے سال اکسٹہہ مین ہجرت سے اور تہا سن شریف حضرت کا اوس دن انسٹہ صحیح چہپن سال اور پانچ مہینہ اور پانچ دن القصہ جو سر مبارک سید الشہدا مع سر او رشہیدان کربلا کے ساتہ اسیرون اہلبیت رسول خدا کے کوفہ مین پہنچا جو کچہہ دست عناد و جور و بیداد ابن زیاد سے نسبت بدو دمان مصطفی کے گذرا شمہ اوس سے لکہا جاتا ہے کہ جسوقت اسیران اہلبیت رسالت اور ربایان خاندان نبوت بامر سید الشہدا اور تمام شہدا کربلا کے داخل کوفہ ہوے ابن زیاد ملعون نے قصر امارت اپنی کو آراستہ کیا اور ساتہ ہیبت و وقار کے کوشک مین بیٹہہ کر دربار عام کیا جب وضیع و شریف مردم کوفہ سے حاضر آئے سبایای اہلبیت مصطفی اور ذکور و اناث ذریت رسول خدا کو بامر سیاہ کے سید الشہدا اپنے روبرو طلب کیا جب سر مبارک پیش نظر اوسکے آیا باربار اوسکو دیکہکر تبسم کرتا تہا اور ایک چوب کہ اوسکے ہاتہہ مین تہی لب و دندان مبارک پر مارتا تہا۔ زید بن ارقم صحابی کہ صحابہ کبار سے اوس مجلس مین موجود تہے کہا کہ ای ابن زیاد اپنی چوب کو دندان مبارک حسینؑ سے جدا کر اور اوس سر مبارک سے باز رہ قسم ہے کہ مینے بارہا دیکہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان حسینؑ کو بوسہ دیتے تہے۔ بعد ازان زید بن ارقم سے ضبط گریہ نہوسکا خون آنکہون سے روان کیا ابن زیاد شقاوت نہاد نے جو سخن زید بن ارقم کا سنا اور حال اوسکے گریہ کا بچشم خود دیکہا کہا بخدا کہ حسینے تیری چشم کو پیر آب کیا اگر تو پیر نہوتا اور سبین خرافت نہ پہنچا البتہ مین تجکو گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا کہ اے ابن زیاد ایک اور حدیث بیان کرون مین کہ موجب آزردگی اور غصہ تیرا ہووے سابق سے۔ کہ دیکہا مینے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسنؑ کو ران راست پر اور حسینؑ کو ران چپ پر بٹھایا اور دست مبارک اوپر دونون کے رکھ کر فرمایا
کہ بار خدایا یہ ہین اہل اور مومنین صالحین کو تیرے سپرد کرتا ہون پس ای ابن زیاد امانت کو کہ ساتھ امانت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے کیا کرتا ہے تو اور کہا اے لوگو حق سبحانہ وتعالے تمہے خوشنود نہو کہ ابن فاطمہ زہراؑ کو شہید کیا تمنے اور ابن مرجانہ یعنے
ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور کہتے ہین کہ سمرہ بن جندب صحابی کہ حاضر مجلس سے تہا جب ضرب خیزران اوپر لب و دندان شاہ
شہیدان کے ملاحظہ کی دست ضبط سے باہر اکر ساتھ یزید مرید کے مخاطب ہو کر کہا کہ کاٹے اللہ تعالے تیرا ہاتھ کہ چوب اوپر لب و دندان
حسینؑ کے کہ بوسہ گاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی مارتا ہے تو یزید عنید غضبناک ہوا اور کہا ای سمرہ اگر شرف صحبت تیرا
ساتھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہوتا ابہی تجہے گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق مین ملاحظہ صحبت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے تو اور ساتھ جگر گوشگان رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم اور فرزندان بتول رضی اللہ عنہا کے
ایسا معاملہ کیا تو نے کہ کوئی کافر کسی مسلمان سے نکرے یہہ کہا اور اوس مجلس سے کہڑے ہو گئے فایدہ جواز لعن بر یزید مرید
حاصل کلام یہہ کہ اس بات مین شک نہین کہ یزید مرید آمر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تہا یہی ہے مذہب
مختار جمہور اہل سنت وجماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ مثل مفتاح النجا مرزا محمد بدخشی اور مناقب السادات ملک العلما قاضی شہاب الدین
دولت آبادی اور شرح عقاید نسفی ملا سعد الدین تفتازانی اور تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ مین اسقدر معتبرہ سے
باشواہد اور دلائل مذکور ومسطور ہے چنانچہ استاد البریہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ رسالہ حسن العقیدہ مین حاشیہ
کہ اوپر کلمہ علیہ ما یستحقہ کے تعلیق فرمایا ہے لکہتے ہین کہ علیہ ما یستحقہ کنایہ ہے لعنت سے اور کنایہ ابلغ ہے تصریح سے بیان دفن
سر مبارک دفن سر مبارک حضرت امام حسینؑ مین اختلاف ہے قول محقق یہہ ہے کہ سر مبارک کو مدینہ منورہ مین بمکان بقیع
مدفون کیا چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ یزید نے سر مبارک کو امام حسینؑ کے مدینہ منورہ مین بہیجا اور اوسکو کفن دیکر نزدیک
مزار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین مروی ہے کہ جسد مبارک سید الشہدا کا کربلا مین ہے اور
سر مبارک بقیع مین پہلو مین حضرت امام حسن علیہ السلام مین اور وہ جو کہین کہ سر مطہر کو کربلا مین دفن کیا ہے صحت نہین رکہتی
صحیح اور معتمد وہ ہے قول اول ہے کہ سر مبارک مدینہ منورہ مین مدفون بمکان بقیع ہے بیان روانگی اہلبیت رضی اللہ
تعالے عنہم بسوے مدینہ منورہ منقول ہے کہ جب یزید علیہ ما یستحقہ نے اہلبیت رسول مقبول اور ذریت بتولؑ کو روانہ
بمدینہ منورہ کیا اور نعمان بن بشیر کو ساتھ ایک جماعہ کے سوارون سے مقرر کیا کہ انکو مدینہ مین پہنچا دے چنانچہ امام علی بن الحسینؑ

سر سید الشہدا مع اور سرون شہدا کے دشت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و یتیمان اہل بیت کی روانہ مدینہ منورہ کی ہوئے اور یزید و اوسکی عاری
خلیہ ذلت و خواری سے نہ بچی القصہ جو قافلہ اہلبیت نبوت دمشق سے عازم مدینہ ہوا نعمان بن بشیر کہ طرف یزید مرید سے متعین تھا بتوفیق
سعادت ازلی سابقہ حسن خدمت کی راہ مین ذریت سید الشہدا سے پیش آیا اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اعزاز و احترام جیسا کہ چاہیے
اپنی طرف سے بجا لا کر مدینہ مطہرہ مین پہنچایا اور جس روز کہ خبر مراجعت اہل بیت رسالت کی مدینہ مین پہنچی اولاد مہاجر و انصار مع دیگر اہالی
مدینہ صغار و کبار سے استقبال کے لیئے دوڑے بمجردی کہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشہائے بتول کو مبتلا بمصیبت
و اندوہ دیکھا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ و زاری سے اوپر اونکے گذری کہ خارج حیطہ شرح اور بیان سے ہے جو حالت کہ عارض
حال ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ہوئے وہ بیان نہین کیجاتی کہ فردا فردا زنان و یتیمان اہل بیت نبوت کو بکنار پکڑتی تھین
اور روتی تھین تا آنکہ ہمراہ ذریت بتول کے متوجہ روضہ مقدسہ حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو کر زار زار روتی تھین
اور بزبان حال یہ ابیات کہتی تھین ابیات یارسول اللہ برآر از روضہ سر تا بنگری ؎ اہلبیت خویشتن را زار و غمناک و حزین ؎
در بلا سے دشمنان دین گرفتار آمدہ پس سیاہ اور جہان یارب گرفتار اینچنین ؎ پوشیدہ نرہے کہ بیان واقعہ کربلا اور مصائب اہلبیت
مصطفے علیہ التحیۃ والثنا کے کہ دل قلم اوسکی تحریر سے خون اور دیدہ دوات تقریر اوسکے سے جیحون ہی ایسی نہین کہ حیطہ احصا مین
سما دین یا میزان استیفا مین تلین اور یہی تفصیل روایات خالی تفریط و افراط سے اور بیان واقعی عاری خلط و اختلاط سے نہین
اس لیئے اوپر تحریر مجمل کے اکتفا کیا اور ہاتھ اور قلم کو اوسکی تفصیل سے کھینچا بیان اخبار اس واقعہ ہائلہ مین اخبار و آثار
اس باب مین بہت وارد ہین اونمین سے جو کہ مشہور و متواتر ہین نقل کیا جاتا ہے اون سب سے وہ ہی جو روایت کی طبری نے
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دی مجھی جبرئیل علیہ السلام نے باینکہ فرزند میرا حسین
کشتہ ہوئیگا بعد میرے زمین طف مین اور لا دے میرے پاس یہ خاک پس آگاہ کیا مجکو کہ وہ مرقد اوسکا ہو دے پوشیدہ نرہے
کہ طف بالفتح والتشدید ایک موضع ہے قریب بکوفہ کہ بالفعل مشہور ہے بکربلا اور از انجملہ وہ ہے جو برلایا ابو داود و حاکم ام الفضل
دختر حارث یعنی مادر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل
علیہ السلام پس خبر دی مجھی یہ کہ امت میری قریب ہے کہ مارے میرے بیٹے حسین کو اور دی خاک سرخ زمین مقتل اوسکی مجکو
اور برلایا اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک روز پہلوی مبارک اپنی پر استراحت فرمایا پس بیدار ہوئے درحالیکہ اندوہگین تھے اور غمگین اور دست مبارک آنحضرتؐ

مین خاک سرخ تھی اوسکو زیر و بالا کرتے تھے کہا یعنی یہہ کیا خاک ہی ابھی پیغمبر خدا فرمایا کہ خبر دی مجھی جبرئیل نے کہ تحقیق فرزند یعنی حسین
علیہ السلام کشتہ ہووے زمین عراق مین اور یہہ خاک اوس مقام کی ہے اور روایا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسن سے کہا کہ تہا مین
ہمراہ حسین علیہ السلام کی اوپر دو نہروں کربلا کی کہ دو قطعہ فرات کی ہین پس نظر کی حسین علیہ السلام نے طرف شمر ذی الجوشن کے
پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نے اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکہتا ہون طرف ایک سگ
ابلق کے کہ موںہہ ڈالتا ہے خون مین میرے اہلبیت کی اور تہا شمر لعین ابرص کہ جلد اوسکی بدن کی تہی داغ ہون سفید سے وہ رنگی پیدا کی تہی فی الواقع
کہ یہہ ملعون نسبت اوروں کے زیادہ تر حریص خون اہلبیت تہا جیسا کہ مخبر صادق نے اشارہ ساتہہ اوسکے فرمایا اور روایت کیا
ابونعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ آئے ہم ہمراہ رکاب حضرت علی رضی اللہ عنہ اوپر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا
علی مرتضی نے کہ یہہ جگہہ بٹہانے اونٹوں کے شتر کی ہے اور موضع خیمہ گاہ اور مکان اراقہ اونکی خون کا اور کئی نوجوانوں کا آل محمد
سے کہ کشتہ ہوونگے اس میدان مین کہ روویگے اوپر اونکے آسمان اور روایا حاکم اور بیہقی ام سلمہ سے کہا کہ دیکہا مینے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور حالانکہ سر اور ریش مبارک آنحضرت کی خاک آلودہ تہی پس کہا مینے کیا حال ہے
اے پیغمبر خدا فرمایا کہ ابہی مقام قتل حسینؑ مین حاضر تہا مین اور اخراج کیا بیہقی اور ابونعیم نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جس وقت
شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام خون برسایا آسمان نے پس صبح کی ہمنے باین حال کہ خم اور سبو ہمارے اور ہر ظرف کہ ہمارے
ملک سے تہا پر خون تہا اور روایا ابونعیم طریق سفیان سے حدانی سے کہا کہ حاضر ہوئے دو مرد قتل امام حسینؑ کو پس ایک
اونمین سے دراز ہوا عضو تناسل اوسکا یہانتک کہ لپیٹتا تہا اوسکو اور کبہی کمر مین باندہتا تہا اور کبہی گردن مین مثل ریسمان
پیچیدہ کرتا تہا اور دوسرا پس حال اوسکا یہانتک پہنچا کہ استقبال کرتا تہا پکہال پانی کو ساتہہ دہن اپنے کی یہانتک کہ سارا
پی جاتا تہا پانی اوسکا اور سیراب ہوتا تہا اور علی ہذا القیاس قاتلان دیگر ساتہہ عذاب و نکال اسکے مبتلا ہو کر واصل جہنم کے ہوئے
اور باقی آثار و علامات سے نوحہ جن ہے اوسکو سنا چاہئے اور اخراج کیا ابونعیم نے حبیب بن ثابت سے کہا سنا مینے ایک نوحہ
جنوں سے کہ روتی تہی اوپر حسینؑ کے درحالیکہ کہتی تہی مسح کیا اور بوسہ دیا پیغمبرؐ نے پیشانی اوسکی پس تہا واسطے اوسکے
نور اور لمعان رخساروں مین اور پدر و مادر اوسکے تہے عمدگان قریش سے اور تہا جد اوسکا بہترین جدہا یہہ تہا نوحہ جنوں کا
اور پوشیدہ نہ رہے کہ مراد اس مقام پر نوحہ سے رونا ساتہہ یاد کرنے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت امام حسین علیہ السلام
کی ہے نہ نوحہ متعارف اور رسومہ اہل بدعت اور معمول زمان جاہلیت کہ وہ باتفاق علما حرام اور احادیث صحیحہ مین وعید شدید

اوپر اوسکے وارد ہوئی ہے اور بیہ لایا ابونعیم طریق عبداللہ بن یسار سے کہ محدث مشہور ہے ابی قبیل سے کہا کہ جسوقت شہید ہوے
امام حسین علیہ السلام قطع کیا سر مبارک اونکا اور بیٹھے اول منزل مین کہ پیتے تھے نبیذ کو پس نکلا اوپر اونکے ایک قلم آہن سے
پس لکھا ایک سطر خون سے کہ آیا امید رکھتے ہین وہ گروہ کہ قتل کیا حسینؑ کو شفاعت اونکی جد کی دن حساب کی اور پیدا ہوا
بصیرت اور اصحاب معرفت کی پوشیدہ اور پنہان نرہا ہو + کہ یہہ سب آثار غریبہ اور شواہد عجیبہ کہ بیان اونکا گذرا براہین ساطع
اور حجت قاطع ہین اوپر عظمت واقعہ کربلا اور شہادت سید الشہدا کے لیکن ایک امر عجیب تر اوس سے تصور مین نہ آوے
ساتھہ گوش حق نیوش کے سنا چاہیے جیسا کہ ارشاد کیا جاتا ہے اور ختم کلام اوپر اوسکے ہوتا ہے اور اخراج کیا ابن عساکر نے
منہال بن عمر سے کہا کہ مینے بخدا سوگند دیکھا سر امام حسینؑ کو اوسوقت کہ اوٹھایا تہا اوپر نیزہ کے اور مین دمشق مین تہا اور آگے
سر مبارک کے ایک مرد پڑہتا تہا سورہ کہف تا آنکہ پہنچا اس آیت پر کہ معنی اوسکے یہہ ہین آیا سمجہا تو کہ اصحاب کہف اور رقیم آیتوں
نشانیوں قدرت ہماری سے تھے۔ گویا کیا حق تعالے نے سر مبارک کو ساتھہ زبان تیز فصیح کے پس کہا عجیب تر اوس سے کشتہ ہونا
میرا اور اوپر نیزہ کے اوٹھایا جانا ہے سر کا تتمہ بیان حال قاتلان خسران مآل مین اوپر اونکے کہ جنہون نے تصحیح کتب
تواریخ کا کیا ہے پوشیدہ نرہا ہو۔ کہ ہر شخص کہ مباشر قتل اور سہیم و شریک قاتلین اور راضی اور خوشنود شہادت شاہ شہیدان
ہوا قطع نظر عذاب نکال اخروی سے کہ مستحق اوس سزا اور اوسکا ہے اس دار ناپایدار مین ساتھہ سزا اعمال اپنی کہ پہنچا بعضے
بقتل پہنچے اور بعضی نابینا ہوے اور بعضی رو سیاہ اور بعض کا اندک فرصت مین ملک و دولت ہاتھہ سے گیا اور بعضی
تشنگی مین مر گئے اور بعض ساتھہ اور عقوبات کی مبتلا ہوی۔ یہہ ہے تتمہ حال نکبت مآل عوام سے کہ حاضر معرکہ کربلا تھے۔ اب حال
پر اختلال خواص کا مثل یزید علیہ ما علیہ اور ابن زیاد و شیخ فساد اور ابن سعد اور شمر بے پیر اور لشکر اونکے کا مجملاً سنا چاہیے کہ یزید علیہ ما یستحقہ نے
جو قتل امام حسینؑ سے دل خوش کیا حق تعالی نے اوس سر آمد اشقیا کو قطع نظر امراض جسمانی سے کہ ہر چند شاق تر ہو وین لیکن بلحاظ
سزاے اعمال اوسکے احوال اونکا سہل ہے ساتھہ ارتکاب افعال شنیعہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الہی کی بے شائبہ تکلف ما حسب
حال اوس بد مآل سے ہویدا رہی اور پہلا اوسکے تخریب مدینہ منورہ ہے ہاتھہ پیدا اوسکے سے تین روز تک عوام و خواص سکنہ
اوس بلدۂ طیبہ نے قتل اور غارت سے امان نپائی اور سات سو مرد صحابہ سے کشتہ ہوے اور خانہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کا تاراج کیا اور تین روز تک نماز و جماعت ہنگامہ مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہوسے اور سگ گربہ اوپر منبر شریف کے
مسجد شریف مین جگہ پکڑتی سے سوا اسکے اور اعمال قبیحہ کہ قلم اوسکی تحریر سے لرزتا ہے یزیدیوں نے مسجد نبوی مین کہ مورخون

ملائکہ مقدسہ تھے ظہور مین لائے اور از انجملہ اینتک حرمت کعبہ معظمہ کہ سنگہائے شامیون سے صحن حرم پر ہوگیا اور ستون مسجد کی شکستہ اور
لباس کعبہ کو سوختہ کردیا اور پردہ کہ اوپر دروازہ کعبہ کے کشیدہ تہا اوسکو ہیمہ تنور کا کیا یہانتک کہ چندروز خانہ کعبہ نے لباس اور اہل بیت البلد
ایذا و ہراس مین رہے اور رحلت اور اباحت منہیات شرعی کی قبیل زنا و لواطت اور شرب خمر اور تزویج برادر یا خواہر اور امثال
اوسکے کہ دلیل صریح اور پر تائید کفر اور کافری اوسکی کے ہے بجائے خود مصرح ہے **القصہ** اوس شومبخت نے تین سال اور سات مہینہ
ابتلا ایسے عقوبات کی بادشاہی کی اور پندرہوین ربیع الاول کو مقام حمص مین کہ ایک شہر بلاد شام سے ہے واصل جہنم ہوا اور
ستین عمر اوسکے اونتالیس کو پہنچی تھے کہ با طوق لعنت اور سلاسل نکبت دنیا سے گیا معاویہ پسر یزید کو کہ حیات یزید مین ولیعہد اور
خلیفہ کیا تہا اوپر تخت سلطنت کے بٹہایا بمجرد دیکہ معاویہ بادشاہ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد خدا سے جل و علی اور نعت سرور انبیا علیہ الصلوۃ
والثنا کے کہا کہ خلافت آئین مضبوط خدا اور خلفاے باصفا کا ہے میری جد معاویہ بن ابوسفیان نے از راہ خلاف ساتھہ علی مرتضی
کے کہ احق و الیق بخلافت تھے نزاع اور جدال کیا بعد اوسکے میرا پدر کہ کسیطرح کی اہلیت و استحقاق نرکہتا تہا اوپر تخت سلطنت کی
بیٹہا اور استحکام اپنی حکومت کی لیئے امام حسین بن علی جیسے فرزند رسول مقبول کو قتل کیا جوان مرا اور نکال و وبال دارین لطمع
حکومت چندروزہ ہمراہ اپنے لیگیا یہہ کہکر زار زار رویا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ محاربہ ساتھہ امام حسینؑ کے بہت برا تہا کہ میرے
پدر نے کیا بازگشت اوسکی بسوی جہنم ہے مین اس خلافت مین لذت نہین پاتا اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین
عقد بیعت کرون مسلمانون سے یہہ کہکر باہر آیا پس منبر سے اوترا اور بعزلت بیٹہا اور دروازہ اپنی گہر کا اوپر موتہہ خلائق کی بند کیا
اور بعد از ان بجوار رحمت حق کے ملا۔ اور ابن زیاد شقاوت بنیاد قتال مختار بن عبید ثقفی مین مارا گیا اور ابن سعد اور شمر کو بہی
مختار نے بعد تسلط اپنی کے اوپر کوفہ کے قتل کیا اور مفتاح النجا سے منقول ہے کہ واقعہ مختار مین ستر ہزار آدمیون شام سے مقتول
ہوئے اور یہہ واقعہ روز عاشورہ سنہ ست ستین ہجری بعد از چہہ برس کے معرکہ کربلا سے اتفاق پڑا۔ اور بروایت صحاح
مروی ہے کہ جب سر ابن زیاد اور اوسکے سردارون کا روبرو مختار کے حاضر کیا ناگاہ ایک سانپ آیا اور میان سرون کی جاکر سوراخ
بینی ابن زیاد مین گیا اور اندر کی قرار پکڑکر اوسکے موتہہ سے باہر آیا اور پہر اوسکے بینی مین جاکر غائب ہوا الغرض ابن زیاد اور ابن سعد
اور شمر اور عمر بن الحجاج اور قیس بن اشعث کندے اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبداللہ بن قیس اور حکم
بن طفیل اور یزید بن مالک وغیرہ اعیان یزید سے ساتھہ عقوبتون کی مبتلا ہوکر کشتہ ہوئے اور اون سبکے تن زیر سم اسپون
کی چہوڑے اور گہوڑے اوپر اوسکے دوڑائے یہانتک کہ عظام اونکی ریزہ ریزہ ہوکر ساتھہ خاک کی برابر ہوئے۔ اور

پوشیدہ نرہے کہ کتب تواریخ مین اختلاف ہے بعض مین ذکر قتل ابن سعد اور شمر وغیرہ کا پہلے قتل ابن زیاد سے ہی۔ اور
بعض مین اوسکے پیچھے اور کسطرح ہو منتقم حقیقی نے سزاے اعمال قاتلون سید الشہداؑ کی مختار کے ہاتہ سے اونکی کنار مین رکہی اگرچہ
شقاوت ازلی نے آخرکار اوپر ناصیہ اعتقاد مختار کی کیا تفصیل حال بدمآل اوسکی کتب تاریخ مین مسطور ہے پس جب کہ مختار اوپر کوفہ
کے اور اطراف وجوانب اوسکے مسلط ہوا اور داعیہ اوپر عبد اللہ ابن زبیر کے کیا پس عبد اللہ برادرزادہ مختار سے وقوف پاکر
مصعب بن زبیر اپنی بہائی کو ساتہہ محاربہ مختار کی نامزد کیا جو مصعب بن زبیر محاربہ مختار روانہ ہوا درمیان مصعب اور مختار
کے طرح جدال وقتال واقع ہوئی اور فتح نصیب مصعب کے ہوئی اور مختار اس معرکہ مین مقتول ہوا بمجرد دیکہ مصعب بن زبیر نے
اوپر کوفہ اور اوسکے نواحی کے استیلا پایا عبد الملک جنگ مصعب کے لیے اوٹہا اور ہنگامہ قتال گرم کیا آخرالامر فتحیاب ہوا
اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر مقتول ہوے۔ اور ابن عمر لیثی سے منقول ہے کہ عبد الملک سے کہا کہ مینے اول
سر مبارک امام حسینؑ کا دار الامارۃ مین روبرو ابن زیاد کے دیکہا بعد ازان سر ابن زیاد کا آگے مختار کے اور پس ازان سر مختار کا
حضور مصعب مین من بعد سر مصعب کا تیرے مجلس مین دیکہتا ہون اس دار الامارۃ سے پناہ بد مکان ہے کہ بازگشت رؤس
اس جگہہ ہوئی ہے عبد الملک باصغا اس سخن کے مجلس سے اوٹہا اور کہا کہ بناء اس قصر کی نامبارک ہے منہدم کردو پس جو عبد الملک نے
اوپر مصعب کے ظفر پائی اور کشتہ ہوا مصعب کچھ تہا اور اوسکے نواحی تصرف مین عبد الملک کے آئی چاہا کہ سپاہ کو واسطے قتل عبد اللہ بن زبیر
کے مکہ مین بہیجے اول دلہ مین کسیطی اجابت نکی کہ حرم خدا مین کہ جدال وقتال اوسمین حرام ہی کیونکر محاربہ عمل مین آوی ملا ایکدن
حجاج ستفے آگے عبد الملک کی حاضر ہوکر کہا کہ مینے کل رات خواب مین دیکہا کہ سر ابن زبیر کا اوسکے تن سے کاٹا ہے مینے عبد الملک
نے جانا کہ حجاج راضی بعزیمت مکہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہے پس اپنی فوج کو پانچ نام حجاج کی کرکے مکہ مین بہیجا حجاج کہ اصل اوسکی
طائف سے ہی تہی جب وہان پہنچا اور سپاہ جمع کی اور متوجہ بسمت کعبہ ہوا اور نائرہ قتال کو ساتہہ ابن زبیر کے اشتعال مین لایا
اور بکمال اوپر ستاخیون کی باندہ کر دامن محافظت آداب کعبہ کو یکسر ہاتہہ اعتقاد سے چہوڑا تا وہ کہ تمامی حرم محترم ساتہہ خون کشتون
کے رنگین ہوا۔ اور عبد اللہ بن زبیر نے شربت شہادت چکہا بعد اوسکے کہ یہہ مرحلہ بہی طے ہوا حکومت مروانیون نے شام اور عراق
اور حجاز مین استقرار پکڑا اور ہزار ماہ تک دوام واستمرار پایا۔ اور وہ جو تفسیر سورہ انا انزلناہ مین ذیل کریمہ لیلۃ القدر
خیر من الف شہر کے حضرت امام حسینؑ سے مروی ہے کہ ہزار ماہ سے مدت سلطنت بنی امیہ ہے ظہور مین آیا یہہ ہی روداد
وقائع کہ ترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا۔ اور من بعد اسکے وہ جو جلوہ شہود پکڑا الخوف اطناب کلام اوسکے بیان سے

کے لکھنے مناسب جانی فصل پانچوین بیان خلفاے بنی امیہ اور فضائل اہلبیت اور احوال امام اعظم مین۔ خلفاے بنی امیہ چودہ تہین
اول اونمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ مروان الجعدی ان خلفا نے کیا اوپر نوے برس سلطنت کی تہی جسکے تخمیناً ہزار مہینے ہوتے ہین
اول معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ بیعت معاویہ کی اوس روز ہوئی کہ جس روز خارجین
کے حکم جمع ہوئے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت تامہ اوس روز ہوئی
جس روز امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت فرما کر سپرد معاویہ کی جب سے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا بیان سنہ ۴۲ اور ۴۳ ہجری کا
اس سال مین عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہ عمرو بد گہر
ایک اون تین مین کا ہے جو ہجو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتے تہے اور دوسرا ابو سفیان بن حرب اور عبد اللہ بن الزبعری تہا
اور تین ہی شخص حضرت کی طرف سے مجیب تہے۔ حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک بیان سنہ ۴۴ ہجری کا
اس سال مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبے مین ملا لیا تہا اوس کا حال یہ ہے کہ سمیہ ایک کنیز تہی حارث بن کلدہ ثقفی کی اوسنے ایک
غلام رومی سے اوسکا نکاح کردیا تہا اوس غلام سے کہ ایک فرزند پیدا ہوا۔ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ابو سفیان بہی ایام جاہلیت مین
بجانب طائف گئے تہے وہان جاکر ابو مریم کلال کے گہر مین اوترے کہ وہ مسلمان ہو گیا تہا اور حالت نشہ مین ابو سفیان کو خواہش
عورت کی ہوئی ابی مریم نے کہا سمیہ موجود ہی پس ابو سفیان تے اوس سے صحبت کی اوسکو حمل رہا اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا
اور جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی اوسی سال مین وہ زیاد کو جنی تہی اگرچہ یہ زیاد جوان ہوا تو فصیح و بلیغ ہوا
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی ایام خلافت مین اوسکو حاکم فارس کردیا تہا۔ جسوقت حضرت امام حسن ع نے خلع خلافت فرمایا
ابن زیاد نے بیعت معاویہ اختیار نکی اور رک گیا معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا ابن زیاد میرا مقابلہ کرے جب یہ حال مغیرہ
بن شعبہ نے دیکہا وہ معاویہ کے پاس گیا سنہ پینتالیس ۴۵ ہجری مین معاویہ نے اوسکے روبرو زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس مین
باغی ہو بیٹہا ہے اور میری اطاعت نہین قبول کرتا مغیرہ نے کہا مجہے آپ اجازت دیجیے مین اوسکو جاکر فہمایش کرون معاویہ نے
حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکہا کہ ہمنے تجکو امان دی کچہہ خوف مکر ناچنانچہ مغیرہ وہان گیا چونکہ قدیم مین مغیرہ اور ابن زیاد کی دوستی
اور اتحاد کمال تہا اوسکو اپنی ہمراہ معاویہ کے پاس لاکر بیعت کروادی۔ پہر معاویہ نے لوگونکو جمع کیا اور ابو مریم شراب فروش کو
بہی جسنے سمیہ کو ابو سفیان پاس حاضر کیا تہا درمیان طائف کے شہادت کے لیے طلب کیا اوسنے گواہی دی کہ زیاد کا نسب
ابو سفیان سے ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین داخل کیا یہ امر لوگون پر شاق اور دشوار گذرا

اور سبکو یہ معلوم ہوا اصل میں ابو سفیان اپنی کنیز سمیہ کو اس لئے کہ زیاد صریحاً اولاد ایک غلام رومی سے تہا اب وہ امیہ عبد شمس کے نسب مین داخل ہوا امیر معاویہ نے زیاد کو حاکم بصرہ کردیا اور خراسان اور سجستان کو اوسکی مضافات سے یہانتک کہ ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوسکی متعلق ہوگئی بیان ۴۵ سنہ پینتالیس ہجری اس سال مین زیادہ بصرہ کو گیا اور وہان جاکر خوب انتظام اور انتساق کیا اور لوگونکو امن مین یہانتک کہ وہ سب درگئی اور بعد فوت مغیرہ کی اوسکو حاکم کوفہ کردیا چنانچہ زیاد وہان گیا اور سمرہ بن جندب کو اپنا خلیفہ کرکے بصرہ مین چھوڑ گیا یہہ شخص بھی زیاد کی خاصیت رکہتا تہا یعنی خونریزی اور قتل مین اوسکے مثل تہا اور عمال معاویہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سب کیا کرتے تہے اور حضرت علی کا نام نہ لیتی تہی بلکہ ابو تراب کہا کرتی تہی اور فی الحقیقت حضرت علی کو یہہ کنیت بہت پسند آتی تہی اور اسی سال مین عبد الرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئی کہ اہل شام تمام اونکی جانب میل رکہتی تہی معاویہ نے ایک نصرانی سے اونکو زہر دلوایا۔ بیان ۴۶ سنہ چھیالیس اور ۴۷ سنہ سینتالیس ہجری اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان بن خالد فوت ہوئے یہہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس قاصد بنی تمیم ہوکر آئے تہے اور بشرف اسلام مشرف ہوئی کہتے ہین کہ قیس بن عاصم باخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ متصف تہی بیان ۴۸ سنہ اڑتالیس ہجری درمیان اس سال کی معاویہ نے لشکر کثیر اور پر قسطنطنیہ کی ہمراہ سفیان بن عوف کی روانہ کیا اونہون نے وہان جاکر بلاد روم اور قسطنطنیہ کو محاصرہ کیا چنانچہ اس لشکر مین ابن عباس اور عمرو بن زبیر اور ابو ایوب بہی شریک تہے یہہ سب صحابی رضی اللہ عنہم ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر اور احد اور ساتھ علی مرتضی کی جنگ صفین اور ماسوا اسکی اور محاربہ مین شامل رہے ہین بیان ۴۹ سنہ انچاس اور پچاس ہجری اس سال مین بلدہ قیروان مؤسس ہوا اور ۵۰ سنہ پچاس مین طیار ہوگیا حال اوسکا یہہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا یہہ صحابی صلحا سے تہے جب افریقیہ پر گئے وہان کے باشندونکو قتل کیا اسلیے کہ وہان کے سکان کا یہہ دستور تہا کہ بعد مراجعت لشکر اسلام مرتد ہوجایا کرتے تہے اور اسی سال مین دحیہ کلبی بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ سے جو منسوب ہی طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہہ صحابی جنگ بدر مین حاضر ہوئے تہے۔ بنی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اکثر بصورت دحیہ کلبی میری پاس آیا کرتی تہی بیان ۵۱ سنہ اکاون اسی سال مین سعید بن زید جو ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہین فوت ہوئی بیان ۵۲ سنہ اور ۵۳ سنہ ترپن ہجری اس سال مین زید بن امیہ درمیان ماہ رمضان کی بسبب عارضہ خارشت کے فوت ہوئے اور پیدایش اونکی سنہ تین ہجری مین ہوئی تہی بیان ۵۴ سنہ چون اور ۵۵ پچپن اور ۵۶ چھپن ہجری اس سال مین معاویہ نے سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حاکم خراسان کیا اونہون نے نہر جیحون سمرقند اور صغد تک پہنچا دی اور کفار کو شکست دیکر ہاتہ زندگی اور اوسکو صلح کرکی فتح کیا۔ جو لوگ کہ ہمراہ اونکے اس جنگ مین مقتول ہوئے اونمین سے قثم بن عباس ہین یہہ بہی متصل سمرقند مدفون ہوئے اور اونکی بہائی عبد اللہ بن عباس طائف مین شہید ہوئے اور فضل شام مین اور معبد افریقیہ مین اور اسی سال مین معاویہ نے لوگون سے اخذ بیعت اپنی بیٹے یزید پلید کی بہرائی اور اپنا ولیعہد کیا چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی

مروان بن الحکم کہ معاویہ کی طرف سے متولی مدینہ منورہ تھا چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ والے بھی اختیار کریں حضرت امام حسین علیہ السلام نے
منظور نکی اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے بھی بیعت یزید اختیار نکی ان لوگوں کی انکار سے اوسے
باز رہے آخر الامر معاویہ ہزار سوار اپنی لیکر حجاز میں آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں گفتگو رہی لیکن انجام کار اون نے بیعت یزید
سوائے اشخاص مذکورۃ الذکر کی قبول کی لیکن معاویہ نے یزید سے یہ بات کہدی تہی کہ عبدالرحمن سے ڈرتا رہنا اور ابن عمر ایک مرد پارسا ہے اور امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہ سے پاس قرابت رسول ہے اونسے درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتھ لگے اوس سے ہرگز درگذر نکرنا **بیان ۵۷ھ ستاون**
اور اٹھاون ہجری درمیان اس سال کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور اونکے بھائی عبدالرحمن
بن ابی بکر بھی اسی سال میں فوت ہوئے **بیان ۵۹ھ اونسٹھ ہجری** اس سال میں سعید بن العاص بن امیہ نے رحلت کی اور تولد اوسکا
سال اول ہجری میں ہوا تہا اور انکے والد عاص نے روز جنگ بدر ایک کافر کو قتل کیا تھا اور اسی سال میں حطیہ نے کہ جسکا نام جرول بن مالک ہے
وفات پائی وجہ تسمیہ انکی حطیہ بسبب کوتاہی قد اوسکے تہی اول یہ شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا اور اسی سال میں ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور یہ اون اشخاص سے ہیں جو دائم خدمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہا کرتے تھے اور اونسے احادیث کثیرہ
مروی ہیں اور اونکی روایت کو صحیح جانتے ہیں **بیان ۶۰ھ ساٹھ ہجری** واضح ہو کہ درمیان اس سال کے ماہ رجب میں معاویہ ابن ابی سفیان نے
وفات پائی اور انتیس سال چہہ مہینے ستائیس دن خلافت کی اور عمر انکی چہتر برس اور بقول بعضے ستر برس اور بعضی کے نزدیک اور بھی روایت ہے
پھر ضحاک بن قیس نے اونکی نماز جنازہ پڑہی کہ یزید بن معاویہ اوس وقت وہان موجود نہ تہا حوارین میں کہ مضافات حمص سے ہے وہاں تھا پس حال وفات سے
اوسکو آگاہ کیا چنانچہ بعد دفن معاویہ کے اوسنے آکر قبر پر نماز پڑہی **بیان احوال معاویہ** اپنے باپ ابی سفیان کے ساتھ روز فتح مکہ مسلمان ہوگئے تھے
اونسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کار کتابت لیا کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اونکو عامل شام کا کر دیا چنانچہ چار برس اوسکے
سامنے حاکم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی مدت خلافت میں بھی قائم رکھا چنانچہ بارہ برس انکی خلافت میں سرداری کرتے رہے اور چار برس تک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محاربہ کرکے شام پر غالب آئے پھر تقدیر چالیس برس تک ملک شام کی سلطنت کی خلق کا یہ حال تھا کہ حلیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست
ملک خوب جانتے تہے اور حلم اونکے غصہ پر غالب تھا۔ اور سخاوت بہی بہت کرتے تہے اور اقربا سے سلوک **بیان اخبار یزید** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ خلیفہ ثانی ہے
بنی امیہ سے اور ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں جب یزید خلیفہ ہو چکا۔ اوسوقت اپنے عامل سے جو مدینہ میں تہا یہ کہلا بھیجا کہ حسین ابن علی اور عبداللہ
بن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہو کہ میری بیعت منظور کریں ابن عمر نے یہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید سے بیعت کر لینگے اوسوقت کیا مضایقہ میں بہی موجود ہوں اور
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور ابن زبیر دونوں جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے اور بیعت یزید منظور نکی **بیان ۶۱ھ اکسٹھ اور ۶۲ھ باسٹھ اور ۶۳ھ ترسٹھ ہجری کے**

اوس سال مین سب اہل مدینہ نے متفق ہوکر بیعت یزید کی چھوڑ دی اور اوسکے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا۔ جب یہ
حال یزید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو با لشکر روانہ بجانب مدینہ طیبہ کیا اور حکم دیا کہ بعد حرب جب مدینہ فتح ہو لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل
عام ہووے اور غارت اموال اور امتناع رہے بعد ازان اسطرح سے سب سے اقرار کر لینا کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہین یہ اقرار لیکر اخذ بیعت کرنا
اور بعد از حصول فراغت بسمت مکہ جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار اہالی شام سے ہمراہ لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ گیا تمام مہاجرین و انصار
مدینہ کی اوس سے لڑے اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب شہید ہوے اور علی ہذا القیاس ایک جماعت اشراف و انصار سے
محاربہ خوب واقع ہوا آخر الامر اہل مدینہ کو شکست ہوئی مسلم نے حسب الحکم یزید پلید کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست غارت دراز
اور یہ جنگ ستائیسوین ذیحجہ سنہ ترسٹھ کو واقع ہوئی تھی غرض کہ مسلم نے باقیماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم سب یزید کے تابعدار
اور غلام ہین پس جب یہانکی مہم سے فراغ کلی حاصل ہوئی اوسوقت بجانب مکہ روانہ ہوا **بیان سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری** کا اور چونکہ
مسلم مذکور مریض تھا قبل از پہونچنے مکہ معظمہ کے مرگیا اور اوسکے قائم مقام امیر لشکر حصین بن نمیر السکونی ہوا یہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ
مذکور کے واقع ہوا غرضکہ حصین اوپر مکہ معظمہ کے گیا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ سے بہت سی بے ادبی
کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر سے کہا کہ میری رائے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا دعوا کرین۔ اور اگر تم
میرے پاس آؤ تو مین تمہاری بیعت اختیار کر دون اور بجانب شام روانہ ہون عبد اللہ بن زبیر نے انکار کیا اور حصین بسمت ملک شام روانہ ہوا مگر
بعد از روانگی حصین کی عبد اللہ بن زبیر کو نہ متفق ہونے پر امامت حاصل ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کی باقیماندہ مدینہ مین رہگئے تھے وہ سب ہمراہ حصین کے
بجانب ملک شام راہی ہوے **بیان مرگ یزید پلید بن معاویہ** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ درمیان ایک قریہ کی مضافات حمص سے چودھوین
ربیع الاول سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی اڑتیس برس کی تھی اور مدت خلافت تین برس چھہ مہینے حلیہ اوسکا گندم رنگ سفید چشم
منہ پر داغ چیچک کے ڈاڑہی خوبصورت دراز قد **اخبار معاویہ بن یزید** واضح ہو کہ معاویہ بن یزید بن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے
جب یزید بن معاویہ فوت ہوا اوسوقت لوگون نے یزید کے بیٹے معاویہ کی بیعت اختیار کی یہ شخص جوان اور دین دار تھا اوسکی خلافت کل تین مہینہ
رہی اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس روز رہی اسکے فوت ہوا عمر اسکی اکیس برس کی تھی اور اواخر ایام زندگانی مین اپنے اقربا سے کہا کہ مجھسے کار خلافت
نہین ہو سکتا اور نہ کوئی شخص مجکو مثل عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کر دون اور نہ مثل اہل شوری کوئی ہے
اس لیے تم سبکو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ مقرر کر لو یہ کہکر اپنے گہر مین چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ آیا۔ کہتے ہین کہ اوسنے بوقت مرگ
یہ وصیت کر دی تھی کہ ضحاک بن قیس تا قائم اور مقرر ہونے کسی خلیفہ کے لوگونکو نماز پڑہا یا کرے **بیعت کرنا لوگونکا عبد اللہ بن زبیر سے**

جبکہ معاویہ بن یزید فوت ہوا اوسوقت لوگون نے مکہ مین عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کی اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اوسنے قصد کیا کہ مکہ مین جاکر عبد اللہ بن زبیر سے بیعت
کرون لیکن پہر وہ ہمراہ اونکے جو لوگ بنی امیہ مین سے ملک شام کو جاتے تہے چلا گیا۔ کہتے ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ منورہ مین تہا یہ لکہا کہ کوئی بنی امیہ
سے وہان سے نہ جاوے اگر اونہین ہمراہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا بنی امیہ سے سازش کر لیتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلافت مقرر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچہ چارہ نہین
ہو سکتا اوسوقت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ مین بیعت ہو گئی۔ اور عبید اللہ بن زیاد والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اوسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر سے بیعت کر لی
اور عراق و حجاز اور یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ضحاک بن قیس نے بہی عبد اللہ بن زبیر سے مخفی بیعت کر لی تہی اور حمص مین نعمان بن بشیر انصاری نے بہی بیعت کی قریب تہا کہ
تمام امر خلافت طرف عبد اللہ بن زبیر کے راجع ہو جاوے اس لیے کہ یہ مرد زاہد اور پارسا اور شجاع تہے الا دو نقص بہی تہے ایک بخل اور دوسرے ضعیف الرائے

بیان اخبار مروان بن الحکم واضح ہو کہ بنی امیہ کا چہارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت ابن زبیر مین ملک شام پر قائم ہوا اور تمام
بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہو گئے اور تمام ملک شام مین تسلط مروان بن الحکم کا ہو گیا اوسوقت مروان نے بجانب مصر خروج کیا اور پیش از روانگی اپنی کے عمرو بن سعید
بن عاص کو روانہ کیا اوسنے مصر مین داخل ہو کر ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر سے مروان بن الحکم کی بیعت ٹہرائی پہر بعد تنظیم و تنسیق مصر کے
مروان بجانب دمشق آیا اور تا اختتام سنہ ۶۴ ہجری کے مروان بالاستقلال ملک شام اور مصر کا خلیفہ رہا اور ابن زبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے
خلیفہ تہے اور اسی سال مین ابن زبیر نے کعبہ معظمہ کو سر نو تعمیر کیا **بیان سنہ ۶۵ پینسٹھ ہجری وفات مروان** سبب مرنے مروان بن الحکم
یہ ہوا کہ اوسکی زوجہ ام خالد بن یزید بن معاویہ نے گلا اوسکا گہونٹ ڈالا اور پکاری کہ ہای میرا زوج مر گیا یہ واقعہ تیسری رمضان سنہ ۶۵ پینسٹھ مذکور مین
ہوا اور اوسکو دمشق مین دفن کیا عمر اوسکی ترسٹھ ۶۳ برس اور مدت خلافت نو مہینے اور اٹھارہ روز **نتیجہ از احوال مروان** اسکے باپ کو پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج فرمایا تہا وہ بجانب طائف چلا گیا تہا کہ خلافت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تک وہین رہا مگر خلیفہ سوم عثمان رضی اللہ
عنہ نے اوسکو بلا لیا تہا اور یہ مروان وہی ہے جسنے طلحہ رضہ کو بضرب تیر جنگ جمل مین شہید کیا تہا **بیان اخبار عبد الملک** واضح ہو کہ
عبد الملک پانچوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے تیسری رمضان سنہ ۶۵ پینسٹھ مین لوگون نے اوس سے بیعت کی اور خلافت اوسکی ملک شام
اور مصر مین مستقل ہو گئی **خروج مختار ثقفی سنہ ۶۶ چہیاسٹھ ہجری** درمیان اس سال کے مختار نے شہر کوفہ سے بنا بر انتقام
خون سید الشہدا کے خروج کیا اور ساتہ اوسکے بہت لوگ شریک ہو گئے اور کوفہ پر غالب آیا اور حکم غیرت نے کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلب انتقام خون امام ہمام پر بیعت کی اور مختار نے قاتلین سید الشہدا سے محاربہ کیا
اور کہا کہ شمر ذی الجوشن کو میرے حوالہ کر دو یہانتک کہ اوپر اوسکے فتح پائی اور قتل کیا اور خولی الاصبحی کے گہر کو جسنے سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا
جسد مبارک سے جدا کیا تہا محاصرہ کیا اور بعد قتل خولی اوسکے گہر کو جلا دیا اور عمر بن ابی وقاص کو کہ منجملہ قاتلین سے تہا قتل کیا

اور ابن عمر کو بھی اور دونو کے سر محمد بن حنفیہ پاس کہ حجاز مین تھے بھیجدیئے اور یہ واقعہ ماہ ذیحجہ سال مذکور مین گذرا تھا
قتل عبید اللہ بن زیاد ۶۷ سنہ ہجری نبوی صلعم اس سال مین درمیان ماہ محرم کی مختار مذکور نے
لشکر آمادہ کیا واسطے جنگ کی عبید اللہ بن زیاد کے کہ اوپر موصل کے تسلط رکھتا تھا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو
اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا الغرض بوقت مقابلہ کے جانبین خوب جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کی لوگ بھاگ گیے اور
عبید اللہ بن زیاد ابراہیم بن اشتر کے ہاتھ سے اسی معرکہ مین بعد وقوع جنگ عظیم کے مقتول ہوا ابراہیم نے اوسکا
سر کاٹ کر ہمراہ اور سرون کے مختار پاس روانہ کردیا اسطرح حق تعالی جل شانہ نے انتقام امام ہمام کا بدست
مختار اخذ کیا۔ ہرچند کہ نیت مختار کی بخیر نہ تھی لیکن بظاہر کار نیک اوس سے ظہور مین آیا اور اسی سال مین ابن زبیر نے
اپنی بھائی مصعب کو اوپر بصرہ کے حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور مال کثیر ہمراہ
لیکر مصعب پاس آیا اور دونو متفق ہو کر کوفہ پر پہنچے اور مختار سے لڑے مختار کو بعد جنگ عظیم شکست حاصل ہوئی اور
کوفہ مین مختار کو محصور کیا و لیکن وہ بحالت محاصرہ مین بھی خوب لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا اور اوسکے اعوان و انصار نے
مکان خالی کردیا۔ مصعب نے سب کی سر یک قلم جدا کیے کہتے ہین کہ اس جنگ مین سات ہزار آدمی مقتول ہوئے اور مختار
ماہ رمضان مین شہید ہوا عمر اوسکی سرسٹھ برس اور بقولی بعض اکتر اور بعض کے نزدیک اونہتر اور سوا اسکے
اور بھی منقول ہے اور ابو بحر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے کوفہ مین وفات پائی یہہ شخص
تابعین سے بڑے رتبہ کا گذرا ہے اور یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ احنف تھا اور ہمراہ حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے جنگ صفین مین
حاضر تھا اور جنگ جمل مین جانبین سے کسیکے شریک نہین ہوا **بیان ۶۸ سنہ اڑسٹھ ہجری** اس سال مین عبد اللہ بن
عباس طائف مین عازم ملک بقا ہوئے اور محمد بن حنفیہ طائف مین رہا کیے یہانتک کہ حجاج بن یوسف مکہ مین آیا اور عبد اللہ بن
بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سے پیشتر تین برس پیدا ہوے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی تھی
کہ ای خدای اسکو علم دین کا فقیہ کر چنانچہ ایسے ہی عالم عدیم المثل ہوے ببرکت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ اور اونکو بسبب
کثرت علم حبر کہا کرتے تھے **بیان ۶۹ سنہ اونہتر اور ستر اور اکتر ہجری و قتل مصعب رض** واضح ہو کہ درمیان ۷۱ ہجری کے
عبد الملک نے سامان جنگ مہیا کر کے بجانب عراق کوچ کیا اور ادہر مصعب نے بھی سامان جنگ کر کے اوسکا مقابلہ کیا اور جانبین سے محاربہ شروع ہوا الا افسوس کہ اہل عراق نے
عبد الملک سے خفیہ سازش کرلی تھی مصعب کو چھوڑ کر اوس سے جا ملے باوجود اسکے مصعب خوب لڑے آخر الامر شہید ہوے معہ اپنے فرزند دلبند کے عمر اونکی چھتیس برس کی تھی

ماہ جمادی الاول سنہ مذکور میں اور مصعب اور عبدالملک سے قبل از خلافت مصعب دوستی تھی اور مصعب کی دو زوجہ تھیں
ایک سکینہ بنت الحسین ع اور دوسری عائشہ بنت طلحہ ان دونوں سے ایکہی نے نکاح کیا تھا القصہ جب اس واقعہ کو عبدالملک
کوفہ میں گیا اور وہاں کی باشندوں نے اوس سے بیعت کی اور دونو عراق اوسکے زیر حکم ہو گئے بیان ۷۲ سنہ بہتر ہجری اس سال
عبدالملک مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر بجانب مکہ معظمہ بارادہ جنگ عبداللہ بن زبیر کے روانہ کیا چنانچہ حجاج مذکور
ماہ جمادی الثانی ۷۲ سنہ مذکور میں بسمت مکہ شریفہ راہی ہوا اور طائف میں درمیان اوسکے اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ واقع ہوئی اور
جملہ اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کار ابن زبیر مکہ میں محصور ہوے اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولی مارے اور تمام سال محاصرہ
رہا بیان قتل ابن زبیر ۷۳ سنہ ہجری اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا محاصرہ کیے رہا مگر ابن زبیر نے اپنی تئیں سپرد کرنے
سے ننگ جانتا اور مناسب جانا اور جمادی الآخر ۷۳ سنہ میں شہید ہوے اور عمر اونکی بہتر برس کی تھی اور یہہ اول فرزند ہیں جو مہاجرین میں
بعد ہجرت متولد ہوے اور نو برس خلافت کی کہتی ہیں کہ یہہ شخص کثیر العبادت تھے کہ چالیس برس اپنی پیٹھہ سے چادر نہ اوتاری تھی
اور اوسی سال میں بعد شہید ہونے ابن زبیر کے اہل حجاز و یمن نے عبدالملک سے بیعت کی اور سب نے اوسکی اطاعت منظور کی
اور اسی سال میں عبداللہ ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوے یہہ واقعہ تین مہینہ بعد شہید ہونے ابن زبیر کے وقوع میں
آیا اور عمر انکی ستاسی برس کی تھی بیان ۷۴ سنہ چوہتر ہجری اس سال میں حجاج نے کعبۃ اللہ کو منہدم کر کے جسطرح پر کہ زمانہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں تھا اوسی طور سے تعمیر کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا بیان ۷۵ سنہ پچہتر ہجری اس سال میں عبدالملک
نے طرف حجاز کی ایک پروانہ درباب ولایت عراق کی بہیجا کہ اوسکا بھی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور زمانہ حجاج میں ایک
شخص مسمے بہ شبیب خارجی پیدا ہوا اور اوسنے بہت لوگونکو اپنے ہمراہ جمع کر کے حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کے مآل کار جمعیت
شبیب خارجی میں تفرقہ پڑا اور وہ گھوڑے سے گر کے ایک نہر میں ڈوب گیا اور علی ہذا القیاس اور حجاج سے عبدالرحمن بن اشعث نے
خروج کیا اور سب جماعتونکو شکست دیکر تقویت حاصل کی اور عبدالملک نے حجاج کو لشکر شام سے امداد اور کمک بھیجی یہانتک کہ عبدالرحمن کو
شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہو گئی اور وہ ہزیمت پا کر بادشاہ ترک پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبدالرحمن
کے بادشاہ ترک پاس بھیجا اور کہدیا کہ اگر عبدالرحمن مذکور کو سپرد کر دینے میں کچھہ تاخیر عمل میں آویگی تو مجھی فوراً عازم اوسطرف کا جان لینا
بمجرد استماع اس سخن کے بادشاہ ترکستان نے عبدالرحمن کو مع اوسکے چالیس ہمراہیوں کے گرفتار کر کے حجاج پاس بھیجا مگر عبدالرحمن
نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان مرتفع سے اپنی تئیں گرا کر ہلاک کیا بیان ۷۶ سنہ چہتر اور ۷۷ سنہ ستتر و ۷۸ سنہ اٹھتر و ۷۹ سنہ اناسی و

واکیاسی ہجری اس سال مین مہلب بن ابی صفرۃ الازدی سے وفات پائی یہہ شخص سخی واقوی مشہور تھا اور اوسکو حجاج نے
والی خراسان کردیا تھا اور مہلب مرو الرود مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے فوت ہوا اور یزید بن المہلب کو خلیفہ اپنا ہوا بوقت مرگ مہلب نے
اپنی اولاد کو بلاکر ایک دستہ تیر دکھا دیا اور کہا کہ تم ان تیرونکو مجتمع توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو
اونہون نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ بس یہی حال تمہارا ہی یعنی اگر تم متفق رہوگے کوئی اوپر تمہارے غالب نہ ہوسکیگا اور اگر متفرق
ہوجاؤگے تو ہلاک ہوجاؤگے بیان ۸۲ سنہ بیاسی ہجری اور اس سال مین خالد بن یزید بن معاویہ نے بھی وفات پائی یہہ شخص
بنی امیہ مین سخاوت وفصاحت اور عقلمندی مشہور تھا۔ بیان ۸۳ سنہ تراسی ہجری اس سال مین حجاج نے ایک شہر سے
بہ واسط آباد کیا بیان ۸۴ سنہ چوراسی اور پچاسی ہجری اور سنہ پچاسی مین عبد العزیز بن مروان مصر مین فوت ہوا
بیان ۸۶ سنہ چھیاسی ہجری درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبد الملک بن مروان نے وفات پائی عمر اوسکی ساٹھ برس کی تھی
اور مدت خلافت اوسکی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہے اور اوسکے موہنہ سے بدبو آیا کرتی تھی اور بسبب صفت بخل کی اوسکو
رشح الحجر ہی کہا کرتے تھے یہہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہ اور عالم دیندار تھا جب خلیفہ ہوا مصحف نیا نے سب بلادیا اور دینداری اوسکی
جاتی رہی اور بدل کر اور ہی کچھہ ہوگیا بیان خلافت ولید بن عبد الملک واضح ہو کہ یہہ چھٹا خلیفہ بنی امیہ کا ہے بعد مرنے عبد الملک
کے ولید سے لوگون نے بیعت کی نصف ماہ شوال ۸۶ سنہ ہجری مین بسبب ایفا اوس عہد کے کہ اوسکے باپ سے ہوگیا تھا اور اسکو
تعمیر مکانات کا بہت شوق تھا اور سب کام اوسکی مستحکم اور مضبوط اور اوسکے ایام خلافت مین اکثر بلاد وامصار مفتوح ہوے
ازانجملہ جزیرہ اندلس اور ماوراء النہر اور اوسکے ایام خلافت مین خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت اطراف
سے جاری ہوئی اور مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم مین خط وکتابت جاری کرکے اوسکو فتح کیا اور لوگونکو مقید اور
محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا اور درمیان اسی ۸۶ سنہ مذکور کے ولید نے اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو والی مدینہ
مقرر کرکے روانہ کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دادا مروان کے مکان مین فروکش ہوا اور دس فقیہ مدینہ کے جمع کیے وہ لوگ
یہہ ہین عروہ بن الزبیر بن العوام اور عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابوبکر بن عبد الرحمن اور ابوبکر بن سلمان اور
سلمان بن یسار اور قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق اور سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر
اور عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن یزید پس ان سبکو بلاکر عمر ابن عبد العزیز نے کہا کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ کوئی امر
اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری رائے کے نہ کیا کرون اور جو تمکو میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجکو بیشک

جتا دیا سب نے بعد رائے پسند کی بیان سنہ ۸۷ ستاسی اور اٹھاسی ہجری کے اس سال مین ولید نے عمر ابن عبد العزیز کو حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مسجد اور گھر کو ڈھا کر ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کر دوے اور اون بیوت کی قیمت بیت المال مین سے وضع کر دینی چاہیے چنانچہ سب اہل مدینہ راضی ہوئے اور معمار و مزدور عمارت مسجد کے لیئے ولید پاس حاضر ہوئے اور عمر ابن عبد العزیز اس امر سے علحدہ ہو گیا اور اس سال اٹھاسی ہجری مین ولید مذکور نے مسجد جامع دمشق کی تعمیر شروع کی اور اوسکی تعمیر مین زر خطیر صرف کیا بیان سنہ نواسی سے ترانوین تک اس سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا بیان سنہ ۹۴ چورانوین ہجری اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمن بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خائف ہو کر مکہ معظمہ مین مقیم ہوے چنانچہ حجاج نے ولید کو کہہ بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ مین جا رہی ہین اونکو میرے پاس روانہ کرو چنانچہ ولید نے حسب الایما اوسکے اپنی عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القشیری تھا یہ حکم صادر کیا کہ جن لوگونکو حجاج نے طلب کیا ہے جلد اوس پاس روانہ کر دے اوسنے اون لوگونکو اوس پاس بھیجدیا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر تن سے جدا کیا سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین مین اخذ علم عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تھا اور عدیل اپنا نہ رکھتے تھے اور اسی سال مین سعید بن المسیب جو تابعین مین فقہائے کبری سے شمار کیئے جاتے تھے فوت ہوئے اور یہی اسی سال مین اور بعضی کہتی ہین کہ سنہ پچانوین مین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ع نے جو معروف بامام زین العابدین ہین مدینہ طیبہ مین وفات پائی اور بقیع مین مدفون ہوئے عمر شریف اونکی اٹھاون برس کی تھی بیان سنہ ۹۵ پچانوین ہجری درمیان اس سال کو حجاج بن یوسف ثقفی والی عراقین اور خراسان فوت ہوا عمر اوسکی چوّن ۵۴ برس کی تھی اور بیس ۲۰ برس تک حاکم عراق رہا کہتی ہین کہ حجاج صغیر العینین پست آواز فصیح الکلام تھا اور منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی تھے وفات ولید بن عبد الملک سنہ ۹۶ چھیانوین ہجری واضح ہو کہ ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور مین ولید بن عبد الملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید بن عبد الملک نو برس سات مہینی تھی اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا اور عمر بن عبد العزیز اوسکے جنازے کے پیچھے چلتے اور یہ کہتے تھے پھر بھی عمر اوسکی بیالیس برس چھ مہینہ کی تھی ہمیشہ خلل نزلہ سے ناک سی پانی جاری رہتا تھا اور بیٹی اوسکی اٹھارہ تھے اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کے لیئے اکثر کاریگر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے طلب کیئے تھے اوس مسجد کی پہلو مین ایک کنیسہ تھا اوسکو منہدم کر کے مسجد مین شامل کر لیا تھا اور باپ اوسکا عبد الملک بہت فصیح اللسان تھا اپنی بیٹے ولید کی

لکنت زبان کے سبب کہا کرتا تھا کہ تو لائق حکومت ملک عرب نہین ہے **بیان خلافت سلیمان بن عبد الملک**
یہ ساتوان خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بہائی ولید مرگیا اوسوقت لوگون نے اوسکی بیعت خلافت جمادی الآخر
سنہ ۹۶ ہجری مین اختیار کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر رملہ مین تھا جب اوسنی خبر وفات اپنی بہائی ولید کی پائی
بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اہل دمشق سے بخصائل پسندیدہ پیش آیا اور سب کے جور اور ظلم کو محوا ور مرتفع کیا
اور اپنی چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد کیا
بیان سنہ ستا نوین اور اٹھا نوین ۹۸ ہجری درمیان اس سال کے سلیمان بن عبد الملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ
قسطنطنیہ کے خروج کیا اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر دو برس پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا اور اسی سال مین یزید
بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے والی تھا جرجان اور طبرستان کو فتح کیا
وفات سلیمان بن عبد الملک سنہ ننا نوین ۹۹ ہجری اس سال مین درمیان ماہ صفر کے سلیمان بن عبد الملک
نے وفات پائی دو برس آٹھ مہینے خلافت کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تہی گندم رنگ خوبصورت نیک سیرت مائل بہ نسوان
بیان خلافت عمر بن عبد العزیز واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف
یہ شخص آٹھوان خلیفہ خلفاے بنی امیہ سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کی ہے اوسکی خلافت کے لیے سلیمان بن عبد العزیز نے حالت مرض شدید مین وصیت کی تہی جب وہ مرگیا اوسوقت
یہ ماہ صفر سنہ ۹۹ مین خلیفہ ہوا اور لوگون نے اوس سے بیعت کی **بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی مرتضی**
کرم اللہ وجہہ کو واضح ہو کہ جمیع خلفاء بنی امیہ سب علی مرتضی تا ایام دولت سلیمان بن عبد الملک بالاے منابر کیا کرتے تہے
جب عمر خلیفہ ہوا اوسنے یہہ رسم بد موقوف کردی اور اپنے تمام نائبون کو جا بجا لکہا کہ اس رسم بد سے باز آوین اور موقوف
کردین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑہا اور آخر خطبہ کے یہہ آیت پڑہی اِنَّ اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنی اللہ تعالی حکم کرتا ہے ساتھ انصاف کے اور احسان کے اور ساتھ
دینے حق رشتہ دارون کے اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور برے کام اور ظلم وستم سے نصیحت کرتا ہے
کہ تم یاد رکہو اوس روز سے سب علی مرتضی موقوف ہوگئی اور سب خطیبون نے اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا
اور باعث صدور اس امر نیک اور کار خیر کے کثیر بن عبد الرحمن خزاعی نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے بیان سنہ سو

اور ایکسو ایک ہجری اور وفات عمر بن عبد العزیز پوشیدہ نرہے کہ درمیان ۱۰۱ سنہ ہجری کے عمر بن عبد العزیز پچیسوین تاریخ
ماہ رجب دن جمعہ کے خاصرہ مین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوا اور بعضے کہتی ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور
وہین مدفون۔ قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابو الفدا یہہ لکہتا ہے کہ ظاہر امیرے نزدیک دیر سمعان معروف بہ دیر نقیرہ کے
جو کہ مضافات معرۃ النعمان سے ہے قبر اوسکی وہان مشہور ہے اور اکثر ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص زہر دیا گیا تہا بسبب اس بات
کے کہ بنی امیہ نے یہہ خیال کیا کہ اگر یہہ شخص مدت دراز تک زندہ رہا تو ہمارے ہاتہہ سے سلطنت بالکل گئی اس لیئے کہ بعد اپنے
جسکو لائق خلافت جانیگا اوسکو ولیعہد مقرر کریگا اسواسطے لوگون نے اوسکو شربت مین زہر پلا دیا پیدایش اوسکی بموجب
ایک قول کے مصر ہی ۶۱ سنہ اکسٹہ مین خلافت کل دو برس پانچ مہینہ کی عمر اوسکی چالیس برس چند ماہ کی ہوئی تہی سیرت نیک کہتا تہا
اور تابع خلفاے راشدین کا بیان خلافت یزید بن عبد الملک مخفی اور محتجب نرہے کہ یزید بن عبد الملک بن مروان بن ابی الحکم
بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف نوان خلیفہ خلفای بنی امیہ سے ہے اور مان اوسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ
بن ابی سفیان اور ایام خلافت یزید بن عبد الملک کے یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوس سے بہت لوگ متفق
ہوگئے تہے یزید نے اپنے بہائی مسلمہ کو واسطے جنگ کے روانہ کیا چنانچہ اوسنے حرب کی اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب
بن ابی صفرہ ہلاک ہوئی یہہ لوگ بکرم وشجاعت مشہور ہین بیان ۱۰۲ سنہ ایکسو دو ہجری اس سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاے سبعہ سے جو مدینہ مین تہے فوت ہوا۔ یہہ عبید اللہ برادرزادہ عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے
او بیان فقہاے سبعہ علی سبیل الترتیب یون ہے اول عبید اللہ بڑا عالم علماے تابعین سے ہے اور اوسنے بہت صحابہ
کرام سے ملاقات کی ہے ثانی عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی تہے اور والدہ عروہ کی اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
ہے یہہ فقیہ بہائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے وہ اوسنے درمیان ۹۳ سنہ او بقول بعض چورانوے مین وفات پائی پیدایش
اوسکی ۲۲ سنہ بائیس ہجری مین ہوئی تہی ثالث قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہین یہہ فاضل اپنے زمانہ مین
سب سے افضل تہے رابع سعید بن المسیب قرشی یہہ عالم حدیث اور فقہ کے جامع تہے اور زاہد اور عابد دو برس خلافت
عمر رضی اللہ عنہ سے گذرے تہے کہ تولد انکا ہوا اور ۹۱ سنہ اکانوین یا ترانوین یا چورانوین یا پچانوین ہجری مین علی اختلاف
الروایت وفات پائی خامس سلیمان بن یسار مولاے حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہین اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہین اونہون نے ۱۰۷ سنہ ایکسو سات

ہجری میں اور بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں وفات پائی عمر اونکی بہتر برس کی تھی **سادس** ابوبکر بن عبدالرحمن
بن الحارث بن ہشام بن المغیرۃ المخزومی القرشی ہیں انکی کنیت اور نام ایک ہی ہے یہہ عالم سادات تابعین سے ہیں مشہور بہ راہب
قریش دادا انکا حارث بھائی ابوجہل بن ہشام کا تھا اونہونے سنہ ۹۴ ہجری میں وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ میں پیدا ہوئے تھے **سابع** خارجہ بن زید بن ثابت الانصاری ہیں باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ میں مشہور تھا جنکے حق
میں رسول صلعم خدا نے ارشاد کیا تھا کہ زید علم فرائض خوب جانتا ہے خارجہ مذکور درمیان سنہ ننانوین ہجری میں اور بقول بعض
سو ہجری میں فوت ہوئے مدینہ منورہ میں بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان کا ادراک کیا ہے یہی سات خلیفہ فقہائے مدینہ کے مشہور
ہیں **بیان وفات یزید بد سنہ ایکسو تین اور ایکسو چار اور ایکسو پانچ ہجری** اس سال میں بیچ ایکسو
پانچ میں تاریخ پچیسوین شعبان کو یزید بن عبدالملک نے وفات پائی عمر اوسکی چالیس برس کی تھی بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں
اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے بھائی ہشام کو اپنا ولیعہد کردیا تھا پھر بوقت مرگ اپنے پسر ولید بن یزید بن عبدالملک کو
وصیت کی تھی کہ بعد میرے وہ خلیفہ ہوئے اور یزید کے گھر میں دو عورتیں تھیں کہ اونپر فریفتہ اور مبتلا تھا ایک حبابہ اور دوسری
سلامتہ القس حبابہ کے بعد مرنے حبابہ کے سترہ دن پیچھے مرگیا **بیان خلافت ہشام بن عبدالملک** واضح ہو کہ یہہ دسوان
خلیفہ خلفائے بنی امیہ میں سے ہے عمر اوسکی بوقت خلیفہ ہونیکے چونتیس برس کئی مہینہ کی تھی اور بوقت وفات یزید بن عبدالملک کے
ہشام وہان موجود نہ تھا اوس پاس قاصد گیا اور وہ وہانسے سوار ہو کر روانہ دمشق ہوا **بیان سنہ ایکسو چھہ سے ایکسو دس تک** اس سال میں
حسن بن الحسن البصری رضہ نے وفات پائی بقول انکا ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ہوا تھا اور یہہ مشاہیر تابعین سے ہیں اور انہیں برسوں میں محمد بن سیرین رضہ نے
بھی انتقال کیا اور سیرین رضہ مکاتب انس بن مالک کے تھے بعد ادا کرنے بدل کتابت کے مکاتبت سے آزاد ہوگئے تھے اور محمد بن سیرین بہت صحابہ سے روایت کرتا ہے از انجملہ
ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اور نامور تابعین میں سے تھے فن تعبیر میں خوب ماہر تھا **بیان سنہ ایکسو گیارہ**
سے سنہ ایکسو سولہ ہجری تک کا درمیان انہیں برسوں کے امام محمد باقر بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے دار البقا انتقال فرمایا
عمر شریف انکی بہتر سال کچھ تھی لقب انکا باقر بسبب تبحر کے علوم میں تھا پیدائش انکی سنہ ۵۶ ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اوسوقت انکا
سن شریف تین برس کا تھا وفات انکی حمیمہ میں جو ایک شہر ہے واقع ہوئی بعد وفات جنازہ انکا وہانسے بجانب بقیع لاکر بقیع میں دفن کیا **بیان سنہ ایکسو سترہ ہجری کا** درمیان
اس سال کے اور بقول بعض ایکسو بیس میں نافع رضہ مولی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے نافع مذکور اکابر تابعین سے گزرے ہیں عبداللہ بن عمر اور ابا سعید
خدری سے بہت کچھ سنا ہے اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے روایتیں کی ہیں اہل حدیث بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رح مالک بن انس سے

روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے **بیان سنہ ایکسو اٹھارہ اور ایکسو انیس ہجری**
ان سنین مین مسلمانون نے ترکستان کے ملکون مین جنگ کی اور فتح یاب ہوئے اور اموال کثیرہ غنیمت لائے اور اکثر ترکونکو قتل کیا اور
سلطان ترک کو بھی مار ڈالا اس جنگ مین سپہ سالار مسلمانون سے اسد بن عبد اللہ القشیری تہا **بیان سنہ ۱۲۰ ایکسو بیس ہجری**
اس سال مین ابو سعید عبد اللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قراء سبعہ سے تہا انتقال کیا **بیان ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری** اس سال مین
مروان بن محمد بن مروان نے کہ جزیرہ ارمینہ پر حاکم تہا صاحب السریر کہ ہر سال ستر ہزار راس بطور جزیہ ارسال کیا کرتا تہا اوسمین توقف کیا
اسنے اوس سے محاربہ کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم کے قلعات بزور شمشیر فتح کیے اور غنیمت بہت ہاتہ آئی
اور انہین سنین مین نصر بن سیار نے اوپر بلاد ماوراء النہر کے جہاد کیا اور ترکستان کے بادشاہ کو قتل کیا اور مردمان فرغانہ کو وہان
جاکر اسیر و گرفتار کیا اور اسی سال مین اور بموجب قول بعض سنہ ۱۲۲ ایکسو بائیس مین زید بن علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہم نے اہل کوفہ کو خروج فرمایا اور دعوت بیعت کی چنانچہ اکثر شخصون نے اونسے بیعت کی اون ایام مین والی کوفہ ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر الثقفی تہا
اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی اتفاقا ایک تیر پیشانی نورانی پر زید مقام پہنچا ہر چند لوگون نے اوسکو وہ تیر نکالنا بہت
چاہا لیکن اوسی حال مین طائر روح اونکا بروضہ رضوان فورا پرواز کر گیا جب کہ یوسف والی مصر کو یہ خبر پہنچی اوسیوقت لاش مبارک
منگوا کر اور سر تن مطہر سے جدا کرکے ہشام بن عبد الملک پاس بھیجدیا اور جسد اطہر کو بالائے دار کہینچا اور تاحیات ہشام وہ جسم عالیمقام اوپر دار کے
رہا جب ہشام مر گیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کردوا ور ہنگام شہادت زید رضی کی عمر شریف بیالیس برس کی تہی بیان
سنہ ۱۲۲ ایکسو بائیس اس سال مین ایاس بن معاویہ بن قرۃ المزنی نے کہ مشہور بفراست و ذکا تہا اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز
مین قاضی بصرہ نے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو تیئیس اور سنہ ۱۲۴ ایکسو چوبیس ہجری** انہین سنین مین اور
بقول بعض کچہ اور بہی روایت کرتے ہین محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر اونکی تہتر برس کی تہی مشہور بہ زہری منسوب
بزہرہ بن کلاب یہ زہری تابعین مین بڑے عالم تہے دس صحابہ کرام کو دیکہا تہا اور زہری سے اکثر ائمہ نے مثل مالک اور سفیان
ثوری وغیرہ کے روایت کی ہے عادت زہری سے ایک عادت یہہ تہی کہ جب گہر مین بیٹہتے کتابونکو گرد اپنے رکہتے اور مطالعہ ہر کتاب مشغول رہتے
بیان سنہ ۱۲۵ ایکسو پچیس ہجری وفات ہشام اس سال مین ہشام بن عبد الملک چہٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام
خلافت انیس برس نو مہینے کچہ اوپر بیماری اوسکو درد گلو کی تہی عمر پچپن برس کی رصافہ مین مدفون ہوا۔ اپنے بعد گیارہ بیٹے چہوڑے
از انجملہ ابو عبد الرحمن کہ والی اندلس تہا جبکہ سلطنت بنی امیہ زائل ہوگئی تہی اور شہر رصافہ کو ہشام نے از سر نو آباد کیا تہا اس لیے کہ اسمین وبا

وہان کی بہت خوب تہی یہہ شہر اسلیئے اوسنے آباد کیا تہا کہ خلفاء بنی امیہ بخوف وبا صحرا مین بہاگ جایا کرتے تہے **بیان خلافت ولید بن یزید بن عبد الملک** واضح ہو کہ یہہ گیارہوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے بعد وفات ہشام کی ۱۲۵ھ کو بروز چہارشنبہ لوگون نے ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق وفجور آغاز کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا اور تاریخ ابن اثیر مین لکہا ہے کہ اس سال مین قاسم بن ابی بزہ قاری نے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو چہبیس ہجری و مقتول شدن ولید بن یزید** اس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری کو یوسف بن عمر کے حوالہ کیا کہ عامل اوسکی طرف سے اوپر عراق کے تہا اوسنے خالد کو بعذاب شدید قتل کیا اور ولید بہی اسی سال مین مقتول ہوا حال اوسکا یہہ ہے کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبد الملک نے ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ھ مذکور مین بسبب کثرت عشق بازی اور لہو ولعب اور شرب خمر اور ہمصحبتی فساق کے قتل کیا اور حالات ولید سے جو عبد الملک بن محمد بن حجاج عامل دمشق تہا وہ وبا کی خوف سے ایک دیہہ مین کہ مشہور بقطن تہا فرکش ہوا اس لیئے یزید بخوف و خطر دمشق مین داخل ہوا معہ اپنی لشکر کی اور حریت بہی اوسکی ہمراہ ہو گئی اوسنے دو سو سوار واسطے گرفتار کرنے عبد الملک عامل ولید کی بجانب قطن روانہ کیے اونہون نے اوسکو گرفتار کر لیا اور امان کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کی گرفتاری کے لیئے طیار کر کے روانہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تہا جب یزید بن ولید نے دمشق مین خروج پکڑا اوسوقت بعضے عبید ولید نے اوسکو خبر دی کہ ولید مقام اعذق مین جو مضافات عمان سے ہی قیام رکہتا ہی پس ولید اپنی ہمراہیون کو لیکر سوار ہوا اور دادِ جوانمردی کی اور جب لشکر ہمراہی اوسکے سب بہاگ گئے جب وہ تنہا رہگیا لاچار ایک مکان مین مخفی ہو کر دروازہ بند کر لیا پس لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسی مکان مین اندر جا کر مار ڈالا اور سر کاٹ لائی اور یزید بن ولید پاس بہیجا یزید نے اپنی پدر ولید کا سر کٹا ہوا جو دیکہا سجدہ شکر بجا لایا اور اوس سر کو بالائے نیزہ رکہکر تمام دمشق مین تشہیر کیا۔ یہہ شخص اٹہائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ھ مذکور مین مقتول ہوا اور اوسنے ایک برس تین مہینہ خلافت کی عمر اوسکی بیالیس برس کی تہی اور بعضے اور کچہہ بہی بیان کرتے ہین ولید جوانان بنی امیہ مین ظرفا مین شمار کیا جاتا تہا مگر شرب خمر اور لہو ولعب و سماع غنا مین شب و روز منہمک تہا **بیان خلافت یزید بن ولید** معلوم ہو کہ بارہوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا یہہ ہے اٹہائیسوین جمادی الآخر ۱۲۶ھ ہجری مین یزید الناقص متمکن مسند خلافت ہوا اور وجہ تسمیہ اس یزید کا بناقص یہہ تہا کہ عشر خراج مین جو ولید نے مقرر کیا تہا یزید نے اوسکو ناقص اور کم کر دیا تہا اور جو خراج ہشام کے وقت مین معین و مقرر تہا وہی بدستور سابق رہنے دیا اسلیئے اوسکو یزید ناقص کہتی ہین جب ولید مقتول ہوا اور یزید مسند خلافت پر قایم ہوا اوسوقت اہل حمص نے اوس سے باغی ہو کر اوسکی بہائی عباس کے گہر پر جہرا ہائی کی اور سب مال و منال اوسکا غارت کیا اور اوسکی حرم کو بہی بغلیہ اور تصرف لیگئی اور ارادہ کیا کہ یزید سے دمشق مین جا کر محاربہ کیجیے بمجرد استماع اس خبر کے یزید نے بہی ایک لشکر آمادہ کر کے اوسکی مقابلہ کے لیئے

اور قتل کیا اور مقابلہ فریقین کا ثنیۃ العقاب مین واقع ہوا اور جنگ شدید بعمل آئی مگر اہل حمص کو شکست ہوئی اور یزید اونکو جا لیا اور
اونسے اخذ بیعت کی بعد ازان باشندگان فلسطین نے اوپر عامل یزید کو رکی تاخت لا کر فلسطین سے نکالدیا اور یزید بن سلیمان بن
عبدالملک کو اپنا سردار گردانا اوسنے یزید ناقص کے لڑائی کے لئے سپاہ فراہم کیا یزید کو جب یہ خبر پہنچی اوسنے ایک لشکر بسرکردگی سلیمان
بن ہشام بن عبدالملک کی روانہ کیا اوسنے بجرأت عملی جمعیت مخالفین متفرق کردی پس ازان سلیمان بن ہشام بجانب طبریہ گیا اور اہل
طبریہ سے بیعت بنام یزید ناقص اخذ کی بعد ازان یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کیا اور منصور بن جمہور کو وہان کا عامل
مقرر کیا اور عراق و خراسان کو فراہم کردیا اس سبب نصر بن سیار خراسان مین باغی ہوگیا - پھر یزید بن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق
سے معزول کر کے اوسکی جگہہ عبد اللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو مقرر کیا اور اسی سنہ ۱۲۶ھ مین مروان بن محمد یزید سے منحرف ہوگیا **اور اسی سال**
مین یزید ناقص نے مہینے ذی الحجہ کو انتقال بعالم بقا کیا دمشق مین مدت خلافت پانچ مہینہ بارہ روز عمر اوسکی تیس برس کی اور بعضی چھیالیس بھی
روایت کرتے ہین حلیہ اوسکا گندم رنگ طویل القامت خوردسر خوبصورت غرض کہ جب یزید بن ولید فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا
بھائی ابراہیم جو خلیفہ سیزدہم خلفائی بنی امیہ کا ہے مسند نشین خلافت ہوا مگر اوسکی خلافت نے وثوق و استقرار نپایا کبھی امیر
کیا جاتا تھا اور کبھی مثل رعایا اس طور پر چار مہینے گذارے اور بعضی کہتے ہین کہ ستر روز خلافت غیر مستقلہ کی **بیان ۱۲۷ھ سنہ ایکسو
ستائیس ہجری** اور اسی سال مین عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی **اور اسی سال**
مین مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر جزیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے معزول کرے جب وہ قنسرین
مین پہنچا سب وہان کے باشندے اوس سے متفق ہوگئے جسوقت قریب حمص پہنچا وہانکی لوگون نے بھی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہوگئے جب
کہ مروان قریب بہ دمشق آگیا اوسوقت ابراہیم نے بمقابلہ اوسکے ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کے روانہ کیا جمعیت
ایک لاکھہ بیس ہزار آدمی کے اور مروان بن محمد کے لشکر مین فقط اسی ہزار جوان تھے اول روز سے تا وقت عصر خوب جنگ رہی اور بہت آدمی
جانبین کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام بجانب دمشق بھاگ گیا اور ابراہیم بھی جاملا
دونون نے متفق ہو کر دونون بیٹون ولید بن یزید کو جو قید مین تھے مار ڈالا پھر ابراہیم وہان سے بھاگ کر روپوش ہوگیا اور سلیمان بن ہشام نے
اور بیت المال کو تسلط پا کر خوب غارت کیا اور اپنے ہمراہیون اور سپاہ پر تقسیم کر کے دمشق سے باہر آیا **بیان خلافت مروان
بن محمد** یہ خلیفہ چہاردہم سب سے پچھلا بنی امیہ کا ہے اور درمیان اسی ۱۲۷ھ سنہ ہجری کے ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو طلب کیا
اونہون نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہون چنانچہ اونکو امن دیا گیا اور حاضر ہو کر مروان سے بیعت کی

اور اسی سال مین اہل حمص مروان سے باغی ہو گئی چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا اور بعد از جنگ بسیار اوسکو فتح کیا کہ اس اثنا مین خبر آئی کہ اہل غوطہ بھی سرکش ہو گئی ہین اور یزید بن خالد کو اپنا متولی کر لیا ہی اور اہل دمشق کو محصور اس لیئے مروان نی دس ہزار سوار جرار بسر کردگی ابو الورد اور عمر بن الصباح کے اوس جانب روانہ کیئے ان دونون نے دمشق مین جا کر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا اور ظفریاب ہوئی اور مال بہت ہاتھ آیا اسیقدر کچھ عرصہ نگذرا تھا کہ اہل فلسطین جادہ اطاعت سی منحرف ہو گئی اور سردار اونکا ثابت بن نعیم مقرر ہوا۔ جب مروان نے صورت حال اس تجہ پر معلوم کی فوراً ابو الورد کو لکھا کہ بطرف فلسطین کی روانہ ہو چنانچہ اوسنے اہل طبریہ کو شکست دیکر اوپر فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو شکست دی بسیار اور معاون اوسکے سب بھاگ گئے بعد ازان مروان قرقیسیا مین گیا اوس جگہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک نے مروان مذکور سے بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار آدمی اہل شام کی اور ایک لشکر قنسرین کا اپنی ہمراہ لیکر مستعد جنگ ہوا آخر خشکہ قیا مین جنگ عظیم واقع ہوئی اور سلیمان بن ہشام شکست ہوئی کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اوسکے لشکر کے مقتول اور باقی مفرور ہوئے پھر بقیۃ السیف نے مجتمع ہو کر دوبارہ مروان سے مقابلہ کیا اور شکست پائی پھر اہل حمص مروان سے باغی ہو گئی چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ کیئے رہا آخر کو امان چاہی اور سلیمان کی طرف سے جو حاکم تھا اوسکو مروان کی سپرد کر دیا۔ اور اسی سال مین محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبد اللہ بن اسحق جو عبد شمس کے احباسی تھا اور کنیت اوسکی ابو بحر اور علم نحو اور لغت مین امام وقت تھا فوت ہوا کہتے ہین کہ یہہ شخص فرزدق شاعر کو نسبت بخطا و غلطی کرتا تھا اور اوسکی ہجو لکھی تھی بیان ۱۲۸ سنہ ایکسو اٹھائیس ہجری اس سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو بجانب عراق واسطے مقابلہ خوارج کی روانہ کیا اور اسی سال مین عاصم بن ابی النجود کہ قراء سے تھی فوت ہوئے بیان ۱۲۹ سنہ ایکسو انتیس ہجری اس سال مین بنی العباس نے خراسان مین لوگونکو جمع کرنا شروع کیا اور ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سی طلب کیا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا تھا کہ ابراہیم نے بدست ایک قاصد کی منع کر بھیجا کہ تو اپنی کام مین مشغول رہ مگر جو مال کہ تیری پاس ہے ہمراہ مسمے قحطبہ کی اوسکو روانہ کر دے اوسنے جسقدر مال کہ اوس پاس تھا بھیجدیا اور آپ خراسان مین چلا آیا اور مرو کے متصل جا کر اظہار دعوت بنی العباس کیا یعنی لوگونسی کہا کہ بنی العباس دعوی خلافت رکھتی ہین سب نے قبول کیا اور درمیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو بنی امیہ کی طرفسے تھا اکثر مکاتیب جنکی بیان مین تطویل ہے جاری رہتی تہے اور اسی اثنا مین ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت کرتی تہے قتل کیا اور مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور ابو مسلم نے باشندگان قحطوتیہ جو کہ سواد کوفہ سے ہین وہان نکالتا تھا بیان ۱۳۰ سنہ ایکسو تیس ہجری اس سال مین ابو مسلم شہر مرو مین داخل ہوا اور نصر بن سیار مرو سی بھاگ گیا

اور اسی سال مین اور بعضی کہتے ہین کہ ۱۳۶ھ مین ربیعۃ الرای بن فروخ فقیہ ساکن مدینہ طیبہ فوت ہوئے اونہون نے اکثر صحابہ سے
ملاقات کی ہے **بیان سنہ ایکسو اکتیس ۱۳۱ ہجری** اسی سال مین نصر بن سیار نے درمیان ساوہ قریب ری کے وفات پائی عمر اوسکی پچاسی برس کی
اور اسی سال مین ابو حذیفہ واصل بن عطاء الغزال فوت ہوا اوسکی پیدائش ۸۰ اسی ہجری کی ہے اسنے حسن بصری شیخ السنۃ سے اخذ علم کیا
الا اس مسئلہ مین مخالف مذہب اپنے اوستاد کے تھا کہ اصحاب کبائر مسلمین سے نہ مسلمان ہین نہ کافر اسلیے وہ اور اوسکے متبع مشہور بہ معتزلہ ہین
واصل بن عطاء قوم کا حلاج نہ تھا بلکہ سوت کاتنے والیونکو زکوٰۃ دیا کرتا تھا اور اسی سال مین مالک بن دینار جو ایک موالی اسامہ بن لوی القرشی
سے تھا فوت ہوا یہ شخص عالم و زاہد مشہور تھا **بیان سنہ ایکسو بتیس ۱۳۲ ہجری** اس سال مین قحطبہ بہ ہمراہ لشکر خراسان لیکر طالب
یزید بن عمر بن ہبیرہ امیر عراق کا ہوا یہ مرد اس پچھلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تھا بوقت مقابلہ یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ
گم ہو گیا بعضے کہتے ہین ڈوب گیا اور بعضے کہتے ہین وہ مقتول ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا حسن بن قحطبہ قایم مقام اپنے باپ کا ہوا اور
اسی سال مین ابو العباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اوسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول
اور بقول بعض ربیع الآخر کوفہ مین خلیفہ ہوا اور اپنے بھائی عیسی بن موسی بن محمد کو بجانب حسن بن قحطبہ روانہ کیا اور یحیی بن جعفر بن تمام
بن عباس کو پاس حمید بن قحطبہ بھائی حسن کے درمیان مداین کے روانہ کیا اور چندماہ ابو العباس السفاح نے لشکر مین قیام کرکے
کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین فروکش ہوا یہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے **بیان اخبار مروان و قتل شدن او** واضح ہو کہ مروان
بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلیفہ ہے خلفاے بنی امیہ کا اوسکو مروان الجعدی
بھی کہا کرتے تھے وہ حران مین تھا وہانسے بارادہ گرفتاری ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی کی جو کہ بنی العباس کی جانب سے
شہر زور پر غالب تھا چلا جب مقام زاب پر پہنچا وہان فروکش ہو کر ایک خندق کندہ کروائی ساتھ اوسکے ایک لاکھ بیس ہزار جوان
جنگی تھے اور دوسرے جانب سے ابو عون بھی شہر زور سے معہ اپنی جمعیت کی طرف زاب روانہ ہوا اور عقب اوسکے ابو العباس السفاح
بھی لشکر لیکر آیا اور اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تھے ازانجملہ مسلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی اور چچا سفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس
مروان نے ایک جسر بالاے زاب بنا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بھی بجانب مروان متوجہ ہوا
اور بجانب یمین ابو عون اور بجانب یسار ولید بن معاویہ بعد تقابل جانبین جنگ شروع ہوئی اور مروان کو بسبب دل برداشتگی
اور تکاسل لشکر کی شکست ہوئی اور بھاگا حالت فرار مین اکثر آدمی غرق ہوئے اور شکست مروان اوپر زاب کی ہفتہ کے روز گیارہوین
جمادی الآخر ۱۳۲ھ ہجری مین ہوئی تھی بعد از شکست موصل مین آیا پھر وہان سے کوچ کرکے حران مین آیا اور بیس روز اوس جگہ قیام کیا

کہ اس اثنا مین لشکر سفاح آپہنچا مروان مع اسباب اور اہل بیت اپنی کی طرف حمص کی فرار ہوا اور جب عبد اللہ بن علی حران مین داخل ہوا
اوسوقت مروان حمص سی بہاگ کر دمشق مین آیا اور وہان سی فلسطین مین اور عبد اللہ بن علی نے دمشق فتح کیا اور وہان سے کوچ کر کی فلسطین مین
آئے اور سب اصحاب مروان بہاگ گئے اور اوسکی آنکہہ مین ایک تیر لگا کہ اوسکے صدمہ سے مرگیا ایک انار فروش نی باشندگان کوفہ سے
اوس کا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسوین تاریخ ۱۳۲ سنہ مذکور مین مقتول ہوا۔ اور دو نو بیٹے اوسکی عبید اللہ و عبد اللہ بجانب حبشہ بہاگ گئے
اہل حبشہ اوسنسے خوب لڑے چنانچہ عبید اللہ مقتول ہوا عبد اللہ بچ گئے اور بیٹیان مروان کی صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی روبرو حاضر کی گئین
اونکی باب مین حکم ہوا کہ انکو بجانب حران روانہ کر دو۔ عمر مروان کی باسٹہہ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس نو مہینے دس دن
کنیت اوسکی ابا عبد الملک ہی۔ مان اوسکی ام ولد کردیہ تہی حلیہ مروان سفید رنگ بزرگ چشم کلان سر ریش ابرو ریع سفید یا تہی

بیان مقتولین بنی امیہ واضح ہو کہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کو سفاح نی امن دیا مگر سدیف شاعر نی چند شعر درباب قتل اوسکی
پڑہی وہ سنکر سفاح نی حکم دیا کہ سلیمان کو مار ڈالو اور عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس پاس چند آدمی بنی امیہ مین سے قریب نوی کے
جمع ہو کر ہمراہ اونکی سفرہ پر کہانا کہانیکو حاضر ہوئے اوسوقت شبل بن عبد اللہ غلام بنی ہاشم عبد اللہ عم سفاح کی پاس حاضر ہوا اور
چند شعر اوسنی باب قتل مین پڑہے بن عبد اللہ نی حکم دیا کہ ان سبکو مار ڈالو اور بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑ کر مردے پہینکدو چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان
اور یزید بن معاویہ اور عبد الملک بن مروان اور ہشام بن عبد الملک کی قبرین اوکہاڑکر پہینکدین اور اجسام اونکی بعد سولی دینے کے جلا دیئے
اور سبکو اولاد بنی امیہ سی پایا قتل کیا غرض کہ کوئی خلفائے بنی امیہ سے باقی نرہا بجز عبد الطفال شیرخوارہ کی یا جو کوئی اندلس کی طرف
بہاگ گیا تہا اور اسیطرح سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس نی بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشین اونکی راہ مین
ڈلوادین کتون نی پہاڑ ڈالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تہا جب اوسنے یہہ حال دیکہا کسی جانب کو بہاگ گیا اور جبال مین روپوش ہوگیا۔ فصل

فضائل اہلبیت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منقول ہے صواعق سے واضح ہو کہ اکثر آیات اور احادیث فضل اہلبیت مین
وارد ہین کہ اون سب کی لکہنی مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اس لیے چند آیات اور احادیث اونمین سے بطریق تحریر لائی جاتی ہین

اول آیات قرآنی سے کہ شان اہل بیت مین نازل ہوئے ہین یہہ ہے آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا یعنے سوائے اسکی نہین کہ چاہتاہی خدا تعالی تا لیجاوے تمسی پلیدی ای اہل بیت پیغمبر اور پاک کری تمکو حق پاک کرنے کا۔ اکثر مفسرین
اسطرف گئی ہین کہ یہہ آیت نازل ہوئی شان مین حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کی اور بعضی نے کہاہی کہ ازواج کی شان مین
ہی اس لیے کہ بیت مین سکناہی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساتہ دلیل خطاب آیت وا ذکرن ما یتلی فی بیوتکن کی اور نہین کی شان مین

سے اور اہل بیت نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے اور اس باب میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ
بعض کو اونمین صلاحیت ہے دلیل ثانی کی اور یہ منقول ابن کثیر سے ہے حدیث اول منجملہ احادیث فضائل ہے جو کہ روایت احمد کی ہے
خدری رضی اللہ عنہ سے کہ یہ آیہ کسی شخص کی شان میں نازل نہیں ہوئی مگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرتضی علی و فاطمہ زہرا اور حسنین
رضی اللہ عنہم کی اور ابن جریر نے مرفوعا اس لفظ روایت کی ہے کہ نزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی علی وحسن وحسین وفاطمہ
اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے اور روایت دیگر میں بعد آیت تطہیر کے یہ وارد ہوا ہے کہ فرمایا انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وعدو لمن عاداہم
یعنی میں لڑنے والا ہوں جو انسے لڑے اور صلح کرنیوالا ہوں جو انسے صلح کرے اور دشمن ہوں جو انسے دشمنی کرے اور ایک روایت میں
آیا ہے کہ بقیہ دختران اور اقارب اور ازواج اپنی کو ساتھ ان چاروں کے منضم کیا۔ آیت دوسری آیات فضائل اہلبیت سے آیت
ان اللہ وملئکتہ الی آخرہ دلیل اسپر رکھتی ہے کہ صلوۃ اوپر اہلبیت کی مامور بہ ہے اسلیے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو قائم مقام
اپنی نفس کا کیا ہے جسوقت اونکو تحت عبا کے لے فرمایا اللہم انہم منی وانا منہم فاجعل صلوتک ورحمتک ومغفرتک ورضوانک علی وعلیہم یعنی الہی یہ
مجھسے ہیں اور میں انسے ہوں پس کر صلوات اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنی اوپر میرے اور اوپر انکے اور امام فخر الدین رازی کہتا ہے
کہ اہلبیت رسول برابر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں پانچ چیزوں میں اول سلام میں کہ فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق اہلبیت
میں آیت سلام علی الیاسین۔ ثانی صلوۃ میں اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت آنحضرت کے تشہد میں۔ ثالث
طہارت میں رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا طہ اور باب اہلبیت میں ویطہرکم تطہیرا۔ رابع تحریم صدقہ میں اوپر رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خامس محبت میں قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ وقل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ آیت چوتھی آیات فضائل
اہلبیت سے آیت وقفوہم انہم مسئولون ہے یعنی عقائد و اعمال انکے سے پوچھیں گے۔ واسطے زیادتی توبیخ اونکی کہ آیا حق موالات اور مودت اہل
اور دوستی کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو وصیت کی تھی بجالائے تا اوسکے ثواب کو پہنچیں یا آنکہ اوسکو ضائع کیا اور
اوسکی بجا آوری میں اہمال تا عقاب اور وبال اوس اہمال کا اونکی طرف عائد ہووے۔ نقل ہے زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت حضرت رسالت
کون ہیں کہا اہلبیت وہ ہیں کہ صدقہ اوپر اونکے حرام ہے اور روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے وہ یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا تحقیق چھوڑتا ہوں تمہیں درمیان تمہارے دو چیزیں نفیس اگر اونکے ساتھ متمسک ہو بعد میرے کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک اونمیں دوسری سے اعظم ہے
دوسری سے ایک کتاب اللہ کہ ایک حبل ممتد ہے زمین سے آسمان تک۔ دوسری عترت اور میرے اہلبیت حکم انکا آپس سے منفک اور
جدا نہوگا اوسوقت تک کہ وارد ہووین میرے پاس اوپر حوض کوثر کے پس نظر کروں کہ میرے بعد تعظیم و تکریم اونکی کس طرح بجالائے تم او

ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا چھوڑتا ہون مین درمیان تمہارے کتاب اللہ اور اپنی سنت اور مراد سنت سی بوقت اطلاق شرع مین وہ احادیث ہین
کہ قرآن اونکے ساتھ ناطق نہین ہوا اور امر اور نواہی سے قولا اور فعلا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدور پایا اگر مطلق سنت مراد لیوین تو سنت مین
کتاب اللہ ہی ذکر کتاب اللہ اوس سے مستغنی ہے اور حاصل کلام وہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ترغیب فرماتی ہی اپنی امت کو کہ بقرآن
اور سنت اون لوگون کی کہ اعلم سنت اور کتاب اللہ مین یعنے اہلبیت ہین تمسک ہو اور مجموع ان احادیث سے بقایا انکا قیامت تک مستفاد
ہوتا ہی اور بروایت طبرانی اور ابی الشیخ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرمات خدا تعالی تین ہین جسنے کہ محافظت
حرمات ثلثہ کی اختیار کی محافظت اپنی دین اور دنیا کی بجا لایا اور جسنے کہ محافظت نہ کی محافظت دین اپنے کی بجا نہ لایا کہا جسنے وہ کیا ہین فرمایا
حرمت اسلام - اور میری حرمت - اور حرمت صلہ رحم میری کی - اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین
اور میرے اہلبیت جنت ہین ایک درخت مین اور شاخین اوس درخت کی دنیا مین ہین پس جو کوئی چاہی قرب آفریدگار اپنے کا راہ خیر اور اطاعت
اختیار کرے - آیہ پانچوین آیات فضائل اہلبیت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول حق تعالی کا آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنی تم سب اپنی
اور انصار چنگل مارو ساتھ حبل اللہ کی کہ دین حق تعالی کا ہے یا عہد اوس کا یا قرآن یا متابعت رسول انس وجان یا اہل بیت جیسا کہ ثعلبی نے
اپنی تفسیر مین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آیت چھٹی آیات فضائل اہلبیت سے ام یحسدون الناس علی ما اتاہم اللہ
من فضلہ یعنی بلکہ حسد لیجاتی ہین اوپر اون لوگون کی کہ دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے - مراد بہ ناس اس آیہ مین اہلبیت ہین اور
مراد اعطاء فضل سے نبوت اور کتاب اور نصرت اور اعزاز دین ہے - آیہ ساتوین آیات فضائل اہلبیت سے آیت وما کان اللہ
لیعذبہم وانت فیہم ہی یعنی نہین اللہ تعالی کہ عذاب کرے اونکو یعنے قریش کو حال آنکہ تو اونمین ہوا اور احادیث مین وارد ہوا ہی جیسا کہ سرور انبیا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اہل عرض ہین اہلبیت آنحضرت بہی امان اہل زمین ہین اور منجملہ احادیث وہ کہ ایک جماعت نے بسند قوی روایت کی
ہین کہ نجوم امام اہل سما ہین اور میرے اہلبیت امان میری امت کی اور بہی ایک روایت قوی مین وارد ہوا ہی کہ اہلبیت میری امان اہل
ارض ہین جب وہ ہلاک ہوون پہنچیگا اہل ارض کو آیات سی کہ اونکی ساتھ موعود ہین اور بطرق متعددہ سے کہ بعض اونمین سے مقوی بعض ہین وارد
ہوا ہی کہ مثل میری اہلبیت کی درمیان تمہاری مثل کشتی نوح کی ہی جو کہ اوپر اوسکی سوار ہوا نجات پائی اور جسنے اوس سے مخالفت و انحراف کیا ہلاک ہوا
یا ڈوبا اور بعض نے علما سی کہا ہی احتمال رکہتا ہی کہ مراد اہل بیت سے کہ امان اہل زمین کی ہین اونکی علما ہوون اسلیے کہ اونکی علما ہادی راہ ہین
مثل نجوم کی جسن نانی مین کہ وہ معدوم اور مفقود ہووین جو علامات کہ موعود اہل ارض مین ظاہر ہووین - آیہ آٹھوین فضائل اہلبیت سے
آیت انی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اہتدی کی ہی یعنی تحقیق مین البتہ بخشنے والا ہون اوسکو کہ شرک سے توبہ کی اور ایمان لایا

اوپر میرے اور نیک کام کئے پیرراہ راست پائی۔ آیہ نوین آیات فضائل اہل بیت سے آیت فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین یعنی پس جو کوئی جھگڑے اور مجادلہ اور خصومت کرے تیری ساتھ اے محمد درباب عیسی علیہ السلام کے پیچھے آنے اور حاصل ہونے اوسکے علم سے تجکو کہ وہ بندہ اور رسول ہے پس کہہ کہ آؤ بلاویں ہم اپنی بیٹوں اور تمہارے بیٹونکو اور بلاویں اپنی اور عورتیں تمہاریکو اور اپنی نزدیکون اور تمہارے نزدیکون کو پھر مباہلہ کریں ہم پس گردانیں ہم لعنت خدا کی اوپر دروغ گویون کی یعنی نفرین کریں ہم اوپر اہل کذب کی۔ تفسیر جامع البیان میں لایا ہے کہ مراد بانفسنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اسلئے کہ حضرت نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو نفس اپنا کہا ہے اور مراد بابنائنا حسین رضی اللہ عنہما ہیں اور مراد بنسائنا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پس بیان سے معلوم ہوا کہ اس آیت سے وہی مراد ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولاد علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما اور اونکے ذریت فرزند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ساتھ آنحضرت کی منسوب ہیں نسبت تامہ صحیحہ نافعہ دنیا اور آخرت میں اور واسطے تکریم خاندہ کی ایک حدیث بھی ذکر کرتے ہیں ہم صحبت پہونچا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت اوپر منبر کے تھے فرمایا کیا ہی حال اوس قوم کا جو ہیں کہ رحم اور قرابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفع نہیں بخشتی اونکی قوم اور امت کو روز قیامت سوگند بخدا ئے عز وجل تحقیق کہ رحم اور قرابت میری متصل اور پیوند میرے ہیں دنیا و آخرت میں اے لوگو جو دستی کہ میں آگے تمہارے ہونگا ورود میں اوپر حوض کے آیہ دسویں آیات فضائل البیت سے آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی ہی یعنی عنقریب ہے کہ عطا کرے تجکو آفریدگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ شفاعت دربارہ گنہگارون امت کے پس خوشنود ہووے تو یعنے جو شفاعت تیری لئے بخشے کہہ تو پس راضی ہوا میں۔ اور طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اول وارد ہون حوض میرے اہل بیت ہونگے اور جو کوئی محبت رکہتا ہو اونسے میری امت سے اور حافظ ابو داؤد دمشقی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہ سبب اپنی نام کا کہ فاطمہ رکہا ہے جانتی ہے تو اور علی نے بہی تحقیق وجہ تسمیہ اوسکی پوچھا تب پس فرمایا ان اللہ قد فطمہا وذریتہا عن النار یعنی بدرستی کہ خدا تعالی نے دور کیا ہے اوسکو اور اوسکی ذریت کو آتش دوزخ سے اور طبرانی نے بسند قوی کہ رجال اوسکی ثقات ہیں روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالی تجکو اور کسیکو تیری اولاد سے عذاب نکریگا آیت گیارھوین آیات فضائل اہل بیت سے آیت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ یعنے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس وہ لوگ بہترین خلائق ہیں اور دارقطنی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس شب میں کہ میری نوبت تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تہے اوس ہنگام میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میرے حجرہ میں آئیں اور علی کرم اللہ وجہہ

عقب اونکے ہے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تو ساتھ اپنے اصحاب کے بہشت مین داخل ہوگا۔ آیت بارھوین
آیات فضائل اہلبیت سے آیت وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم یعنی اور بدرستی وہ البتہ علم ہے قیامت کا پس
نہ شک کرو تم اوسمین اور پیروی کرو میری یہہ ہے راہ سیدھی۔ مقاتل بن سلیمان اور اوسکے اتباع نے مفسرین سے کہا ہے کہ یہہ آیت شان مہدی مین
ہے جیسا کہ آویگا احادیث مصرحہ مین کہ وہ اہلبیت نبوی سے ہوگا اور اوسوقت مین یہہ آیت دال ہے ساتھ برکت اور کثرت کی نسل فاطمہ رضی اللہ
عنہا اور علی رضی اللہ عنہ مین اور دال ہے اوپر اوسکے کہ نسل اونکی مفاتح باب حکمت اور معدن رحمت ہین اور ایک روایت احمد و ابوداود
اور ترمذی سے وہ ہے کہ دنیا تمام اور آخر نہین ہوینگی جب تک کہ مالک دنیا ہووے ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ اسم اوسکا موافق اسم میرے کے
ہے زمین کو پر از عدل کرے جیسا کہ جور و ظلم سے پر ہوئی ہوگی اور اوسکے زمانہ مین باران آسمان سے برسے اور زمین گیاہ اوگاوے اور نہ
کوئی چیز اپنی نفس مین لگا نہ رکھے اور یہہ مرد درمیان اونکے سات برس یا نو برس جیوے اسطرح کہ زندے تمنا وجود مردونکی کرین یعنی کہین کاش
خویش اور اقربا ہمارے زندہ ہوتے تا مشاہدہ اس نعمت اور دولت کا کہ ہم رکھتے ہین کرتے۔ آیت تیرھوین آیات فضائل اہلبیت سے
آیت وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماہم سے اخراج کیا ثعلبی نے تفسیر اس آیت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اونہون نے
اعراف ایک موضع بلند ہے صراط سے کہ اوپر اوسکے عباس اور حمزہ اور علی بن ابی طالب اور جعفر ذو الجناحین ہونگے پہچانینگے اپنے محبون کو
ساتھ بیاض وجوہ کے اور دشمنون اپنونکو ساتھ سواد وجوہ کے۔ چودھوین آیہ آیات فضائل اہلبیت سے آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربی یعنی نہین طلب کرتا مین اوپر ابلاغ پیام الہی کے کوئی اجر مگر محبت اور مودت بیچ ذوی القربی کے۔ تبیان مین ابن عباس سے منقول ہے
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے اکابر انصار نے خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر کہا کہ تم ہمارے
بہن کے بیٹے ہو اور راہ دین ہمکو ہدایت کی ہو اور اخراجات تمہارے بہت ہین اور مداخل کم اگر فرماؤ قدری مال کہ پیدا کیا ہے ہمنے بطیب نفس اپنے
کے لاوین ہم تا خدام عتبۂ علیہ ضروریات مین خرچ فرماوین اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الخ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم نہین مانگتا مین تمسے ساتھ پہنچانے پیغام الہی کے کچھ مزدوری الا المودۃ فی القربی مگر محبت اور دوستی میرے خویش و اقربا کی۔ آیت ومن
یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا یعنی جو کوئی کسب کرے نیکی زیادہ کرین ہم اوسکے لیے اوسمین خوبی۔ یعنی دو چند کرین ہم ثواب اوس نیکی کا۔ آیت
ان اللہ غفور رحیم یعنی تحقیق کہ خدا تعالی بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ تفسیر اس آیہ مین مروی ہے بروایت احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم کے ابن عباس سے
کہ جو یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش و اقربا آپکے کہ دوستی اونکی واجب ہے کون ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکے۔ غرضکہ یہہ آیت متضمن ہے طلب محبت اہل بیت نبوت مین اور وہ کہ یہہ محبت کمال ایمان سے ہے

پس لازم ہے کہ افتتاح اس مقصد کا ساتھ آیہ دوسرے کے کریں ہم اور بعد ان کے وہ احادیث کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں ذکر کریں قال اللہ تعالیٰ آیت

ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے عنقریب پیدا کرے گا واسطے

انکے حق تعالیٰ دوستی دلہائے خلق میں یعنی محبت انکی دلوں میں ڈالیگا بے اسباب اور وسائط کے جیسا کہ صحیح مسلم میں آیا ہے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا

جس وقت خدا تعالیٰ کسی بندے کو اپنے بندوں میں سے دوست رکھے جبرئیل علیہ السلام اوسکو دوست رکھے اور منادی کرے آسمان میں کہ خدا تعالیٰ

فلانے بندے کو دوست رکھتا ہے تم بھی دوست رکھو پس اہل آسمان اوسکو دوست رکھیں بعد ازاں وضع کرے محبت اوسکی زمین میں تا اہل

زمین اوسکو دوست رکھیں اور دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تادیب کرو اپنی اولاد کو اوپر تین خصلتوں

کے اول ساتھ دوستی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے ساتھ محبت اہلبیت میرے کے تیسرے ساتھ قرأت قرآن کی نقل ہے

کہ دختر ابولہب ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آئی بعض لوگوں نے اوسکو کہا کہ یہ ہجرت تجکو کچھ فائدہ نہ دیوے گی کہ تو دختر حطب النار کی ہے

اوس دختر نے یہ صورت سمع مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچائی پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوئے اور منبر پر جا کر

فرمایا کیا ارادہ کیا اوس قوم نے کہ مجکو ستاتے ہیں درباب خویش و اقربا میرے کے جانو اور معلوم کرو کہ جو شخص خویش و اقربا میرے کو ستاوے

گویا اوسنے مجکو ستایا اور جسنے مجکو ستایا خدا کو ستایا۔ اور روایت اس حدیث کی ابی عاصم اور طبرانی اور ابن مندہ اور بیہقی نے بالفاظ

متقاربہ کی ہے اور نام اوس دختر کا ایک روایت میں درہ وارد ہوا ہے اور ابو الشیخ اور دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی حق میری عترت کا اور حق انصار اور عرب کا نجانے پس وہ ایک اون تین سے ہے۔ یا منافق اور یا ولد الزنا

مرد ہو کہ ماں اوسکی غیر طہر میں ساتھ اوسکے حاملہ ہوئی ہے اور صحت پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چھ شخص ہیں

کہ انپر لعنت کی ہے میں نے اور خدا تعالیٰ نے بھی انکو لعنت کی ہے اور سب پیغمبروں نے اول جو کوئی کہ زیادتی کرے کتاب اللہ میں

کوئی چیز ثانی وہ کہ اعتقاد قضا و قدر نرکھتا ہو ثالث وہ کہ تسلط حاصل کرے کسی قوم پر بجبر تا ذلیل کرے جسکو خدا تعالیٰ نے عزیز کیا ہے

اور عزیز کرے جسکو کہ خدا تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے رابع وہ جو کہ حلال جانے جسکو کہ حق تعالیٰ نے حرام کیا ہے خامس جو کوئی حلال جانے

میری عترت سے وہ جو خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے سادس جو کہ ترک سنت میری کا کرے اور ایک روایت میں زیادہ کیا ہے سابع

کہ احمد نے ابو دجانہ سے نقل کیا ہے سب علی اور سب اہلبیت اور علماء کرام نے تصریح کیا ہے مراد اوس سے کہ آزار ساکنان بلدہ طیبہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں اگرچہ اونسے کوئی بدعت یا مثل اوسکے کوئی اور چیز صادر ہوئی ہو ساتھ رعایت حرمت جوار شریف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بطریق اولیٰ تعظیم و تکریم اور محبت جگر گوشگان رسول مقبول اور خدمت بتول کے جو مثل اور ذریت

ہے اور آیہ مذکورہ اشارہ ہی اوپر ترتیب سلسلہ اہل بیت کے اور اونکی مسرور کرنے کی۔ دیلمی نے مرفوعا روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے ساتھ متوسل ہووے اور اوسکو میرے نزدیک نعمت کے سبب اوسکے ہو اور قیامت میں اوسکے
لیے شفاعت کروں میں چاہیے کہ ساتھ میرے اہل بیت کے متوسل ہووے اور اونکو خوش کرے اور عسکری نے انس سے روایت کی ہے
کہ کہا ایک بار نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اس اثنا میں علی کرم اللہ وجہہ آئے اور سلام کیا اور کھڑے رہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود اصحاب میں منتظر فرماتے دیکھیں کہ کون شخص صحابہ سے اونکو جگہ دیتا ہی اوسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جانب
راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اپنے سے اوٹھے اور کہا یا ابا الحسن آؤ اور یہاں بیٹھو اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
درمیان ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور آنحضرت خوش ہوئی اور مروی ہے کہ جب علی مرتضی اور
ابو بکر رضی اللہ عنہما بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزیارت آنحضرت آئے حضرت علی ابو بکر کو کہتے تھے کہ آگے ہو ابو بکر نے کہا میں
تقدم نہیں کرتا میں اوپر ایسے شخص کے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکے حق میں کہ فرمایا منزلت علی کرم اللہ وجہہ کی
میرے نزدیک مثل منزلت میری کی ہے نزدیک پروردگار کے اور بخاری میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جس وقت میں کہ قحط اور کم باران
ہوتی تھی حضرت عباس کے پاس دعا کی استدعا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیشتر ازیں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوسل ہوتے
تھے ہم ایام قحط میں برکت دعائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی باران عطا فرماتا تھا اور اب ساتھ عم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
وسیلہ کرتی ہیں ہم اور امید عطائے باران رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ بعد ازان حق تعالی باران رحمت بنہایت مرحمت فرماتا تھا
اور مروی ہے بروایت ابن عبد البر کہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ گذرے اور عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہما ایسے وقت کہ وے سوار ہوں مگر پیادہ ہوتے تھے جبتک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اونکے سامنے سے گذر جاتے بعد ازان
سوار ہوتے اسلئے کہ مکروہ جانتے تھے اس امر کو کہ عم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا ہوویں اور وہ سوار اور دار قطنی نے روایت
کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے مسایل پوچھتے تھے اور وہ جواب دیتے تھے اوسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا پناہ
اس سے کہ میں زندہ رہوں درمیان قوم کہ تم نہووین اور مروی ہے کہ عبد اللہ بن حسن مثنی ابن حسن سبط نہایت حسن
زینت میں تھے ایک روز عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے عمر بن عبد العزیز نے اونکو دیکھا مجلس اپنی برہم کر کے استقبال اونکا کیا اور اونکی خوب
خدمت کی اس امر سے اوسکو ملامت کی تو اسمیں کہا کہ ایک ثقہ روایت نے مجھے خبر دی ہے کہ زبان مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے سوای اسکے نہیں کہ فاطمہ زہرا رض ایک ٹکڑا ہے میرے جو خوش کرتا ہے جو کہ خوش کرتا ہے

اور اعظم شان مین یا روزہ فرمایا نماز۔ کہا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھ قیاس کی البتہ کہتا مین کہ عورت جب پاک ہو حیض سے قضا کرے نماز اور نہ قضا کرے روزہ۔ لیکن کہتا ہون مین اتباعاً للخبر قضا کرے حائض روزے اور نہ قضا کرے نماز مین اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ منی اخبث واقذر ہے یا بول فرمایا بول پس کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا قول میرا مخالف نصوص کے البتہ کہتا مین کہ غسل بالبول اقرب الی القیاس ہے لیکن کہتا ہون ساتھ وجوب غسل کی بعد خروج منی کی بالدفق نہ بعد بول کی عملاً ساتھ آیہ اور خبر کے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت اضعف واعجز ہے یا مرد پس فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے عورت اضعف ہے پس عرض کیا ابو حنیفہ نے اگر میرا قول بالقیاس ہوتا سوائے کتاب اور اخبار کی البتہ ہوتی تضعیف میراث مین واسطے عورت ضعیف کی الیق لیکن کہتا ہون مین جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے مرد کی لئے مثل حصہ دو عورت کی ہے۔ یہی ہے مذہب میرا کہ بیان کیا مینے علی کتاب اللہ اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ازان علی اقاویل الصحابہ پس ازان اوپر اجماع امت کی پھر اگر نہین پاتا مین کوئی چیز از اشیاء اربع سے کہتا ہون مین ساتھ اجتہاد اور قیاس کے پس اکرام فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے ابو حنیفہ کو اور لطف و مہربانی اور عذر چاہا اوس سے اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اوسکے باب مین روضہ مین لکھا ہے کہ سنا مینے ابا الفضل کو کہ حکایت کرتے ہین حال ابو حنیفہ رح سے کہ وہ کرتے رات کی تین حصہ ایک حصہ تدریس کے لئے اور ایک نماز کے لئے اور ایک نوم کے لئے اتفاقاً گذرے ایکدن لڑکو نمین کہ بازی کر رہے تھے پس بولا ایک اونمین سے اس لڑکو یہ ایک مرد ہے نہین سوتا تمام شب نماز پڑھتا ہے صبح تک پس روئے امام اعظم اور کہا سبحان اللہ کہ لوگ گمان کرتے ہین مجھسے جو چیز کہ نہین ہے مجھ مین پھر نہ سوئی بعد اسکے کسی رات یہانتک کہ روایت کیا ہے کہ امام اعظم نے نماز فجر پڑھی ہے ساتھ وضو عشا کے چالیس برس تک مذہب مین ہے کہ ولادت ابو حنیفہ کی سنہ اسی ہجری مین ہوئی ہے اور ربیع الاول مین ہے وفات پائی ابو حنیفہ رح نے کہ عمر اونکی ستر برس کی تھی سنہ ایکسو پچاس ہجری النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتمۃ الطبع

تراوش قلم جامع فضائل انسانی و مجمع کمالات لاثانی مولوی سید محمد بہاء الدین عفی عنہ خلف محمد عبد اللہ الکسوی اعطاہ اللہ الامانی بعد حمد و نعت کے دینداروں کو بشارت ہو اور خدا پرستوں کو بشاشت کہ درین زمان میمنت انجام اور فرخندگی توامان نسخہ نادرہ روزگار و شہیر شہر دیار و اقطار جلد دوم عجائب القصص بزبان اردو ترجمہ قصص الانبیاء مولفہ عالم حادی شرع

واصول محوی معقول و منقول مبنی بر شریعت متین و مخترع قوانین ترجمہ کتب این مبین مولوی محمد فخر الدین جزاہ اللہ خیر الجزاء یوم الجزاء

والنبیین جسکی عبارت نہایت سلیس اور مضامین بغایت نفیس جملہ دو جلدوں میں احوال جناب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام

و سائر انبیاء عظام سے جناب خاتم نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک اس طرح کا بیان ہے کہ ہر صفحہ میں

طور کا ایقان ہے ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے تا جناب خاتم الانبیاء کرام کا حال یکہ ایسے بیٹھے بیٹھے تمام جہان کی

واو عجب تماشا ہے اور عجیب نضارت پیدا ہے کہ او سیر نثار دل و جان ہے ہر صفحہ نگار افزا ہر گلزار جنان ہے ور

حضرت مترجم و مولف نے لعل بے بہا واسطے شائقان اہل اسلام کے ظرف تمام پر ڈالا ہے دلو لولا لاز بنا برینیا

خاطر ارباب [illegible] و قلوب مومنین صدف خفا سے نکالا ہے الحق کہ ایک مدت سے تاجران اور علماء دوران

نواح سہارنپور و دہلی اور مغربی و جنوبی اہل اسلام اس کتاب کی خواہش میں تھے اور [illegible] کہ یہ مبسوط کتاب مجلد

آراستہ ہو چنانچہ بمشکل تمام ایک نسخہ ناقص و غلط دستیاب ہوا چونکہ لائق طبع تھا نسخہ دوسرا باعانت و تحریک

نواب حاجی محمد احسن اللہ صاحب بہادر طبیب سلطانی حال متوسلان سرکار بڑودہ ہاتھ لگا اوسی سے درست

کیا گیا اور سابقاً یہ ترجمہ مذکورۃ الصدر بھی جو جناب حکیم صاحب موصوف کے کوشش و مساعی

مجہودہ سے چھپا تھا نہایت بندرت و قلت مجلدات اوسکے طبع ہوئی تھے کہ سوائے خاص خاص

لوگوں کے اوسکے پاس یہ نعمت غیر مترقبہ تھی اسوجہ سے بنظر انتفاع عام خواص و انام

اب یہ کتاب مجدد بہ جدید حساب باہتمام تام و تصحیح مالاکلام حسن مساعی

کارپردازان مطبع نامی و مشہور و منسوب بجناب منشی

نولکشور صاحب واقع لکھنؤ میں اواخر

جمادی الاولی ۱۳۰۱ھ میں زیور انطباع سے

متحلی و ملبس ہوئی فقط

الحمد للہ

تمت